خمارِ وصل

از قلم فرواخالد

"عنادل نیچے بابا سائیں تمہیں بلا رہے ہیں۔۔۔ وہ بہت زیادہ غصے میں ہیں۔۔۔ تم جلدی نیچے آؤ۔۔۔"

وہ میڈیسن لے کر سوئی ہوئی تھی۔۔۔جب آیت نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھادیا تھا۔۔

اس کی رنگت بھی خوف سے زرد تھی۔۔

"کیاہوا ہے۔۔۔؟؟سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

عنادل اپنادوپٹہ اٹھائے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

"نہیں کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔تم بس جلدی سے چلو میرے ساتھ۔۔۔"

آیت کو پورا یقین تھا عنادل کچھ غلط نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اسی خاطر وہ اس کا ہاتھ پکڑے نیچے لے جاتی یقین سے بولی تھی۔۔۔

عنادل نے جیسے ہی ڈرائینگ روم میں قدم رکھا گھر کے سبھی مرد وہاں اکٹھا تھے۔۔

شاہنواز غصے سے بپھرا ٹہل رہا تھا۔۔۔خواتین ساری ایک جانب سہمی کھڑی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا تایا سائیں۔۔۔؟؟"

عنادل نے آج پہلی بار اپنے تایا کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت اور غصہ دیکھا تھا۔۔۔

وہی غصہ جو ہمیشہ اس گھر کی باقی عورتوں کے لیے ہوتا تھا ان کی نظروں میں۔۔۔اسے تو ہمیشہ انہوں نے محبت سے دیکھا تھا۔۔۔

"ہمیں ایسے مت پکارو لڑکی۔۔۔تم تو اپنی بہن سے بھی دو ہاتھ آگے نکلی۔۔۔کیا کمی رہ گئی تھی ہماری محبت میں کہ تم باہر منہ کالا کرتی رہی۔۔۔"

نوریز گردیزی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا گلا دبا دیں۔۔۔وہ ان کو اپنی سگی بیٹی سے زیادہ عزیز تھی۔۔۔اسے وہ شاہنواز کی دلہن بنانا

چاہتے تھے ہمیشہ سے۔۔۔ان کے بھائی نے مرتے وقت ملیحہ کا رشتہ شاہنواز سے طے کیا تھا۔۔

مگر انہیں ہمیشہ سے وہ پیاری تھی۔۔۔

ان کی بات پر عنادل نے بے یقینی بھرے انداز میں ان کا یہ نفرت بھرا انداز دیکھا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر خوف کے سائے لہرا گئے تھے۔۔۔وہ کیا بات کر رہے تھے۔۔۔

وہ چند ثانیے کے لیے کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"بے حیا شرم نہیں آئی یہ سب کرتے۔۔۔۔کس کے ساتھ یہ رنگ رلیاں مناتی رہی ہو ہمارے پیچھے تم۔۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔۔کس کا گناہ پل رہا ہے تمہارے اندر۔۔۔۔"

شاہنواز کو اس کی خاموشی مزید آگ لگا گئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ پر عنادل کا وجود بے جان ہوا تھا۔۔۔تو اس کا مطلب اسے جو محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ کڑوی حقیقت بن کر اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

عنادل کے پاس وضاحت دینے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔اس کی جھکی نگاہیں اور لرزتا وجود اس بات کا اقرار کر گئے تھے کہ یہ سب سچ تھا۔۔۔

ایک جانب کھڑی انجم نے آنکھوں میں کمینگی مسکراہٹ لیے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"زہران نیازی کو خبر بھی نہیں ہو گی اور تم اس دنیا سے رخصت کر دی جاؤ گی۔۔۔اور پھر اس کے درد کا درمان کرنے کو میں اس کے قریب جاؤں گی۔۔۔"

انجم کو اب بھی امید تھی اس سے۔۔۔

"عنادل بچی بول دو یہ جھوٹ ہے۔۔۔تم ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔

میں جانتی ہوں میری بچی ایسی نہیں ہے۔۔۔"

مہر جان نے اس کا ہاتھ پکڑتے اس کو جھنجھوڑا تھا۔۔۔صبیحہ بیگم بھی

اس کے پاس آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

کسی کو یقین نہیں آرہا تھا کہ ایسا ہو سکتا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں مہر جان۔۔۔یہ سچ ہے۔۔۔مگر یہ ناجائز نہیں

ہے۔۔۔۔"

بھیگتے چہرے اور کانپتی آواز میں وہ بہت مشکل سے بول پائی تھی۔۔

"بابا سائیں میں چھوڑوں گا نہیں اسے۔۔۔جان سے مار دوں گا۔۔۔ان دونوں کو چچا کے ساتھ مر جانا چاہیے تھا۔۔۔ہماری عزت نیلام کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔۔۔"

شاہنواز اس پر بندوق تان چکا تھا۔۔۔عنادل کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔۔وہ اب بھی نگاہیں جھکائے کھڑی رہی تھی۔۔اس نے آج اپنے تایا سائیں کی آنکھوں میں اپنے لیے جو نفرت دیکھی تھی وہ برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اسے اپنے لیے وہ سزا قبول تھی جو اس کے تایا سائیں اس کے لیے تجویز کرتے۔۔

انجم یہی تو چاہتی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں سکون آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"شاہنواز رک جاؤ تم۔۔۔ہم زندہ ہیں ابھی۔۔۔رک جاؤ۔۔۔"

شاہنواز کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے۔۔۔

عابس بھی ایک جانب کھڑا بے یقینی سے عنادل کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔کسی کو بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ عنادل ایسا کر سکتی تھی۔۔۔

شاہنواز کو روکنا انجم کو بدمزا کر گیا تھا۔۔۔

"بولو لڑکی۔۔۔کون ہے وہ جس نے نوریز گردیزی کی عزت کو دغدار کیا ہے۔۔۔ہمیں نام جاننا ہے اس کا۔۔۔تم دونوں کو ایک ساتھ زندہ درگور کروں گا میں۔۔۔"

نوریز گردیزی نے شاہنواز کو روک دیا تھا۔۔۔ان کے اس سوال پر سب ہی نگاہیں عنادل پر تھیں۔۔۔

یہ بات تو سب ہی جاننا چاہتے تھے۔۔

عنادل کسی بھی قیمت پر اس شخص کا نام اپنے لبوں پر نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔

انجم بھی یہی چاہتی تھی یہ راز عنادل کے ساتھ ہی دفن ہو جائے۔۔۔

وہ کچھ نہ بولے۔۔۔

عنادل آنسو بہاتی چہرا جھکائے کھڑی تھی۔۔۔جب بے خوف و دہشت ناک گھمبیر بھاری آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔

باقی سب نے بھی نگاہیں اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔

"زہران عالم نیازی۔۔۔۔۔"

وہ اپنی تمام تر سحر انگیزی اور وجیہہ شخصیت کے ساتھ دروازے میں کھڑا وہاں بیٹھے تمام افراد کو پتھر کا کر گیا تھا۔۔سوائے انجم کے۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔۔۔آنکھوں میں خوف کے سائے لہرا گئے تھے۔۔۔

یہ شخص عنادل کی خاطر اپنے دشمنوں کی دہلیز پر آن پہنچے گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔

بے یقین تو عنادل بھی تھی۔۔۔مگر ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں نفرت آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔؟؟اور کیا کہہ رہے ہو یہ تم۔۔۔۔؟؟"

سب سے پہلے ہوش نوریز گردیزی کو ہی آیا تھا۔۔۔

زہران نیازی اکیلے نہیں آیا تھا۔۔۔اس کے ساتھ عالم نیازی اور شہباز نیازی بھی موجود تھے۔۔۔

گارڈز میں صرف فضل بخش تھا۔۔۔

ان سب کی یہاں موجودگی وہاں پہلے سے موجود نفوس کو بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔۔۔

سب ہی بے یقینی اور شاک کی کیفیت میں گھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

"اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں۔۔۔زہران نیازی کی بیوی عنادل زہران نیازی کو۔۔۔"

وہ ان سب کو سن کھڑا دیکھ آگے بڑھ آیا تھا۔۔۔جبکہ اس کے الفاظ ان سب کے سروں پر بم بن کر پھوٹے تھے۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

گردیزی ہاؤس میں اس وقت شہنائیاں بج رہی تھیں۔۔نوریز گردیزی کے بڑے بیٹے شاہنواز گردیزی کی شادی ان کی بھتیجی ملیحہ گردیزی سے ہو رہی تھی۔۔جسے بڑے ہی دھوم دھام سے کیا جا رہا تھا۔۔۔پورے شہر میں کھانا اور تحائف تقسیم کیے جا رہے تھے۔۔ ہر طرف خوشی اور مسرت کا سماں تھا۔۔۔

گھر کے بڑے سے ہال کمرے میں اس وقت خواتین نے ڈھولک رکھی ہوئی تھی۔۔۔ہر طرف گانے بجانے اور قہقہوں کا شور تھا۔۔ رنگ برنگے قیمتی لباس پہنے خواتین ایک دوسرے کے سامنے اپنے قیمتی زیورات کی نمائش کرتیں فخریہ انداز میں اپنے شوہروں کی تعریف کر رہی تھیں۔۔۔۔

جن کی وجہ سے انہوں نے یہ زیورات پہن رکھے تھے۔۔۔جبکہ کنواری لڑکیوں نے پھولوں کے زیورات سے ہی گزارہ کیا ہوا تھا۔۔۔ان کے ہاں کنواری لڑکیوں کو سونے اور ہیرے کے زیورات پہننے کی اجازت نہیں تھی۔۔

ہاں مگر شادی کے بعد انہیں خوب زیورات سے لدا جاتا تھا۔۔۔

لیکن شادی سے پہلے ایسی کوئی اجازت نہیں تھی۔۔یہی وجہ تھی کہ پہننے اوڑھنے کی شوقین لڑکیاں تو اکثر ایسے فنکشنز میں شادی شدہ خواتین کو تیار ہوا دیکھ اپنی شادی کی خواہشمند ہو جاتی تھیں۔۔۔

مگر اس وقت جس لڑکی کی شادی ہو رہی تھی وہ ان سے تھوڑی سی مختلف تھی۔۔۔نیچے سب لوگ خوشیاں منا رہے تھے۔۔۔اور اوپر اس کے کمرے میں اس وقت سوگ کا سماں تھا۔۔۔

اس کی سسکیاں پورے کمرے میں گونج رہی تھیں۔

"نہیں کرنی مجھے یہ شادی۔۔اتنی بار انکار کر چکی ہوں۔۔۔کوئی سن کیوں نہیں رہا میری بات۔۔۔مر جاؤں گی مگر یہ شادی نہیں کروں گی۔۔۔۔"

زرد رنگ کے انتہائی خوبصورت مہندی کے لباس میں ملبوس وہ سفید اور زرد رنگ کے پھولوں میں سجی سں وری بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔مگر آنکھوں سے بہتے آنسوؤں نے چہرے کو بالکل کملا کر رکھ دیا تھا۔۔

آنکھیں مسلسل رونے کی وجہ سے سوج چکی تھیں۔۔۔

اس کی حالت اس وقت ایسے تھی جیسے ذبح کیے جانے والے جانور کی ہوتی ہے۔۔اسے بھی اپنی آنکھوں کے سامنے قتل کا ساماں نظر آرہا تھا۔۔۔کچھ ہی دیر میں اس کی گردن پر چھڑی پھیر دی جانی تھی۔۔ اور پھر ساری زندگی اسے زندہ لاش بن کر گزار دینی تھی۔۔

ایک ان چاہے مرد کے ساتھ۔۔۔جو اسے قطعی پسند نہیں تھا۔۔۔

اس کی سسکیاں اس پل اندر داخل ہوتی عنادل کے کانوں سے بھی ٹکرائی تھیں۔۔۔آگے بڑھتے اس نے دروازہ اندر سے بند کرتے بہن کی جانب تاسف بھری نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔جس کو اس وقت اپنا ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔

"آپا۔۔۔۔"

اس نے ملیحہ کے قریب آن بیٹھتے اسے پکارا تھا۔۔ملیحہ بیڈ کے قریب کارپٹ پر سکڑی سمٹی بیٹھی تھی۔۔۔اس کی پکار پر گھٹنوں سے چہرا نکالتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کی حالت دیکھ اس لمحے ءں ادل کا دل کٹ گیا تھا۔۔۔

"عنادل خدا کے لیے میری مدد کرو مجھے نہیں کرنی یہ شادی۔۔۔مم میری محبت میرا انتظار کر رہی ہے۔۔۔ہم دونوں ایک دوسرے سے بے پناہ محبت کرتے ہیں۔۔۔مر جائیں گے ایک دوسرے کی بغیر۔۔۔یہ لوگ کیوں نہیں سمجھتے میری بات۔۔۔

اتنے کھٹور کیوں بن گئے ہیں۔۔۔میں نے چیخ چیخ کر بتایا ہے سب کو مجھے شاہنواز سے شادی نہیں کرنی۔۔۔تو جواب میں کیا ملا مجھے۔۔۔ تھپڑ۔۔۔یہ لوگ اتنے ظالم کیوں ہیں عنادل۔۔۔

سمجھ کیوں نہیں رہے میں میری نہیں رہی ہوں۔۔۔میرا دل تو فاہم نیازی کے پاس ہے۔۔۔میں شاہنواز گردیزی کو کچھ نہیں دے پاؤں گی۔۔۔تم سمجھاؤنا انہیں۔۔۔۔خدا کے لیے رحم کریں ہم پر۔۔۔۔"

ملیحہ سامنے بیٹھی چھوٹی بہن کے دونوں ہاتھ اپنی گرفت میں جکڑتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

اس کی سسکیاں عنادل کا دل دہلا کر رکھ گئی تھیں۔۔۔۔

"آپی آپ یہاں تڑپ رہی ہیں۔۔۔وہاں آپ کا وہ فاہم نیازی کسی اور سے شادی کر رہا ہے۔۔۔۔ آپ لڑکی ہو کر اس کی خاطر اتنا لڑ رہی ہیں۔۔۔خود کو اذیت دے رہی ہیں۔۔۔اور وہاں وہ کسی اور کو اپنی زندگی میں شامل کرنے کے لیے جشن منا رہا ہے۔۔۔اگر اسے آپ سے سچی محبت ہوتی تو وہ ایک بار اس گھر میں اپنے بڑوں کے ساتھ آپ کا ہاتھ مانگنے تو آتا نا۔۔۔

اس حویلی کے لوگ برے تب کہلاتے اگر وہ رشتہ لے کر آنے کی ہمت کرتا اور یہ لوگ انکار کر دیتے۔۔۔ مگر وہ تو پہلے مقام پر ہی ڈر

گیا۔۔۔اس نے آپ کی جانب قدم بڑھانے کی کوشش ہی نہیں کی۔۔۔ وہ دشمن ہیں ہمارے۔۔۔۔وہ شخص ہمارے خاندان کو بدنام کرنے کے لیے صرف ٹریپ کر رہا تھا آپ کو۔۔۔

مرد اتنا ڈرپوک اور کمزور ہو اپنی محبت کے معاملے میں۔۔۔میں نہیں مان سکتی۔۔۔اس میں دو آپشن ہی بچتے ہیں۔۔۔۔یا تو اس مرد کو آپ سے محبت نہیں ہے وہ صرف ٹائم پاس تھا۔۔۔یا پھر محبت ہے مگر وہ ایک بزدل مرد ہے۔۔

جس نے محبت تو کر لی مگر اب نبھانے کی ہمت نہیں ہے اس میں۔۔۔

اسے بزدلوں کی محبت پر فاتحہ پڑھ کر انہیں دلوں میں دفن کر دینا ہی عقلمندی ہے۔۔۔"

عنادل اس کے ہاتھ محبت سے تھام کر ان پر لب رکھتے اسے سمجھانے لگی تھی۔۔۔اسے اپنی آپا سے بے پناہ محبت تھی۔۔۔

وہ اسے یوں روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتی تھی۔۔۔شاہنواز تھوڑا سخت اور کھردرے مزاج کا انسان تھا۔۔۔مگر برا نہیں تھا۔۔۔

ملیحہ کا چہرا بتا رہا تھا کہ اسے عنادل کی باتیں کس قدر ناگوار گزری تھیں۔۔۔اس نے اپنے ہاتھ اس کی گرفت سے نکال لیے تھے۔۔۔۔

"تم تو انہیں سب کی زبان بولو گی نا۔۔۔ تمہیں جس دن محبت ہوئی اس دن پوچھوں گی۔ تمہارے لیے فاہم کو بزدل کہنا بہت آسان ہے۔۔۔۔۔ مگر میں جانتی ہوں وہ کتنا لڑ رہا ہے میرے لیے۔۔۔"

ملیحہ کی بات کے جواب میں عنادل نے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔وہ جانتی تھی اس کی بہن اس وقت کس قدر اذیت کا شکار تھی۔۔۔اس کا کل صبح شاہنواز کے ساتھ نکاح اور رخصتی تھی۔۔

آج مہندی کی رسم کرنے کے لیے محفل سجائی گئی تھی خواتین میں۔۔

دلہا کی یہ ساری رسمیں الگ کی جاتی تھیں۔۔۔نکاح کے بعد ہی انہیں اکٹھا بٹھایا جاتا تھا۔۔۔اس وقت نیچے شاہنواز کی رسمیں چل رہیں تھیں۔۔۔کچھ دیر بعد ملیحہ کو نیچے لے کر جانا تھا۔۔مگر ملیحہ کی حالت دیکھ کر لگ رہا تھا وہ کسی قیمت پر نیچے نہیں جائے گی۔۔۔

اور اگر گئی بھی تو اس کی آنکھیں اس کے دل کا راز فاش کر دیں گی۔۔۔۔جس سے حویلی کے لوگ تو واقف تھے مگر باہر سے آئے مہمان انجان تھے۔۔۔۔

عنادل نہیں چاہتی تھی کہ اس کی آپا کا تماشا بنے سب کے سامنے اسی خاطر وہ اسے سمجھانے بیٹھ گئی تھی۔۔۔۔۔

مگر ملیحہ کی صورت بتا رہی تھی کہ وہ کسی کی بھی بات سننے والی نہیں تھی۔۔۔اسے کسی بھی قیمت پر اپنی محبت چاہیئے تھی۔۔

"آپا مجھے کنیز نے بتایا ہے کہ قصرِ نور حویلی میں آج بہت رونق میلا لگا ہوا ہے۔۔۔ آپ کے فاہم نیازی کی شادی ہے۔۔۔دونوں حویلیوں کی جانب سے ایک دوسرے کی ضد میں فائرنگ کی جا رہی ہے۔۔۔ آتش بازی اور نجانے کیا کیا شغل ہو رہا ہے۔۔۔ آپا وہ انسان خود

شادی کر رہا ہے۔۔۔ آپ اس کی خاطر ہلکان کیوں ہو رہی

ہیں۔۔۔۔؟"

عنادل کو اپنی بہن کی سچی محبت اور فیلنگز کا اندازہ تھا۔۔۔ مگر وہ اسے

ایسے انسان کے لیے اپنی زندگی برباد کرتے نہیں دیکھ سکتی تھی جسے

اس کی پرواہ ہی نہیں تھی۔۔۔۔۔

عنادل کی باتیں آج ملیحہ کو سخت ناگوار گزر رہی تھیں۔۔۔ وہ ماننے

سے ہی انکاری تھی کہ اس کا محبوب ترین مرد اس کے ساتھ دھوکا کر

سکتا تھا۔۔۔۔

جب اسی لمحے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

"تم جاؤ عنادل پلیز مجھے اس وقت اکیلا چھوڑ دو۔۔۔"

باہر سے آتی کزنز کی آواز پر ملیحہ نے اسے جانے کو کہا تھا۔۔۔ جس پر عنادل تاسف بھری نگاہوں سے دیکھتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔ وہ اس سے زیادہ اسے نہیں سمجھا سکتی تھی۔۔۔۔

اس کے جانے کے بعد ملیحہ نے دروازہ اندر سے بند کر لیا تھا۔۔وہ اس وقت کسی سے بات نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔

عنادل آیت کے ساتھ نیچے آگئی تھیں۔۔۔ جہاں سامنے ہی شاہنواز اور اس کے ساتھ آئے کزنز خواتین کی لمبی چوڑی رسموں سے اچھے خاصے بے زار نظر آرہے تھے۔۔

"عنادل ملیحہ ٹھیک ہے۔۔۔"

اس کی تائی نے اسے پاس بلاتے پوچھا تھا۔۔۔وہاں سب ہی ملیحہ کے ہنگامے سے واقف تھے کہ وہ اس شادی پر خوش نہیں تھی۔۔۔ یہاں تک کہ شاہنواز بھی۔۔۔جس کے سرد اور سنجیدہ تاثرات دیکھ کر عنادل کو اس وقت بہت زیادہ ڈر لگ رہا تھا۔۔۔

وہ اس حویلی کے مردوں کی غیرت سے بہت اچھی طرح واقف تھی۔جو کل نجانے اس گستاخی پر اس کی بہن کے ساتھ کیا سلوک کرنے والا تھا۔۔۔

"جی تائی ماں ٹھیک ہے وہ۔۔۔۔"

اس نے دھیرے سے جواب دیا تھا۔۔۔اور وہیں ایک جانب صوفے پر ٹک گئی تھی۔۔۔

زرد رنگ کے انتہائی خوبصورت لباس میں ملبوس وہ اپنے لمبے کمر سے نیچے تک آتے بالوں میں پھولوں کے گجرے سجائے۔۔۔میک اپ کے نام پر لبوں پر پنک لپسٹک اور آنکھوں میں کاجل ڈالے۔۔

سیاہ بالوں کی لٹوں کو چہرے کے گرد بکھیرے ناک میں پہنی نوز پن کو بار بار چھوتے اپنے بے پناہ حسن کی دلکشی اور چاشنی میں ڈوبے حسین وجود کی رعنائیوں کے ساتھ وہ بہت سارے لوگوں کی نگاہوں کا مرکز بنی ہوئی تھی۔۔

وہ اپنی بہن کی وجہ سے افسردہ تھی جس کی وجہ سے اس کی ہیزل گرے آنکھوں کی دلفریبی مزید بڑھ چکی تھی۔۔۔اس کے اوپری ہونٹ پر جگمگاتا تل اس کو مغرور بنا دیتا تھا۔۔۔اس کی دودھیا شفاف گردن میں اس کے ہر وقت اپنی ماں اور باپ کی آخری نشانی کے طور پر ایک بہت ہی خوبصورت اور نازک سی چین پہنی ہوتی تھی۔۔۔

جو کبھی اس کے وجود سے جدا نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اس کے حسن کی تابناکیاں تباہ کن تھیں۔۔۔اس وقت وہاں بہت ساری خواتین تیار ہو کر بیٹھی تھیں۔۔۔جن کی تیاریاں اس سے کئی

گنا زیادہ تھیں۔۔۔ مگر وہاں دلہے کے ساتھ آئے خاندان کے لڑکوں کی نظریں اسی پر تھیں۔۔۔

وہ ابھی اپنی بہن کے غم میں بے چینی کا شکار اس بات پر غور نہیں کر پائی تھی۔۔۔۔

مگر وہاں کوئی تھا جسے اس مغرور لڑکی پر پڑتی یہ مگا تج سخت نا گوار گزری تھیں۔۔۔یہی وجہ تھی کہ کچھ ہی دیر میں وہ سب کو وہاں سے لے گیا تھا۔۔۔

"کچھ نوٹ کیا۔۔۔؟؟"

آیت اس کے برابر میں آن بیٹھتے بولی تھی۔۔۔

"کیا۔۔۔۔؟؟"

اس نے آیت کے شوخی بھرے انداز پر حیرت سے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"عابس بھائی سب کو یہاں سے لے گئے ہیں کیونکہ انہیں اچھا نہیں لگ رہا تھا سب تمہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔"

اس کی بات پر عنادل کے نگاہیں اٹھا کر عابس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو تائی ماں سے کوئی بات کرتے اس کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔ اس کی آنکھوں میں کچھ ایسا تھا کہ عنادل کو اگلے ہی لمحے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدلنا پڑا تھا۔۔

"ان سے کہو اپنی بیوی کی طرف دیکھیں۔۔۔مجھے کیوں دیکھ رہے۔۔۔۔"

عنادل نے چہرے پر آئی لٹو کو جھٹکتے کہا تھا۔۔۔

"تم ایک انتہائی ظالم لڑکی ہو۔۔۔اچھا نہیں کیا تم نے ان کے ساتھ۔۔۔جانتی تھی وہ محبت کرتے ہیں تم سے۔۔۔"

آیت کے ملامت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔

جس پر عنادل کے لبوں پر استہزایہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

"محبت۔۔۔۔ہونہہ محبت۔۔۔کسی کے حسن کا دیوانہ ہو جانا اور اسے پسند کرنا محبت نہیں ہوتی۔۔۔آج کل ہر دوسرے بندے کو محبت

ہوئی پڑی ہے۔۔۔مذاق بنا رکھا ہے محبت کا۔۔۔محبت کرنے کے لیئے قربانیاں دینی پڑتی ہیں۔۔۔ایسے ہی نہیں آپ کی جھولی میں آن گرتی۔۔۔"

عنادل کے نخوت سے کہنے پر آیت اسے گھور کر رہ گئی تھی۔۔۔

"بہت ظالم اور سنگدل ہو۔۔۔تم نے جو شرط رکھی تھی وہ پوری کرنا ان کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔اپنی شرط کی طرف بھی تو دیکھو۔۔۔۔"

آیت کو اپنے بھائی کی اداس آنکھیں اور بے رونق زندگی دیکھ بہت تکلیف ہوتی تھی۔۔۔۔کیونکہ اس کے بھائی نے جس ظالم لڑکی سے دل لگایا تھا۔۔۔وہ پتھر دل تھی محبت کے معاملے میں۔۔۔

وہ صرف محبت کا مذاق اڑانا جانتی تھی۔۔۔

"محبت کرنے والے تو آسمان سے چاند تارے توڑ کر لانے کی باتیں کرتیں ہیں وہ ایک شرط پوری نہیں کر سکا۔۔۔ایسی کمزور محبت کرنے والا نہیں چاہیئے مجھے۔۔۔اور ویسے بھی ابھی اس حوالے سے بات کرنا بے وقوفی ہی ہے۔۔عابس کی شادی زارا سے ہو چکی

ہے۔۔۔اور زارا اس کے بچے کی ماں بھی بننے والی ہے۔۔۔یہی حقیقت ہے مرد کی محبت کی۔۔۔۔۔۔"

وہ اپنی بات کرتے ہنسی تھی۔۔۔جبکہ آیت اس لڑکی کے کھلم کھلا الفاظ پر شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔۔

"تم بہت بے شرم ہو عنادل۔۔۔وہ بیوی ہے ان کی۔۔۔وہ اپنا حق وصول کر سکتے ہیں۔۔۔"

آیت نے اسے شرم دلانی چاہی تھی۔۔۔۔

"وہی تو میں بھی کہی رہی ہوں۔۔۔اب ایک عدد بیوی والا ہے وہ۔۔۔اسے زیب نہیں دیتا کسی اور کو دیکھنا۔۔۔تمہارا بھائی ہے

اسے اچھے سے سمجھا دینا کہ آئندہ اپنی نگاہوں کو زرا قابو میں رکھے۔۔ورنہ میرا پتا ہے میں برداشت نہیں کروں گی۔۔۔۔"

وہ سخت لہجے میں کہتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔جبکہ آیت نے نگاہیں موڑ کر بھائی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو ابھی بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔وہ ٹھنڈا سانس خارج کر کے رہ گئی تھی۔۔۔

اس حویلی میں آج تک یہی ہوتا آیا تھا۔۔۔شادی جن دو فریقین کی ہو رہی ہوتی تھی ان کے علاوہ پورا خاندان جشن مناتا تھا۔۔۔کیونکہ یہ فیصلے اس حویلی کے سربراہ نوریز گردیزی کرتے تھے۔۔۔۔

ان کے حکم کے آگے کسی کی نہیں چلتی تھی۔۔۔انہوں نے ایک بار جب کچھ طے کر دیا تو اس کے بعد بولنے کی ہمت کسی میں نہیں ہوتی تھی۔۔۔ان کے بیوی بیٹوں میں بھی نہیں۔۔۔لیکن ایک انسان تھا جس کی وہ سن لیتے تھے۔۔

نجانے ایسا کیا تھا کہ وہ اس کے کہے کا انکار نہیں کرتے تھے۔۔۔ لیکن بات اگر اس کی اپنی ہو تب۔۔۔کسی اور کے معاملے میں بولنے کی اجازت تو اسے بھی نہیں تھی۔۔۔

جب اس کے تایا کے سب سے چھوٹے بیٹے عابس گردیزی نے اس سے شادی کی خواہش ظاہر کی تھی تو اس نے صاف انکار کر دیا

تھا۔۔۔وہ عابس سے شادی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔۔جس کی بعد عابس نے لاکھ جتن کیے تھے۔۔ مگر نوریز گردیزی نے اس کے انکار کو ہی اہمیت دی تھی۔۔۔

عابس کی شادی کچھ وقت بعد زارا سے کر دی گئی تھی۔۔۔جس پر وہ خوش نہیں تھا۔۔۔ مگر اس کے اختیار میں اپنی زندگی کا فیصلہ کرنا ہی نہیں تھا۔۔۔

عنادل کو ایسے مرد بالکل بھی پسند نہیں تھے۔۔۔جو اتنے کمزور ہوں۔۔۔۔

اسے اپنے تایا کے علاوہ اپنے خاندان کا کوئی بھی مرد پسند نہیں تھا۔۔۔کیونکہ سب حکم کے غلام تھے۔۔۔

اس کے والدین کی بہت عرصہ پہلے ہی ڈیتھ ہو چکی تھی۔۔۔وہ دو بہنیں تھیں۔۔پہلے نمبر پر ملیحہ تھی۔۔۔جس کی بدقسمتی تھی یا کچھ اور کہ اسے اپنے خاندان کے جانی دشمن خاندان کے بیٹے سے محبت ہو گئی تھی۔۔۔وہ جو اس خاندان کا اگلا گدی نشین تھا۔۔۔

فاہم نیازی۔۔۔۔

یہ محبت اس قدر شدید تھی کہ اس کی آگ نے دونوں خاندانوں کو ایک بار پھر سے اپنی لپیٹ میں لے لیا تھا۔۔۔۔جیسے ہی نوریز

گردیزی کو اس بارے میں علم ہوا تھا ان کی غیرت جاگ اٹھی تھی۔۔۔

انہون نے سختی سے کہہ دیا تھا کہ خبر دار جو کوئی ان کے گھر کی بیٹی کا نام بھی اپنی زبان پر لایا تو وہ خون کا بازار گرم کر دیں گے۔۔۔ کسی کو نہیں چھوڑیں گے۔۔۔

جبکہ دوسرے خاندان کے بھی ایسے ہی خیالات تھے۔۔۔وہ کسی بھی قیمت پر ان لوگوں کی دہلیز پر جانے کا سوچ بھی نہیں سکتے تھے۔۔۔

اس نفرت اور ضد کا سب سے زیادہ نقصان ان دو محبت کرنے والوں کو ہوا تھا۔۔۔

ان دونوں نے ہر جتن کر کے دیکھ لیا تھا۔۔۔ مگر کچھ نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

ملیحہ نے خودکشی کرنے کی کوشش بھی کی تھی۔۔۔ جس میں عنادل نے عین وقت پر پہنچ کر اسے بچا لیا تھا۔۔۔ جس کے بعد سے وہ بہن پر بھی بہت غصہ تھی۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے پر جان چھڑکتی تھیں۔۔۔ ایک دوسرے کے لیے کچھ بھی کر سکتی تھیں۔۔

عنادل کو فاہم نیازی کی محبت پر کچھ خاص بھروسہ تو نہیں تھا۔۔۔ مگر صرف اپنی بہن کی خاطر اس نے تایا جان سے بات کرنے کی کوشش

کی تھی۔۔جس کے جواب میں وہ بہت ہی محبت سے اسے یہ کہہ کر خاموش کروا گئے تھے کہ وہ لوگ ہماری بیٹی کو گھر سے بھگا کر ہمیں بدنام کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔

اس سے زیادہ کوئی مقصد نہیں ہے ان کا۔۔۔

الیکشن کا وقت ہے۔۔۔وہ ہمیں رسوا کرنا چاہتے ہیں۔۔۔وہ پہلے بھی ایسے ہی اوچھے ہتھکنڈے اپناتے آئے ہیں۔۔۔ابھی بھی وہی کر رہے ہیں۔۔۔

اس گھر کی ایک بیٹی پہلے سے اس خاندان میں موجود تھی۔۔۔۔

نوریز گردیزی کی بہن عالیہ گردیزی۔۔۔

جن کا کسی قسم کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔وہ پوری عزت اور شان سے اپنے باپ کے سائے میں رخصت ہو کر گئی تھیں اس خاندان میں۔۔۔اس وقت دونوں خاندانوں کی دوستی بہت مشہور تھی۔۔۔

مگر وقت نے ایسا پلٹا کھایا تھا کہ سب کچھ تباہ ہو گیا تھا۔۔

زمینوں کے مسائل کی وجہ سے دونوں خاندانوں میں لڑائی کے دوران قتل ہو گئے تھے۔۔۔

عالیہ گردیزی کے شوہر نے ان کے چھوٹے بھائی اکرام گردیزی کا قتل کر دیا تھا۔۔۔اور نوریز گردیزی کے بہنوئی نے عالیہ گردیزی کے دیور کا قتل کر دیا تھا۔۔۔جس کے بعد دونوں خاندانوں میں

دشمنی تو ہوئی ہی تھی۔۔۔ مگر ساتھ ہی ساتھ عالیہ گردیزی پر اس بات کی تلوار لٹک گئی تھی کہ وہ یا تو اپنے شوہر کو چنیں اور میکے والوں کو ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیں۔۔

یا پھر اپنے شوہر اور بچوں کو ہمیشہ کے لیے وہیں چھوڑ کر میکے چلی جائیں۔۔۔ ان کے شوہر انہیں طلاق دے دیں گے اور بچوں سے وہ زندگی میں دوبارہ کبھی نہیں مل پائیں گی۔۔۔

یہ ظلم تھا جو عالیہ گردیزی پر ڈھانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔

آج تک اس معاشرے میں یہی چلتا آیا تھا۔۔ غلطیاں مردوں کی ہوتی تھیں۔۔۔

مگر قربانی عورتوں کو دینی پڑتی تھی۔۔۔اس وقت بھی قربانی عالیہ گردیزی سے ہی لی گئی تھی۔۔۔

ایک عورت سب کچھ قربان کر سکتی تھی۔۔۔مگر اپنی اولاد کے اوپر کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتی تھی۔۔

اولاد کے آگے دنیا کی ہر عورت کمزور پڑ جاتی تھی۔۔۔وہ بھی اس مقام پر کمزور پڑ گئی تھیں۔۔۔۔

انہوں نے اپنی اولاد کو چنا تھا اور اپنا مائیکہ ہمیشہ کے لیے چھوڑ دیا تھا۔۔۔سالوں گزر گئے تھے اس واقع کو۔۔

مگر نہ تو کوئی اس حویلی سے عالیہ گردیزی سے ملنے گیا تھا اور نہ وہاں سے انہیں بھیجا گیا تھا۔۔۔

یہاں تک کہ باپ کے مرنے پر بھی عالیہ گردیزی کو اس حویلی میں آنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔۔۔وہ بچاری اپنے باپ کا آخری دیدار تک نہیں کر پائی تھیں۔۔۔دشمنی مردوں کے بیچ تھی۔۔۔

جس کا غصہ ایک مظلوم عورت پر نکال کر دونوں طرف سے اپنی مردانگی دکھائی جا رہی تھی۔۔

نوریز گردیزی کی ماں مہرجان گردیزی اتنے سالوں سے اپنی بیٹی کو ملنے کے لیے تڑپتی بیمار ہو چکی تھیں۔۔۔۔

مگر ان دونوں خاندانوں کے مرد کچھ بھی کر سکتے تھے۔۔ لیکن اپنے اصولوں پر کمپرومائز نہیں کر سکتے تھے۔۔

مہر جان سسک رہی تھیں۔۔۔ تکلیف میں تھیں۔۔۔ اتنے وقت سے ان کا جگر گوشہ ان کی نگاہوں سے اوجھل تھی۔۔۔۔ باپ کی موت پر بھی اسے نہیں آنے دیا گیا تھا۔۔۔ جس کی وجہ سے اس کی تکلیف کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

عنادل خاندان کی سب سے زیادہ کانفیڈنس اور حسین لڑکی تھی۔۔

خاندان کے بہت سارے مرد اس کے خواہاں تھے۔۔۔ مگر اس کا ایک ہی کہنا تھا۔۔۔

کہ وہ اس انسان سے شادی کرے گی جو اس کی پھوپھو کی سزا ختم کروائے گا۔۔

جب عابس نے اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا تو اس نے عابس کے سامنے یہی شرط رکھی تھی کہ وہ اس کی پھوپھو کو یہاں آنے دے وہ اس سے شادی کرنے کے لیے راضی ہو جائے گی۔۔۔

مگر عابس کے بس میں یہ بات تھی ہی نہیں۔۔۔یہ ایک ایسی ناممکن شرط تھی جو شاید کبھی پوری نہیں ہونے والی تھی۔۔۔۔

شاہنواز گردیزی بھی باپ کی طرح سخت اصولوں کا مالک تھا۔۔۔

اس گھر کے تمام مردوں کے دلوں میں قصر نور کے مکینوں کے لیے بے پناہ نفرت تھی۔۔۔

یہ صرف ادھر ہی نہیں تھا۔۔۔دوسری جانب بھی یہی حال تھا۔۔۔

وہ بھی گردیزی خاندان والوں کا نام لینا بھی برداشت نہیں کرتے تھے۔۔۔

لیکن فاہم نیازی کو خود بھی سمجھ نہیں آیا تھا کہ کیسے اس کے دل میں گردیزی خاندان کی لڑکی آن بسی تھی۔۔

کہ وہ اسے چھوڑ بھی نہیں پا رہا تھا۔۔۔

اور اس کو پانے کی ہر کوشش کر رہی تھی۔۔۔اس کے خاندان والے مرنا پسند کرتے تھے مگر اس حویلی میں جا کر رشتہ مانگنا نہیں۔۔۔فاہم جو اس خاندان کا اگلا ولی عہد تھا۔۔

اس نے خودکشی تک کرنے کی دھمکی دی تھی۔۔۔جس کے بعد سے اس کے سب بڑے اس کی جانب سے بہت زیادہ بدظن ہو چکے تھے۔۔مگر کوئی اس کی بات ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"صاحب آپ کو بڑے سائیں باہر بلا رہے ہیں۔۔۔"

فاہم بے چینی کے عالم میں کمرے میں ٹہل رہا تھا۔۔۔جب ملازم نے آکر اسے بابا سائیں کا پیغام دیا تھا۔۔

وہ اس وقت سفید رنگ کے لباس پر سکن کلر کی گرم شال اوڑھے اندر سے آگ میں جھلس رہا تھا۔۔اس کی محبت کل کسی اور کی ہو جانی تھی۔۔اس لڑکی کو ٹوٹ کر چاہا تھا اس نے۔۔

جس قدر محبت کی تھی اس سے۔۔۔اور اب اس کی بے بسی کی انتہا یہ تھی کہ وہ کسی اور کی ہونے جا رہی تھی۔۔۔

اور اس نے خود بھی کل اپنا آپ کسی اور کے نام کر دینا تھا۔۔۔

جس کے بعد وہ کبھی اپنی محبت کو حاصل نہ کر پاتا۔۔۔سب کچھ ختم ہو جانا تھا اس کی زندگی میں۔۔۔

وہ اپنے گھر کے باقی مردوں سے بالکل مختلف تھا۔۔۔اسے نہ تو ولی عہد بن کر لوگوں کی زندگیوں کے سنگین فیصلے دینے کی تمنا تھی اور نہ ہی کسی قسم کی طاقت کی۔۔۔اسے صرف اپنی محبت چاہیئے تھی۔۔۔

جس کے بغیر اس کے لیے زندگی کا تصور بھی ناممکن تھا۔۔۔۔

اسے دوبار ملازمین بلانے آ چکے تھے۔۔۔جب نہایت ہی بے دلی کے ساتھ وہ باہر کی جانب بڑھا تھا۔۔

خواتین کی طرف مہندی کی رسومات چل رہی تھیں۔۔۔جبکہ مردوں کی سائیڈ پر آج کسی موسیقی کی تقریب کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔۔

قصر نور کے بڑے سے خوبصورت لان میں یہ اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔ جس میں ارد گرد لگے پھولوں کی بھینی بھینی مہک نے ماحول کو مزید خوشگوار بنا رکھا تھا۔۔۔ٹھنڈ کی وجہ سے کرسیوں اور صوفوں کے درمیان میں بڑے بڑے آتش دان رکھے گئے تھے۔۔ جن کی وجہ سے ٹھنڈ کا احساس کم ہو چکا تھا۔۔۔

سامنے بنائے گئے سٹیج پر سرائیکی موسیقار بیٹھا فرمائشی گانے گا رہا تھا۔۔

جس کی آواز نے محفل کی گرمی کو مزید بڑھا دیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے فاہم نے وہاں قدم رکھا تھا۔۔۔اس کے تاثرات پر عالم نیازی نے خفگی سے پہلو بدلا تھا۔۔۔۔

"بڑا فخر تھا ہمیں اپنے بیٹے پر۔۔۔ مگر اس موئی محبت نے مت مار دی ہے اس کی۔۔۔۔"

عالم نیازی نے اپنے برابر میں بیٹھے لاڈلے سپوت کو مخاطب کرتے کہا تھا۔۔۔جو اس وقت اپنی عادت کے مطابق سیگریٹ لبوں میں دبائے قریب آتے بھائی کو دیکھ رہا تھا۔۔۔

جس کی حالت اس وقت واقعی مجنوں جیسی ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے لبوں پر دل جلاتی مسکراہٹ دیکھ فاہم مزید تپ اٹھا تھا۔۔۔

اس کا یہ بھائی اگر اس کا ساتھ دیتا تو وہ اپنی محبت حاصل کرنے کے کچھ قریب جا سکتا تھا۔۔۔۔

مگر اس کا تو اپنا بھائی دغا باز نکلا تھا۔۔۔جو محبت کا سب سے بڑا دشمن تھا۔۔۔

زہران عالم نیازی۔۔۔۔

عالم نیازی کے دو بیٹے تھے۔۔۔بڑا فاہم عالم نیازی اور اسے سے چھوٹا زہران عالم نیازی۔۔۔

دونوں کے درمیان ایک سال کا فرق تھا۔۔۔مگر دیکھنے میں زہران کی شخصیت فاہم سے کہیں زیادہ رعب دار لگتی تھی۔۔۔۔

وہ اپنے خاندان کا سخت ترین مرد مشہور تھا۔۔۔جس کے اصول اور قوانین بہت سخت ہوتے تھے۔۔۔

سب لوگ اسی بات پر اللہ کے شکر گزار تھے کہ اگلا گدی نشین فاہم نے ہی بننا تھا۔۔۔

زہران نے نہیں بننا تھا۔۔۔ورنہ اس شخص نے تو سب کا خون ہی پی جانا تھا۔۔۔اب بھی گدی نشین عالم نیازی تھے۔۔۔۔

مگر فیصلے وہ دیتا تھا۔۔۔اور اس کے فیصلوں میں کسی اپنے پرائے کا لحاظ بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔اس کا قانون سب کے لیے ایک جیسا ہوتا تھا۔۔۔

عالم نیازی سے بھی لوگ ڈرتے تھے۔۔۔مگر اس کے تو خیال سے بھی لوگ سوکھے پتے کی طرح کانپ اٹھتے تھے۔۔

اسے یہ پیار محبت کے نام سے بھی چڑھ تھی۔۔۔اس کے مطابق تو اس فضول نام پر گھر سے بھاگ جانے والوں کی سزا انتہائی دردناک ہونی چاہے تھی۔۔۔

جو اپنے خاندان کی عزت پامال کرتے تھے۔۔۔

مگر بد قسمتی سے اس کا اپنا بھائی اسی کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔فاہم نے اس سے مدد مانگی تھی۔۔۔مگر زہران نے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔اس کا کہنا تھا خاندان کی لڑکی سے شادی کر لو۔۔دیکھنا ایک دو دن میں اس سے بھی محبت ہو جائے گی۔۔۔

ایک جیسی ہی تو ہوتی ہیں یہ عورتیں۔۔۔ عورتوں کے لیے لڑنے اور رونے والا مرد بھی کوئی مرد ہوتا ہے۔۔ اس کے مطابق دنیا میں اور بھی بہت کام تھے مردوں کے کرنے والے۔۔۔ عورتوں کے پلو سے بندھ کر بیٹھنے کی خواہش کرنے والوں کو مردوں کی فہرست سے خارج کر دیا چاہیے۔۔۔

اپنے بھائی کے یہ سنہری خیالات جان کر فاہم نے اس سے دوبارہ اس حوالے سے کوئی بات نہیں کی تھی۔۔

نہ ہی وہ دوبارہ ایسا کوئی ارادہ رکھتا تھا۔۔۔ وہ اکیلے ہی لڑنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اکیلے لڑنے کے بعد اس کے ہاتھ کچھ نہیں آیا تھا۔۔۔

"کیسے ہو۔۔۔؟؟"

سیگریٹ کا گہرا کش لیتے اس نے ساتھ آکر بیٹھتے فاہم کو مخاطب کرتے پوچھا تھا۔۔۔

وہ موسیقی کو بہت انجوائے کر رہا تھا۔۔ کیونکہ اس کا فیورٹ سانگ گایا جا رہا تھا۔۔۔۔

"تمہارے سامنے ہوں۔۔۔۔"

فاہم کا لہجہ کمزور سا تھا۔۔ زہران نے افسوس میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"لگتا ہے ابھی بھی تمہاری محبت کا بھوت نہیں اترا۔۔۔ کوئی نہیں کل رات کے بعد بھاگ جائے گا۔۔۔"

زہران عالم کا لہجہ طنز میں ڈوبا ہوا تھا۔۔۔فاہم اس شخص کی بے رحمی دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔

"تم بابا سائیں کو منا سکتے ہو۔۔۔مگر تم جان بوجھ کر میری مدد نہیں کر رہے۔۔۔"

فاہم سمیت پورا خاندان جانتا تھا کہ زہران عالم نیازی جب اپنی کرنے پر آتا تھا تو کسی بھی حد تک جا سکتا تھا۔۔

"مجھ پر الزام مت ڈالو۔۔۔میں نے ان فضولیات میں پڑنے کو نہیں کہا تھا۔۔۔اگر ایسے کسی فضول کام میں پڑ ہی گئے ہو تو اس جنگ کو اپنے بل بوتے پر لڑتے۔۔۔کندھوں کی ضرورت کمزور مردوں کو

پڑتی ہے۔۔۔اور مجھے یہ جان کر بہت افسوس ہو رہا ہے کہ میرا بڑا بھائی ایک انتہائی کمزور مرد ہے۔۔۔"

اس نے سیگریٹ کا دھواں باہر نکالتے اس پر گہری چوٹ کی تھی۔۔۔۔

فاہم اس کی سنگدلی پر اسے دیکھ کر رہ گیا تھا۔۔۔۔

سفید رنگ کے لباس پر سیاہ شال اوڑھے وہ اس وقت اپنی نڈر، مغرور اور بارعب شخصیت کی وجہ سے پوری محفل پر چھایا ہوا لگ رہا تھا۔۔

اس کی آنکھوں کی گہری سیاہ رنگت اور ان میں چھائی بے رحمی اور سنگینیت اسے تمام لوگوں میں نمایاں بناتی تھی۔۔۔

"اڑالو مذاق۔۔۔ مگر یہ محبت ایسا جذبہ ہے جو جب ہونے پر آئے تو تم جیسوں کو بھی نہیں بخشتی۔۔۔ ساری سنگدلی اور رعونیت دھری کی دھری رہ جاتی ہے۔۔۔ مجھے اس دن کا شدت سے انتظار رہے گا جس دن تمہیں محبت ہو گی اور تم بھی اپنی محبت کا ماتم منانے کے لیے ایسے ہی دوسروں کے کندھے ڈھونڈے گے۔۔۔

کاش زندگی یہ دن دیکھنے مہلت دے۔۔۔ میری شدت سے خواہش ہے میں تمہیں محبت میں تڑپتے دیکھوں۔۔۔۔"

فاہم کو اس وقت ہر شے اپنی دشمن معلوم ہو رہی تھی۔۔ محبت کا مذاق اڑاتا اپنا یہ بھائی بھی۔۔۔

"تم تو بد دعائیں دینے پر اتر آئے ہو یار۔۔۔۔"

زہران کو اس کی اتنی سخت باتوں پر بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔وہ ہنستے ہوئے ہی بول رہا تھا۔۔۔

اس کے گھنیری سیاہ مونچھوں تلے دبے اعنابی لبوں پر چھائی مسکراہٹ بہت دلفریب تھی۔۔۔۔

وہ یونانی دیوتاؤں جیسا حسن رکھتا تھا۔۔جس کو دیکھ کر اٹھنے والی آنکھیں ہمیشہ اسے دیکھتی رہ جاتی تھیں۔۔۔

زہران وہاں بیٹھا تھا۔۔۔جب ان کے باقی کزنز سرائیکی گانوں پر بھنگڑا ڈالتے انہیں بھی اٹھا کر ساتھ لے گئے تھے۔۔فاہم نے جانے سے صاف انکار کر دیا تھا۔۔۔

مگر زہران تو ان کا ساتھ دیتا اپنی چوڑی مضبوط بانہوں کو کھولتا ان سب کا ساتھ دے رہا تھا۔۔۔

سب لوگ ہی نہایت دلچسپی بھری نگاہوں سے انہیں دیکھ رہے تھے۔۔جبکہ فاہم کچھ دیر مزید وہاں بیٹھنے کے بعد وہاں سے اٹھ گیا تھا۔۔۔عالم نیازی اپنی جگہ سے اٹھتے اپنے لاڈلے سپوت کی جانب بڑھے تھے۔۔۔

وہاں کھڑے شہباز نیازی اور باقی لوگوں کی طرح جیب سے پانچ پانچ ہزار کے کڑکتے نوٹوں کی گڈیاں نکالتے ان سب پر نچھاور کر دیئے تھے۔۔زہران نے ہاتھ پکڑ کر باپ اور چچا کو بھی ساتھ شامل کیا تھا۔۔

یہ جرآت صرف وہی کر سکتا تھا۔۔

محفل عروج پر تھی۔۔جبکہ کسی نے بھی گاڑی لے کر قصر نور کی پر شکوہ عمارت کے آہنی گیٹ سے نکلتی فاہم نیازی کی گاڑی کو نہیں دیکھا تھا۔۔

جو فراٹے بھرتی وہاں سے نکل چکی تھی۔۔اس کے پیچھے اس کے گارڈز کی گاڑی بھی تھی۔۔ جنہیں بہت اعتماد دلا کر اس نے اپنے ساتھ آنے پر رضامند کیا تھا۔۔۔کہ کسی بھی معاملے میں ان کا نام نہیں آئے گا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

مہندی کا فنکشن ختم ہو چکا تھا۔۔۔ملیحہ نے روتے سسکتے انکاری ہونے کے باوجود مجبوراً شاہنواز گردیزی کے نام کی مہندی لگوالی تھی۔۔۔

وہ بہت زیادہ تکلیف میں تھی۔۔۔اس کے آنسو عنادل کو اپنے دل پر گرتے محسوس ہو رہے تھے۔۔۔ مگر وہ چاہ کر بھی اپنی بہن کے لیے کچھ نہیں کر سکی تھی۔۔اسے اس وقت فاہم نیازی سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی۔۔۔۔

جو اس کی بہن کو محبت کے روگ میں مبتلا کر کے خود اب وہاں شادی کا جشن منا رہا تھا۔۔۔اس کی تکلیف کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ گئی تھی۔۔اسے حیرت تو اپنی بہن کی محبت کے یقین پر ہو رہی تھی۔۔

جو نہ تو فاہم کے خلاف کچھ بولنے دے رہی تھی اور نہ ہی اس کے اندر کسی قسم کی بدگمانی پیدا ہوئی تھی۔

"آپا۔۔۔اب سو جاؤ۔۔ پچھلی کئی راتیں تم نے ایسے کی اس انسان کا انتظار کرتے کاٹی ہیں۔۔۔اب اس بات پر یقین کر لو کہ اس کی بارات کل کسی اور کے آنگن میں اترنی ہے۔۔۔اور تمہیں لینے شاہنواز بھائی کی بارات ہی آنی ہے۔۔۔۔"

عنادل اس کے پاس آتے اس کے چہرے پر بکھرتے آنسوؤں کو صاف کرتے بولی تھی۔۔

اس کی بات پر ملیحہ نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اور اگلے ہی پل وہ اس کے سینے سے لگتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔عنادل سے اس کو سنبھالنا مشکل ہو اتھا۔۔۔

"آپا خدا کے لیے رحم کھاؤ خود پر۔۔۔۔"

عنادل نے اس کو خود سے الگ کرتے اس کا چہرا چومتے اذیت بھرے انداز میں کہا تھا۔۔۔اس کا اپنا دل تکلیف کی انتہا پر تھا۔۔۔۔

"میری بات سنو۔۔۔تم کبھی میرا ساتھ تو نہیں چھوڑو گی نا۔۔۔ہمیشہ ایسے ہی میری خاطر کھڑی رہو گی نا۔۔۔"

ملیحہ نے اس کا ہاتھ تھام کر لبوں سے لگاتے آنسوؤں کے بیچ پوچھا تھا۔۔۔

"جی آپا ایسا ہی ہو گا۔۔ آپ سے کتنی محبت ہے مجھے آپ جانتی ہیں۔۔۔میرے دل کے سب سے زیادہ قریب ہیں آپ۔۔۔۔"

عنادل اس کی بات کا مطلب سمجھنے سے قاصر جواب میں اس کے ہاتھ چوم گئی تھی۔۔اپنی بہن کی یہ محبت دیکھ ملیحہ کا دل پسیج گیا تھا۔ مگر وہ جو فیصلہ کر چکی تھی اس سے پیچھے نہیں ہٹ سکتی تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں۔۔۔اسی لیے پیشگی معافی مانگتی ہوں تم سے۔۔۔ کبھی نفرت مت کرنا مجھ سے۔۔۔۔"

اس کے ماتھے کو چومتے ملیحہ نے اسے کہا تھا۔۔اس کی ان عجیب و غریب باتوں پر عنادل نے بغور اس کی صورت دیکھی تھی۔۔۔اسے خوف محسوس ہوا تھا کہ اس کی بہن کے دماغ پر تو کسی صدمے کا اثر نہیں ہو گیا تھا۔۔۔

وہ یہ کیسی بہکی بہکی باتیں کر رہی تھی۔۔۔

اس لمحے ءں ادل کا دماغ کسی اور جانب جا ہی نہیں پایا تھا۔۔۔ ویسے بھی حویلی کے باہر اس وقت اتنی بھاری سیکوریٹی تھی کہ سوال ہی پیدا نہیں ہو سکتا تھا حویلی میں کسی کے آنے یا حویلی سے فرار ہونے کا۔۔۔

اسی خاطر عنادل اس حوالے سے سوچ بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

اگر اسے زرا سا بھی اندازہ ہوتا تو وہ اپنی بہن کو ایسا کوئی انتہائی قدم نہ اُٹھانے دیتی۔۔۔ اسے ایسا کرنے سے روک لیتی۔۔۔ اسے اس کی زندگی کی اتنی بڑی بھول نہ کرنے دیتی۔۔۔

لیکن ہر بات میں اس پر آنکھیں بند کر کے بھروسہ کرنے والی اس کی بہن کے اس بارے میں تو اس بار تو اسے بھی اپنا راز دار نہیں بنایا تھا۔۔

عنادل اسے بیڈ پر سلاتی مہر جان کو دیکھنے کمرے سے نکل گئی تھی۔۔

"بی بی جی چائے پی لیں۔۔۔"

وہ چائے پینے کی بہت زیادہ شوقین تھی۔۔۔کم از کم چار بار تو دن میں چاہے ضرور پیتی تھی۔۔۔اس وقت بھی اس کی تھکن کا خیال کرتے وہ اس کے لیے چائے لے آئی تھی۔۔۔

"شکریہ کنیز۔۔۔آج اس کی اشد ضرورت تھی۔۔۔"

اس نے ٹرے سے چائے اٹھاتے کہا تھا۔۔۔جب اسی لمحے قریب آتا عابس بھی کنیز سے چائے کا مگ لیتا اس کے مقابل آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

کنیز چہرا جھکائے خاموشی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

"تم نے آیت کو کیا کہا۔۔۔۔؟؟"

اس کو ابھی تک اسی حسین روپ میں دیکھتے عابس نے اس کے دلکش نقوش سے سجے چہرے پر نگاہیں گاڑھے پوچھا تھا۔۔۔

"وہی جو اس نے تمہیں بتایا۔۔ مگر تم جیسے ڈھیٹ انسان کو ابھی بھی اس بات کی سمجھ نہیں آئی۔۔۔"

عنادل نے بنا کوئی لحاظ رکھے کہا تھا۔۔

"محبت کی اتنی توہین مت کرو عنادل۔۔۔اتنی سنگدل مت بنو۔۔۔۔"

عابس کی آنکھوں میں اذیت تھی۔۔۔جبکہ اس کی بات سنتے ہی دل تپ اٹھی تھی۔۔

"میں توہین کر رہی ہوں یا تم۔۔۔فضول باتیں مت کرو میرے ساتھ۔۔۔اگر تمہیں اتنی ہی محبت ہوتی مجھ سے تو اس طرح سے ایک بار کے حکم پر کسی اور سے شادی نہ کر لیتے۔۔۔اگر اب کسی اور لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل کر چکے ہو تو تمہیں بالکل بھی زیب نہیں

دیتا کہ تم اس طرح سے میرے سامنے محبت کے دعوے کرتے اپنی ازدواجی رشتے میں خیانت کرو۔۔۔اور تم کیا ہر وقت کونے کھدروں میں چھپ کر روتی رہتی ہو اور مجھے گھورتی ہو۔۔"

عابس کو لتاڑتے اس کی نظر وہاں پیچھے چھپ کر کھڑی زارا پر پڑی تھی۔۔۔جو اس کے اس اچانک حملے پر گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

عابس نے بھی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"اگر اس بٹے ہوئے انسان سے شادی کر ہی لی ہے تو اسے اپنا عادی بھی بناؤ۔۔۔دوبارہ میری جانب دیکھے بھی نہ یہ۔۔۔تم بھی اگر اسے اپنا پابند کر چکے ہو تو میری محبت میں رونا چھوڑ دو۔۔ائندہ اگر اس

طرح سے میرے سامنے آئے تو تایا جان کو بتادوں گی میں۔۔۔ اور تم بھی سن لو۔۔ میں ان عورتوں میں سے ہر گز نہیں ہوں جو کسی عورت کا گھر خراب کریں۔۔

میرا اس سب میں کوئی عمل دخل نہیں ہے۔۔۔ اس لیے خاندان کی باقی عورتوں کے سامنے تم اور تمہاری ماں میری باتیں کرنا چھوڑ دو۔۔۔ مجھے فرق نہیں پڑتا اس سب سے۔۔۔"

وہ لڑکی نہیں کوئی پٹاخہ ہی تھی۔۔۔ جو ایسے ہی کسی کے اوپر بھی پھٹ پڑتی تھی۔۔ اس وقت وہ ملیحہ کی وجہ سے بہت زیادہ اذیت کا شکار تھی۔۔

عابس کا اس طرح آنا اسے مزید غصہ دلا گیا تھا۔۔۔

اس کی بات پر عابس کا چہرا مارے شرمندگی کے سرخ ہوا تھا۔۔۔

زارا کا بھی اس کے آخری جملے پر کچھ ایسا ہی حال تھا۔۔

وہ ان دونوں کو وہیں چھوڑتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔اس کا رخ مہر جان کے کمرے کی جانب تھا۔۔۔انہیں دیکھ کر وہ واپس ملیحہ کے پاس آنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

"مہر جان سو گئی ہیں۔۔۔؟ دوا دی تھی انہیں۔۔۔"

چائے پینے کے ساتھ ساتھ اس نے وہاں ایک جانب کھڑی مہر جان کی خاص ملازمہ سے پوچھا تھا۔۔

"جی بی بی جی۔۔۔میں نے دے دی تھی۔۔۔"

ملازمہ اسے بتاتی باہر کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔جبکہ اس نے ابھی چائے کا آدھا کپ ہی ختم کیا تھا کہ اس کا سر بہت زور سے چکرانے لگا تھا۔۔۔

"یہ کیا ہو رہا ہے مجھے۔۔۔؟؟"

سر کے چکرانے کے باوجود اس نے چائے پینا نہیں چھوڑی تھی۔۔ جسے وہ اپنی دوا ہی سمجھتی تھی۔۔۔۔

چائے ختم کرتے اس نے سائیڈ ٹیبل پر کپ رکھتے اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام لیا تھا۔۔

اس کی آنکھیں نیند سے بند ہونے لگی تھی۔۔۔۔۔اس میں اتنی سکت نہیں بچی تھی کہ وہ اٹھ کر اپنے کمرے میں جا سکتی۔۔۔

اس نے وہیں کرسی پر بیٹھے بیٹھے مہر جان کے قریب بیڈ پر اپنا سر ٹکا دیا تھا۔۔۔

چند سیکنڈز میں ہی وہ گہری نیند کی آغوش میں تھی۔۔۔اتنی شدید نیند اسے پہلے کبھی نہیں آئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"غضب ہو گیا۔۔میرے مولا رحم کرنا۔۔۔یہ کیا ہو گیا۔۔۔کیا کر دیا لڑکی تم نے۔۔۔۔؟؟"

صبح ہوتے ہی گردیزی حویلی میں ایک قہرام مچ چکا تھا۔۔۔تائی جان جو صبح ملیحہ کو دیکھنے اس کے کمرے میں گئی تھیں۔۔۔ملیحہ اور عنادل ایک ہی کمرے میں رہتی تھیں۔۔مگر وہاں ملیحہ کو نہ پا کر ان کے پیروں تلے سے زمین سرک گئی تھی۔۔۔

وہ پہلے مہر جان کے کمرے میں ہی گئی تھیں وہاں عنادل کو عجیب حالت میں سویا دیکھ وہ فوراًملیحہ کے کمرے میں آئی تھیں۔۔اس کے بعد ملازمین کو دوڑا کر انہوں نے رکتی سانسوں کے ساتھ حویلی کا ایک ایک کونا دیکھ لیا تھا۔۔۔مگر ملیحہ حویلی میں ہوتی تو کسی کو ملتی۔۔۔

وہ روز فجر کے وقت اٹھنے کی عادی تھیں۔۔۔ مگر آج ان کی آنکھ بھی نو بجے کے قریب کھلی تھی۔۔۔۔ جبکہ باقی سب ابھی تک سوئے پڑے تھے۔۔۔ وہ اس بات پر ٹھٹکی تھیں۔۔۔

رات کو فنکشن لیٹ ختم ہوا تھا مگر سب نے جلدی ہی اٹھنا تھا۔۔۔ آج بارات کا دن تھا۔۔۔ اتنے کام تھے۔۔۔ مگر انہیں کوئی بھی دکھائی نہیں دیا تھا۔۔۔

ملازمہ کو بھی انہوں نے کچن کے ساتھ بنے کمرے سے خود جگا کر باہر لایا تھا۔۔۔

باقی سب بھی آہستہ اٹھ رہے تھے۔۔۔ مگر اپنے اتنی دیر سے اٹھنے پر سب ہی حیران تھے۔۔

لیکن یہ حیرانی اور سستی اس وقت بھگ سے اڑ گئی تھی جب انہیں ملیحہ کے حویلی میں نہ ہونے کی خبر ملی تھی۔۔۔

ملیحہ حویلی سے فرار ہو چکی تھی۔۔۔۔ حویلی کے باہر تعینات ملازمین بھی سب نیند کے غلبے سے گرے پڑے تھے۔۔۔۔

ان سب کو چاہے میں نیند کی گولیاں ڈال کر دی گئی تھیں۔۔۔ جن کی مقدار اتنی ضرور تھی کہ وہ سب چائے پینے کے کچھ وقت بعد ہی سو گئے تھے۔۔۔

گھر کے سبھی افراد کو رات چائے دی گئی تھی۔۔۔اور جن چھ ملازمین کے نام اس میں آرہے تھے وہ اس وقت لرزتے کانپتے سر جھکائے نوریز گردیزی کے سامنے کھڑے اپنی موت کا اپنے سر پر منڈلاتا دیکھ رہے تھے۔۔۔

عنادل کو بھی تائی ہی اٹھا کر لائی تھیں۔۔اس کا سر ابھی بھی بھاری ہو رہا تھا۔۔

جبکہ جو جان لیوا خبر اسے ملی تھی وہ ابھی تک سکتے میں تھی۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا اس کی بہن ایسا کر سکتی تھی۔۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو خشک نہیں ہو رہے تھے۔۔۔۔دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔اس کی بہن کے ساتھ اب کیا ہونے والا تھا۔۔۔ اس بات کا اندازہ حویلی کے مردوں کے چہروں پر چھائی سفاکیت اور بربریت سے صاف لگایا جا سکتا تھا۔۔۔۔

ملیحہ کو شاید اندازہ بھی نہیں تھا کہ یہ قدم اٹھا کر وہ نسلوں تک چلنے والی دشمنی کا آغاز کر چکی تھی۔۔۔ان کے علاقے میں قتل پھر خون بہا میں معاف کر دیئے جاتے تھے۔۔

مگر اس طرح سے گھر سے بھاگی لڑکیوں کے جرم معاف نہیں ہوتے تھے۔۔۔اور جس انسان نے ملیحہ کو یہاں سے فرار کروایا تھا وہ جس

خاندان سے تھا اس خاندان کا نام ہی جلتی پر تیل ڈالنے کے برابر تھا۔۔۔

"بابا سائیں آپ ہمیشہ دشمنی میں پہل کرنے سے روتے ہیں۔۔۔ مگر اس بار اس گھٹیا خاندان نے سیدھا ہماری عزت پر حملہ کیا ہے۔۔۔ میں کسی بھی قیمت پر نہیں چھوڑوں گا انہیں اب۔۔۔ اس لڑکی نے برادری میں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا مجھے۔۔۔۔"

سب ہی غم و غصے کا شکار تھے۔۔ لیکن سب سے زیادہ بری حالت اس وقت شاہنواز کی تھی۔۔۔ جس کی ہونے والی بیوی شادی سے ایک رات پہلے اپنی معشوق کے ساتھ گھر سے بھاگ گئی تھی۔۔۔

ان کی برادری میں یہ بات کسی بھی غیرت مند مرد کے لیے مرنے کے برابر تھی۔۔۔

"عنادل تم اس بارے میں جانتی تھی کیا۔۔۔۔؟؟"

تایا جان کی بات پر اس کے تڑپ کر نگاہیں اٹھائی تھیں۔۔۔وہ جانتی تھی اسے بھی موردے الزام ٹھہرایا جائے گا۔۔۔

وہاں اور بھی بہت ساری مشکوک نگاہیں اس کی جانب اٹھی تھیں۔۔ وہ بنا کسی قصور کے مجرم بن چکی تھی۔۔۔

حویلی اس وقت مہمانوں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔حویلی کے اندر جو جو باتیں بن رہی تھیں۔۔۔انہوں نے ہی سب گھر والوں کی دلوں کو دہلا دیا تھا۔۔۔

اب کبھی نہ ختم ہونے والا خونی کھیل کھیلا جانے والا تھا۔۔۔

"نن نہیں تایا جان۔۔۔میں اپنے مرے ہوئے ماں باپ کی قسم کھا کر کہتی ہوں مجھے اس بارے میں زرا سا بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔اگر مجھے پتا ہوتا تو میں کبھی آپا کو ایسا سنگین قدم نہ اٹھانے دیتی۔۔۔"

اسے اپنی بہن کے آخری بار ملتے ہوئے ادا کیے گئے جملوں کی سمجھ ابھی آرہی تھی۔۔۔

وہ کیا ارادے رکھتی تھی کاش وہ رات کو ہی سمجھ جاتی اور اسے روک لیتی۔۔۔

جسے اب نوریز گردیزی نے دیکھتے ہی گولی مار دینے کا حکم دیا تھا۔۔۔

جو سنتے ان سب خواتین کے دل کانپ اٹھے تھے۔۔۔ مگر وہ سب پہلے سے جانتی تھیں کہ اب وہ کبھی ملیحہ کو زندہ سلامت اس گھر میں نہیں دیکھنے والی تھیں۔۔۔ وہ سب تو ابھی عالیہ گردیزی کی تکلیف میں تڑپ رہی تھیں اور ملیحہ نے انہیں ایک نئی تکلیف سے دوچار کر دیا تھا۔۔۔

"سائیں ہمیں معاف کر دیں۔۔رحم کریں ہم پر۔۔۔ہماری سات پشتیں آپ کی نوکر رہی ہیں۔۔ہم ایسا نہیں کر سکتے سائیں۔۔۔"

وہ ملازمین جن کو خود اس مصیبت کا علم نہیں تھا جو ان پر ٹوٹی تھی۔۔۔وہ نوریز گردیزی کے پیروں میں گرتے سسک رہے تھے۔۔۔مگر بات خاندان کی عزت نیلام کرنے کی تھی سزا نہ ملے ایسا ممکن کہاں تھا۔۔۔

نوریز نے ان سب کو زندان میں ہمیشہ ہمیشہ کے لیے بند کرنے کا حکم دے دیا تھا۔۔۔۔

جبکہ ءں ادل نے بہتی آنکھوں سے ان مسکینوں کو دیکھا تھا۔۔۔جو واقعی بے قصور تھے۔۔۔

مگر وہ اس وقت خود مشکوک تھی ان کو کیسے بچاتی۔۔۔جب اسی لمحے اس کی نظر اپنے پیچھے کھڑی کنیز پر پڑی تھی۔۔۔جو کہنے کو اس کی خاص ملازمہ تھی مگر زیادہ وقت وہ ملیحہ کے ساتھ ہی پائی جاتی تھی۔۔

"تم نے کیا ہے نا یہ سب۔۔۔۔؟؟"

رونے کی وجہ سے عنادل کا سر درد سے پھٹ رہا تھا۔۔۔اس نے کنیز کو چائے لانے کے بہانے روم میں بلاتے اسے دروازہ اندر سے لاک کیا تھا۔۔اور سنگین تیوروں کے ساتھ اسکے قریب آئی تھی۔۔

"نن نہیں بی بی جی۔۔۔۔"

کنیز جو بہت قریبی ملازمین میں سے تھی کوئی اس پر شک کرنے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔۔۔

عنادل کی جانب سے اچانک کیے گئے اس حملے پر وہ گڑبڑا گئی تھی۔۔۔

"مجھ سے جھوٹ بولنے کی کوشش مت کرنا کنیز ابھی تمہیں تایا جان کے سامنے لے جاؤں گی۔۔۔۔"

عنادل نے اس کا بازو پکڑتے اسے کڑے تیوروں سے گھورا تھا۔۔۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی وہ کیا کرے اس وقت۔۔۔

اس کی بہن کی زندگی خطرے میں تھی۔۔۔وہ شخص جو اسے محبت کا دعوا کر کے یہاں سے لے کر گیا تھا۔۔۔

وہ نجانے اس سے واقعی محبت کرتا بھی تھا یا وہ صرف ایک فریب کے تحت اسے یہاں سے لے کر گیا تھا۔۔۔۔

ان کی خاندان کو بدنام کرنے کی خاطر۔۔۔یہ الیکشن کا وقت تھا۔۔۔

ان لوگوں سے کسی بھی بات کی بھی توقع کی جا سکتی تھی۔۔

عنادل اس وقت بالکل بے بس تھی۔۔۔اپنی بہن کی مدد کرنے کی خاطر وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس کا دل بے حال تھا۔ کسی بھی وقت اس کی بہن کے حوالے سے کوئی بھی خبر آسکتی تھی۔۔۔ جس خیال سے ہی اس کا دل بند ہونے لگتا تھا۔۔

"بی بی خدا کے لیے ایسا مت کیجیے گا۔۔۔ وہ۔۔ وہ ملیحہ بی بی بہت تکلیف میں تھیں۔۔۔ انہوں نے میرے آگے ہاتھ جوڑے تھے۔۔ مجھے واسطے دیئے تھے۔ میں آپ دونوں سے بہت محبت کرتی ہوں بی بی مجھ سے اس وقت ان کے آنسو دیکھے نہیں گئے۔۔۔"

کنیز اتنا تو جانتی تھی کہ بظاہر سخت دل نظر آنے والی اندر سے اتنی رحم دل اور نرم خو تو ضرور تھی کہ وہ اسے نوریز گردیزی کے آگے

نہیں ڈالتی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنے اندر پنپتے خوف اور دہشت سے گھبرا کر اس کے پیروں میں گرتے اپنے جرم کا اقرار کر دیا تھا۔۔۔

جو سن کر عنادل نے اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"یہ کیا غضب کر دیا تم نے کنیز آپا کا ساتھ دے کر۔۔اگر محبت تھی تو انہیں ایسے اندھے کنوئیں میں نہ دھکیلتی تم۔۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے اور دوبارہ مجھے اپنی شکل بھی مت دکھانا۔۔۔۔"

اس کے چلا کر کہنے پر وہ خاموشی سے سر جھکائے باہر نکل گئی تھی۔۔۔وہ خود اندر سے تکلیف کا شکار تھی۔۔۔چائے میں ملیحہ کی جانب سے دی گئی دوا اس نے مکس کی تھی۔۔۔

مگر اس کی سزا ان بے قصور ملازمین کو مل رہی تھی جن کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی۔۔

"یا اللہ میری بہن کی حفاظت کرنا۔۔۔بہت بڑی بھول ہو گئی ہے اس سے۔۔۔اسے مار دیں گے یہ لوگ۔۔۔میری بہن کو ظلم کی بھینٹ چڑھنے سے بچا لینا۔۔۔۔"

اس حویلی کے بہت سارے لوگوں کے دل میں ملیحہ کے لیے غصہ اور نفرت بھی آچکی تھی۔۔۔جو متوقع بدنامی اور تباہی کا سوچ کر تھا۔۔۔سب ہی آنے والے وقت سے ڈر رہے تھے۔۔۔

مگر وہ اسے تو ڈر تھا تو صرف اپنی بہن کے تحفظ کا۔۔۔وہ بس یہی دعا کر رہی تھی کہ وہ اگر فرار ہو گئی تھی تو ان لوگوں کے ہاتھ نہ لگے۔۔۔

وہ خود بھی اس سے بہت سخت غصہ تھی۔۔۔

وہ یہ بھی جانتی تھی کہ اس کی بہن نے جو غلطی کی تھی آنے والے وقت میں اس کی سزا اس گھر کی باقی لڑکیوں کو بھگتنی تھیں۔۔۔ جن میں وہ بھی شامل تھی۔۔۔

مگر اس کا دل ابھی بھی اپنی بہن کی سلامتی کے لیے دعا گو تھا۔۔۔

اسے بہت زیادہ محبت تھی اپنی بہن سے۔۔۔ وہ پہلے بھی اس کی خاطر کھڑی رہتی تھی۔۔۔ اور رات کو تو وہ اس سے وعدہ لے کر بھی گئی تھی۔۔ وجیہہ بھی حویلی آچکی تھی۔۔۔۔

اور اس کے کمرے میں آکر ہر بات کا الزام اسے دے رہی تھی۔۔۔ کیونکہ اس کے شوہر نے اسے بہت باتیں سنائی تھیں۔۔۔

اسے مارا بھی تھا۔۔۔جو سن کر عنادل کا دل دکھا تھا۔۔۔مگر اس وقت وہ اس کے لیے بھی کچھ نہیں کر سکتی تھی۔۔۔کیونکہ ملیحہ کا معاملہ زیادہ سنگین تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"سلام سائیں۔۔۔۔"

زہران فریش ہو کر کمرے سے باہر نکلا تھا۔۔۔جب تک وہ خود کمرے سے باہر نہ آجائے کسی کو اندر جانے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔۔۔اس کا فون بھی آف تھا یہی وجہ تھی کہ اسے بہت بار کال

کرنے پر بھی اس کی جانب سے رسپانس نہیں آیا تھا۔۔۔ محفل رات گئے ختم ہوئی تھی۔۔۔

جس کے بعد وہ اپنے کمرے میں آکر سو گیا تھا۔۔۔ فون بند بھی اس نے خود ہی کیا تھا۔۔۔

وہ غیر زمہ دار بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔ مگر یہ حرکت اس نے جان بوجھ کر ہی تھی۔۔۔ شاید وہ صبح ہونے والے ہنگامے سے واقف تھا۔۔۔ اسے رات کو ہی اس کے خاص الخاص ملازم جس کا کام حویلی کے تمام مردوں پر نظر رکھنا تھا۔۔

اسی نے اسے رات کو فاہم کی جانب سے کی گئی حرکت کا بتا دیا تھا۔۔۔

جس کے بعد زہران نیازی اپنے بھائی کی اس بے وقوفی پر افسوس کرتا اپنے آدمی کو خاموشی اختیار کرنے کا بول دیا تھا۔۔۔وہ صبح اٹھنے والے طوفان کو صبح ہی ہینڈل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

وہ ایک بھرپور نیند لینے کے بعد فریش ہو کر تر و تازہ ہو کر باہر آیا تھا۔۔

جہاں رات سے ہی سب جاگ رہے تھے۔۔۔عالم نیازی نے اپنے آدمیوں کو فاہم کے پیچھے بھیجا تھا۔۔۔ہر طرف سے فون کر کے پتا لگوانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔اس کے تمام دوستوں کو بلوالیا تھا۔۔۔

سب ہی اس حوالے سے بے خبر تھے۔۔۔کسی کو بھی امید نہیں تھی کہ فاہم ایسا جذباتی قدم اٹھا جائے گا۔۔۔

وہ اس خاندان کا اگلا ولی عہد تھا۔۔اس نے بہت بڑی غلطی کر دی تھی۔۔۔عالم نیازی کا بی پی شوٹ کر چکا تھا۔۔۔مگر وہ آرام نہیں کر رہے تھے۔۔۔رات سے حویلی کی سبھی لوگ فاہم کی فکر میں جاگ رہے تھے۔۔۔

اس نے کسی عام گھرانے کی لڑکی کو نہیں بھگایا تھا۔۔ان کے دشمنوں کی بیٹی تھی۔۔۔اور وہ لوگ بھی ان کے جتنے ہی پاور فل تھے۔۔۔وہ کسی قیمت پر فاہم کو چھوڑنے والے نہیں تھے۔۔۔

اسی بات کا خوف سب کو دہلائے دے رہا تھا۔۔۔ صبح کے دس بج رہے تھے جب وہ نک سک سے تیار اپنے مخصوص سٹائل میں شال کو اپنے گرد لپیٹے باہر نکلا تھا۔۔۔ کسی نے ناشتہ نہیں کیا تھا۔۔

مگر اس نے پہلے ملازم کو کہہ کر اپنا اور عالم نیازی کا ناشتہ تیار کرنے کا کہا تھا۔۔۔

"زہران نیازی تم ابھی آرہے ہو۔۔ دیکھو تمہارے بڑے بھائی نے کیا گل کھلا دیا ہے۔۔۔۔ الیکشن کا وقت ہے۔۔۔ ہمارے اپنے بیٹے نے ہماری ہار ہماری جھولی میں ڈال دی ہے۔۔۔ برادری میں منہ دکھانے کے قابل نہیں چھوڑا۔۔۔۔ بیٹے تو باپ کے لیے فخر کا باعث

ہوتے ہیں۔۔۔میرے بیٹے نے مجھے اتنی بڑی بدنامی سے دوچار کر دیا۔۔۔۔"

عالم نیازی کا رات سے یہی حال تھا۔۔۔ کبھی غصے سے گرجنے برسنے لگ جاتے تھے۔۔۔ کبھی اس کی فکر میں اس کے مارے جانے کے خوف کا اظہار کرتے تھے اور کبھی اسی طرح اسے کوستے ہوئے افسوس کرنے لگتے تھے۔۔۔

گھر کی خواتین بھی ایک جانب سہمی ہوئی بیٹھی تھیں۔۔۔فاہم کی شادی اس کی چچازاد شہلا سے ہو رہی تھی۔۔۔ جس نے اتنے وقت

سے سب خواتین کے سامنے گدی نشین کی بیوی ہونے کا رعب ڈال رکھا تھا۔۔

باقی کزنز کو اپنے آگے بولنے نہیں دیتی تھی۔۔۔کل رات یہ خبر سن کر اس کا غرور جس طرح سے ٹوٹا تھا۔۔۔وہ ابھی تک بستر پر پڑی تھی۔۔۔نہ کچھ کھا پی رہی تھی اور نہ ہی کسی سے کوئی بات کی تھی۔۔۔

اس کی ماں اس کے سرہانے بیٹھی اس کی تکلیف پر آنسو بہا رہی تھی۔

فاہم کی ماں شائستہ بیگم کا بھی یہی حال تھا۔۔۔رو رو کر انہوں نے اپنی طبیعت خراب کر لی تھی۔۔۔ان سب کو یہی خوف کھائے جا رہا

تھا کہ گردیزی اب ان کے بیٹے کو نہیں چھوڑیں گے۔۔۔وہ اپنی غیرت کا بدلہ ضرور لیں گے۔۔۔

اگر فاہم نہ ملا تو وہ اس گھر کے کسی اور مرد کی جان لینے کی کوشش کریں گے۔۔۔

ان کا نشانہ کوئی بھی بن سکتا تھا۔۔۔مگر ان کے ٹارگٹ پر پہلا نمبر زہران نیازی کا ہی ہونے والا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ فاہم کا بھائی تھا۔۔۔

شائستہ بیگم کے دماغ میں یہ سب چل رہا تھا۔۔۔ شائستہ بیگم عالم نیازی کی پہلی بیوی تھیں۔۔۔

جن سے ان کی شادی ان کے بابا سائیں نے اپنی مرضی سے کرائی تھی۔۔۔شائستہ بیگم سے ان کا بیٹا فاہم تھا۔۔

جبکہ عالم نیازی کے دوسری شادی اپنی پسند سے اپنی چچازاد راحیلہ سے کی تھی۔۔۔جن سے ان کا بیٹا زہران تھا۔۔۔راحیلہ بیگم زہران کی پیدائش کے آٹھ سال بعد ہی وفات پا گئی تھیں۔۔۔وہ عالم نیازی کی لاڈلی بیوی کی اولاد تھا۔۔۔

یہی وجہ تھی کہ وہ فاہم سے زیادہ ان کے دل کے قریب تھا۔۔۔اور دوسری وجہ یہ بھی تھی کہ وہ بالکل ویسا تھا جیسا بیٹا انہیں چاہیے تھا۔۔۔ان کے ساتھ کندھے سے کندھا جوڑ کر کھڑا ہونے والا۔۔۔

سیاست میں انٹرسٹ لینے والا۔۔۔اپنے دشمنوں کو جوتے کی نوک پر رکھنے والا۔۔۔۔

اپنی اصولوں سے نہ ہٹنے والا۔۔۔کسی کو بھی رعایت نہ دینے والا سخت گیر مرد۔۔۔۔مگر وہ ان تمام معاملات میں ان کی سوچ سے بھی بڑھ کر نکلا تھا۔۔۔

مہلت تو وہ کسی بھی قیمت پر کسی کو نہیں دیتا تھا۔۔۔

عالم نیازی کو اس بات کو تو علم تھا کہ وہ اپنے کمرے میں کسی کو آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔اس نے فون بھی بند کر رکھا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ رات سے لے کر صبح تک اس کے واپس آنے کا انتظار کرتے رہے تھے۔۔

ان کے بھیجے گئے تمام آدمی لوٹ آئے تھے۔۔۔فاہم کا کہیں کچھ پتا نہیں چلا تھا۔۔۔

ان کے شہر اور ارد گرد کے علاقوں میں بہت سارے گھر تھے۔۔۔۔ سب جگہوں پر پتا کروالینے کے باوجود انہیں کوئی سراغ نہیں ملا تھا۔۔

"آپ نے ناشتہ نہیں کیا بابا سائیں ابھی تک۔۔۔اس کا مطلب دوا بھی نہیں لی۔۔۔۔"

ان کے خفگی میں کہے گئے جملے کا جواب اس نے بہت تحمل سے دیا تھا۔۔۔وہ اپنے بیٹے کے اس سکون کو دیکھ کر رہ گئے تھے۔۔۔وہ ایسا ہی تھا۔۔۔بڑے سے بڑا طوفان آکر گزر جاتا تھا۔۔۔مگر اس کے اطمینان میں زرا سا فرق بھی نہیں آتا تھا۔۔۔

جیسے اس وقت ہوا تھا۔۔اس کے بال اتنی نفاست سے بنے ہوئے تھے۔۔۔۔

صاف ستھرا کلف لگا لباس۔۔جس پر ایک سلوٹ بھی نہیں تھی۔۔۔جبکہ وہ سب ابھی تک رات والے ملگجے سے حلیے میں بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

"زہران وہ فاہم کو مار دیں گے۔۔۔"

عالم نیازی کو اس کا یہ اطمینان آج سخت ناگوار گزرا تھا۔۔۔

"تو آپ کیا چاہتے ہیں آپ کے صاحبزادے نے جو کارنامہ سرانجام دیا ہے وہ اسے پھولوں کے ہار پہنائیں۔۔۔"

زہران نے ملازمین کو ناشتہ ٹیبل پر سجاتے دیکھ پہلے اپنا سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔جب تک وہ تین چار سیگریٹ پھونک نہیں لیتا تھا اس کی صبح کا آغاز نہیں ہوتا تھا۔۔۔

اس کی بات پر انہوں نے پہلو بدلہ تھا۔۔۔

"تم کہیں اس سب سے واقف تو نہیں تھے۔۔۔تم نے اس سب میں اس کی مدد تو نہیں کی۔۔۔کیا تم جانتے ہو وہ کہاں پر ہے۔۔۔؟؟"

عالم نیازی نے ایک امید کے تحت اس سے پوچھا تھا۔۔۔اندر داخل ہوتی شائستہ بیگم اور باقی خواتین جو اس کے نیچے آنے کے انتظار میں بیٹھی تھیں۔۔۔ان سب کی نظریں اس پر جم گئی تھیں۔۔۔۔سب کو ایک یہی امید تھی کہ کیا پتا وہ جانتا ہو۔۔۔

اس کے چچا اور باقی کزنز بھی اسی کی جانب دیکھ رہے تھے۔۔۔ان سب کے انداز پر اس کی سیاہ آنکھوں میں طنزیہ مسکراہٹ آن

ٹھہری تھی۔۔۔ وہ زیادہ تر آنکھوں سے ہی مسکراتا تھا۔۔ جس کے نتیجے میں اس کے تاثرات اتنے ہی سرد ہو جاتے تھے۔۔۔

"آپ سب تو مجھے ایسے دیکھ رہے ہیں جیسے مجھے جانتے ہی نہ ہوں۔۔ آپ لوگوں نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں ایسے بزدلوں والے کام میں اس کا ساتھ دوں گا۔۔۔ مجھے اندازہ نہیں تھا کہ میرا بھائی ایسی حرکت کر جائے گا۔۔۔ میں نے اپنے آدمی بھیجے تھے اس کے پیچھے مگر وہ چکما دے کر وہاں سے نکل گیا۔۔۔

اگر مجھے پتا ہوتا وہ کہاں ہے تو اب تک اس لڑکی کو اس کے گھر والوں کے آگے ڈال کر آپ کے بیٹے کو آپ کے سامنے پیش کر چکا

ہوتا۔۔۔ خیر میرے آدمی اس کے آس پاس ہی ہیں۔۔۔ بہت جلد ان تک پہنچ جائیں گے۔۔۔

آپ فکر مت کریں ہماری سیاست پر زیادہ اثر نہیں پڑے گا اس سے۔۔۔۔"

اس کی بات پر سب کی امید ہی ٹوٹ گئی تھی۔۔۔ جبکہ اس کے خیالات سن کر خواتین کے دلوں میں خوف مزید بڑھ گیا تھا۔۔ اب واضح ہو چکا تھا کہ آنے والے وقت میں اگلا گدی نشین زہران نیازی ہونے والا تھا۔۔۔

فاہم اگر واپس آ بھی جاتا تو اسے کسی نے اب اس عہدے پر بیٹھنے نہیں دینا تھا۔۔۔

"زہران بیٹا۔۔۔وہ لوگ میرے بچے کو کوئی نقصان تو نہیں پہنچائیں گے نا۔۔۔"

شائستہ بیگم نے روتے ہوئے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

وہ اس کی سوتیلی ماں تھیں۔۔ مگر ان کے دل میں زہران کے لیے بھی بہت محبت تھی۔۔۔ان کے ہاں دوسری شادی کرنا عام بات تھی۔۔ہر مرد کرتا تھا۔۔۔اور پچھلے کئی سالوں سے چلتے آرہے گدی نشین تو دو یا دو سے زیادہ بیویاں رکھتے تھے۔۔

ایک طرح سے سنت ہی نبھائی جاتی تھی۔۔۔اس لیے وہ سب اپنی سوتنوں کو قبول کر لیتی تھیں۔۔۔کسی قسم کی سیاست اور لڑائی نہیں چلتی تھی۔۔سب صلح جوئی سے رہتی تھیں۔۔۔

زہران نیازی زیادہ وقت باپ کے پاس رہا تھا۔۔۔ماں کے مرنے کے بعد اس کی پرورش عالم نیازی نے ہی کی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ اس میں غصہ تھوڑا زیادہ ہی تھا۔۔اور وہ عورتوں سے فاصلے پر ہی رہتا تھا۔۔۔

شائستہ بیگم سے بھی کم ہی کبھی بات ہوتی تھی اس کی۔۔۔۔

شائستہ بیگم کے مخاطب کرنے پر زہران کی نظریں ان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

وہاں ایک جانب ساری خواتین کھڑی تھیں۔۔۔گھر کی خواتین اس سے بات کرنے میں جھجکتی تھیں۔۔۔اس کا ایک رعب و دبدبہ تھا۔۔۔اس سے عام سی بات کرتے ہوئے بھی انسان گھبرا جاتا تھا۔۔

"آپ کا بیٹا ہمارے جانی دشمنوں کی بیٹی کو بھگا کر لے گیا ہے۔۔وہ بھی اسے جس کی آج شاہنواز گردیزی سے شادی ہونی تھی۔۔۔وہ تو نہیں چھوڑیں گے۔۔۔اور جن گارڈز کو میں نے فاہم کے پیچھے بھیجا

تھا۔۔۔ آپ کے موصوف نے اان کو پہچاننے کے باوجود اپنی گارڈز سے ان پر فائرنگ کروادی تھی۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ زخمی ہو گئے۔۔

اب آپ خود ہی بتائیں ایسے انسان کی حفاظت کیسے کی جائے۔۔۔"

زہر ان کی بات پر فاہم کی اس بے وقوفی پر سب نے ہی افسوس کیا تھا۔۔۔

"معاف نہیں کروں گا اس نالائق کی اس غلطی کو۔۔۔"

عالم نیازی کا غصہ کم ہونے کے بجائے مزید بڑھ رہا تھا۔۔۔

ملازم نے ناشتہ لگا دیا تھا۔۔۔زہران نے اپنے ساتھ ساتھ عالم نیازی کی پلیٹ میں بھی کھانا ڈالا تھا۔۔۔باقی سب کی اتنی پرواہ نہیں تھی اسے جتنی اپنے باپ کی تھی۔۔۔

اس کا یہ اطمینان بھرا انداز دیکھ سب نے گہری سانس بھری تھی۔۔۔اس شخص کو سمجھنا ناممکن تھا۔۔۔

یا شاید وہ اتنا ہی بے حس تھا۔۔۔اس کے اوپر کسی بھی شے کا کوئی اثر نہیں ہوتا تھا۔۔۔وہ فکر بھی کرتا تھا تو وہ اگلے انسان کو بعد میں جا کر سمجھ آتی تھی۔۔۔اس وقت بھی اس کے ملازمین کو سب کا کھانا بنانے کا کہہ دیا تھا۔۔

اس کے حکم پر کچھ دیر بعد ٹیبل پر بیٹھ کر سب ہی نوالے زہر مار کر رہے تھے۔۔۔عالیہ بیگم دوہری اذیت میں مبتلا تھیں۔۔۔

یہاں فاہم کی فکر کے ساتھ ساتھ انہیں اپنے مرحوم بھائی کی بیٹی کی بھی فکر تھی۔۔۔جس نے یہ قدم اٹھا کر ان کی سزا مزید بڑھادی تھی۔۔۔اب دو دونوں خاندانوں کے درمیان صلح ہونے کی کوئی گنجائش ہی نہیں رہی تھی۔۔۔

انہوں نے فاہم کو نہین چھوڑنا تھا۔۔۔اور اگر فاہم کو کچھ ہو جاتا تو اس خاندان کے مردوں نے بدلہ لینا تھا۔۔

اور پھر یہ سلسلہ تب ہی رکنا تھا جب دونوں جانب کچھ نہ بچتا۔۔۔

عالم نیازی اپنے خاندان کی سربراہ تھے۔۔۔خواتین میں ان کی بیوی شائستہ بیگم کا حکم مانا جاتا تھا۔۔۔

ان کے بعد دوسرا نمبر۔۔۔شہباز نیازی کا تھا۔۔۔جن کی شادی نوریز گردیزی کی بہن عالیہ گردیزی سے ہوئی تھی۔۔

ان کے دو بیٹے اور دو بیٹیاں تھیں۔۔۔راسم، ولید، وردہ اور تانیہ۔۔۔

تیسرے نمبر پر ظہیر نیازی تھے جن کی شادی اپنے ہی خاندان کی عشرت نیازی سے ہوئی تھی۔۔ان کی ایک بیٹی شہلا اور بیٹا صفیان تھا۔۔۔

ان سب پر سربراہی عالم نیازی کی ہی تھی۔۔۔اور سب ان کے حکم کو حرفِ آخر مانتے تھے۔۔۔

شہلا فاہم سے شادی کرنے پر بہت خوش تھی۔۔۔پوری حویلی کا چارج اسی کے پاس آجانا تھا۔۔۔مگر فاہم نے جو کیا تھا اس کا اندازہ کسی کو بھی نہیں تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نیازی اور گردیزی خاندان دونوں ہی مشران خاندان تھے۔۔۔۔جو شروع سے بادشاہت کرتے آرہے تھے۔۔۔دونوں ہی اتنے طاقتور تھے کہ یہ جو واقع ہوا تھا۔۔یہ اتنے آسانی سے دبنے والا نہیں تھا۔

اگر معاملہ کسی عام خاندان کے ساتھ پیش آیا ہوتا فاہم نیازی کسی کمزور خاندان کی لڑکی کو بھگا کر لے جاتا تو اتنی بڑی بات نہیں تھی۔۔۔

نوریز گردیزی زیادہ بھڑکے ہوئے تھے۔۔۔کیونکہ گھر کی عزت ان کی گئی تھی۔۔۔ان کے آدمی ہر جگہ فاہم اور ملیحہ کو بھوکے کتوں کی طرف ڈھونڈھتے پھر رہے تھے۔۔۔انہیں دیکھتے ہی گولی مار دینے کا حکم دیا گیا تھا۔۔

وہ اپنی عزت کے ساتھ کھلواڑ کرنے والوں کو کسی قیمت پر نہیں بخشنے والے تھے۔۔۔

دونوں خاندانوں میں تو جیسے سونامی ہی آئی ہوئی تھی۔۔۔عالم نیازی اپنے بیٹے کی اس حرکت پر اس سے بے پناہ ناراض ہونے کے ساتھ ساتھ خوفزدہ بھی تھے۔۔۔جس طرح سے انہیں نوریز گردیزی کے جاہ و جلال کی خبریں مل رہی تھیں۔۔۔اس سے یہی لگ رہا تھا کہ وہ ان کے بیٹے کو مار کر ہی دم لے گا۔۔۔۔

یہی بات سوچتے انہوں نے پنچائیت بلانے کا فیصلہ کیا تھا۔۔۔تاکہ اس معاملے کو کسی بھی طرح سب صلح صفائی کے ساتھ حل کیا جا سکے۔۔۔پہلے تو نوریز گردیزی ایسی کسی پنچایت کے لیے مان ہی نہیں رہے تھے۔۔۔

ان کا بس ایک ہی مطالبہ تھا کہ انہیں اپنی بھتیجی اور عالم نیازی کا بیٹا زندہ یا مردہ اپنے سامنے چاہیے تھے۔۔۔وہ اور کسی بھی فیصلے پر راضی ہونے والے نہیں تھے۔۔۔سب کے بہت سمجھانے پر وہ پنچایت میں شامل تو ہو گئے تھے مگر ان کو دیکھ کر لگ نہیں رہا تھا کہ وہ کسی بھی بات پر ماننے والے تھے۔۔۔

"احمد کیا لگتا ہے تمہیں۔۔۔آج کیا فیصلہ ہو گا پنچائیت میں۔۔۔۔'

عنادل چلتی ہوئی احمد کے پاس آئی تھی۔۔وہ اس کے چھوٹے چاچو داؤد گردیزی کا بیٹا تھا۔۔۔گھر کے سبھی مرد نوریز گردیزی کے

ساتھ اس پنچایت میں شرکت کر رہے تھے۔۔۔۔دوسری جانب

نیازی خاندان نے بھی اسی تعداد میں شامل ہونا تھا۔۔۔۔

یہ کیس انتہائی سنگین تھا اور دونوں پارٹیاں بہت طاقتور تھیں۔۔۔۔

قصوروار بھی دونوں فریقوں کی جانب سے تھے۔۔۔

اس لیے کون اس بار جھکنے والا تھا اس بات کا اندازہ نہیں تھا۔۔۔ہر

جانب عجیب سا خوف اور وحشت چھائی ہوئی تھی۔۔۔عنادل کے

دل کو ہر پل دھڑکا لگا ہوا تھا کسی بھی وقت اس کی پیاری بہن کی موت

کی خبر آسکتی تھی۔۔۔

اس کی اس حرکت پر غصہ ہونے کے باوجود عنادل اپنے دل سے اس کی محبت کے احساس کو مٹا نہیں پائی تھی۔۔۔وہ اس کی منتظر تھی۔۔۔وہ چاہتی تھی یہ معاملہ آرام سے دب جائے۔۔۔۔یا تو وہ دونوں کسی کو ملیں ہی نہ۔۔۔۔

یا پھر سب انہیں معاف کر کے قبول کر لیں۔۔۔

لیکن یہ دونوں کام ہی ناممکن لگ رہے تھے۔۔۔۔جیسے دونوں فریقین ہر جگہ انہیں ڈھونڈ رہے تھے۔۔ان کا بچ پانا بہت مشکل تھا۔۔۔ عنادل کی سماعتوں میں بار بار اپنی بہن کا آخری بار کا کیا گیا

وعدہ گونج رہا تھا۔۔۔ جس نے جاتے ہوئے وعدہ لیا تھا کہ وہ اس کی خاطر کھڑی رہے گی۔۔۔ کبھی اسے اکیلا نہیں ہونے دے گی۔۔۔۔

"ابھی تو کچھ نہیں کہا جا سکتا۔۔۔ مگر تایا سرکار جس قدر غصے میں ہیں۔۔۔ معاملہ تو بگڑتا ہوا ہی لگ رہا ہے۔۔۔ کیونکہ دوسری جانب سے بھی کمزور لوگ نہیں ہیں۔۔۔ عالم نیازی اور ان کا بیٹا زہران عالم نیازی ہے۔۔۔۔ جو کسی کی سنتے نہیں ہیں۔۔۔ عالم نیازی بھی تھوڑا صبر کر جائیں۔۔۔ مگر زہران نیازی تو اپنے سامنے کسی کو آنکھ بھی نہیں اٹھانے دیتا۔۔۔ اگر ادھر سے کوئی چلایا تو اس نے اپنے باپ پر چیخنے والے کو چھوڑنا نہیں ہے۔۔۔"

احمد نے تیار ہونے کے ساتھ ساتھ اس کی بات کا جواب بھی دیا تھا۔۔۔عنادل اس وقت اسی کے کمرے میں موجود تھی۔۔۔احمد سے اس کی بہت اچھی بنتی تھی۔۔۔احمد خاندان کے تمام مردوں میں سے سلجھا ہوا اور سمجھدار تھا۔۔جو فضول کے جھگڑوں میں پڑ کر انتشار پیدا کرنے کے سخت خلاف تھا۔۔۔۔۔

"اتنا ہی غیرت مند ہے تو تھوڑی سی غیرت اپنے بھائی کو کیوں نہیں سیکھائی۔۔۔پتا نہیں میری بہن کس حال میں ہو گی۔۔۔اللہ جی پلیز اس کی حفاظت کرنا۔۔"

اس نے ہاتھ فضا میں بلند کرتے دعا کی تھی۔۔۔اس کی جان سولی پر اٹکی ہوئی تھی۔۔۔

"اس کارنامے میں ہماری بہن بھی برابر کی حصہ دار ہے۔۔۔آپ بھی تایا سرکار کی طرح صرف فاہم نیازی کو نہ کوسیں۔۔۔اگر ملیحہ آپی نی چاہتیں تو کسی کی جرأت نہیں تھی انہیں اس حویلی سے اٹھوانے کی۔۔۔"

احمد کی بات پر عنادل نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اور سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔پھر اس فضول جذبے کا نام لے کر ان کا دماغ کرنے والا بھی تو وہی انسان تھا۔۔۔اگر مرد بن کر پوری عزت واحترام کے ساتھ اپنی محبت کو اپنانے کا حوصلہ نہیں ہے تو ایسے نامرد کو محبت کرنے کا بھی کوئی حق نہیں ہے۔۔۔محبت میں نفع نقصان نہیں دیکھا جاتا۔۔۔اس شخص میں اپنے باپ کو منا کر اس حویلی تک لانے کی ہمت نہیں تھی۔۔۔وہ بھلا اتنے سارے دشمنوں میں میری بہن کی حفاظت کیسے کر پائے گا۔۔۔

بے وقوفی تو ملیحہ آپی نے بھی کی ہے نا۔۔۔اس پر اعتبار کر کے۔۔۔۔"

عنادل اپنے ہی دھیان میں بولے جا رہی تھی۔۔۔جب احمد اس کی بات پر مسکرا دیا تھا۔۔۔۔

"محبت ہوئی نہیں نا آپ کو۔۔۔اس لیے ایسا کہہ رہی ہیں۔۔۔جس دن ہو گئی نا۔۔۔اس دن پوچھوں گا کہ کیسے مت مار دیتی ہے یہ انسان کی۔۔۔اسے کچھ بھی سوچنے سمجھنے کے قابل نہیں چھوڑتی۔۔۔کچھ دکھائی اور سجھائی نہیں دیتا۔۔۔۔"

خود پر پرفیوم چھڑکتے احمد نے سنجیدگی سے کہا تھا۔۔۔

"میں ایسی بے وقوفی کبھی نہیں کروں گی۔۔۔نہ ہی میرے پاس ایسا فضول وقت ہے۔۔۔ مگر ایک منٹ۔۔۔ تم یہ فلاسفی کیوں جھاڑ رہے ہو۔۔۔ تم بھی کہیں اس مرض میں مبتلا تو نہیں ہو۔۔۔۔؟؟"

عنادل کے ٹھٹھکتے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ مگر اس کی آنکھوں کی سرخ پڑتی رنگت دیکھ عنادل کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

"کون ہے وہ؟؟"

احمد کو پلٹتا دیکھ وہ اس کے سامنے آتے بے یقینی کے عالم میں بولی تھی۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا کہ اس کا سب سے زیادہ سوبر اور پیارا کزن بھی اس موزی مرض کا شکار ہو جائے گا۔۔۔۔

"وہی جس کا ملنا ممنوع ہے۔۔۔اس کا تعلق بھی اسی خاندان سے ہے۔۔فاہم نیازی غلط نہیں تھا۔۔۔محبت کو حاصل کرنے کے لیے اس کے پاس اس کے علاوہ کوئی طریقہ نہیں تھا۔۔۔کیونکہ ان دونوں خاندانوں کے سر کٹ بھی گئے یہ تب بھی ایک دوسرے سے رشتہ جوڑنے کے لیے راضی نہیں ہونگے۔۔۔

عالیہ پھوپو کو ہی دیکھ لیں۔۔۔وہ تو اس دشمنی میں بنا کسی قصور کے سزا کاٹ رہی ہیں۔۔۔مجھے بھی یہ محبت اپنے دل میں ہی دفن کرنے پڑے گی۔۔وہ مجھے کبھی نہیں مل سکتی۔۔۔۔"

احمد کی آنکھیں ایسے بھر آئی تھیں جیسے ابھی ان میں سے آنسو ٹپک پڑیں گے۔۔۔جبکہ ءں ما دل تو بے یقینی کے عالم میں اسے تکے جا رہی تھی۔۔۔

"کون ہے وہ۔۔۔؟؟نام کیا ہے اس کا۔۔۔؟؟کیسے ملاقات ہوئی تمہاری اس سے۔۔؟فاہم گردیزی کی بہن تو نہیں ہے کیا۔۔۔؟؟"

عنادل نے ایک ساتھ کئی سوال کر ڈالے تھے۔۔۔اس کے دل کو کچھ ہونے لگا تھا۔۔۔یہ سب ہو کیا رہا تھا۔۔

یہ محبت کا کیسا جذبہ تھا جو اتنا بے رحم بن گیا تھا ان سب کے لیے۔۔۔ اس پر بھی یہ محبت بہت بے رحم رہی تھی۔۔۔جس کے ستم میں آ کر اس نے اپنی بہن کو کھو دیا تھا۔۔۔اور شاید اب زندگی بھر کبھی نہ مل پاتی۔۔۔

"عالیہ پھوپو کی بیٹی وردہ ہے وہ۔۔۔ہم دونوں ایک دوسرے سے بہت محبت کرتے ہیں۔۔۔میرے دوست کی شادی میں ملاقات ہوئی تھی میری اس سے۔۔۔وہ بھی وہاں اپنی دوست کی شادی میں

شرکت کرنے آئی ہوئی تھی۔۔۔اس کے بعد بھی انہیں دونوں دوستوں کے ذریعے رابطہ ہوا ہمارا اور یہ تعلق کب محبت میں بدل گیا خبر بھی نہیں ہوئی۔۔۔ہم تو بس یہی چاہتے تھے کہ عالیہ پھوپو کو واپس اس خاندان میں آنے کی اجازت مل جائے۔۔۔مگر ہمیں اندازہ ہی نہیں تھا کہ ہمارا یہ رابطہ ہمارے لیے ہی تکلیف کا باعث بن جائے گا۔۔۔

ہمارے دل ہمیشہ ہمیشہ کے لیے محبت کی قید میں آجائیں گے۔۔۔ جس سے چھٹکارا پانا ناممکن بن چکا ہے۔۔۔"

احمد اپنی بات کہتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔ جبکہ عنادل اپنا سر تھامتی ایسے ہی بیٹھی گئی تھی۔۔۔ یہ سب کیا ہو رہا تھا۔۔۔

دونوں خاندانوں کے بیچ آئے روز جیسے دشمنی بڑھ رہی تھی۔۔۔

ویسے ہی اندر ہی اندر کئی دلوں میں محبت کا جذبہ بھی پروان چڑھ کر ان کے دلوں میں سرکشی پیدا کر رہا تھا۔۔

جو قدم فاہم اور ملیحہ نے اٹھا تھا عنقریب وہ سب پھر سے دوہرایا جانا تھا۔۔۔

"کوئی تو ایسا ہو گا جو اس دشمنی کو ختم کرنے کا حوصلہ رکھتا ہو۔۔۔ کیا اس پورے علاقے میں کوئی ایسا طاقتور اور مضبوط اعصاب کا مالک

انسان نہیں ہے جو اس سب سے لڑ کر دونوں خاندانوں کی دشمنی کو دوستی میں بدل سکے اور یہ ٹوٹے ہوئے دل واپس جوڑ سکے۔۔۔"

وہ بس سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔کیونکہ اسے اس وقت ہر جانب تاریکی ہی تاریکی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔روشنی کی ہلکی سی کرن تک نہیں تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

بڑے سے ہال کمرے میں دونوں اطراف شاہی صوفے لگے ہوئے تھے۔۔۔جن پر آمنے سامنے دونوں خاندان آکر براجمان ہوئے

تھے۔۔۔سامنے سربراہی کرسی پر اس وقت ان کی پنچائیت کے سب سے زیادہ بزرگ اور سینیئر شخصیت براجمان تھی۔۔۔

جن پر دونوں فریقین نے اعتماد کا اظہار کر کے انہیں وہاں بیٹھنے کی رضامندی دی تھی۔۔۔کیونکہ آج اس کرسی پر بیٹھنے کو کوئی بھی تیار نہیں تھا۔۔۔گردیزی اور نیازی خاندان میں سے تو کوئی بیٹھ ہی نہیں سکتا تھا۔۔اور ان کے علاوہ کوئی اور اس لیے نہیں بیٹھ رہا تھا کہ جس کے بھی حق میں بھی فیصلہ دیا جاتا جاتا دوسرے خاندان نے اس کا دشمن بن جانا تھا۔۔۔

اسی خاطر چوہدری محمد دین کو بیٹھایا گیا تھا۔۔۔جن کی سب عزت بھی کرتے تھے اور اس بات کا بھی یقین تھا کہ وہ کوئی غلط فیصلہ نہیں کریں گے۔۔۔

"نیازی خاندان کے بیٹے نے ہماری عزت پر حملہ کیا ہے۔۔۔ہم اسے کسی بھی قیمت پر زندہ نہیں چھوڑیں گے۔۔۔یہ دشمنی نسلوں تک جائے گی۔۔۔ہمیں انصاف اسی وقت ملے گا جب عالم نیازی کا بیٹا فاہم نیازی مردہ حالت میں ہماری آنکھوں کے سامنے پیش کیا جائے گا۔۔خون بہا زمینوں کے بدلے معاف کیا جا سکتا ہے۔۔۔

مگر عزت کے معاملے میں کوئی بھی شے ازالہ نہیں کر سکتی۔۔۔"

نوریز گردیزی غیض و غضب کی کیفیت میں بولے جا رہے تھے۔۔۔

نیازی خاندان کے سبھی افراد کے چہرے پر سایہ سا لہرایا تھا۔۔۔

نوریز گردیزی کے انداز سے نہیں لگ رہا تھا کہ مفاہمت ہو پائے گی۔۔۔

جبکہ ایک جانب ٹانگ پر ٹانگ جمائے بہت ہی شاہانہ انداز میں بیٹھا زہران عالم نیازی جو سامنے بیٹھے گردیزی خاندان کو اپنے اس بے خوف اور پر سکون انداز کی وجہ سے ایک آنکھ نہیں بھا رہا تھا۔۔۔

اس اتنی بڑی بات کے بعد بھی اس کے اطمینان میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔۔۔

جیسے بات اس کے بھائی کی نہیں کسی غیر انسان کی ہو رہی ہو۔۔۔

اپنے سیگریٹ کا آخری کش لیتے اس نے سامنے رکھی ایش ٹرے میں مسل دیا تھا۔۔۔

"عجیب بات کرتے ہیں گردیزی صاحب۔۔۔۔ سارا الزام میرے بھائی پر ڈال دیا۔۔ کیا آپ کی حویلی کی سیکیورٹی اتنی ناکارہ ہے کہ کوئی بھی اندر جا کر آپ کی بیٹی کو اٹھا کر لے جائے گا۔۔۔ معذرت کے ساتھ مگر پھر آپ سب مردوں کو تو چوڑیاں پہن کر بیٹھ جانی چاہیے۔۔۔ کہ آپ کے گھر میں آپ کی عورتیں ہی محفوظ نہیں ہیں۔۔

یہ غصہ جو آپ ہمیں دکھا رہے ہیں اسے آگے صحیح رخ پر لے جا کر اپنے گھر کے افراد اور اپنی سیکیورٹی پر نکالتے تو زیادہ اچھا ہوتا۔۔۔"

زہران عالم نیازی نے اسی اطمینان کے ساتھ بات کرتے ان سب کو مزید بھڑکا کر رکھ دیا تھا۔

"کیا بکواس ہے یہ۔۔۔؟؟؟ ہمیں یہ سب سننے کے لیے بلوایا گیا ہے یہاں۔۔۔"

شاہنواز بھڑک کر بولا تھا۔۔۔

"بکواس نہیں سچ ہے۔۔۔ پہلے اپنے گھر کی سیکیورٹی چیک کرواؤ پھر یہاں آنا۔۔۔ایسے نہ ہو پیچھے سے تمہارا کوئی اور دشمن گھر کی دوسری لڑکی کو بھگا کر نہ لے جائے۔۔۔"

زہران نیازی سیگریٹ سلگھا چکا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر نوریز گردیزی کے نفرت بھی غضبناک نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اکیلا ہی سب کا خون کھولا رہا تھا۔۔۔

"نیازی صاحب آپ کا بیٹا بہت غلط بات کر رہا ہے۔۔۔فاہم نیازی کے پہلے ہماری بیٹی کو ورغلایا اور پھر اسے حویلی سے باہر آنے پر مجبور

کیا۔۔۔ہم نے کب کہا ہماری بیٹی قصوروار نہیں ہے۔۔۔دونوں قصوروار ہیں۔۔۔۔۔ہم دونوں کو مردہ حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔۔۔"

نوریز گردیزی نے اب کی بار اپنا بیان بدل دیا تھا۔۔۔کیونکہ زہران نیازی بات کو کہیں اور ہی لے گیا تھا۔۔

ان کے بہت جلدی بیان بدلنے پر زہران کے اعنابی لبوں پر دل جلاتی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

"اب ٹھیک بات کی آپ نے۔۔۔یہی تو میں بھی کہنا چاہ رہا تھا کہ اگر قصوروار دونوں ہیں تو سزا بھی دونوں کو ملنی چاہیے۔۔۔"

زہران نے اب کی بار ان کی بات کی تائید کی تھی۔۔۔جس پر عالم نیازی کے بیٹے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی الٹی کھوپڑی میں کب کیا چلتا تھا۔۔۔کبھی کوئی نہیں سمجھ پایا تھا۔۔

"ہم چاہتے ہیں آپ لوگوں نے اپنے بیٹے کو جہاں بھی چھپا کر رکھا ہے اسے پیش کیا جائے۔۔۔"

نوریز گردیزی نے زہران نیازی کی جانب دیکھتے اب الفاظ کا چناؤ مناسبت انداز میں کیا تھا۔۔

"ہمیں اگر اندازہ ہوتا اس بات کا تو یہ سب ہوا ہی نہ ہوتا۔۔۔ہم نہیں جانتے وہ دونوں کہاں پر ہیں۔۔۔مگر ہم بس اتنا چاہتے ہیں کہ

خون خرابے کے بغیر اس معاملے کو سلجھایا جائے۔۔میں جانتے ہیں یہ جرم بہت بڑا ہے۔۔۔لیکن اس میں ہمارے بیٹے کو جان سے مار دیا جائے۔۔۔یہ بھی ظلم ہو گا۔۔۔اس کے علاوہ آپ لوگ جو بھی سزا دینا چاہیے ہمیں منظور ہے۔۔۔مگر ہمارے بیٹے کی جان بخشی کی جائے۔۔۔"

عالم نیازی نے اب کی بار زہران کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے خود بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

"آپ جانتے ہیں آپ کا بیٹا کہاں پر ہے۔۔۔ آپ نے اسے چھپا کر رکھا ہوا ہے۔۔۔ ایک بار ان دونوں کو ہمارے سامنے پیش کیا جائے۔۔ پھر سزا جزا کی بات کی جائے گی۔۔۔"

نوریز گردیزی دوٹوک لہجے میں بولے تھے۔۔۔

"ہم کتنی بار کہہ چکے ہیں ہمیں اپنے بیٹے کے ایسے کسی اقدام کا اندازہ بھی نہیں تھا۔۔۔ اگر ہوتا تو ہم اسے ایسا کبھی نہ کرنے دیتے۔۔۔ ہمیں نہیں پتا وہ کہاں پر ہے۔۔۔"

عالم نیازی بار بار وضاحتیں دے رہے تھے اور زہران عالم نیازی بہت مشکل سے ضبط کیے بیٹھا تھا۔۔۔

ورنہ دل تو چاہا رہا تھا اس پنچایت پر لعنت بھیج کر اٹھ جائے یہاں

سے۔۔۔

مگر اپنے باپ کی خاطر وہ چپ تھا۔۔۔ورنہ اس کے بھائی نے جو گھٹیا

حرکت کی تھی۔۔۔اس کا اپنا دل چاہ رہا تھا اسے الٹا لٹکا کر کوڑے

مارے۔۔۔عزت پر تو وہ بھی کوئی کمپرومائز نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

چاہے وہ اپنی ہو یا کسی اور کی۔۔۔اس کے اصول بہت سخت

تھے۔۔۔

"جب تک وہ لوگ مل نہیں جاتے ہم کوئی فیصلہ نہیں مانیں گے۔۔۔

پہلے انہیں پیش کیا جائے۔۔۔پھر ہی بات ہو گی۔۔"

نوریز گردیزی چوہدری محمد دین کی جانب سے صلح صفائی کا مشورہ دینے پر دوٹوک انکار کرتے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔ باقی سب نے بھی ان کی پیروی کی تھی۔۔۔وہ سب ایک ساتھ وہاں سے نکل گئے تھے۔۔۔

اب وہاں پر صرف نیازی خاندان ہے افراد اور کچھ معززین ہی موجود تھے۔۔۔زہران عالم نیازی کا اطمینان اب بھی ہنوز تھا۔۔۔

"نیازی صاحب یہ بہت غلط وقت میں آپ کے بیٹے نے یہ غلطی کی ہے۔۔۔اس وقت علاقے کے لوگوں کی ساری ہمدردی گردیزی خاندان کے لیے ہے۔۔۔کیونکہ زیادہ عزت انہیں کی گئی ہے۔۔۔

الیکشن میں ایک سال باقی ہے۔۔۔اگر اس ایک سال میں یہ مسئلہ حل نہ ہوا تو آپ کی بہت بدنامی ہو گی۔۔۔اور لوگوں کا رجحان گردیزی خاندان کی جانب ہو جائے گا۔۔۔"

چوہدری محمد دین کی بات پر زہران نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ہمارا ووٹر ہمیشہ ہمارا ہی رہے گا۔۔۔اسکی آپ فکر نہ کریں۔۔۔ہاں مگر ان کے ووٹر کو اپنی جانب کھینچ کر ان کی اس مظلومیت کے ناٹک کو ختم کر کے ہرانا کیسے ہے اس بارے میں سوچنے کے لیے ابھی بہت وقت پڑا ہے۔۔ابھی تو آپ پہلے اپنے بیٹے کو ڈھونڈ کر اس سے ان کی بیٹی آزاد کروا کر ان کے حوالے کریں۔۔"

زہران اپنی بات ختم کرتا اٹھا تھا۔۔عالم نیازی وہاں تو خاموش رہے تھے۔۔۔مگر باہر آتے وہ زہران کے مقابل آن کھڑے ہوئے تھے۔۔۔باقی سب اپنی اپنی گاڑیوں میں بیٹھ رہے تھے۔۔۔وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے تھے۔۔۔

"باپ ہوں تمہارا زہران۔۔۔میرے ساتھ باقیوں کے جیسے گیمز مت کھیلو۔۔۔مجھے سچ جاننا ہے۔۔فاہم اور وہ لڑکی تمہارے پاس ہی ہیں نا۔۔۔تم نے ہی انہیں پناہ دے رکھی ہے نا۔۔۔وہ اب تک مارا نہیں گیا اس کا یہی مطلب نکلتا ہے کہ تم نے انہیں چھپا رکھا ہے۔۔۔

"

عالم نیازی امید بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے پوچھ رہے تھے۔۔۔جب زہران کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔ آنکھوں میں ناگواریت آن ٹھہری تھی۔۔کنپٹی کی رگ باہر کو ابھری تھی۔۔۔

"اگر آپ کی دی قسم میرے قدموں کی زنجیر نہ بنی ہوتی تو یقین مانیں جو بے غیرتی اسنے کی ہے سب سے پہلے میں نے اس کے وجود میں گولیاں اتارنی تھیں۔۔۔"

زہران کی غضبناکی دیکھ ایک پل کے لیے تو عالم نیازی بھی ڈر گئے تھے۔۔۔

انہیں ہمیشہ سے زہران کا شدید غصہ کرنا خوفزدہ کر دیتا تھا۔۔۔

زہران فاہم سے زیادہ قابل اور مضبوط اعصاب کا مالک سرداری زیادہ اچھے سے سنبھالنے کی طاقت رکھتا تھا۔۔۔ مگر فاہم بڑا ہونے کی وجہ سے پہلا حق رکھتا تھا۔۔۔

عالم نیازی کو ہمیشہ سے یہی ڈر رہا تھا اور کچھ لوگوں کی باتوں سے بھی انہیں محسوس ہوتا رہا تھا کہ کہیں سوتیلا ہونے کے باعث ان کے دونوں بیٹوں میں سرداری کے نام پر کوئی فساد نہ برپا ہو جائے۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ انہوں نے زہران کو ہی زمہ داری دی تھی کہ وہ اپنے بھائی کو کبھی کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔۔

نہ کبھی کسی بھی بات پر اس سے دشمنی ڈالے گا اور نہ ہی کبھی فاہم کو دشمن کے ہاتھوں نقصان پہنچائے گا۔۔۔یہ قسم اس کے باپ نے اسے اپنے سر کی دی تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ اس بار اپنی بھائی کی حرکت پر شدید غصہ ہونے کے باوجود اسے کچھ نہیں کہہ پایا تھا۔۔۔۔

اور اس کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گیا تھا۔۔۔

اس کی خاموشی پر عالم نیازی کے دل سے جیسے نجانے کتنا بھاری بوجھ سرک گیا تھا۔۔۔

"تم نے ہمیشہ سے اپنے باپ کو خوش کیا ہے میرے بچے۔۔۔مجھے فخر ہے کہ تم جیسا مضبوط اور بہادر انسان میرا بیٹا ہے۔۔۔اللہ تمہیں ہمیشہ خوش رکھے۔۔۔تمہارے دل کی ہر مراد بر آئے۔۔۔"

اس کے سینے سے لگتے وہ خوشی سے چور لہجے میں بولے تھے۔۔اگر فاہم اس کے پاس تھا تو اس کا مطلب کوئی اس کو نقصان نہیں پہنچا سکتا تھا۔۔۔جبکہ ان کی دعاؤں پر زہران عجیب سی ہنسی ہنسا تھا۔۔۔۔

"میری زندگی میں کوئی خوشی نہیں ہے اور نہ کبھی آسکتی ہے۔۔"

سیگریٹ سلگھاتا وہ اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔عالم نیازی نے اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

اس پوری دنیا میں ایسا کیا ہو سکتا تھا جو ان کے لاڈلے کو خوشی سے پاتا۔۔۔جو اپنی ماں کے مرنے کے بعد سے ایسا ہو گیا تھا۔۔اسے اپنی ماں سے بے پناہ محبت تھی۔۔۔جن کے مرنے کے بعد وہ ایسا ہی بے حس اور کٹھور ہو گیا تھا۔۔۔اسے کسی بھی بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"ہو نہ ہو۔۔۔زہران عالم نیازی جانتا ہے اس کا بھائی کہاں پر ہے۔۔۔اسی نے چھپا کر رکھا ہوا ہے ان دونوں کو۔۔۔ورنہ اب تک وہ ہمارے ہاتھ لگ چکے ہوتے۔۔۔اس کے سارے ٹھکانوں پر اپنے

آدمیوں کے پہرے بیٹھادو۔۔۔وہ جہاں جاتا ہے اس کا پیچھا کرو۔۔۔یہ جو مظلوم بن رہے ہیں۔۔۔ان کا اصل چہرا دنیا کے سامنے میں لاؤں گا۔۔

دیکھتا ہوں اب کی بار کیسے یہ لوگ جیت حاصل کرتے ہیں۔۔۔ان کے بیٹے نے جو حرکت کی ہے اس کو ان کی زندگیوں کا پچھتاوا بنادوں گا۔۔۔"

نوریز گردیزی اس وقت اپنے گھر کے لاؤنج میں موجود تھے۔۔۔ان کی آواز سب طرف سنائی دے رہی تھی۔۔جبکہ ایک جانب کھڑی

عنادل کا دماغ تو اس ایک جملے پر ہی اٹک گیا تھا کہ زہران عالم نیازی نے چھپا کر رکھا ہوا تھا اس کی بہن کو۔۔۔

یہ نام وہ پہلے بھی کئی بار سن چکی تھی مگر پہلے اس بارے میں دھیان دینے کی ضرورت پیش نہیں آئی تھی۔۔

"یہ زہران نیازی فاہم نیازی کا بھائی ہے نا۔۔۔"

اس نے احمد سے پوچھا تھا۔۔ وہ بھی وہیں ایک جانب کھڑا تھا۔۔۔

"جی۔۔۔"

احمد نے مختصر جواب دیا تھا۔۔۔

"کیا سچ میں اسے پتا ہو گا اس کا بھائی کہاں پر ہے۔۔۔؟؟"

وہ پوری تصدیق چاہتی تھی۔۔۔

"مجھے سو فیصد یقین ہے وہ جانتا ہے۔۔۔۔بہت پہنچی ہوئی شے ہے وہ۔۔۔سب پر نظر رہتی ہے اس پر۔۔۔"

احمد کے اس یقین پر عنادل کی امید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے ملنا ہے اس سے۔۔۔"

عنادل نے احمد کی جانب امید بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"کیا۔۔۔؟؟"

احمد کی بے یقینی بھری آواز اتنی اونچی تھی کہ سب نے ہی پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"آپ جانتی ہیں آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔؟ابھی ایک معاملہ حل نہیں ہوا آپ نئی مصیبت بنانا چاہتی ہیں۔۔۔۔وہ کوئی عام بندہ نہیں ہے زہران عالم نیازی ہے۔۔۔"

احمد نے فوراً انکار کرتے اسے سمجھایا تھا تاکہ وہ دوبارہ یہ خیال اپنے دماغ میں بھی نہ لائے۔۔۔

"ہے تو انسان ہے۔۔۔بندے تو نہیں کھاتا ناوہ۔۔۔مجھے اپنی بہن کے متعلق جاننا ہے اس سے۔۔۔پلیز مدد کر دو اس سے ملنے میں۔۔۔"

عنادل ابھی بھی اس کی بات نہیں سمجھ رہی تھی۔۔۔

"آپ کو کیسے سمجھاؤں میں کے وہ راز رکھنے والا انسان نہیں ہے۔۔۔ اگر میں نے اس سے ایسی کوئی بات بھی کی کے آپ ملنا چاہتی ہیں اس سے۔۔تو اس نے میری عزت دو کوڑی کی کر دینی ہے۔۔۔ آپ سمجھنے کی کوشش کریں۔۔۔نیازی خاندان کا سب سے سخت گیر اور گھمنڈی انسان مشہور ہے۔۔۔عالیہ پھوپو کے شوہر سے بھی زیادہ بے رحم ہے وہ۔۔۔

اگر وہ پھوپھا سے کہہ دے نا کہ وہ عالیہ پھوپو سے پابندی ہٹا دیں تو پھوپھا ان کی بات کو کبھی رد نہیں کریں گے۔۔۔اتنا طاقتور ہے وہ۔۔۔"

احمد اسے سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا کہ اب وہ کوئی بے وقوفی نہ کرے۔۔۔زہران عالم نیازی بہت الگ مزاج کا بندہ تھا برداشت نہیں کرے گا۔۔۔مگر عنادل کو تو اس کی باتیں سن کر اور اچھا لگا تھا۔۔۔

اسے یقین نہیں آیا تھا کہ کوئی ایسا انسان بھی ہو سکتا تھا جو سارے معاملات اتنے احسن طریقے سے حل کر سکتا تھا۔۔۔اسے اب شدت سے خواہش جاگی تھی ایک بار اس شخص سے ملنے کی۔۔۔جو اس کی پھوپھو کے ساتھ ساتھ اس کی بہن کو بھی واپس اس گھر لانے کے ہمت رکھتا تھا۔۔۔

عنادل احمد کا دوٹوک انداز دیکھ کر تو سمجھ گئی تھی کہ وہ اس معاملے میں اس کی کوئی مدد نہیں کرنے والا تھا۔۔۔

اب اسے کچھ اور ہی سوچنا تھا۔۔۔بس اب کسی بھی طرح سے اس شخص سے ملنا تھا اور اسے راضی کرنا تھا اس حوالے سے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"مہر جان پلیز تھوڑا سا کھا لیں۔۔۔۔آپ کو پھر دوا بھی لینی ہے۔۔۔

"

عنادل کافی دیر سے ان کو کھانا کھلانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر وہ کسی کی سن ہی نہیں رہی تھیں۔۔۔دو مہینے گزر چکے تھے اس واقع

کو۔۔۔ مگر ابھی تک حالات ویسے ہی خطرناک تھے۔۔۔ نوریز گردیزی نے کوئی جگہ نہیں چھوڑی تھی جہاں پر انہیں نہ ڈھونڈا ہو۔۔۔

مگر زہران نیازی نے انہیں نجانے کہاں چھپا کر رکھا ہوا تھا کہ وہ کہیں بھی نہیں مل رہے تھے۔۔۔

عنادل بہت کوشش کے باوجود یہ تک نہیں سوچ پا رہی تھی کہ وہ زہران نیازی تک کیسے پہنچے۔۔۔۔

مہرجان کو بہت مشکل سے کھانا کھلانے کے بعد وہ کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔

وہ ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھے ایسے ہی گم صم سی لان میں آ بیٹھی تھی

جب اسی لمحے مین گیٹ کھلا تھا اور ایک گاڑی اندر داخل ہوئی

تھی۔۔

جس سے اترتی شخصیت کو دیکھ عنادل کی آنکھوں میں نمی اور لبوں پر

بھولی بھٹکی مسکان آن ٹھہری تھی۔۔ جبکہ دوسری جانب محبت کا

انداز اس سے بھی کہیں زیادہ والہانہ تھا۔۔

"خالہ جانی۔۔۔۔"

عنادل کے لب پھڑ پھڑائے تھے۔۔ گالوں پر آنسو بہہ نکلے تھے۔۔

"عنادل دل میرا بچہ۔۔۔ کیسی ہو؟؟ یہ کیا غضب ڈھا دیا ملیحہ نے۔۔۔اس نے تو ایک بار بھی نہیں سوچا۔۔۔"

اس کو اپنے حصار میں لیے انجم شیرازی نم آلود لہجے میں بول رہی تھیں۔۔۔ جبکہ عنادل ان کے ساتھ لگی پہلی بار اس طرح سے آنسو بہاتی بے اختیار رو دی تھی۔۔

"نہ میرے جان روتے نہیں ہیں۔۔۔اللہ سب بہتر کرے گا۔۔۔۔۔"

اسے محبت سے اپنے حصار میں قید کرتے وہ بول رہی تھیں۔۔۔ جس پر عنادل نے بھی اپنے آنسو صاف کرتے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

جبکہ جیسے حالات چل رہے تھے۔۔۔ایسا ہو پانا بہت مشکل لگ رہا تھا۔۔۔

انجم شیرازی اس کی مرحومہ ماں کی تایازاد تھیں مگر ان سے بالکل سگی خالہ کی طرف میں کرتی تھیں۔۔۔وہ ایک ڈاکٹر تھیں۔۔۔وہیں گاؤں کے ہاسپٹل میں کام کر رہی تھیں۔۔۔

انہوں نے شہر سے ایک ٹیم بھی بلا رکھی تھی۔۔۔جس کے بعد سے گاؤں والوں کے لیے بہت زیادہ آسانیاں پیدا ہو گئی تھیں۔۔۔اب بہت سارے مریض بروقت شہر نہ پہنچ پانے کی تکلیف سے تڑپ تڑپ کر مرتے نہیں تھے۔۔۔

انجم شیر ازی کا نہ صرف گردیزی حویلی میں آنا جانا تھا بلکہ کبھی کبھار وہ ایمرجنسی کی صورت نیازی حویلی بھی چلی جایا کرتی تھیں۔۔۔

کیونکہ جس ہاسپٹل میں وہ کام کر رہی تھیں۔۔

وہ عالم نیازی نے بنوایا تھا۔۔

انجم شیر ازی نے اب تک شادی نہیں کی تھی۔۔۔ان کی عمر تیس کے قریب تھی۔۔۔ان کے ہاں لڑکیوں کی پچیس کی ہونے سے پہلے ہی ہر حال میں شادی کر دی جاتی تھی۔۔۔۔ان کے والد ان کو راضی کرتے کرتے اس دنیا سے رخصت ہو گئے تھے۔۔۔ مگر وہ نہیں مانی

تھیں۔۔۔ان کا ایک ہی کہنا تھا کہ وہ شادی کرنا ہی نہیں چاہتی تھیں۔۔۔

انہیں صرف اپنے کام کو آگے لے کر جانا تھا۔۔۔

ملیحہ اور عنادل سے وہ بہت محبت کرتی تھیں۔۔۔وہ کسی ورکشاپ کے سلسلے میں شہر سے باہر تھیں۔۔۔انہیں ملیحہ کہ اچانک طے پانے والی شادی کی خبر ملی تھی مگر وہ آ نہیں سکی تھیں۔۔۔

اب بھی اتنے وقت بعد ان کا آنا ہوا تو وہ گھر جانے کے بجائے سیدھا وہاں آئی تھیں عنادل سے ملنے۔۔۔

اس سے پہلے وہ اس سے فون پر بھی رابطے میں رہی تھیں۔۔۔

عنادل اس سے آٹھ سال چھوٹی تھی۔۔ملیحہ اور عنادل میں دو سال کا فرق تھا۔۔۔

عنادل انجم کے بہت قریب تھی۔۔۔اور اسے بہت اہمیت دیتی تھی۔۔۔

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں،،عنادل کہ ملیحہ ایسا کچھ چاہتی تھی۔۔۔ میں اپنی طرف سے کوئی کوشش کرتی۔۔۔"

اسے لیے وہیں رکھی کرسیوں پر بیٹھتے انجم نے اس کے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

"خالہ مسئلہ تو اس طرف سے تھا ہی نہیں۔۔۔اگر وہ لوگ رشتہ لانے کی بات کرتے تو میں تایا سائیں کے پیروں میں گر کر ان سے اپنی بہن کی محبت کی بھیک مانگ لیتی۔۔۔مگر وہاں سے تو کوشش ہی نہیں کی گئی۔۔۔تایا سائیں اتنے کٹھور بالکل بھی نہیں ہے نہ وہ اس طرح انکار کر دیتے۔۔۔"

عنادل کی بات پر انجم کے چہرے پر طنزیہ مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"بہت معصوم ہو تم عنادل۔۔۔اس لیے ایسا کہہ رہی ہو۔۔"

ان کی آواز دھیمی تھی۔۔۔ہں!دل نے نا سمجھی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کیا مطلب خالہ جانی میں سمجھی نہیں۔۔۔؟؟"

عنادل کو ان کا انداز بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔

"جس جگہ ہم سانس لے رہے ہیں۔۔۔یہاں رہنے والے محبت کے قاتل ہیں۔۔۔انہیں اگر زرا سی بھنک بھی پڑ جائے محبت کی تو اس کا خاتمہ کرنے کی خاطر کسی بھی حد تک چلے جاتے ہیں۔۔۔تمہیں اب بھی لگ رہا ہے تمہارے تایا سائیں اچھے ہیں۔۔۔تمہاری بہن کو دیکھتے ہی گولی مارنے کا حکم دے رکھا ہے انہوں نے۔۔۔"

انجم شیر ازی اس کے ساتھ چلتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئی تھیں۔۔۔ان کی بات پر عنادل کا دل کسی نے مٹھی میں جکڑ کر مسل دیا تھا۔۔۔

"کیا یہ لوگ سچ میں آپا کو مار دیں گے۔۔۔؟؟"

اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے۔۔۔انجم نے اس کا دل رکھنے یا تسلی دینے کی کوشش نہیں کی تھی۔۔۔سر اثبات میں ہلا دیا تھا۔۔۔

"دعا کرو وہ ان کے ہاتھ نہ لگے۔۔۔وہ جس کے ساتھ بھاگ کر گئی ہے وہ کوئی دغا بازی نہ کرے۔۔۔۔ مجھے ابھی بھی یقین نہیں آرہا کہ

نیازی خاندان کا کوئی مرد ایسی غلطی کر سکتا۔۔۔یہ پتھر کے لوگ ہیں۔۔۔ان سے محبت کی توقع نہیں کی جا سکتی۔۔۔"

انجم کی بات پر عنادل کی تشویش مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔اس نے اس حوالے سے تو سوچا ہی نہیں تھا۔۔اگر واقعی فاہم نے اسے دھوکا دے دیا تو کیا ہو گا۔۔۔۔ وہ کہاں جائے گی۔۔۔یہاں تو کوئی اسے قبول کرنے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

"خالہ جانی اگر واقعی ایسا ہوا تو میری بہن مر جائے گی۔۔۔"

عنادل رو دی تھی۔۔۔انجم نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگایا تھا۔۔

"میں تمہیں پریشان نہیں کرنا چاھتی ءں ما دل۔۔۔ مگر یہ ایک کڑوی حقیقت ہے۔۔۔ اس علاقے کے مرد عورت سے محبت کرنے کو اپنی توہین سمجھتے ہیں۔۔۔ وہ دل بہلا سکتے ہیں۔۔۔ وقت گزاری کر سکتے ہیں۔۔۔ مگر محبت نہیں کر سکتے۔۔۔ ان کو صرف عورت کا وجود نظر آتا ہے۔۔۔ جسے وہ چند لمحوں کی تسکین کے لیے استعمال کرنا جانتے ہیں۔۔۔

ان کی نظر میں عورت صرف مرد کا دل بہلانے کے لیے اس دنیا میں اتاری گئی ہے۔۔۔ اس کی اپنی کوئی زندگی نہیں ہے۔۔۔"

انجم شیر ازی کے دل میں مرد ذات کے لیے اتنی ہی نفرت تھی۔۔۔

ان کی بات سنتے ہں،ا دل کتنے ہی لمحے بول بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

اس کی پریشانی کئی گنا بڑھ چکی تھی۔۔انجم باقی سب گھر والوں سے

ملنے چلی گئی تھیں۔۔۔جبکہ وہ اپنے کمرے میں آتی بے چینی سے

چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔ اسے کسی طور سکون نہیں نہیں مل رہا

تھا۔۔۔

"عنادل۔۔"

وہ تھک ہار کر صوفے پر آن بیٹھی تھی جب انجم اس کے کمرے میں

داخل ہوئی تھیں۔۔۔

"خالہ جانی مجھے بہت ڈر لگ رہا ہے۔۔۔پتا نہیں آپا کس حال میں ہو گی۔۔۔"

عنادل کے دماغ میں اب بھی یہی باتیں چل رہی ہو نگی وہ جانتی تھیں۔۔۔

"یہ بات تو ملیحہ کو سوچنی چاہیے تھی یہ غلط قدم اٹھانے سے پہلے۔۔۔"

انجم اس کے قریب بیٹھتے گہرا سانس بھرتے بولی تھیں۔۔۔

"آپ پلیز کوئی ہل بتائیں۔۔۔ آپ تو واقف ہیں نا دونوں خاندانوں سے۔۔پلیز کوئی حل بتائیں۔۔۔ جس سے ملیحہ کا پتا چل سکے۔۔۔"

عنادل اپنی بہن کو تنہا نہیں چھوڑنا چاہتی تھی۔۔۔

"حل ہے ایک۔۔۔ مگر بہت خطرناک بھی ثابت ہو سکتا ہے۔۔۔"

انجم کی بات پر عنادل پوری طرح سے اس کی جانب متوجہ ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنی بہن کے لیے کسی بھی حد تک جانا چاہتی تھی۔۔۔

"کیسا حل۔۔۔۔؟ آپ بتائیں مجھے۔۔میں کسی بھی طرح کا خطرہ مول لینے کو تیار ہوں۔۔۔"

عنادل سننے سے پہلے ہی رضامندی دے گئی تھی۔۔۔

انجم نے اس کی جانب بغور دیکھا تھا۔۔۔بڑی بڑی غلافی آنکھیں، گلابی طرح دار لب، صحت مند رخسار جنہیں دیکھتے ہی چھونے کو دل

چاہتا تھا، تیکھی ستواں ناک جس میں چمکتی نتھ اس کو مزید پر کشش بناتی تھی۔۔۔وہ نازک سراپے اور کمر پر گری ڈراک براؤن بالوں کی خوبصورت چٹیا سے بے پرواہ حسن کا ان چھوا پیکر تھی۔۔

جسے دیکھ کر کانچ کی گڑیا کا گمان گزرتا تھا۔۔۔وہ اگر چاہتی تو واقعی بہت بڑا معرکہ سر کر سکتی تھی۔۔۔۔انجم شیرازی کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔۔

"کیا تم واقعی اس کے لیے تیار ہو۔۔۔؟؟اگر تم پکڑی گئی تو سب لوگ تمہارے خلاف بھی ہو سکتے ہیں۔۔۔ بہت بڑی مشکل میں پھنس جاؤ گی تم۔۔۔"

انجم نے اس کے چہرے پر آئے بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کی جانب کرتے کہا تھا۔۔

"آپا کی خاطر کچھ بھی کر سکتی ہوں میں۔۔"

اس نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔جو دیکھ انجم مسکرا دی تھی۔۔۔

"زہران عالم نیازی عالم نیازی کا بیٹا اور فاہم کا سوتیلا بھائی ہے۔۔۔

اسے اپنی محبت کے جال میں پھنسالو۔۔۔اس کے ساتھ ساتھ پورا زمانہ تمہارے قدموں میں آجائے گا۔۔۔عالم نیازی کا مان اور غرور ہے وہ۔۔اس کی خاطر عالم نیازی کسی کے آگے بھی جھک سکتے ہیں۔۔۔ بس جھکا دو ان کو۔۔۔ اپنے آگے۔۔۔تمہاری بہن کو

دونوں خاندانوں نے واپس قبول نہ کیا تو میرا نام بھی انجم شیرازی نہیں۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے اتنی بڑی بات اتنے آرام سے کر گئی تھیں جیسے یہ کوئی بچوں کا کھیل ہو۔۔۔

عنادل پھٹی پھٹی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

"ابھی تو آپ نے کہا کہ اس علاقے کے مردوں کو محبت نہیں ہو سکتی۔۔۔تو زہران عالم نیازی کو مجھ سے محبت کیسے ہو گی۔۔۔اب تک اس کے بارے میں جتنا بھی سنا ہے سب یہی کہہ رہے وہ بہت سنگدل ہے۔۔۔"

عنادل کا دماغ اس وقت ماؤف ہو رہا تھا۔ اس کی بہن نے اسے کن کاموں میں پھنسا دیا تھا۔۔۔

"تم کوشش کرو۔۔۔ اتنی حسین ہو۔۔۔ تمہیں کوئی مرد جھٹک نہیں پائے گا۔۔۔"

انجم کی آنکھوں میں پراسراریت بھری چمک واضح تھی۔۔۔ جو اس وقت عنادل نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔۔

"اس کے علاوہ کوئی حل نہیں ہے کیا۔۔۔؟؟"

عنادل نے امید بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"ابھی تم کچھ بھی کر گزرنے کو تیار تھی۔۔اب سنتے ہی پیچھے ہٹ رہی ہو۔۔۔بہن کی محبت دم توڑ گئی۔۔۔"

انجم کی آنکھوں میں اب خفگی ابھری تھی۔۔۔

"نہیں پیچھے نہیں ہٹ رہی۔۔۔مگر یہ غلط ہے۔۔۔"

وہ اپنی انگلیاں مڑورتی بے چینی سے بولی تھی۔۔۔

"محبت اور جنگ میں کچھ غلط نہیں ہوتا۔۔۔کیا پتا زہران نیازی نے بھی اپنے بھائی کے ساتھ مل کر ملیحہ کو یہاں سے جان بوجھ کر فرار کروایا ہو۔۔۔اس خاندان کو بدنام کرنے کی خاطر۔۔۔اسی نے پناہ دے رکھی ہے اپنے بھائی اور ملیحہ کو۔۔۔وہ بہت شاطر انسان

ہے۔۔۔ تم نے بس اپنی یہی معصومیت دکھا کر اسے اپنا اسیر کرنا ہے۔۔۔ پھر اسے جو کہو گی وہ کرتا جائے گا۔۔۔ جس دن تم نے اسے اپنی محبت میں پھنسا لیا۔۔۔

تو سمجھ جانا تم نے دنیا فتح کر لی۔۔۔"

انجم کے چہرے کا رنگ یہ بات کرتے بالکل سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔ جیسے وہ بہت مشکل سے ضبط کیے بول رہی ہو۔۔

عنادل اس وقت خود اتنی گھبرائی اور الجھی ہوئی تھی کہ اس کے تاثرات سمجھ نہیں پائی تھی۔۔۔

عنادل یہ سب کرنے سے انکاری تھی۔۔۔ مگر انجم نے اسے اتنے آرام سے شیشے میں اتارا تھا کہ وہ انکار نہیں کر پائی تھی۔۔۔ اسے اپنی بہن کی خاطر یہ جنگ لڑنی تھی۔۔۔ اس کے علاوہ کوئی حل نہیں تھا۔۔۔

"میں رابطہ کیسے کروں گی اس کے ساتھ۔۔"

عنادل گھبراہٹ کا شکار تھی۔۔۔

"یہ لو۔۔ زہران عالم نیازی کا نمبر سیو کر دیا ہے میں نے تمہارے موبائل میں۔۔۔ آج سے اپنا کام شروع کر دو۔۔۔"

انجم اس کا گال تھپتھپاتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

"مجھے ٹھکرایا تھا نا تم نے زہران عالم نیازی۔۔۔۔ صرف اور صرف اس خاندان کی نفرت میں۔۔۔ اب دیکھتی ہوں کیسے تم اسی خاندان کی بیٹی سے محبت میں گرفتار ہو کر ساری زندگی اسے پانے کی تمنا کرو گے۔۔ مگر وہ تمہیں مل نہیں پائے گی۔۔۔ جیسے میں تمہیں پانے کے لیے تڑپ رہی ہوں ویسے ہی تم اسے پانے کے لیے تڑپو گے۔۔ اور اس دن اپنی تکلیف کم کرنے کے لیے تمہیں میری پناہوں میں آنا پڑے گا۔۔۔"

انجم کے چہرے پر ایک انجانی خوشی تھی۔۔۔ءں ماول پر اس کی بہت پہلے سے نظر تھی۔۔۔وہ اپنے آپ میں ایک منفرد لڑکی تھی۔۔۔ اس کی زہانت اور کانفیڈنٹس کو تو نوریز گردیزی بھی سراہتے تھے۔۔ اس سب میں مزید چار چاند لگا دیتی تھی اس کی خوبصورتی۔۔۔۔ عنادل کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ ملیحہ کی اس حد تک حوصلہ افزائی کر کے اس سے یہ اقدام اٹھانے والی کوئی اور نہیں انجم شیرازی ہی تھی۔۔۔جس خاندان کی وجہ سے اس کی محبت ادھوری رہ گئی تھی۔۔۔

وہ اس خاندان کو پوری طرح سے بدنام کرنا چاہتی تھی۔۔۔اور آج اس کے لیے اپنا دوسرا قدم رکھ چکی تھی۔۔۔

عنادل نے اپنے موبائل سکرین کو گھورتے موبائل رکھ دیا تھا۔۔۔ اس کی گھبراہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔

نجانے کتنی بار اس نے نمبر ڈائل کرتے اگلے ہی سیکنڈ کال کاٹ دی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ کانپنے لگتے تھے۔۔۔

جس محبت نامی بلا سے اسے نفرت تھی وہ اسی کا سہارا لینے جا رہی تھی۔۔۔وہ بہت زیادہ خوفزدہ تھی۔۔۔

وہ موبائل ہاتھ میں لیے بیٹھی تھی جب اس کے کمرے کا دروازہ ناک ہوا تھا۔۔۔وہ جو کسی اور ہی زون میں تھی۔۔۔بری طرح سے گھبرا گئی تھی۔۔۔موبائل اس کے ساتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔۔۔

"تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے نا۔۔۔؟؟ صبح سے باہر ہی نہیں نکلی تم۔۔۔"

آیت اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ اس کے قریب آئی تھی۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔باہر آکر کیا کروں۔۔۔سب مجھے ایسے دیکھتے ہیں جیسے میں نے ہی ملیحہ کو بھگایا ہو۔۔۔"

وہ روہانسے لہجے میں بولی تھی۔۔شاہنواز تو اسے آتے جاتے ایسے دیکھ رہا تھا جیسے آنکھوں سے ہی نگل جائے گا۔۔۔

"ارے پاگل ہو۔۔سب جانتے ہیں تم ایسا نہیں کر سکتی۔۔بس لوگوں کی باتوں سے سب ہی دل برداشتہ ہوئے پڑے ہیں۔۔۔ نیازی خاندان کو کوئی کچھ نہیں کہہ رہا۔۔۔جبکہ سب کو پتا ہے زہران نیازی نے ہی اپنے بھائی کو پناہ دے رکھی ہے۔۔۔ورنہ وہ اب تک پکڑا جا چکا ہوتا۔۔مگر انہیں کوئی کچھ نہیں کہہ رہا۔۔۔ مردوں کو تو ویسے ہی سات خون معاف کر دیے جاتے ہیں۔۔۔ عورت کا ہی گناہ معاف نہیں ہوتا۔۔۔"

آیت کی بات پر اس نے بے چینی سے پہلو بدلہ تھا۔۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔۔۔"

وہ اتنا ہی کہہ پائی تھی۔۔۔

"آجاؤ کھانا کھالو۔۔۔اماں سائیں بلا رہی ہیں تمہیں۔۔۔"

آیت اسے گم صم بیٹھا دیکھ پیار سے بولی تھی۔۔

"نن نہیں مجھے بھوک نہیں ہے۔۔۔میں سونے لگی ہوں۔۔۔تم پلیز سب کو بتا دینا کوئی ڈسٹرب نہ کرے۔۔۔"

اس کی بات کر آیت اثبات میں سر ہلاتے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی عنادل ملیحہ کی وجہ سے بہت زیادہ ڈسٹرب تھی۔۔۔اور

جب وہ زرا سا بھی پریشان ہوتی تھی اس کی بھوک ایسے ہی مر جاتی تھی۔۔

آیت کے جانے کے بعد اس نے دروازہ لاک کیا تھا اور بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔اس کا موبائل ہاتھ میں تھا۔۔

کتنی ہی دیر وہ اسے گھورتی رہی تھی۔۔۔پھر نجانے کتنی دعائیں پڑھتے اس نے اپنے اندر ہمت مجتمع کرتے کال ملا دی تھی۔۔۔جیسے جیسے بیل جا رہی تھی۔۔۔اس کی سانسیں تیز ہوتی جا رہی تھیں۔۔

مگر دوسری جانب سے اس کی کال ہی پک نہیں کی گئی تھی۔۔۔اس کے منہ کے زاویے بگڑے تھے۔۔۔

اس نے دوبارہ ٹرائے کیا تھا۔۔اب خوف پہلے سے بھی زیادہ تھا۔۔۔

اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔اس بار بھی کال پک نہیں کی گئی تھی۔۔

"جب تک یہ بندہ کال پک کرے گا خوف کے مارے میری روح پرواز کر جائے گی۔۔۔"

ٹھنڈ میں بھی اس کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔دوپٹے سے اپنی پیشانی صاف کرتے اس نے موبائل بیڈ پر پھینک دیا تھا۔۔۔وہ بیڈ کراؤن سے ٹیک لگائے اضطراب کے عالم میں پیر ہلا رہی تھی جب اس کا موبائل بجا تھا۔۔

وہ اپنی جگہ اچھل پڑی تھی۔۔۔

وہ اتنی ڈرپورک اور کمزور کبھی نہیں تھی۔۔۔مگر ابھی جو کرنے جارہی تھی وہ اتنا خطرناک کام تھا کہ اس بارے میں سوچتے ہوئے اس کی سانسیں معمول پر بھی نہیں آرہی تھیں۔۔

اس نے جلدی سے موبائل اٹھایا تھا۔۔مگر انجم کی کال دیکھ جہاں اسے تھوڑی ناامیدی ہوئی تھی۔۔وہیں اس نے جلدی سے کال پک کرتے فون کان سے لگایا تھا۔۔۔

وہ اسے کہنا چاہتی تھی کہ وہ ایسا نہیں کر سکتی تھی۔۔۔یہ کام اس جیسی لڑکی کے لیے بہت مشکل تھا۔۔۔۔

"خالہ جانی مجھ سے نہیں ہو پائے گا۔۔۔۔"

اس نے کال پک کرتے ہی روہانسے لہجے میں کہا تھا۔۔۔دوسری جانب موجود انجم کی مسکراہٹ سمٹی تھی۔۔۔

"تو ٹھیک ہے مت کرو۔۔۔عنقریب تمہیں خبر ملے گی کہ تمہاری بہن کو انتہائی بے رحمی سے مار کر اس کی لاش ڈھیر پر پھینک دی گئی ہے۔۔۔جس میں تمہارے تایا سائیں بھی شامل ہونگے۔۔پھر آنسو مت بہانا۔۔۔کیونکہ ابھی تمہارے ہاتھ میں ہے کہ تم اسے بچا سکتی ہو۔۔۔"

انجم نے اسے خفگی سے کہا تھا۔۔عنادل خاموش رہی تھی۔۔جس پر وہ کچھ دیر مزید اسے اسی بارے میں سنانے کے بعد کال کاٹ گئی تھی۔۔۔

"کیا کروں۔۔۔۔خالہ جانی کبھی غلط مشورہ نہیں دیں گی۔۔۔کال کر لوں کیا۔۔۔؟؟لیکن اگر اس نے آگے سے کسی اور کو بتا دیا تو میں کیا کروں گی۔۔۔"

وہ عجیب کشمکش میں پھنسی ہوئی تھی۔۔۔اس نے دوبارہ کال ملائی تھی۔۔

اس کے چہرے کی رنگت بالکل فق ہو رہی تھی۔۔۔سانسیں بہت تیزی سے چل رہی تھیں۔۔۔جن کی رفتار مزید تیز اس وقت ہوئی تھی جب دوسری جانب سے کال پک کر لی گئی تھی۔۔۔

اس کی سانسیں بہت تیز چل رہی تھیں۔۔۔جو یقیناً دوسری جانب بھی سنائی دے گئی تھیں۔۔۔

"زہران عالم نیازی سپیکنگ۔۔۔۔کون بات کر رہا ہے۔۔۔۔؟"

گھمبیر بھاری سحر انگیز آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی تھی۔۔۔اس کی ہتھیلی پسینے سے بھیگ گئی تھی۔۔۔اس نے موبائل دوسرے ہاتھ

میں پکڑا تھا۔۔۔اس کے ماتھے پر بھی پسینے کی بوندیں ابھر آئی تھیں۔۔۔

وہ بولنا چاہتی تھی۔۔۔مگر بولنے کی ہمت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔

جب اگلے ہی لمحے اس دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔

"اوہ خدایا۔۔۔۔کیا کروں میں۔۔۔؟؟؟"

وہ سب کو منہ توڑ جواب دے دیتی تھی۔۔۔تایا سائیں کے آگے بھی بول لیتی تھی۔۔۔مگر اس وقت اس کی زبان بالکل تالو سے چپک گئی تھی۔۔۔کیونکہ جو کام کرنے کو اسے کہا گیا تھا۔۔۔اس بارے میں اس نے زندگی میں کبھی نہیں سوچا تھا۔۔۔

پانی کے دو گلاس حلق میں اتارنے کے بعد بھی اس کی سانسیں معمول پر نہیں آ سکی تھیں۔۔۔

اس کی جانب سے دوبارہ کال کرنے کی کوشش نہیں کی گئی تھی۔۔۔۔

مگر موبائل پورا وقت اس کے ہاتھ میں ہی رہا تھا۔۔

وہ روم سے نکل آئی تھی۔۔۔باہر اب سب لوگ ڈنر کے بعد اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔۔۔ سردیوں میں وہ ایسے ہی سب لوگ جلدی سو جاتے تھے۔۔۔

وہ چلتی ہوئی آگے بڑھ رہی تھی جب اسے بالکنی سے کسی کے ہنسنے کی آوازیں آئی تھیں۔۔

"یہ اس وقت یہاں کون ہے۔۔۔؟؟"

وہ اس جانب بڑھی تھی۔۔۔جب بالکنی کے بالکل ساتھ چپک کر کھڑی کنیز فون پر بات کرتے نظر آئی تھی۔۔۔ہاتھ میں چھوٹا سا بٹنوں والا فون اٹھائے شال سے خود کو کور کیے وہ اتنی شدید ٹھنڈ میں وہاں کھڑی ارد گرد سے بالکل بے پرواہ تھی۔۔۔وہ دبے پاؤں چلتی اس کے پیچے جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"میں نے اماں سے کہا تھا کہ وہ ابا سے بات کرے۔۔۔ مگر ابا نہیں مان رہا۔۔۔ وہ کہتا ہے ہم نے ساری زندگی نوریز سائیں جانمک کھایا ہے۔۔ اپنی بیٹی ان کے دشمن قبیلے کو کیسے دے دوں۔۔ تم اگر مجھ سے محبت کرتے ہو تو چھوڑ دو ناز ہر ان سائیں کی نوکری۔۔۔ یہاں آجاو۔۔۔۔"

کنیز اپنی ہی دنیا میں مگن تھی۔۔۔ جبکہ زہر ان کا نام سن کر عنادل کے کان کھڑے ہو گئے تھے۔۔۔

اسے معاملہ سمجھنے میں زیادہ وقت نہیں لگا تھا۔۔۔ اس کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔

کنیز اپنے دھیان میں پلٹی تھی جب اسے کھڑا دیکھ کنیز کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔

"بی بی جی آپ۔۔۔۔"

اس نے فون کان سے ہٹایا تھا۔۔عنادل نے اس کی جانب ہاتھ بڑھاتے اس کا فون مانگا تھا۔۔۔جو ابھی بھی آن تھا۔۔

کنیز نے ڈرتے ڈرتے اسے موبائل پکڑا دیا تھا۔۔۔

عنادل نے جیسے ہی فون کان سے لگایا دوسری طرف بات کرتا فضل بخش ابھی بھی بات کر رہا تھا۔۔۔

"نہیں کنیز میں زہران سائیں کو کبھی نہیں چھوڑ سکتا۔۔۔میں نے بھی نمک کھایا ہے ان کا۔۔۔۔"

وہ ابھی بات کر رہی رہا تھا جب دوسری جانب سے اسے وہی سحر انگیز آواز سنائی دی تھی۔۔

"فضل بخش گاڑی نکالو۔۔۔۔"

عنادل کے چہرے کی رنگت پھر سے زرد ہوئی تھی۔۔اس نے گھبرا کر موبائل واپس کنیز کو پکڑا دیا تھا۔۔۔

"کمرے میں آؤ۔۔۔"

اسے گھورتے وہ اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔۔

کچھ دیر کے بعد کنیز ہاتھ باندھے نگاہیں جھکائے اس کے سامنے کھڑی تھی۔۔۔

"کب سے چل رہا ہے یہ سب۔۔۔۔؟؟"

عنادل اندر ہی اندر اس بات سے بہت خوش تھی۔۔اسے ایک بہت اچھا حل مل چکا تھا۔۔وہ بنا اس شخص سے بات کیے بھی اس کے بارے میں ہر خبر رکھ سکتی تھی۔۔مگر چہرے پر مصنوعی خفگی طاری کرتے پوچھا گیا تھا۔۔۔

"بی بی جی دو سال سے۔۔۔مگر بی بی جی خدا گواہ ہے میں کبھی اس گھر کی کوئی خبر وہاں نہیں دی۔۔۔ملیحہ بی بی کی بھی جو مدد کی وہ ان کے

کہنے پر کی۔۔۔ فضل بخش اس بارے میں کچھ نہیں جانتا۔۔۔وہ زہران عالم نیازی کا خاص ڈرائیور ہے۔۔۔ہر وقت ان کے ساتھ رہتا ہے۔۔۔وہ بہت اصول پسند انسان ہیں۔۔۔"

کنیز کو لگا تھا شاید وہ اس بات کے بعد اسکی وفاداری پر شک کر رہی ہے۔۔۔

"ہمہ اور اس کے علاوہ کیا جانتی ہو تم اس زہران عالم نیازی کے بارے میں۔۔۔کس طرح کا انسان ہے وہ۔۔۔؟؟"

عنادل کی بات پر کنیز نے حیرت سے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اسے اپنے اس بی بی سے ایسے کسی سوال کی توقع ہر گز نہیں تھی۔۔۔

وہ سب سے مختلف مزاج رکھنے والی تھی۔۔۔اسے اس پیار محبت والی باتوں میں کبھی کوئی انٹرسٹ نہیں رہا تھا۔۔۔

"بی بی وہ بہت سخت گیر قسم کے ہیں۔۔اپنے بھائی فاہم نیازی سے بالکل مختلف مزاج کے ان کا۔۔۔فضل بخش بہت ڈرتا ہے ان سے۔۔۔بتاتا رہتا ہے کہ گھر کے سبھی لوگ ان سے بہت ڈرتے ہیں۔۔۔ وہ کبھی اپنے مزاج کے خلاف کوئی بات برداشت نہیں کرتے۔۔۔۔"

کنیز جتنا جانتی تھی اس نے بتا دیا تھا۔۔۔۔

"یہ فضل بخش ہر وقت اسکے ساتھ ہی رہتا ہے کیا۔۔۔؟؟"

عنادل کی بات پر کنیز نے زور و شور سے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"پکا ساتھی ہے ان کا۔۔۔وہ ہر جگہ اسے اپنے ساتھ رکھتے ہیں۔۔۔

بہت اعتبار کرتے ہیں اس پر۔۔۔"

فخریہ انداز میں بتایا گیا تھا۔۔۔

جس پر عنادل کے چہرے پر چمک واضح ہوئی تھی۔۔۔۔

"تم کتنی وفادار اور خیر خواہ ہو میری۔۔۔۔؟؟"

عنادل کی بات پر کنیز اس کے قدموں میں آن بیٹھی تھی۔۔۔

"آپ کی خاطر جان بھی دے سکتی ہوں بی بی جی۔۔۔آپ حکم تو کریں۔۔۔"

کنیز کو اس سے بہت محبت تھی۔۔

"نہیں جان نہیں دینی۔۔۔بس اپنے اس فضل بخش سے زہران نیازی کے پل پل کی خبر لینی ہے۔۔۔وہ کہاں جاتا ہے؟؟کب نکلتا ہے۔۔۔سب بتانا ہے۔۔۔اس کے بارے میں چھوٹی سے چھوٹی بات۔۔۔'

عنادل کی بات پر کنیز کے چہرے پر گھبراہٹ واضح ہوئی تھی۔۔۔ اسے امید نہیں تھی کہ وہ ایسا کچھ کہہ دے گی۔۔۔

"جج جی۔۔؟؟؟بی بی جی فضل بخش بھی جان دیتا ہے زہران سائیں پر۔۔۔وہ کبھی ان سے غداری نہیں کرے گا۔۔۔۔"

کنیز اس بارے میں سوچ کر ہی خوف سے کانپنے لگی تھی۔۔اسے فضل بخش نے بتا رکھا تھا کہ زہران نیازی غداروں کو بہت دردناک سزا دیتا تھا۔۔۔

"تو میں نے کب کہا کہ اسے غداری کرنے کو کہو۔۔۔جب وہ ہر وقت اپنے سائیں کے ساتھ رہتا ہے تو بس تم اس سے یہی پوچھنا وہ کہا ہے۔۔اپنے بارے میں تو بتا ہی سکتا ہے نا تمہیں۔۔۔"

عنادل کی بات پر کنیز نے بمشکل اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔۔

"بی بی جی یہ بہت مشکل کام ہے۔۔۔ فضل بخش کی جان بھی جا سکتی ہے اگر زہران سائیں کو زرا سی بھی بھنک پڑ گئی تو۔۔۔"

اس کی پریشانی اب بھی قائم تھی۔۔۔

"فکر مت کرو۔۔۔ تمہارے فضل بخش کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔ یہ وعدہ ہے میرا تم سے۔۔۔۔ یقین ہے نا مجھ پر۔۔"

عنادل اپنی وجہ سے کسی اور کو کچھ نہیں ہونے دینے والی تھی۔

"جی بی بی جی خود سے زیادہ یقین ہے آپ پر۔۔۔"

کنیز کی بات پر وہ ہولے سے مسکرا دی تھی۔۔۔

"اب جاؤ بات کرو اس سے۔۔۔اور پوچھو کہاں جانے جو کہہ رہا تھا زہران نیازی۔۔۔"

عنادل ابھی سے ہی اس کے پیچھے لگنا چاہتی تھی۔۔۔

یہ سب کرنے کا مقصد ہی یہی تھا کہ وہ بنا اس شخص سے محبت کہ پینگیں بڑھائے یہ جان سکتی تھی کہ اس نے ملیحہ کو کہاں پر رکھا ہوا ہے۔۔۔وہ اپنی بہن کو وہاں سے بچا سکتی تھی۔۔۔۔

آگے جو ہوتا دیکھا جاتا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"نجانے میرا بچہ کہاں ہو گا۔۔۔؟؟کوئی اتا پتا نہیں ہے اس کا۔۔۔ اتنے دن ہو گئے ہیں اس کی صورت نہیں دیکھی۔۔۔"

راحیلہ بیگم کا رو رو کر برا حال تھا۔۔۔ان کی طبیعت سنبھل نہیں رہی تھی۔۔۔ان کا کہنا تھا کہ اگر زہران جانتا تھا فاہم کے بارے میں تو ایک بات انہیں وہاں لے جا کر اس سے ملوا تو سکتا ہی تھا۔۔

مگر زہران سے ایسی کوئی بھی بات کر پانا انتہائی مشکل امر تھا۔۔۔وہ ایسے ہی ہر کسی کی نہیں سنتا تھا۔۔۔

"بھابھی حوصلہ رکھیں۔۔۔فاہم جلد ہی واپس آ جائے گا۔۔۔ اسے کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

عالیہ بیگم انہیں اس طرح روتے دیکھ حوصلہ دینے قریب آئی تھیں۔۔۔

"دور رہو تم۔۔۔تمہاری بھتیجی کی وجہ سے ہو رہا ہے یہ سب۔۔۔اگر وہ بے حیا میرے بیٹے کو نہ ورغلاتی تو آج وہ ہمارے بیچ ہوتا۔۔نجانے کیا تکلیف ہے تمہارے خاندان والوں کو۔۔۔ہاتھ دھو کر ہمارے پیچھے پڑے رہتے ہیں۔۔۔ تم دفع ہو جاؤ وہیں اور جان چھوڑ دو ہم سب کی۔۔۔۔"

Farwa Khalid Novels

راحیلہ بیگم بہت زیادہ غصے میں تھیں۔۔۔عالیہ بیگم کو قریب آتے دیکھ انہوں نے انتہائی نفرت بھرے انداز میں یہ بات کہی تھی۔۔۔

سب کے سامنے اس بے عزتی پر عالیہ بیگم کا چہرا زرد ہوا تھا۔۔

ان کی حیثیت اس گھر میں ہر گز اتنی نہیں تھی کہ وہ راحیلہ بیگم کو یہاں کوئی جواب دے پاتیں۔۔۔ان کا اپنا شوہر انہیں اکثر ان کے میکے والوں کے طعنے دے کر ایسے ہی بے عزت کر دیتا تھا۔۔۔

بنا کسی قصور کے وہ یہ سب برداشت کر رہی تھیں۔۔۔

"امی اندر چلیں۔۔۔آپ کو ان لوگوں کے منہ لگنے کی ضرورت ہی نہیں ہے۔۔۔۔"

وردہ ماں کو ایسے بے عزت ہوتے نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔وہ بچاری بنا کسی قصور کے کبھی شوہر سے گالیاں کھا رہی ہوتی تھیں تو کبھی باقی کسی نہ کسی کے عتاب کا نشانہ بنتی تھیں۔۔۔جو دیکھ اب ان کے بچے برداشت نہیں کر پاتے تھے۔۔۔

مگر انہوں نے اپنے چاروں بچوں کو سختی سے منع کر رکھا تھا کہ وہ کسی سے کوئی بد تمیزی نہ کریں۔۔۔کیونکہ پھر انہیں بھاوج وغیرہ کی شکایت کرنے پر اپنے شوہر کے جو طعنے اور اپنے ماں باپ کے لیے گالیاں سننی پڑتی تھیں۔۔۔وہ ان کی برداشت سے باہر ہو جاتی تھیں۔۔۔ان کی اذیت کو کئی گنا بڑھا دیتی تھیں۔۔

قتل ان کا بھی بھائی ہوا تھا۔۔۔ قصوروار ان کا بہنوئی اور دیور تھا۔۔۔ مگر طعنے اور نفرت انہیں سہنی پڑ رہی تھی۔۔۔ اپنے میکے کو چھوڑنے کے بعد بھی۔۔۔۔

"تم لوگ تو یہی چاہتی تھی نا۔۔۔ چچی جان تو یہی خواب دیکھ رہی ہونگی کہ ان کی بھتیجی یہاں تخت سجا کر بیٹھ جائے۔۔ جس کے ساتھ مل کر وہ اس حویلی پر راج کریں۔۔۔ انہوں نے ہی فاہم کے سامنے اپنی بھتیجی کی تعریفیں کی ہونگی۔۔۔ یہ جو اتنے وقت سے ماں بیٹا خاموشی سے بیٹھی سب سہہ رہی ہیں۔۔

اس خاموشی کے پیچھے یہی سب تھا۔۔۔

مگر تم لوگوں نے سوچ بھی کیسے لیے تایا سرکار اس خاندان کی کسی بھی لڑکی کو اپنی بہو کے طور پر قبول کریں گے۔۔"

شہلا جس کا افسوس ہی ختم نہیں ہو رہا تھا کہ وہ اتنی بڑے عہدے پر فائز ہونے سے رہ گئی تھی۔۔۔اپنا سارا غصہ اور بھڑاس اس نے عالیہ بیگم پر اتار دی تھی۔۔۔

باقی سب خواتین بھی وہاں کھڑیں نفرت بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھیں۔۔۔عالیہ بیگم کی زندگی یہاں ایسے ہی عذاب کی گئی تھی۔۔۔

"فاہم بھائی نے تمہیں ٹھکرایا ہے اس کا بدلہ ہم سے کیوں لے رہی ہو۔۔۔تمہیں شرم کے مارے اپنے کمرے سے نہیں نکلنا چاہے کہ انہوں نے تمہیں ٹھکرا کر ملیحہ آپا کو چنا۔۔۔بچاری کو صدمہ لگ گیا ہے ٹھکرائے جانے کا۔۔۔"

تانیہ وردہ سے زیادہ کانفیڈنس اور نڈر تھی۔۔وہ بھی جب بولنے پر آتی تھی تو لحاظ نہیں کرتی تھی۔۔۔

اس کی بات پر تو شہلا اور عشرت چچی کو سر پر لگی اور پیر پر بجھی تھی۔

"دیکھا بھابھی آپ نے۔۔کیسے زبانیں چلا رہی ہیں یہ میری معصوم بچی کے ساتھ۔۔اس کے ساتھ زیادتی ہوئی اتنی مشکل سے اتنے

عرصے بعد اسے کمرے سے نکال کر لائی ہوں۔۔۔اور یہ لوگ اس کے زخموں پر نمک چھڑک رہی ہیں۔۔"

عشرت بیگم کے اشارے پر شہلا وہیں صوفے پر بیٹھتے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو چکی تھی۔۔۔اس کے اس ڈرامے پر وردہ اور تانیہ نے کانوں کو ہاتھ لگایا تھا۔۔۔۔

یہ لڑکی ایک نمبر کی ڈرامے باز تھی۔۔۔فاہم سے شادی ٹوٹے بمشکل تین مہینے گزرے تھے اور یہ اب زہران پر کوشش کرنا شروع ہو چکی تھی۔۔۔وہ بس کسی بھی طرح شائستہ بیگم کی جگہ پانا چاہتی تھی۔۔

اسے اس حویلی کی بی بی سائیں کا عہدہ چاہیے تھا۔۔۔یہ بات تو اب سب ہی جانتے تھے کہ فاہم کو تو اب حکمرانی کسی صورت نہیں ملنی والی تھی۔۔۔

اب سب کچھ زہران عالم نیازی کا ہی تھا۔۔۔فاہم اگر واپس بھی آجاتا تو اس کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔۔۔

زہران کی غصے سے خوف کھانے کے باوجود اب وہی سب کچھ تھا ان کے لیے۔۔۔

"کیا ہو رہا ہے یہاں۔۔۔۔؟؟"

اندر داخل ہوتے عالم نیازی یہ ہنگامہ سن چکے تھے۔۔۔ان کے ساتھ زہران نیازی اور شہباز نیازی بھی موجود تھے۔۔۔

"کک کچھ نہیں سائیں۔۔۔بس بچیاں ہی آپس میں لگی رہتی ہے۔۔۔"

شائستہ بیگم سیدھی ہو کر بیٹھتی بات وہیں روکنے کا اشارہ کر گئی تھیں سب کو۔۔۔انہوں نے کبھی بھی یہ عورتوں کی معاملات مردوں تک نہیں جانے دیئے تھے۔۔۔۔

مگر عشرت بیگم بھی اپنے نام کی ایک تھیں۔۔۔۔

"اداسائیں میری بچی کے ساتھ بہت زیادتی ہوئی ہے۔۔۔فاہم بیٹے کو اگر اس سے شادی نہیں کرنی تھی تو وہ پہلے کہہ دیتے۔۔۔اس طرح سے میری بچی کی بدنامی تو نہ ہوتی۔۔۔"

عشرت بیگم آنکھوں میں آنسوؤں کا سیلاب لیے ان کے آگے آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔

عالم نیازی کے برابر میں اس وقت زہران نیازی براجمان تھا۔۔۔ جس نے وہاں بیٹھتے ہی اپنی عادت کے مطابق سیگریٹ سلگھا لیا تھا۔۔اس کی ساری توجہ اس وقت اپنی محبوب ترین شے سیگریٹ پر تھی۔۔۔

عشرت بیگم کیوں یہ ناٹک کر رہی تھیں یہ بات سب خواتین جانتی تھیں۔۔۔ان کی اور ان کی بیٹی کی اب اگلی نظر زہران عالم نیازی پر ہی تھی۔۔۔

"پریشان مت ہو عشرت۔۔۔تمہاری بیٹی کے بارے میں ہم پہلے سے بھی اچھا فیصلہ کریں گے۔۔۔صبر رکھو۔۔۔ہم اس معاملے کو نبٹالیں ایک بار۔۔۔پھر ان سب مسائل کا بھی حل انشاءاللہ بہترین ہی نکلے گا۔۔۔'

عالم نیازی کی بات پر عشرت بیگم کی باچھیں کھل گئی تھیں۔۔۔

شائستہ بیگم کو اپنی بیٹے کے خلاف کی جانے والی دیورانی کی بات بالکل بھی پسند نہیں آئی تھی۔۔۔ان کا بچہ تو ہمیشہ سے اس رشتے سے انکاری تھا۔۔۔تب ان ماں بیٹوں کو کوئی مسئلہ نہیں ہوا تھا۔۔۔

اب اچانک سے مظلوم بننے آگئی تھیں۔۔۔۔عشرت ہمیشہ ان کے آگے جھک کر ہی رہی تھی۔۔۔۔مگر فاہم کے جانے کے بعد وہ ان کے تیور دیکھ رہی تھیں۔۔۔جو بالکل بدلے ہوئے تھے۔۔۔۔

"تایا سائیں کیا ہم اب یونیورسٹی جاسکتے ہیں۔۔۔۔ہماری سٹڈیز کا بہت زیادہ لاس ہو گیا ہے۔۔۔ پتا نہیں ٹیچرز پیپرز میں بھی بیٹھنے دیں گے یا نہیں۔۔۔"

وردہ جو پچھلے کئی دنوں سے باپ کے آگے منتیں کر رہی تھی۔۔اب اس نے سیدھے تایا سے ہی بات کرنی کی ٹھانی تھی۔۔جو حقیقت میں ان کی زندگیوں کو کنٹرول کر رہے تھے۔۔۔

"زہران تمہاری کیا رائے ہے اس بارے میں۔۔۔؟؟"

انہوں نے زہران کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو موبائلز پر آئی کالز چیک کر رہا تھا۔۔۔دو دن پہلے آیا وہ انجان نمبر بھی تھا۔۔۔جس سے اس نے ایک بار کال پک بھی کی تھی۔۔۔مگر دوسری جانب سے بکھرتی سانسوں کے سوا کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ان سانسوں سے تو صاف ظاہر تھا کہ وہ لڑکی تھی۔۔۔۔

یہ عام بات تھی۔۔۔اسے پہلے بھی کئی بار انجان نمبرز سے کال آتی تھی۔۔۔۔

مگر فاہم والے معاملے کے بعد سے وہ ان تمام معاملات میں مزید محتاط ہو گیا تھا۔۔۔وہ جانتا تھا دشمن اب اس پر وار کرنے کی خاطر موقع کی تلاش میں تھے۔۔۔

"آپ کو جیسے مناسب لگے۔۔۔"

وہ ان معاملات میں زیادہ مداخلت نہیں کرتا تھا۔۔گھر کی سبھی عورتیں اس کے سامنے بات کرنے سے ڈرتی تھیں۔۔

اس وقت بھی اس کو وہاں بیٹھا دیکھ سب کی سانسیں رکی ہوئی تھیں۔۔۔وہ کسی کو کہتا کچھ نہیں تھا۔۔۔ مگر بنا کچھ بولے ہی اس کی نگاہیں بہت کچھ کہہ جاتی تھیں۔۔۔

عالم نیازی نے ولید کو بلا کر ان کی سیکیورٹی بڑھانے کو کہتے انہیں جانے کی اجازت دے دی تھی۔۔۔زہران کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد اپنے روم کی جانب بڑھ رہا تھا۔۔۔جب فضل بخش بھاگ کر اس کی قریب آیا تھا۔۔۔

"سائیں آپ نے شام کو شکار کے لیے نکلنا تھا۔۔۔تیاری کرنی ہے۔۔۔؟؟"

فضل بخش نے اس کے قریب آتے پوچھا تھا۔۔۔اس کے پوچھنے پر زہران نے موبائل سے نگاہیں ہٹا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ فضل بخش کے لیے یہ ایک نگاہ ہی کافی تھی۔۔۔

فضل نے آج سے پہلے ایسا کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔اور نہ ہی اسے ایسا سوال کرنے کی اجازت تھی۔۔۔وہ اس کا بہت قریبی آدمی تھا۔۔ مگر وہ اپنے قریبی لوگوں کو بھی ان کی ایک حد میں رکھتا تھا۔۔۔

"معاف کیجئے گا سائیں۔۔۔"

فضل بخش نے فوراً نگاہیں جھکالی تھیں۔۔۔۔

"باہر جا کر انتظار کرو۔۔۔جب جانا ہو گا تو پتہ چل جائے گا تمہیں۔۔۔۔"

وہ اسے سرد نگاہوں سے گھورتا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔نمبر پہ پہچانتے اس نے موبائل اٹھا کر بیڈ پر اچھال دیا تھا اور خود واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔

فون نجانے کتنی دیر تک بجتا رہا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کنیز ایک کام کہا تھا تم سے۔۔۔وہ بھی نہیں کر سکی تم۔۔۔"

وہ جلے پیر کی بلی بنی ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔۔ جبکہ کنیز ایک جانب سر جھکائے مجرموں کی طرح کھڑی تھی۔۔

"بی جی جی وہ بہت زیادہ غصے والے ہیں۔۔۔سیدھی بات کسی کو نہیں بتاتے۔۔ فضل بخش بہت ڈرتا ہے ان سے۔۔۔ آج انہوں نے شکار پر جانا تھا۔۔۔ مگر اب اچانک کہیں اور نکل گئے۔۔۔ فضل بخش کو انہوں نے سختی سے منع کر دیا ہے کہ ان کے آنے جانے کے بارے میں کسی کو بھی کوئی خبر نہیں ہونی چاہیئے۔۔۔اگر اس حوالے سے کسی کو ذرا سی بھنک بھی پڑی تو وہ سب کو گولی مار دیں گے۔۔"

کنیز ڈرتے ڈرتے بول رہی تھی۔۔۔

"تم تو کہہ رہی تھی کہ محبت کرتا ہے تم سے۔۔۔کیسی محبت ہے یہ۔۔۔؟؟تمہاری بات تو سنتا نہیں ہے وہ۔۔۔"

عنادل نے اسے اس کی بات یاد دلائی تھی۔۔۔

"مجھ سے بھی کرتا ہے بی بی جی۔۔مگر زہران سائیں تو اس کی پہلی محبت ہیں۔۔۔وہ ان کی خاطر جان دے سکتا ہے جی۔۔"

کنیز کی بات پر عنادل نے اسے گھور کر دیکھا تھا۔۔

"ایک تو میں ہر دوسرے بندے کے منہ سے یہ محبت نامہ سن کر تنگ آچکی ہوں۔۔۔ نفرت ہو چکی ہے مجھے اس محبت لفظ سے بھی۔۔۔"

وہ چڑھ کر بولی تھی۔۔۔

"بی بی جی میں تو کہتی ہوں آپ اس سب میں نے پڑیں۔۔۔ ملیحہ بی بی کا بچ پانا اب اللہ کے ہاتھ میں ہی ہے۔۔۔ ایسے نہ ہو آپ پھنس جائیں۔۔"

کنیز نے اسے مخلصانہ مشورے سے نوازا تھا۔۔۔

"کیسے چھوڑ دوں اپنی بہن کو تنہا۔۔۔ غلطی ہوئی ہے اس سے مگر اسے بے یارو مدد گار بھی تو نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔ یہ سب اپنی دشمنیوں کے چکر میں اس بچاری کے دل کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔۔۔ پتا نہیں اسے کس حال میں رکھا ہو گا۔۔۔ نن نہیں میں اسے ایسے نہیں چھوڑ سکتی۔۔۔

مجھے اس شخص سے کسی بھی حال میں ملنا ہے۔۔۔ تم ایسے کرو فضل بخش سے کہوں زہران عالم نیازی سے کہے مجھے ملنا ہے اس سے۔۔۔ ابھی کال کرو اور کہو اسے۔۔۔"

عنادل کی بات پر کنیز نے اسے درزیدہ نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

عنادل اسے اس وقت بالکل بھی اپنے ہوش وحواس میں نہیں لگی تھی۔۔ وہ ابھی ٹھیک سے زہران کو جانتی نہیں تھی اسی خاطر ایسا کہہ رہی تھی۔۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔"

کنیز گھبرا رہی تھی۔۔۔جب عنادل نے خود ہی اس سب موبائل لیتے فضل بخش کو کال ملادی تھی۔۔۔

"ہیلو فضل بخش میں بول رہی ہوں۔۔عنادل گردیزی۔۔۔مجھے تمہارے زہران سائیں سے بات کرنی ہے۔۔۔بات کرواؤان سے میری۔۔۔۔"

عنادل کی بات پر فضل بخش کی حالت بھی کنیز سے مختلف نہیں تھی۔۔۔

"بی بی جی سائیں ایسے لڑکیوں سے بات نہیں کرتے۔۔۔۔" فضل بخش نے جھجھکتے کہا تھا۔۔۔جس پر عنادل نے غصے سے مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

"فضل بخش بات کرواؤ میری۔۔۔"

وہ اب کی بار خفگی کا اظہار کرتے زرا اونچی آواز میں بولی تھی۔۔۔

"جج جی بی بی جی۔۔۔"

فضل بخش نے اسے گاڑی کی جانب آتے دیکھ موبائل کان سے ہٹایا تھا۔۔۔

"سائیں۔۔۔۔"

اس کے پکارنے پر زہران نے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو موبائل ہاتھ میں پکڑے گھبرایا سا کھڑا تھا۔۔۔۔

"وہ عنادل بی بی آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔۔"

اس کی جانب موبائل بڑھاتے کہا گیا تھا۔۔۔

"کون۔۔۔؟؟"

زہران نے سوالیہ نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔وہ گاڑی کی فرنٹ سیٹ پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔ڈرائیونگ سیٹ پر دوسرا ڈرائیور موجود تھا۔۔۔ فضل بخش پچھلی نشست پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

"وہ سائیں نوریز گردیزی کی بھتیجی عنادل گردیزی ہیں۔۔۔وہ آپ سے بات کرنا چاہتی ہیں۔۔۔"

فضل بخش جھجھک کر بول رہا تھا۔۔اس کی بات سنتے زہران کہ پیشانی پر ناگواریت سے بل پڑے تھے۔۔۔

"وہ مجھ سے کیوں بات کرنا چاہتی ہے۔۔۔؟؟"

وہ حیران ہوتے بولا تھا۔۔۔اسے یہ سب باتیں کچھ خاص پسند نہیں تھیں۔۔۔

دوسری جانب عنادل اس کی ناگواریت بھری آواز با آسانی سن پا رہی تھی۔۔۔۔

"کوئی پتا نہیں سائیں۔۔۔شاید فاہم سائیں اور ان کی بہن کے سلسلے میں۔۔۔۔"

فضل بخش کی بات پر زہران نے اس ے موبائل لیتے کان سے لگایا تھا۔۔

"بولیں۔۔۔"

بنا کسی سلام دعا کے۔۔۔اس کا لہجہ سرد اور دوٹوک تھا۔۔۔

"آپ زہران نیازی ہیں۔۔۔؟؟"

ادھر سے تصدیق کی جا رہی تھی۔۔۔کشادہ پیشانی پر شکنوں کا جال مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔اس لڑکی کی آواز بہت پیاری تھی۔۔۔

زہران نے سیگریٹ سلگھا دیا تھا۔۔۔

"جی محترمہ۔۔۔آپ بولنا پسند کریں گی۔۔۔"

وہ انتہائی بدلحاظی سے بولا تھا۔۔۔عنادل کے چہرے کے زاویے بگڑے تھے۔۔۔وہ ایسے لہجے برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔۔

مگر اس وقت مجبوری تھی۔۔۔

"میں جانتی ہوں میری بہن تمہاری قبضے میں ہے۔۔تم جانتے ہو وہ دونوں کہاں پر ہیں۔۔۔مجھے میری بہن سے ملنا ہے۔۔۔پلیز مجھے ایک بار اس سے ملوا دو۔۔۔میں کسی کو بھی نہیں بتاؤں گی۔۔۔"

عنادل اسے یقین دلاتے بولی تھی۔۔۔جبکہ اس کی بات پر زہران عالم نیازی کی آنکھوں میں اس وقت عجیب سا تاثر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"اگر اس وقت یہ کال ریکارڈنگ آپ کے تایا سائیں کو سینڈ کر دوں۔۔۔تو سوچیں وہ آپ کا کیا حشر کریں گے۔۔"

اس کی بات سنتے عنادل کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

"ڈرتی لڑکیوں کو زیب نہیں دیتا ایسے غیر مردوں سے بات کرنا۔۔۔

آپ کی بہن نے جو کیا ہے۔۔۔اس کے بعد آپ کو اس پر فاتحہ پڑھ

دینی چاہیئے تھی اب تک۔۔عزت پر وار کرنے والوں کے لیے

میری نظر میں کوئی معافی نہیں۔۔۔چاہے وہ مرد ہو یا عورت۔۔۔

نوریز گردیزی چاہے میرا بہت بڑا دشمن ہے۔۔۔

مگر عزت تو سب کی ہوتی ہے۔۔۔آئندہ مجھ سے اس پری رابطہ

کرنے کی کوشش مت کیجیے گا۔۔۔ورنہ اگلی کال آپ کو آپ کے تایا

سائیں کی ہی آئے گی۔۔۔"

وہ انتہائی سرد و سپاٹ لہجے میں کہتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔جب کے عنادل کے چہرے کی رنگت فق ہوئی تھی۔۔۔

یہ شخص تو اس کی سوچ سے زیادہ بد لحاظ نکلا تھا۔۔۔

"بی بی جی پانی پی لیں۔۔۔"

اس کی اڑی رنگت دیکھ کنیز نے اسے پانی دیا تھا۔۔جاگ تھامتی وہ ایک ہی سانس میں سارا ختم کر گئی تھی۔۔۔

"میں نے آپ سے کہا تھا بی جی۔۔۔یہ بہت الگ مزاج کے ہیں۔۔۔نرمی اور لچک بالکل بھی نہیں ہے ان میں۔۔۔"

کنیز اس کے قریب قدموں میں بیٹھتے اس کا پریشان چہرا دیکھ افسردگی سے بولی تھی۔۔۔

"میری بہن اسی کے پاس کے۔۔۔مجھے پہنچنا ہے اس تک۔۔۔مجھے نہیں پتا۔۔۔یہ بندہ بھی اسے مار سکتا ہے۔۔"

عنادل کی بات پر کنیز نے تاسف بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اپنی دشمن خود بن رہی تھی۔۔۔

"بی بی جی اب آپ کیا کریں گی۔۔۔؟؟"

کنیز کے پوچھنے پر عنادل اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"اس کی حویلی جا کر ملوں گی اس سے۔۔۔کافی غیرت مند لگ رہا ہے مجھے۔۔۔کوئی نقصان تو نہیں پہنچائے گا۔۔۔"

عنادل کی بات پر کنیز کے چہرے کی رنگت اڑ گئی تھی۔۔۔

"بی بی جی۔۔۔وہ کیسے۔۔۔؟؟؟"

کنیز نے گھبراتے ہوئے پوچھا تھا۔۔۔

"یہ تو تم بتاؤ گی کیسے۔۔۔؟؟"

ءں ادل کے اس پر اسرار انداز پر کنیز کی گھبراہٹ بڑھ گئی تھی۔۔۔

اسے انجم کی بہت کالز آرہی تھی۔۔۔وہ پوچھنا چاہتی تھی کہ بات ہوئی زہران نیازی سے یا نہیں۔۔۔جس پر عدل نے جان بوجھ کر اسے ٹالنے کے لیے کہہ دیا تھا کہ بات شروع ہو چکی ہے۔۔۔

وہ بہت اچھے سے بات کر رہا ہے۔۔۔جلد ہی اپنے مقصد میں کامیاب ہو جائے گی۔۔۔

جبکہ یہ ساری باتیں سنتے دوسری جانب موجود انجم کے اندر زہر گھل گیا تھا۔۔۔وہ اس کی کالز پک نہیں کرتا تھا۔۔اور عنادل سے باتیں بھی کرنے لگ گیا تھا۔۔۔

انجم غصے سے پاگل ہوتی کال کاٹ گئی تھی۔۔۔وہ اس وقت ہاسپٹل میں ہی بیٹھی تھی۔۔۔جب اسے پیغام ملا تھا کہ قصرِ نور میں اس وقت شائستہ بیگم کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔

اسے فوراً وہاں بلوایا گیا تھا۔۔۔وہ تو ویسے بھی اس گھر کی جانے کے لیے ہمہ وقت تیار رہتی تھی۔۔اس وقت جو آگ لگی ہوئی تھی اندر۔۔۔وہ اس ستمگر کا دیدار کر کے بجھانی بھی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر میں وہ شائستہ بیگم کے پاس تھی۔۔۔ان کی طبیعت بہت خراب تھی۔۔۔مسلسل ذہنی اذیت اور کچھ ٹھیک سے نہ کھانے پینے کی وجہ سے وہ بہت زیادہ کمزور ہو گئی تھیں۔۔۔

وہاں ان کے کمرے میں اور باہر بھی گھر کے سبھی لوگ موجود تھے۔۔۔سوائے اس کے۔۔

انجم کی بے چینی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔شائستہ بیگم کا چیک اپ کرتے اور انہیں میڈیسن دیتے وہ باہر نکل آئی تھی۔۔جہاں عالیہ بیگم اور عشرت بیگم نے اسے چائے پر روک لیا تھا۔۔۔

وہ ان کے علاقے کی واحد قابل ڈاکٹر تھی۔۔۔جو ایک بار کے بلانے پر فوراً پہنچ جاتی تھی۔۔سب اس کی بہت تعریف اسے قدر کرتے تھے۔۔۔مگر جس کو کرنی چاہیے تھی وہ نہیں کرتا تھا۔۔۔

اسے وہاں بیٹھے آدھا گھنٹہ گزر گیا تھا۔۔۔یہ وقت زہران کے گھر آنے کا تھا۔۔۔

انجم کی بے قراری بڑھتی جا رہی تھی۔۔مگر اس کے آنے کے آثار نہیں لگ رہے تھے۔۔

جب مزید کچھ دیر بیٹھنے کے بعد اسے فضل بخش اندر آتا دکھائی دیا تھا۔۔۔جو ملازمہ کو چائے کی ہدایت دے رہا تھا۔۔۔جس کا مطلب تھا وہ باہر آچکا تھا۔۔۔انجم بھی سب سے اجازت لیتی بے تابی سے باہر کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

جب سامنے ہی اسے وہ لان میں کھڑا فون پر بات کرتے نظر آیا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔

گھنیری مونچھوں تلے پیوست اعنابی لبوں کی مسکان بہت ہی دلفریب اور جان لیوا تھی۔۔۔انجم کتنی ہی دیر اس سحر انگیز مسکراہٹ میں کھو سی گئی تھی۔۔

جب اچانک اس خیال سے کہ وہ اتنا مسکرا کر عنادل سے تو بات نہیں کر رہا تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا یہ شخص اتنی آسانی سے پگھل جائے گا۔۔۔وہ بھی صرف فون پر بات کرنے سے۔۔۔

ءں۔عنادل کو ابھی اس نے دیکھا ہی نہیں تھا۔۔۔جب دیکھ لیتا تو پھر نجانے کیا حشر برپا ہونا تھا۔۔۔

انجم کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔۔اسے اب خوف بھی محسوس ہو رہا تھا کہ اس نے عنادل کو انولو کر کے غلطی تو نہیں کر دی تھی۔۔۔اگر وہ سچ مچ اسے لے اڑتی۔۔۔پھر اس کا کیا بنتا۔۔۔۔

"نہیں ایسا کبھی نہیں ہو سکتا۔۔نہ عالم نیازی اپنے گھر میں گردیزی خاندان کی بہو قبول کریں گے نہ ہی زہران نیازی اپنی بیوی کے روپ میں۔۔۔عنادل نے اسے بتایا ہی نہیں ہو گا کہ وہ کون ہے۔۔"

انجم نے اسے منع کیا تھا کہ وہ پہلے اسے اپنی محبت کے جال میں پھنسائے گی پھر اسے اپنے بارے میں بتائے گی۔۔۔

"السلام و علیکم۔۔'

انجم نے قریب آتے اسے سلام کیا تھا۔۔۔ مگر دوسری جانب اسے دیکھ کر انتہائی ناگواریت بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔اس نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔

"تم یہاں کیا کر رہی ہو۔۔۔؟؟"

اس کے انداز میں محسوس کی جانے والی ناپسندیدگی تھی۔۔

"میں ڈاکٹر ہوں نیازی صاحب۔۔۔جب جہاں کہیں بھی میرے پیشنٹ کو میری ضرورت پڑتی ہے میں فوراً پہنچ جاتی ہوں۔۔۔"

انجم نے اپنا دوپٹہ درست کرتے کہا تھا۔۔۔وہ ایک خوبصورت اور باوقار لڑکی تھی۔۔مگر زہران نیازی کے سامنے آکر بالکل بچھ جاتی تھی۔۔اس کی یہی باتیں زہران کو ناگوار گزرتی تھیں۔۔۔

اسے ایسی لڑکیاں قطعاً پسند نہیں تھیں جو مرد کے آگے اپنی ذات کا وقار بھول کر اپنی نسوانیت کی بھی پرواہ نہیں کرتی تھیں۔۔انجم تو اس کے سامنے خود کو نجانے کیسے کیسے پیش کر چکی تھی۔۔۔اس کو نفرت تھی ایسی لڑکیوں سے۔۔

اس کی یہ نفرت انجم شیرازی بہت وقت سے سہہ رہی تھی۔۔۔

"آپ کس سے بات کر رہے تھے۔۔۔؟؟یقیناً کوئی بہت خوش نصیب ہو گی۔۔جس سے بات کرتے وقت زہران نیازی مسکرا رہا تھا۔۔۔"

انجم حسرت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔جو سنتے زہران کے چہرے پر ناگواریت پھیل گئی تھی۔۔۔

"اپنے دماغ کو درست کرو۔۔۔اور کوئی اچھا سا لڑکا دیکھ کر شادی کر لو۔۔۔تمہارا دماغ روز بروز خراب ہوتا جا رہا ہے۔۔"

زہران نے اسے انتہائی سرد و زہریلی نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔ وہ وہاں سے ہٹنے لگا تھا جب انجم نے اس کا ہاتھ اپنی مضبوط گرفت میں جکڑ لیا تھا۔۔۔

"میں آپ کی ہوں نیازی صاحب۔۔۔ میرے تن بدن پر صرف آپ کا حق ہے۔۔۔ اس پر آپ ہی نظر کرم کریں گے۔۔۔ آپ ایک بار میرے قریب آ چکے ہیں۔۔۔ دوبارہ بھی آپ ہی آئیں گے۔۔"

انجم کی آنکھوں میں اس وقت عجیب دیوانہ پن تھا۔۔ جو زہران نیازی جو بے حیائی سے زیادہ کچھ نہیں لگا تھا۔۔۔ وہ اس کے کندھے

سے چپکی کھڑی تھی۔یہ بھول گئی تھی کہ وہ اس وقت لان میں کھڑے تھے۔۔۔

آتے جاتے ملازمین دیکھ رہے تھے۔۔۔زہران نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے دور دھتکارا تھا۔۔

وہ لڑکھڑاتی ہوئی گھاس پر جا گری تھی۔۔

"آئندہ اگر میرے قریب آنے کی کوشش بھی کی تو تمہارا حشر بگاڑ دوں گا۔۔۔ایسی بے غیرت عورتوں سے نفرت ہے مجھے۔۔جنہیں نہ اپنی عزت اور وقار کی پرواہ ہے اور نہ کسی اور کی۔۔۔جس قربت

کی بات تم کر رہی ہو۔۔اس کی حقیقت تم بھی بہت اچھے سے جانتی ہو۔۔۔عورت کے نام پر دھبہ ہو تم۔۔۔"

زہران عالم نیازی جب دھاڑنے پر آتا تھا تو اگلا انسان کچھ بولنے کے قابل بھی نہیں رہتا تھا۔۔۔انجم کی بولتی بھی بند ہو چکی تھی۔۔۔وہ زمین پر گری اس کی نفرت دیکھ ساکت ہو چکی تھی۔۔

کیسا مرد تھا یہ۔۔۔؟؟وہ اپنے آپ کو اس کی سامنے نجانے کتنی بار پیش کر چکی تھی۔۔۔مگر وہ ہر بار اسے ایسے ہی دھتکار دیتا تھا۔۔۔اسے تو کھلی چھوٹ تھی۔۔۔

وہ کسی بھی عورت کے پاس جا سکتا تھا۔۔۔ جیسے اس گھر کی باقی مردوں نے گھر سے باہر بھی اپنی راحت کا سامان کر رکھا تھا۔۔ جن باتوں سے ان کی بیویاں بھی واقف تھیں۔۔۔ مگر کسی کی جرأت نہیں تھی کہ وہ اس بارے میں کوئی بات کر سکتیں۔۔۔

ایک وہ تھا جو اپنی مرضی کا مالک اس خاندان کا سب سے زیادہ طاقتور مرد تھا۔۔۔

اوپر سے بھرپور مردانہ وجاہت کا شاہکار۔۔۔

مگر اس کی سوچ باقیوں سے بہت مختلف تھی۔۔۔۔ جو بات انجم اور باقی عورتوں کو اس کا مزید دیوانہ بنا دیتی تھی۔۔۔ مگر وہیں اس کی

شخصیت کے رعب کی وجہ سے سب اس سے بات کرنے سے بھی کتراتے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

قصر نور میں آج کچھ خاص مہمانوں کی دعوت تھی۔۔۔جس سلسلے میں صبح سے ہی تیاریاں شروع کی گئی تھیں۔۔۔

شائستہ بیگم کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔اسی وجہ سے سارے انتظامات عشرت بیگم اور عالیہ بیگم دیکھ رہی تھیں۔۔۔ملازمین اپنے اپنے کاموں میں صبح سے لگی ہوئی تھیں۔۔۔

"تم دونوں یہاں کیوں کھڑی ہو۔۔۔؟؟اوپر کی صفائی ہو چکی ہے۔۔۔اب کچن میں جا کر کام دیکھو۔۔۔"

سیڑھیوں کے قریب کھڑی دو ملازمین کو دیکھ عشرت بیگم نے دور سے ہی خفگی بھرے انداز میں آواز لگائی تھی

اس حویلی میں کنیز کی ایک بہت قریبی سہیلی بھی کام کرتی تھی۔۔۔ جس کے ذریعے اس نے عنادل کی بات مانتے ان دونوں کی وہاں انٹری کروادی تھی۔۔۔

اس گھر میں لاتعداد ملازمین تھیں۔۔۔جو شائستہ بیگم کی اجازت پر کی رکھی جاتی تھیں۔۔ مگر اس وقت ان کی طبیعت بہت زیادہ خراب

تھی۔۔۔یہی وجہ تھی کہ کسی نے ان دونوں پر غور نہیں کیا تھا۔۔۔

کنیز کی دوست نورین نے سب کو یہی بتایا تھا کہ یہ دونوں نئی ملازمین تھیں جو شائستہ بیگم نے ہی رکھی تھیں۔۔

شائستہ بیگم اس وقت جس حالت میں تھیں۔۔۔انہیں تو اپنا ہوش نہیں تھا۔۔۔انہیں یہ بات کہاں یاد رہتی۔۔۔

عنادل اور کنیز نے اپنا چہرا چادر سے ڈھانپ رکھا تھا۔۔۔وہاں اکثر ملازمین کے حلیے ایسے ہی تھے۔۔

عنادل بھی اس وقت ملازمین کے حلیے میں ہی تھی۔۔۔لیمن کلر کی سادہ سے سوٹ میں کڑھائی والی بڑی سے سیاہ شال اوڑھے اس کا

مقصد صرف اور صرف زہران عالم نیازی کے کمرے تک پہنچنا تھا۔۔۔

آگے جو ہوتا دیکھا جاتا۔۔۔اسے اپنی ذہانت پر پورا بھروسہ تھا۔۔۔ وہ اس شخص کو راضی کر سکتی تھی۔۔۔

اس نے انجم کے کہنے میں آکر غلط راستہ نہیں چنا تھا۔۔وہ نہ تو کسی کو اپنی محبت کی جال میں پھنسا کر اس کی زندگی خراب کرنا چاہتی تھی اور نہ ہی خود ایسی کسی فضولیات میں پڑنا چاہتی تھی۔۔

جس میں بربادی کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔اوپر سے جس کے ساتھ یہ سب کرنے کو کہا گیا تھا۔۔۔وہ کوئی اور نہیں زہران عالم نیازی

تھا۔۔۔جس خاندان سے وہ کسی بھی طرح کا کوئی رشتہ نہیں رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

ان لوگوں کی کم ظرفی وہ عالیہ پھوپھو کی صورت دیکھ چکی تھی۔۔۔ آج اتنے عرصے بعد اس نے انہیں دیکھا تھا۔۔جو بالکل بدل گئی تھیں۔۔۔ان کے چہرے پر کسی بھی قسم کی شادابی یا خوشی کے آثار تک نہیں تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وج ملیحہ کو بھی روکتی تھی۔۔۔

ان راستوں پر اذیت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔

وہ ابھی اسی بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔جب اس کی نظر سیڑھیاں اتر کر نیچے آتی وردہ پر پڑی تھی۔۔۔۔اسے احمد نے کی

وردہ کی تصویر دکھائی تھی۔۔۔ورنہ اتنے سالوں سے انہوں نے تو ایک دوسرے کو دیکھا بھی نہیں تھا۔۔۔

"وردہ۔۔۔"

عنادل کی پکار پر وردہ نے حیرت سے اس نقاب میں چھپی ملازمہ کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ملازمین میں سے کوئی بھی انہیں نام سے نہیں پکارتا تھا۔۔

جبکہ نگاہیں تو اس ملازمہ کے دودھیا ملائم ہاتھوں کو دیکھ کر ہی مشکوک ہوئی تھیں۔۔۔اتنا صاف ہاتھ تو کام کرنے والے نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔

"میں عنادل ہوں وردہ۔۔۔تمہارے ماموں کی بیٹی۔۔۔ مجھے تمہاری مدد چاہیے۔۔۔"

عنادل کی بات سنتے وردہ کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئی تھیں۔۔۔

"آپ یہاں کیا کر رہی ہیں۔۔۔؟؟"

وردہ نے احمد سے عنادل کے بارے میں بہت کچھ سن رکھا تھا۔۔

"آپ چلیں میرے روم میں۔۔۔"

وردہ عنادل کے اشارے پر بظاہر نارمل بے ہیو کرتی اسے اپنے ساتھ آنے کا اشارہ کرتی اوپر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔اس کا

اور تانیہ کا مشترکہ کمرہ تھا۔۔۔ تانیہ بیڈ پر بیٹھی اپنے نوٹس بنا رہی تھی۔۔۔

اسے حواس باختہ سا اندر آتا دیکھ وہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا تمہیں۔۔۔؟؟"

مگر اگلے ہی پل اس کی حیرت میں مزید اضافہ اس وقت ہوا تھا۔۔

جب ملازمہ اندر آتے دروازہ اندر سے لاک کر گئی تھی۔۔

"کک کون ہے یہ۔۔۔؟؟"

تانیہ بھی اپنی جگہ سے اٹھ آئی تھی۔۔۔جب عنادل نے اپنے چہرے سے شال ہٹادی تھی۔۔اسے دیکھتے ان دونوں کے لبوں سے بے ساختہ ستائشی بھرے انداز میں واؤ نکلا تھا۔۔۔

عنادل گردیزی کے بہت چرچے سن رکھے تھے انہوں نے یہاں کی آس پاس کی خواتین سے۔۔مگر اسے دیکھنے کا اتفاق آج ہوا تھا۔۔۔

"آپ کتنی خوبصورت ہیں۔۔۔؟؟"

وردہ اس سے ملتے ہوئے مسکراتے لہجے میں بولی تھی۔۔۔تانیہ کو بھی وہ اپنا تعارف کروا چکی تھی۔۔

اس کا انداز بھی وردہ جیسا ہی تھا۔۔۔ان کا ہمیشہ بہت دل چاہتا تھا

اپنے ننھیال والوں سے ملنے کا۔۔

"مگر آپ اس طرح یہاں۔۔۔؟؟؟"

اس سے ملنے کی بعد ان دونوں نے پہلا سوال یہی کیا تھا۔۔۔جس پر

ءں ماول نے انہیں

سب بتا دیا تھا۔۔۔جو سن کر ان دونوں کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔

"آپ کیا کہہ رہی ہیں۔۔۔؟؟زہران بھائی سے ملنا چاہتی ہیں

آپ۔۔۔؟؟ایسا نا ممکن ہیں۔۔۔ایک نیا فساد کھڑا ہو جایے گا۔۔۔

آپ پھنس جائیں گی۔۔۔"

ان دونوں نے اسے روکنے اور سمجھانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ عنادل تھی۔۔۔جو ٹھان لیتی تھی وہ کر کے رہتی تھی۔۔۔

اس شخص سے بات کرنے کے علاوہ اپنی بہن تک پہنچنے کا اور کوئی حل نظر نہیں آرہا تھا اسے۔۔۔

عنادل کے کہنے پر وردہ اسے سب کی نگاہوں سے بچاتے زہران کے کمرے تک چھوڑ آئی تھی۔۔۔وہ اس وقت گھر پر نہیں تھا۔۔۔مگر کسی بھی وقت آسکتا تھا۔۔

عنادل اس کے کمرے میں سانسیں روکے بیٹھی اس کا انتظار کر رہی تھی۔۔اس نے اتنا بڑا رسک تو لے لیا تھا۔۔ مگر اس کے نتائج بہت زیادہ خطرناک ہو سکتے تھے۔۔۔

زہران کے کمرے میں کسی کو بھی آنے کی اجازت نہیں تھی۔۔۔

اسی وجہ سے وہ ایک جانب کھڑی تھوڑے سے سکون میں تھی۔۔

اس کا دل خوف کے عالم میں دھڑک رہا تھا۔۔جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا۔۔

کمرے میں نیم تاریکی پھیلی ہوئی تھی۔۔۔وہ اپنے دھیان میں کمرے میں داخل ہوتا فون پر بات کر رہا تھا۔۔۔عنادل کو اس کا ہیولا اس وقت بہت زیادہ خوفناک لگا تھا۔۔

دھڑکنیں منجمد ہوتی محسوس ہوئی تھیں۔۔۔اس نے جیسے ہی لائٹ آن کرنے کے لیے ہاتھ سوئچ بورڈ پر رکھا۔۔عنادل کی سانسیں رک چکی تھیں۔۔۔وہ آنکھیں میچے کھڑی تھی۔۔

"آج شام ملاقات کر لیتے ہیں اس حوالے سے فرید صاحب۔۔۔ مجھے اس پارٹی کے خاص لوگ اپنی طرف چاہیں۔۔۔یہ الیکشن کسی بھی قیمت پر ہمارے ہاتھ میں ہی ہونا چاہیے۔۔۔"

وہ فون بند کرتا جیسے ہی مڑا سامنے کھڑی ملازمہ کو دیکھ اس کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔۔وہ چہرے کو نقاب سے ڈھکے آنکھیں میچے کھڑی اس وقت اپنی سانسیں بھی روکے ہوئے تھی۔۔

زہران اپنے کمرے میں کسی کو اس طرح سے آنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔

"کون ہو تم؟؟؟ کیا کر رہی ہو میرے کمرے میں۔۔۔؟؟"

وہ اتنی اونچی آواز میں دھاڑا تھا کے عنادل کی رنگت مارے خوف کے سفید پڑ چکی تھی۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بول پاتی۔۔۔وہ دروازے کی جانب بڑھتا اونچی آواز میں شائستہ بیگم کو پکار چکا تھا۔۔۔۔

اس کے چہرے کی ناگواری بتا رہی تھی کہ اسے اپنے کمرے میں کسی عورت کی موجودگی کس قدر ناگوار گزری تھی۔۔۔

اگر اس وقت سب لوگ یہاں آجاتے تو اس نے پکڑے جانا تھا۔۔۔ اس کے بعد اس کے خاندان کو مزید کا طرح سے بدنام کیا جاتا۔۔یہ بات وہ اچھے سے جانتی تھی۔۔

وہ تیزی سے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ۔۔۔؟؟میری بات تو سن لیں۔۔"

دروازے کو بند کرتے وہ اسے اندر سے لاک کر چکی تھی۔۔ جبکہ زہران حیرت زدہ سا کھڑا اس لڑکی کی یہ جرات اور بہادری دیکھ رہا تھا۔۔۔شاید وہ جانتی نہیں تھی اس کے سامنے کون کھڑا تھا۔۔۔

"دیکھیں میری بات سنیں۔۔۔پلیز میں یہاں آپ سے بات کرنے آئی ہوں۔۔۔ آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچانا چاہتی۔۔مجھے مدد چاہیے آپ سے۔۔۔"

عنادل اس کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔۔۔دروازے سے کمر ٹکائے وہ اچھی خاصی گھبرا چکی تھی۔۔۔اس کا چہرا ابھی بھی نقاب سے ڈھکا ہوا تھا۔۔

مگر اس کے حیسن نین سیاہ شال سے جھانکتے غلافی پلکوں سے ڈھکے بے پناہ حسین لگ رہے تھے۔۔اس کی عادت تھی وہ ہمیشہ اپنی آنکھوں میں کاجل ڈال کر رکھتی تھی۔۔۔جو اس کی آنکھوں کی خوبصورتی کو چار چاند لگا دیتا تھا۔۔

سامنے ملازمہ کے حلیے میں کھڑی لڑکی اس کے سامنے ہاتھ جوڑے ہوئے تھی۔۔۔زہران عالم نیازی ان جڑے ہاتھوں کو دیکھتا اس پل اس کی بات سننے کو تیار ہو گیا تھا۔۔

ان جڑے ہاتھوں کے دائیں ہاتھ میں شہادت کی انگلی میں پہنی سیاہ رنگ اس کی نگاہوں کو منجمد منجمد کر گئی تھی۔۔۔

"کون ہو تم۔۔۔؟؟"

باہر اب دروازہ ناک ہو رہا تھا۔۔۔اس کا شور سب تک پہنچ چکا تھا۔۔۔جس کہ وجہ سے اب سب ہی پریشانی کے عالم میں باہر موجود تھے۔۔۔مگر اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر کچھ دیر بعد باہر خاموشی چھا گئی تھی۔۔۔۔

زہر ان کی نگاہیں اس کی نگاہوں سے ٹکراتی اس کی گھبراہٹ میں مزید اضافہ کر گئی تھیں۔۔

اس کے جڑے ہاتھ ہولے ہولے لرز رہے تھے۔۔اسے اس شخص کی آنکھوں سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ پیچھے ہٹتا صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔اسے حیرت ہو رہی تھی کہ یہ کون سر پھری لڑکی تھی جو اپنے انجام سے بے پرواہ ہو کر یہ انتہائی قدم اٹھا کر اس کے بیڈ روم میں پہنچ چکی تھی۔۔۔

کہیں نہ کہیں اس کا دماغ بات کہ تہہ تک پہنچ بھی چکا تھا۔۔۔

"میرا نام عنادل گردیزی ہے۔۔۔"

عنادل نے بتایا تھا۔۔۔جبکہ اسی پل مقابل نے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔اپنے نام پر اس کی آنکھوں میں ناگواریت بڑھتی دیکھی تھی عنادل نے۔۔۔

جس بات نے اسے عجیب سے احساسات سے دوچار کیا تھا۔۔۔

"گردیزی خاندان کے مرد ویسے تو بڑے غیرت مند بنتے ہیں۔۔۔

مگر ان کا کنٹرول اپنے گھر کی عورتوں پر بھی نہیں ہے۔۔۔"

زہران نے سیگریٹ کا دھواں چھوڑتے لبوں پر زہر خند مسکراہٹ سجائے کہا تھا۔۔۔

اس کی یہ بات عنادل کو آگ لگا گئی تھی۔۔۔ مگر بہت مشکل سے اس نے اپنی مٹھیوں کو میچتے خود پر ضبط کیا تھا۔۔۔

زہران نیازی نے ان جڑے ہاتھوں کو بند مٹھیوں میں جکڑتے بھی دیکھا تھا۔۔

اس کی طلسماتی سیاہ نگاہوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔

"میرے گھر والے یہ بات نہیں جانتے کہ میں یہاں ہوں۔۔۔"

عنادل کو دھویں سے الرجی تھی۔۔۔اس کے سیگریٹ ہے دھوئیں سے وہ کھانسنے لگی تھی۔۔۔

"وہی تو کہہ رہا ہوں۔۔۔کیسے بے غیرت ہیں جو یہ بھی نہیں جانتے ان کی بیٹی اس وقت ان کے دشمن کے بیڈ روم میں اس کے سامنے کھڑی ہے۔۔۔"

اسے کھانستے دیکھنے کے باوجود بھی زہر ان کی صحت پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا۔۔۔وہ اب بھی سیگریٹ پی رہا تھا۔۔۔

اس کی باتیں عنادل کا خون کھولا رہی تھیں۔۔۔اگر وہ اس شخص کے سامنے بے بس نہ ہوتی تو اس کا منہ توڑ دیتی۔۔۔لحاظ کرنا تو عنادل گردیزی نے بھی نہیں سیکھا تھا۔۔۔

"دیکھیں میری بات سنیں۔۔۔میں یہاں صرف آپ سے بات کرنے آئی ہوں۔۔۔میری آپ سے ایک بار بات بھی ہو چکی ہے۔۔۔"

عنادل نے اپنے غصے پر قابو پاتے اس سے بات کا آغاز کیا تھا۔۔۔

"تم نے بات کی تھی اور میں نے تمہیں بتایا تھا کہ شریف عورتوں کو زیب نہیں دیتا غیر مردوں سے بات کرنا۔۔اس کے باوجود تم یہاں پہنچ گئی۔۔۔اس کا کیا مطلب بنتا ہے۔۔۔"

زہران نیازی کے بارے میں اس نے اب تک جو کچھ سنا تھا وہ بالکل ٹھیک لگ رہا تھا۔۔وہ اس کی کوئی بات سننے کو بھی تیار نہیں تھا۔۔۔

اسے بے عزت ہی کیے جا رہا تھا۔۔۔۔

عنادل کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔

"میری بات سنیں پلیز آپ۔۔۔مجھے آپ کو اپنا کریکٹر سرٹیفکیٹ بالکل بھی نہیں دینا۔۔۔آپ مجھے جیسی عورت بھی سمجھتے ہیں آپ کی

مرضی۔۔۔میں یہاں آپ سے ریکویسٹ کرنے آئی ہوں کہ مجھے میری بہن سے ملوادیں ایک بار۔۔۔میں جانتی ہوں وہ آپ کے پاس ہے۔۔۔آپ پلیز ایک بار مجھے اس سے ملوادیں۔۔۔

میں آپ کا یہ احسان زندگی بھر نہیں بھولوں گی۔۔۔"

ءں عادل نے اس کی باتوں پر صبر کے گھونٹ بھرتے اپنی بات رکھی تھی۔۔۔جو سنتے اب کی بار زہران نیازی نے بہت غور سے اس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو ابھی بھی دروازے کے ساتھ لگی کھڑی۔۔۔اس کی منت کر رہی تھی۔۔۔اس کے ہاتھ اب بھی جڑے ہوئے تھے۔۔۔

"تمہاری بہن بالکل محفوظ ہے۔۔۔اس کو کچھ نہیں ہوا۔۔۔۔میں ان دونوں سے کسی کو نہیں ملوا سکتا۔۔۔"

زہران نیازی نے جلا ہوا سیگریٹ ایش ٹرے میں پھینکتے دوبارہ سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔جبکہ عنادل بار بار کھانس رہی تھی۔۔۔اس کا سر بھی چکرانے لگا تھا۔۔

نقاب کی وجہ سے ویسے ہی ٹھیک سے سانس نہیں آرہی تھی۔۔۔مگر وہ اس شخص کے سامنے اپنا چہرا بھی نہیں دکھانا چاہتی تھی۔۔۔وہ اسے بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔۔

عنادل کو اس کی نگاہوں سے خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔

وہ دروازے کے ساتھ بالکل چپک کر کھڑی تھی۔۔۔

"آپ پلیز اسے مت پیئں۔۔۔میرا دم گھٹ رہا ہے اس سے۔۔۔"

عنادل کی بات پر اس کی بھنویں تن گئی تھیں۔۔۔

"ایکسکیوزمی۔۔۔یہ میرا کمرا ہے۔۔۔۔دم گھٹ رہا ہے تو یہاں سے نکل جاؤ۔۔۔"

زہران کی بات پر عنادل نے تاسف بھری نگاہوں سے اس گھمنڈی انسان کو دیکھا تھا۔۔۔جس کے چہرے پر زرا سا بھی رحم نہیں تھا۔۔۔

اس کا کھاں س کھاں س کر برا حال ہو چکا تھا۔۔۔ آنکھوں سے بہتے پانی کی وجہ سے کاجل بھی بہہ آیا تھا۔۔۔ زہران کی نگاہیں ان آنکھوں کی دلکشی پر کئی بار الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔۔

وہ آنکھیں بہت مغرور سی لگی تھیں۔۔۔ جن میں اس وقت التجاء بھی بچ رہی تھی۔۔

مگر اس شخص کو زرا سا افسوس بھی نہیں ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اسے ملیحہ سے ملوانے کے لیے بھی نہیں مان رہا تھا۔۔۔

زہران اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔۔ عنادل کی آنکھوں میں خوف ابھرا تھا۔۔۔ وہ سیگریٹ ہاتھ میں اب بھی پکڑے ہوئے تھا۔۔۔

عنادل نے نقاب کے اوپر سے اپنے ناک پر ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"تم جانتی ہو زہران عالم نیازی اپنے دشمنوں کو بہت اچھے سے پہچانتا ہے۔۔۔اسی لیے آج تک دشمنوں کو کبھی آگے نہیں نکلنے دیا خود سے۔۔۔۔"

زہران عالم نیازی کی باتیں عنادل کو خوفزدہ کر رہی تھیں۔۔۔وہ اس کے بہت قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس کی مقناطیسی نگاہیں عنادل کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

"پلیز دور رہ کر بات کرو۔۔۔"

وہ پھر سے بری طرح سے کھانسنے لگی تھی۔۔۔

مگر زہر ان دور ہونے کے بجائے اس کی چادر کو اپنی مٹھی میں جکڑ گیا تھا۔۔۔عنادل نے نگاہیں اٹھاتے خوفزدہ انداز میں اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اس کی آنکھوں میں اس وقت موت کا سا سناٹا تھا۔۔۔۔

وہ اس کی شال کمر سے ہٹاتا اس پر بندھے اس کے پرس سے پسٹل نکال چکا تھا۔۔۔جبکہ عنادل اس کا چہرا اس وقت خوف اور اس شخص کی اس جارحانہ حرکت پر مارے خفت جب سرخ ہوا تھا۔۔

اس کو اندازہ نہیں تھا یہ شخص ایسا کرے گا۔۔۔

"یہ مجھے مارنے کے لیے لائی تھی۔۔۔۔"

اس کے جبڑے کو اپنی آہنی گرفت میں جکڑتا وہ پسٹل اس کی گردن پر رکھ گیا تھا۔۔۔عنادل نے گھبرا کر اپنی شال کو ہاتھ رکھتے نقاب کو اترنے سے بچایا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے درد کے مارے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

یہ شخص اتنی زیرک نگاہ رکھتا تھا اسے بالکل بھی اندازہ نہیں تھا۔۔۔

عنادل کا دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔اسے لگ رہا تھا یہ شخص کسی بھی وقت اس پر گولی چلا دے گا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔یہ میں صرف اپنی حفاظت کے لیے لائی تھی۔۔"

عنادل نے لرزتی آواز میں کہا تھا۔۔۔اس شخص کے خطرناک تیور بتا رہے تھے کہ وہ اس پر اب اعتبار کرنے والا نہیں تھا۔۔۔

عنادل کو اپنا جبڑا ٹوٹتا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔اس کے ہاتھ کی مضبوط انگلیاں اسے اپنے گالوں میں چبھتی محسوس ہو رہی تھیں۔۔

"آہ۔۔۔مجھے درد ہو رہا ہے۔۔۔چھوڑو مجھے۔۔۔"

عنادل کی گردن پر پسٹل بہت زور سے دبا ہوا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو نکل کر چادر میں جذب ہو رہے تھے۔۔۔

اس کی درد کے مارے جان نکل رہی تھی۔۔۔۔

"سچ بتاؤ۔۔۔؟؟ نوریز گردیزی نے بھیجا ہے تمہیں یہاں۔۔۔۔"

زہران نیازی اس کی بات ماننے کو تیار ہی نہیں تھا۔۔۔جبکہ عنادل کی سانسیں اب پوری طرح سے اٹک چکی تھیں۔۔

یہ شخص اس بات کا نجانے کتنا بڑا فساد کھڑا کر سکتا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔۔قسم سے کسی نے نہیں بھیجا میں خود آئی ہوں یہاں۔۔۔تایا سائیں کچھ نہیں جانتے اس بارے میں۔۔۔"

عنادل کی بات پر اب کی بار وہ اسے اپنی بے رحم گرفت سے آزاد کرتا پیچھے ہٹ گیا تھا۔۔۔جبکہ عنادل نے جلدی سے اپنا گرتا نقاب درست کیا تھا۔۔۔۔وہ گہرے گہرے سانس لیتی وہیں نیچے بیٹھ گئی تھی۔۔

اس کی سانسیں بحال نہیں ہو پا رہی تھیں۔۔۔پورے کمرے میں کھڑکیاں دروازے بند ہونے کی وجہ سے دھواں پھیل چکا تھا۔۔۔۔

اسے سانس لینے میں دشواری پیش آ رہی تھی۔۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر زہران کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اس وقت اس کی جانب سے رخ موڑے کھڑا تھا۔۔۔

اس کی چوڑی پشت کو انتہائی نفرت بھری نگاہوں سے گھورتے عنادل بہت کوشش کے باوجود اپنے حواسوں پر قابو نہیں رکھ پائی تھی۔۔۔اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ بے ہوش ہو کر وہیں گر گئی تھی۔۔۔

زہران عالم نیازی نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو وہیں دروازے کے پاس اوندھے منہ گری ہوئی تھی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اس جانب بڑھتا جب اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔ بہت اہم نمبر سے یہ کال آرہی تھی۔۔۔

جو خبر دوسری جانب سے اسے دی گئی تھی وہ سنتے اس کے چہرے پر غضبناکی بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔آنکھوں میں خون اترا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"انجم دیکھو بچی کو۔۔۔پتا نہیں اچانک سے کیا ہو گیا ہے۔۔۔بہن کی اتنی ٹینشن لے رکھی ہے۔۔۔نہ کچھ ٹھیک سے کھا رہی ہے نہ پی رہی ہے۔۔۔"

صبیحہ بیگم انجم کو لیے عنادل کے کمرے میں جاتے پریشانی کے عالم میں بولی تھیں۔۔۔جبکہ انجم بھی اپنی جگہ حیران تھی۔۔۔صبح تک تو عنادل بالکل ٹھیک تھی۔۔۔اچانک اسے کیا ہوا تھا۔۔

روم میں آیت اور صدف چچی عنادل کے پاس کھڑی تھیں۔۔۔

عنادل کو ایسے ہی بے سدھ پڑا دیکھ وہ دونوں ہی بہت پریشان نظر

آرہی تھیں۔۔۔وہ صبح سے کمرہ بند کیے اندر پڑی تھی۔۔۔کنیز بھی آج چھٹی لے کر گئی تھی اپنے گھر۔۔۔

مغرب تک اسے باہر نہ نکلتے دیکھ سب کو اس کی فکر لاحق ہوئی تھی۔۔۔آیت اس کے روم کا دروازہ اندر سے لاک دیکھ صبیحہ بیگم کے کہنے پر چابیاں لیتے دروازہ کھول گئی تھی۔۔۔

جب سامنے اسے بیڈ پر بے ہوشی کی حالت میں پڑا دیکھ سب کا ہی پریشانی سے برا حال ہوا تھا۔۔

"آپ فکر مت کریں میں دیکھتی ہوں۔۔۔"

انجم عنادل کے پاس بیٹھتی اس کا چیک اپ کرنے لگی تھی۔۔۔

"فکر کرنے کی بات نہیں ہے بھابھی عنادل اپنا خیال نہیں رکھ رہی اتنے وقت سے۔۔۔اسی وجہ سے یہ حالت ہو گئی۔۔۔میں نے انجکشن دے دیا ہے۔۔کچھ دیر میں ہوش آ جایئے گا۔۔میں عنادل کے پاس ہوں جب تک اسے ہوش نہیں آتا۔۔۔"

انجم نے ان سب کو تسلی دیتے وہاں سے بھیج دیا تھا۔۔جبکہ اس کی نگاہیں عنادل کے چہرے سے الجھ کر رہ گئی تھیں۔۔اس کی گردن پر موجود نشان بھی وہ دیکھ چکی تھی۔۔دودھیا شفاف جلد پر پڑا زرا سا نشان بھی واضح ہو جاتا۔۔

ایک ایک کر کے سب وہاں سے جا چکی تھیں۔۔۔ مگر انجم کو تو عنادل کے وجود سے اٹھتی اس جانی پہچانی مہک نے انجم کو پاگل کر دیا تھا۔۔۔ وہ بے چینی کے عالم میں اس کے ہوش میں آنے کا انتظار کر رہی تھی۔۔

کافی دیر بعد کہیں جا کر عنادل کے وجود میں حرکت محسوس ہوئی تھی۔۔

"عنادل۔۔۔ آنکھیں کھولو۔۔۔"

اس کا گال تھپتھپاتے انجم نے اس کو پکارا تھا۔۔۔عنادل نے آنکھیں نہیں کھولی تھیں۔۔۔مگر اس کے چہرے پر عجیب خوف بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔

"عنادل کیا ہوا تمہیں۔۔۔؟؟"

انجم کو اس سے زیادہ خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔اسے اپنے قریب دیکھ عنادل اٹھتے اس کے سینے سے آن لگی تھی۔۔۔

"عنادل کیا ہوا۔۔؟؟تم کہیں گئی تھی کیا۔۔۔؟؟"

انجم اسے اپنے ساتھ لگائے پوچھ رہی تھی۔۔۔کسی انجانے خوف سے اس کا دل ہول رہا تھا۔۔

"خالہ جانی وہ۔۔۔۔؟؟"

عنادل کی آنکھوں سے آں سو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"عنادل میرا دل گھبرا رہا ہے۔۔۔بتاؤ مجھے کیا ہوا ہے تمہارے ساتھ۔۔۔۔"

انجم اسے خود سے جدا کرتی اس کا چہرا دونوں ہاتھوں میں تھامتے فکر مندی سے بولی تھی۔۔۔عنادل نے خوفزدہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ ہولے ہولے لرز رہی تھی۔۔۔

"خالہ جانی وہ۔۔۔۔؟؟"

عنادل نے کانپتی ہوئی آواز میں بولنا چاہا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اس کی سماعتوں میں وہ بے رحم آواز گونجی تھی۔۔

"اگر اس بارے میں کسی کو بھی کچھ بتایا تو یاد رکھنا تمہارے خاندان کے مرد گھر سے نکلنے کے قابل نہیں رہیں گے۔۔۔"

اس کا سرد زہریلا لہجہ عنادل کی سماعتوں میں اب بھی گونج رہا تھا۔۔۔۔

"عنادل خدا کے لیے کچھ بولو۔۔۔میرا دل بیٹھا جا رہا ہے۔۔۔۔"

انجم کی بے قراری ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔۔۔

عنادل پر گزرے چند لمحوں میں جو قیامت گزر چکی تھی۔۔۔اسے خود کو سنبھالنے میں اچھا خاصا وقت لگا تھا۔۔۔

"کک کچھ نہیں خالہ جانی۔۔۔مجھے پتا نہیں چلا اچانک کیا ہوا مجھے۔۔۔مجھے اپنا دم گھٹتا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔میں بہت زیادہ ڈر گئی تھی۔۔۔ملیحہ کی بہت زیادہ یاد آ رہی تھی۔۔۔"

عنادل کی بات پر انجم نے جانچتی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

عنادل جیسی لڑکی صرف خواب سے اتنا ڈر گئی تھی۔۔۔یہ بات اس کی سمجھ میں نہیں آئی تھی۔۔۔

مگر اس وقت اس نے مزید کوئی سوال نہیں کیا تھا۔۔۔وہ اسے واپس بیڈ پر لیٹاتی اس کے اوپر کمبل درست کر گئی تھی۔۔۔

"ریسٹ کرو عنادل۔۔۔ڈرنے کی ضرورت نہیں ہے میں تمہارے ساتھ ہوں۔۔۔"

اس کے چہرے پر بکھرے بالوں کو ہاتھ سے درست کرتے اس نے کہا تھا۔۔۔عنادل بنا کچھ بولے آنکھیں میچ گئی تھی۔۔

وہ اس وقت تنہائی چاہتی تھی۔۔۔مگر دل بھی خوف سے کانپ رہا تھا۔۔۔

اس نے اس طرح سے سوچا بھی نہیں تھا کہ اس کی اس حرکت کا یہ انجام بھی نکلے گا۔۔۔۔وہ شخص اس کے ساتھ ایسا کر جائے گا۔۔۔

انجم خاموشی سے اس کے چہرے پر پھیلے کرب کے تاثرات دیکھ رہی تھی۔۔۔عنادل کا کہنا تھا وہ ملیحہ کی وجہ سے پریشان تھی۔۔۔مگر بات کچھ اور ہی تھی۔۔۔جو وہ اسے نہیں بتانا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس کے قریب سے انجم کو جو مہک محسوس ہو رہی تھی وہ اسے پہچاننے میں دھوکا کر ہی نہیں سکتی تھی۔۔

ہاسپٹل میں ایمرجنسی ہونے کی وجہ سے اسے واپس جانا پڑا تھا۔۔۔مگر اس کی تسلی ابھی بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔اسے لگ رہا تھا کچھ تو شدید گڑبڑ ہوئی ہے۔۔

عنادل کا انداز نارمل بالکل بھی نہیں تھا۔۔

انجم کے جانے کے بعد عنادل اپنی جگہ سے اٹھتی دروازہ بند کر گئی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ دروازے کی ساتھ ٹیک لگا کر نیچے بیٹھتی پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

"آپا۔۔۔ آپ کی وجہ سے میں نے اپنی زندگی برباد کر لی۔۔۔ اگر اس بارے میں کسی کو بھی پتا چل گیا تو۔۔۔ کوئی مجھ پر یقین نہیں کرے گا۔۔۔ یہ کیا کیا میں نے۔۔۔ اتنی کمزور تو نہیں تھی میں۔۔۔ اتنا غلط قدم کیسے اٹھا گئی میں۔۔۔۔"

اس کی آنکھوں سے بار بار وہ بھیانک لمحے نہیں جا رہے تھے۔۔۔

جب وہ شخص اسے اپنی حویلی سے اٹھوا کر کسی نامعلوم جگہ پر لے گیا تھا۔۔۔

اسے پتا ہی نہیں چلا تھا کہ وہ کب اپنے حواس کھوتی وہاں گر گئی تھی۔۔

اسے جب ہوش آیا تو اس نے اپنے آپ کو کسی انجان جگہ پر پایا تھا۔۔۔اس کی نظر اپنے قریب بیٹھی کنیز پر تھیں۔۔۔

"کنیز یہ ہم لوگ کہاں پر ہیں اس وقت؟ تم رو کیوں رہی ہو۔۔۔۔؟؟"

عنادل نے اس کی جانب دیکھتے حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔یہ کمرا زہران نیازی کے کمرے جتنا شاندار نہیں تھا۔۔۔۔

مگر کچھ کم بھی نہیں تھا۔۔۔عنادل اٹھ کر بیٹھتے کنیز کو روتے دیکھ پریشان ہوئی تھی۔۔

"بی بی جی۔۔۔۔زہران عالم نیازی بہت ظالم انسان ہیں۔۔۔میں نے آپ بتایا تھا وہ کسی کو نہیں بخشتے اور ہمارے علاقے والوں سے تو بہت زیادہ نفرت کرتے ہیں وہ۔۔۔"

کنیز کی بات پر عنادل نے الجھی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کنیز تم یہ کیا کہہ رہی ہو۔۔۔؟؟ہم کہاں ہیں اس وقت۔۔۔؟؟"

عنادل اپنی جگہ سے اٹھتے دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جسے باہر سے لاک دیکھ اس نے پلٹ کر کنیز سے پوچھا تھا۔۔۔

"ہم اس وقت زہران سائیں کے قبضے میں ہیں۔۔۔وہ بہت زیادہ غصے میں ہیں بی بی جی۔۔۔انہوں نے فضل بخش کو بھی بہت مارا ہے۔۔۔بی بی جی وہ مجھے بھی مار دیں گے۔۔۔وہ سمجھ رہے ہیں ہم سب مل کر پلاننگ کے ساتھ ان کی حویلی میں انہیں مارنے کے لیے گھسے تھے۔۔۔"

کنیز نے اس کے قریب آن کھڑے ہوتے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

"یہ کیا کہہ رہی ہو تم۔۔۔؟؟ وہ ایسا کیوں کہہ رہا ہے۔۔۔؟؟ جب ایسی کوئی بات ہی نہیں ہے۔۔ تمہیں فکر نہ کرو ایسا کچھ نہیں ہو گا۔۔۔"

عنادل خود بھی ڈر چکی تھی۔۔۔ مگر ساتھ اسے تسلیاں بھی دے رہی تھی۔۔۔

"بی بی جی بہت مشکل ہے ہمارا بچ کر یہاں سے نکلنا۔۔۔ زہران سائیں بہت زیادہ غصے میں ہیں۔۔۔"

کنیز کی رنگت خوف سے زرد ہو رہی تھی۔۔۔اس کی بات سنتے ہی عنادل کے چہرے پر بھی اب پریشانی بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔۔

"کیا کر سکتا ہے وہ۔۔۔؟؟تم فکر مت کرو میں تمہیں اور تمہارے فضل بخش کو کچھ نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"

عنادل کو گھٹن محسوس ہونے لگی تھی۔۔۔

دل بھی خوف زدہ ہو چکا تھا۔۔۔ مگر وہ خود کو کمزور نہیں پڑنے دینا چاہتی تھی۔۔۔

"انہیں لگتا ہے کہ آپ نوریز سائیں کے کہنے پر انہیں مارنے آئی تھیں۔۔۔ وہ بہت زیادہ نفرت کرتے ہیں نوریز سائیں سے۔۔۔"

اس کی بات پر عنادل کے چہرے کی رنگت بدلی تھی۔۔۔وہ اس پسٹل کو احتیاطی تدابیر کے طور پر لائی تھی۔۔۔اس کو اچھی طرح سے چھپا رکھا تھا۔۔۔اسے اندازہ نہیں تھا کہ وہ ایسے پکڑ لے گا اسے۔۔۔

اور اس کا اتنا غلط مطلب نکالے گا۔۔۔۔

"تم اسے بلواؤ یہاں۔۔۔۔مجھے بات کرنی ہے اس سے۔۔۔۔تم سب کا کہنا تھا وہ بہت غیرت مند ہے۔۔اب کہاں گئی اس کی غیرت۔۔۔جب خود کسی کی بیٹی کو اغوا کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔"

عنادل رخ موڑے کھڑے بول رہی تھی۔۔اس بات سے انجان کے اس کی بات اندر داخل ہوتا زہران نیازی سن چکا تھا۔۔۔

"اللہ کا شکر ہے اب بھی تمہارے خاندان کے مردوں کی طرح بے غیرت نہیں ہوا۔۔۔جو خود گھر میں چوڑیاں پہن کر بیٹھ گئے ہیں۔۔ اور اپنی عورتوں کو دشمن کے آگے پیش کر کے ان کا خاتمہ کرنے کا یہ نیا حربہ ازمالیا ہے۔۔۔۔"

اس کے اشارہ کرنے پر کنیز کمرے سے نکل گئی تھی۔۔۔جبکہ عنادل اس کے سامنے کھڑی اسے غصے سے گھور رہی تھی۔۔۔

"دیکھو تم اپنی حد میں رہو۔۔۔میں اب مزید اپنے گھر والوں کے بارے میں غلط نہیں سنوں گی۔۔۔میں اس بارے میں کسی کو بھی بتا کر نہیں آئی۔۔۔اگر انہیں پتا ہوتا تو وہ مجھے روکتے۔۔ایسا کچھ نہ کرنے دیتے۔۔۔"

عنادل نے بنا اس سے خوف کھائے انگلی اٹھا کر اسے وارن کیا تھا۔۔

زہران نیازی نے دل جلاتی مسکراہٹ اس کی جانب اچھالی تھی۔۔۔

"میرا ایک بہت بڑا مسئلہ ہے۔۔۔میں ایسے کسی پر یقین نہیں کرتا۔۔۔مجھے تو یہی نظر آرہا ہے کہ تم مجھے مارنے کے لیے بھیجی گئی تھی۔۔۔دوست ہوں یا دشمن میں اپنے پاس سے کبھی کسی کو خالی ہاتھ نہیں لوٹاتا۔۔۔"

انگلی میں پہنی گول شیپ میں تراشے قیمتی پتھر کی رنگ کو گھماتے اس نے عنادل کے نقاب میں چھپے چہرے کو گھورا تھا۔۔۔وہ دشمنی اور دوستی دونوں میں بہت ایماندار تھا۔۔۔اس نے ابھی تک اس لڑکی کا چہرا نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اسے اپنے کمرے سے اٹھاتے وقت وہ اس کا چہرا بنا دیکھے چادر میں ڈھانپ گیا تھا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ بولتی اسے باہر سے کنیز کے رونے کی آوازیں آنے لگی تھیں۔۔۔ فضل بخش بھی چیخ رہا تھا۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہو تم ان کے ساتھ۔۔۔؟؟ خدا کا خوف کرو کچھ۔۔۔ مت کرو ایسا۔۔۔"

عنادل نے باہر جانا چاہا تھا۔۔۔ مگر دروازہ نہیں کھول پائی تھی۔۔۔

"میں کیسے یقین دلاؤں تمہیں۔۔۔ میں تمہیں مارنے نہیں آئی تھی۔۔ اگر تمہیں مارنے کا ارادہ ہوتا تو میری حویلی کے مرد کافی ہیں

اس کے لیے۔۔انہیں تم لوگوں کی طرح اگر چھپ کر دشمنیاں نبھانی ہوتیں اور دوسروں کی عزت پر ہاتھ ڈال کر انہیں بدنام کرنا ہوتا تو وہ یہ بھی کر گزرتے۔۔۔

مگر میری حویلی کے مرد اس طرح چوری چھپے کچھ نہیں کرتے۔۔۔ وہ دشمنیاں بھی ڈنکے کی چوٹ پر نبھاتے ہیں اور دوستیاں بھی۔۔۔

اور ویسے بھی اگر وہ اپنے غیرت کا بدلہ تم لوگوں پر حملہ کر کے اتارنے کا حق رکھتے ہیں۔۔تمہارے بھائی نے جو بے غیرتی کی ہے۔۔اس کا یہی جواب ہو سکتا ہے۔۔۔"

عنادل باہر ان کی دردناک چیخوں کی بڑھتی آوازوں پر ہول اٹھی تھی۔۔۔اسے اندازہ بھی نہیں ہوا تھا کہ وہ کیا بول گئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی باتیں مقابل کو آگ میں جھلسا کر رکھ گئی تھیں۔۔۔اس کی آنکھوں میں خون اتر آیا تھا۔۔۔

جو اس وقت عنادل دیکھ نہیں پائی تھی۔۔۔اس کا دھیان باہر کی جانب تھا۔۔۔

عنادل کو یہاں لانے کا فیصلہ اس نے اس وقت کیا تھا۔۔۔جب اسے عنادل کے بے ہوش ہونے کے بعد خبر ملی تھی کہ اس کی چچا شہباز نیازی کی گاڑی پر حملہ کیا گیا تھا۔۔۔بروقت گاڑی سے چھلانگ لگا

دینے سے ان کی بچت ہو گئی تھی۔۔۔ورنہ ان کی گاڑی کو پوری طرح سے تباہ کر دیا گیا تھا۔۔۔

جس کا یہی مطلب نکلتا تھا کہ انہیں مکمل ختم کرنے کے ارادے سے دشمن وہاں آئے تھے۔۔۔۔

زہران نیازی کو اپنے گھر کا ہر فرد نے پناہ عزیز تھا۔۔۔شہباز چچا تو اس کے بہت نزدیکی انسان تھے۔۔۔یہ خبر اسے پاگل کر کے رکھ گئی تھی۔۔۔وہ اس لڑکی کو اتنی آسانی سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔

اسے یہاں قید کرنے کا مقصد صرف کچھ وقت رکھنا تھا۔۔۔مگر اب وہ ارادہ بھی بدل چکا تھا۔۔۔

کیونکہ ابھی اسے خبر ملی تھی کہ جس وقت اس کے چچا پر حملہ ہوا تھا عین اسی وقت شہر سے آتے اس کی بابا عالم نیازی پر بھی قاتلانہ حملہ کیا گیا تھا۔۔اور عین اسی وقت یہ لڑکی بھی اس کے کمرے میں بھیجی گئی تھی۔

یہ سب اتفاق کیسے ہو سکتا تھا۔۔

ایک ساتھ ان سب کو مارنے کی کوشش کرتے ان کے خاندان کو ختم کرنے کی پوری پلاننگ کی گئی تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا گردیزی خاندان والے اپنی دشمنی میں کسی بھی حد تک جاسکتے تھے۔۔۔اپنی عورت کا استعمال کرنا ان کے لیے بڑی بات نہیں تھی۔۔۔زہران نیازی پر حملہ کرنا آسان کام نہیں تھا۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ وہ یہ طریقہ اپنا سکتے تھے۔۔۔

اس کا باپ اس وقت آئی سی یو میں پڑا زندگی اور موت کی جنگ لڑ رہا تھا۔۔۔اور وہ یہاں کھڑا تھا۔۔۔اس لڑکی کے سامنے۔۔۔

اگر دشمنی کا آغاز انہوں نے عورت سے کیا ہی تھا۔۔۔تو اسے انجام تک پہنچانا اب زہران نیازی کا کام تھا۔۔۔

اسے اپنے دشمنوں سے بے پناہ نفرت تھی۔۔۔اس کے کمرے میں اس لڑکی نے پہنچ کر بہت غلط کیا تھا۔۔ جس پر وہ زرا بھی پیشمان نہیں تھی۔۔وہ اب بھی اپنے گھر والوں کو ڈیفینڈ کر رہی تھی۔۔۔

ان کے حملے کو جسٹیفائی کر رہی تھی۔۔۔

"بے غیرتی صرف میرے بھائی نے نہیں کی۔۔۔تمہاری بہن بھی برابر کہ شریک ہے۔۔مجھے عزت ہمیشہ سے بہت عزیز رہی ہے۔۔۔۔چاہے وہ اپنی ہو یا دشمن کی۔۔۔ مگر جو خاندان اپنی ہی عورتوں کو پہلی دشمنی میں استعمال کرے اور پھر اپنی بدنامی اور مظلومیت کا ناٹک کر کے لوگوں کی ہمدردیاں بٹورے۔۔۔

ایسے خاندانوں کے ساتھ یہی ہونا چاہے کہ انہیں مزید بدنامی سے دوچار کر دیا جائے۔۔۔تاکہ رونے کے لیے ان کے پاس کوئی ٹھوس جواز بھی تو ہو۔۔۔"

اس کی جانب بڑھتے وہ اس کے ڈھکے ہوئے چہرے پر نگاہیں گاڑھے ہوئے تھا۔۔۔

"کک کیا مطلب ہے تمہارا۔۔۔؟؟میرے قریب مت آنا۔۔۔میں چھوڑوں گی نہیں تمہیں۔۔۔تم لوگ ہو ہی اسی قابل کے تمہیں مار دیا جائے۔۔مجھے اب سمجھ آ رہی ہے کہ تایا سائیں تمہارے اتنے

خلاف کیوں ہیں۔۔۔تم ہو ہی اسی قابل۔۔۔اگر تم نے مجھے زرا سا

ٹچ بھی کیا تو بتا رہی ہوں تمہاری زندگی برباد کر دوں گی۔۔۔

تم جیسا کمزور اور گھٹیا انسان نہیں دیکھا میں نے۔۔۔جو اپنی دشمنی

عورتوں کی عزت پر ہاتھ ڈال کر پوری کرتا ہے۔۔۔"

عنادل اسے غیرت دلانے کی کوشش کر رہی تھی تاکہ وہ اس کے

قریب آنے سے باز آجائے۔۔۔اسے چھوئے نہیں۔۔۔۔

مگر مقابل اس وقت جس قدر غصے میں ابل رہا تھا۔۔۔یہ ساری باتیں

اس کے غصے اور نفرت کو مزید ہوا دے گئی تھیں۔۔۔

اس کی غضبناکی کو بڑھا گئی تھیں۔۔

اس کی آنکھوں میں جلتی چنگاریاں اس پل عنادل کو بھی جلانے کے لیے تیار تھیں۔۔

وہ جو فیصلہ پہلے ہی کر چکا تھا۔۔اس میں نرمی برتنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا۔۔۔

"مجھے جانے دو یہاں سے۔۔۔"

عنادل کو اس کی آنکھوں سے اب خوف محسوس ہونے لگا تھا۔۔۔۔

اپنے بہت زیادہ بول جانے۔۔اور کچھ غلط ہو جانے کا خوف اسے اندر تک لرزا گیا تھا۔۔۔

اپنے غصے پر قابو پاتے اس نے اب کی بار اس سے درخواست کی تھی۔۔۔

وہ بس کسی بھی طرح اب باحفاظت یہاں سے نکل جانا چاہتی تھی۔۔۔اسے اس شخص کی آنکھوں کی رنگت بہت خطرناک لگ رہی تھیں۔۔۔

"مجھ سے نکاح کرنا ہو گا۔۔۔یہاں سے نکلنے کی قیمت یہی ہے۔۔۔"

اس نے سیگریٹ سلگھاتے بہت آرام سے اس کے سر پر بم پھوڑا تھا۔۔۔

"ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔۔"

عنادل اپنا غصہ ضبط کرتے بمشکل بولی تھی۔۔۔

"تو پھر باقی کی ساری زندگی اسی کمرے میں قید ہو کر گزار دو۔۔ تمہارے گھر والے جیسے ایک بیٹی کی بدنامی کا اشتہار لگوا کر اسے کیش کروا رہے ہیں۔۔۔ویسے ہی دوسری کے بارے میں بھی سب کے دماغ یہی خیال جائے گا اور اس پر بھی وہ ایسے ہی خود کو مزید مظلوم ظاہر کر کے۔۔۔۔

لوگوں سے ہمدردی کی بھیک مانگ لیں گے۔ تمہاری اپنی مرضی ہے۔۔ دیکھ لو تمہارا وہ غیرت مند تایا یہ بدنامی برداشت بھی کر پائے گا یا نہیں۔۔۔ کہیں یہ ایک اور بدنامی اس کی جان نہ لے جائے۔۔۔

پہلے ایک بیٹی کا الزام میرے بھائی پر ڈال رکھا ہے۔۔۔اب دوسری کا تو الزام ڈالنے والا بھی نہیں ملے گا اسے۔۔۔ کیونکہ یہاں میرے پاس اس نے تمہیں بھیجا یہ بات وہ مر کر بھی اپنی زبان پر نہیں لائے گا۔۔۔"

وہ شخص سفاکیت بھرے انداز میں بولتا اس پل عنادل کی رنگت متغیر کر گیا تھا۔۔

اس کے لہجے میں طنز واضح تھے۔۔ جن کی کاٹ بہت زوردار تھی۔۔۔

"میں تمہیں کیسے بتاؤں میرے تایا سائیں کو یا کسی بھی اور فرد کو اس بارے میں نہیں پتا۔۔۔میں تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں مجھے جانے دو۔۔۔خدا کے لیے یہ ظلم مت کرو۔۔۔"

عنادل کے ہوش اب صحیح معنوں میں اڑ گئے تھے۔۔۔اسے اب احساس ہو رہا تھا کہ سامنے اس کا دشمن کھڑا تھا۔۔۔

اس کے تایا یا گھر کا کوئی اور فرد نہیں جس کے سامنے یہ الٹی سیدھی جذباتی باتیں کر کے وہ اسے منا لے گی۔۔۔

عنادل نے اس کے سامنے ہاتھ جوڑتے التجاء کی تھی۔۔۔کتنی بڑی غلطی کر بیٹھی تھی وہ ایک دشمن پر اعتبار کر کے۔۔۔

سب نے اسے روکنے کی کتنی کوشش کی تھی۔۔۔ مگر اس کے سر پر تو یہی سوار تھا کہ وہ اس شخص کی مدد سے اپنی بہن تک پہنچ جائے گی۔۔۔

مگر یہ تو اس کی سوچ سے بھی زیادہ گھٹیا نکلا تھا۔۔۔

"تم مجھے مارنے میرے کمرے تک پہنچ گئی۔۔۔ میں اس پر تمہیں کچھ نہیں کہہ رہا۔۔۔ سوچوں میں سزا کے طور پر کیا کچھ کر سکتا تھا۔۔ مگر میں تمہاری اس گھٹیا حرکت کے باوجود بہت مناسب طریقے سے سزا دے رہا ہوں۔۔۔ شکر کرو اس وقت تمہارے سامنے زہران نیازی کھڑا ہے۔۔ جس کی زندگی کے کچھ اصول ہیں۔۔۔ جن کو دیکھ

کر ہی میں فیصلے اور سزائیں دیتا ہوں۔۔۔اگر اس طرح تم کسی اور کے بیڈ روم میں جاتی تو اب تک کہیں منہ دکھانے لائق نہ بچتی۔۔۔ میرا تو احسان مند ہونا چاہیے تمہیں۔۔۔تمہاری عزت محفوظ ہے اب تک۔۔۔"

اس کی آخری بات پر عنادل نے اپنی جگہ لرز اٹھی تھی۔۔۔وہ دبے لفظوں میں اسے جو دھمکی دے گیا تھا۔۔۔عنادل کی رنگت ایسے ہو گئی تھی جیسے جسم سے سارا خون نچوڑ گیا ہو۔۔۔

اسے اس وقت انجم کی کہی بات بالکل ٹھیک لگی تھی۔۔ان کے ہاں عورت کی زرا سی غلطی بھی معاف نہیں کی جاتی تھی۔۔۔یہ شخص اپنی دشمنی میں استعمال کرنا چاہتا تھا اسے۔۔۔

وہ خود چل کر اس کے سامنے اپنے آپ کو پیش کر چکی تھی۔۔وہاں کوئی بھی ہوتا تو یہی کرتا۔۔۔

ان دونوں خاندانوں کے بیچ نفرت کی شدت اس قدر بڑھ چکی تھی کہ کوئی بھی ایسا موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتا۔۔

اوپر سے جو خبر اسے ملی تھی اس نے اس کے اندر کی درندگی اس پل جگادی تھی۔۔۔

جس ٹائم عنادل اس کے کمرے میں آئی تھی اسی وقت عالم نیازی کی گاڑی پر گردیزیوں کی جانب سے جان لیوا حملہ ہوا تھا۔۔۔ جس میں وہ بہت زیادہ زخمی ہوئے تھے۔۔۔ادھر اس لڑکی کو اپنے کمرے میں پسٹل کے ساتھ دیکھ صاف ظاہر تھا کہ ان دونوں باپ بیٹے کو ایک ساتھ ختم کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔

اس کا باپ اس وقت ہاسپٹل میں تھا۔۔

مگر اس کے اندر لگی آگ اسے اس لڑکی کو اتنی آسانی سے جانے کی اجازت نہیں دے رہی تھی۔۔۔

"ایک رات بھی اگر تم گھر سے باہر رہ گئی تو سوچ لو۔۔۔ تمہاری حیثیت کیا ہو گی۔۔۔؟؟ تمہارے پاس دس منٹ کا وقت ہے۔۔۔ جو فیصلہ کرنا ہے کر لو۔۔۔ اس کے بعد میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔۔۔ "

زہران نیازی سیگریٹ سلگھاتا اسے قہر آلود نگاہوں سے دیکھتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔

جبکہ عنادل ساکت سی وہاں بیٹھتی چلی گئی تھی۔۔۔

اگر یہ نکاح ہو جاتا تو اسے یہ شخص اس کے گھر والوں کی خلاف استعمال کر کے ان کا جینا حرام کر سکتا تھا۔۔۔

اور اس کے گھر والے۔۔۔اس کے تایا سائیں۔۔۔کیا وہ اسے معاف کرتے یا دوبارہ قبول کر پاتے۔۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔۔عورت کی ایسی غلطیاں معاف نہیں ہوتی تھیں۔۔۔ان کی ساری زندگی کا روگ بن جاتی تھیں۔۔

عنادل نے اپنا سر پکڑ لیا تھا۔۔۔

وہ کنیز کے لیے بھی بہت پریشان تھی۔۔۔نجانے ان دونوں بچاروں کے ساتھ اس شخص نے کیا سلوک کیا تھا۔۔

کتنا ظلم کیا تھا ان پر۔۔۔۔ان کی چیخوں کی آوازیں تو کافی دیر پہلے ہی بند ہو چکی تھیں۔۔۔

عنادل کمرے میں اکیلی تھی۔۔۔وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا۔۔۔

اگر وہ آج کے دن گھر نہ جاتی تو اس کے گھر والوں نے اسے دوبارہ قبول بھی نہیں کرنا تھا۔۔۔اور نہ کسی نے اس کی بے گناہی پر یقین کرنا تھا۔۔۔

کتنی بے وقوف تھی وہ۔۔۔جسے اس کے گھر والے سب سے بڑا دشمن مانتے تھے وہ اسی کے پاس پہنچ گئی تھی۔۔۔

بہت سوچنے کے بعد بھی یہاں سے نکلنے کا اور کوئی حل نہیں ملا تھا اسے۔۔۔جس پر بے بسی کی انتہا پر پہنچتے اس نے نکاح کے لیے رضامندی دے دی تھی۔۔

اسے آج کے دن اس شخص کی چنگل سے نکلنا تھا۔۔۔

اس کے بعد باقی کسی بارے میں سوچ سکتی تھی۔۔۔اس شخص کے انداز بتا رہے تھے وہ اسے کسی بھی طرح سے بخشنے کا ارادہ نہیں رکھتا تھا۔۔

کچھ ہی دیر بعد وہ زہران نیازی کو اپنے نکاح میں قبول کر چکی تھی۔۔۔اس انسان کو جس کے لیے اس کے دل میں آج شدید نفرت بھی اتر چکی تھی۔۔۔

اسے اب سب کی کہی باتیں سمجھ آ رہی تھیں کہ وہ کتنا بے رحم اور سفاک انسان تھا۔۔۔

نکاح کے بعد وہ بہت زیادہ روئی تھی۔۔اس کے تایا نے ماں باپ کے مرنے کے بعد انہیں بہت اچھے سے رکھا تھا۔۔

اس کو تو وہ بہت اہمیت دیتے تھے۔۔۔اس کی ہر بات سنتے تھے۔۔۔

یہ خبر جب ان تک پہنچے گی تو ان کا سارا مان اور بھرم ٹوٹ جانا تھا۔۔۔پہلے ملیحہ کی جانب سے ملی بدنامی پر وہ لوگوں سے نگاہیں نہیں ملا پا رہے تھے۔۔

اس سب کے بعد تو وہ جینے کے قابل بھی نہ رہتے۔۔۔۔

عنادل کو رہ رہ کر افسوس ہو رہا تھا۔۔۔اس شخص نے اس کی چھوٹی سی غلطی کو اس کا گناہ بنا دیا تھا۔۔۔

وہ دل میں ٹھان چکی تھی وہ اسے نہیں چھوڑے گی اب۔۔۔اگر اس شخص نے اسے استعمال کر کے اس کے خاندان کو برباد کرنے کی کوشش کی تو وہ بھی اسے اور اس کے خاندان کو نہیں چھوڑے گی۔۔۔

دروازہ کھلنے پر اسے لگا تھا کنیز آئی ہو گی۔۔۔جس کے لیے وہ بہت زیادہ فکر مند تھی۔۔۔

اگر کنیز اس کی وفادار تھی تو اسے بھی کم انسیت اور محبت نہیں تھی اس سے۔۔۔

مگر پلٹ کر اندر داخل ہوتے زہران نیازی کو دیکھ ءں عادل کے چہرے کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔

اسے دروازہ لاک کرتے دیکھ اس کے پورے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔

"اب کیوں آئے ہو تم یہاں۔۔۔؟؟جو تم چاہتے تھے وہ ہو گیا ہے۔۔۔اب جانے دو مجھے یہاں سے۔۔۔"

عنادل اپنے آپ کو اب بھی مضبوط رکھنے کی کوشش کرتے بولی تھی۔۔۔جبکہ اس کے سینے میں اس وقت دھڑکنوں کا طوفان برپا تھا۔۔۔انجانے خوف سے اس کی جان نکل رہی تھی۔۔

یہ شخص اس کے ساتھ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔۔اب تو وہ زبردستی ہی سہی اس پر ملکیت بھی حاصل کر چکا تھا۔۔۔۔

عنادل الٹے قدموں پیچھے کی جانب جاتے اپنے آپ کو نارمل رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔مگر اس کی اڑی رنگت اس کے اندر کی حالت اچھے سے بتا رہی تھی۔۔

"بیوی کے پاس آنے کے لیے شوہر کو وضاحتیں دینے کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔"

وہ اس کی جانب بڑھتے اپنے لبوں میں سیگریٹ دبائے لائٹر سے اسے جلا چکا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں عنادل کے نقاب سے چھپے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔

جو اپنی گرفت شال پر مزید مضبوط کر چکی تھی۔۔۔۔

"میرے قریب مت آں۔۔۔"

عنادل نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔۔۔وہ بیڈ کے قریب دیوار کے ساتھ لگی اسے خود سے دور رہنے کو کہہ رہی تھی۔۔۔

مقابل کے تاثرات اسے پہلے سے بھی زیادہ خطرناک لگے تھے۔۔۔

"قریب نہیں آؤں گا تو تمہیں دیکھوں گا کیسے۔۔۔اگر دیکھوں گا نہیں تو منہ دکھائی کیسے دوں گا۔۔۔"

اس لڑکی کا کانفیڈنس کمال کا تھا۔۔۔یقیناً اسے سوچ سمجھ کر اس کے پاس بھیجا گیا تھا۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں چاہیے تم سے۔۔۔تم جو چاہتے تھے وہ ہو چکا ہے۔۔۔ اب مجھے جانے دو یہاں سے۔۔۔۔خدا کا واسطہ ہے تمہیں۔۔۔ میرے گھر میں اگر کسی کو میری غیر موجودگی کی خبر ہو گئی تو میرے لیے بہت بڑی مصیبت کھڑی ہو جائے گی۔۔۔۔"

عنادل نے اسے احساس دلانا چاہا تھا۔۔۔

مگر سامنے کھڑے شخص کو دیکھ کر لگ رہا تھا کہ اس میں احساسات نام کی کوئی شے نہیں تھی۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے بہت قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

عنادل بالکل دیوار سے چپکی ہوئی تھی۔۔۔

"اپنا چہرا دکھاؤ۔۔۔۔"

اس کی جانب دھواں چھوڑتا وہ انتہائی سرد لہجے میں بولا تھا۔۔۔اس کے انداز میں زرا سی نرمی بھی نہیں تھی۔۔۔

"نہیں۔۔۔۔۔"

عنادل نے نفی میں سر ہلایا تھا۔۔۔وہ اس شخص کو اپنا چہرا دکھانے کے حق میں نہیں تھی۔۔۔

"تم بہت ضدی اور خود سر لڑکی ہو۔۔۔ مگر اب جس انسان کے ساتھ بندھ چکی ہو۔۔۔ بہت جلد یہ دونوں عادتیں ختم ہو جائیں گی۔۔۔ کیونکہ میں اپنے آگے کسی اور کی چلنے نہیں دیتا۔۔۔"

زہران نے جلتا سیگریٹ اپنی مٹھی میں مسل دیا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اس کی دونوں کلائیاں اپنی گرفت میں لے کر دیوار کے ساتھ لگاتا اس کے قریب تر ہوا تھا۔۔۔ عنادل کو سیگریٹ کے دھویں سے اپنا سانس رکتا محسوس ہوا تھا۔۔۔ اس کی تپش زدہ سانسیں عنادل کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔۔

"زہران عالم نیازی کی دشمنی ابھی دیکھی نہیں ہے تمہارے خاندان والوں نے۔۔۔میری خاموشی اور شرافت کا بہت ناجائز فایدہ اٹھایا ہے انہوں نے۔۔۔اب انہیں پتا چلے گا زہران نیازی کی دشمنی کیسی ہوتی ہے۔۔۔۔"

وہ اس کے بے پناہ قریب کھڑا تھا۔۔۔عنادل کا لرزتا وجود اس کے سینے کو چھو رہا تھا۔۔۔

وہ اس کی گرفت سے اپنے ہاتھوں کو نکالنے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"تمہیں کیسے یقین دلاؤں میرے گھر والے انولو نہیں تھے اس میں۔۔۔نہ میں تمہیں مارنے کے ارادے سے آئی تھی۔۔۔وہ سب جانتے ہیں تم کتنی الٹی کھوپڑی کے مالک ہو۔۔۔وہ مجھے تمہارے پاس کبھی بھیج ہی نہیں سکتے تھے۔۔۔۔"

عنادل اب کی بار چیخ پڑی تھی۔۔۔جب اسی لمحے زہران نیازی نے اس کے چہرے سے نقاب سرکا دیا تھا۔۔۔

انداز اتنا جارحانہ تھا کہ شال اس کے ہاتھ وجود سے پھسل کر زمین بوس ہوئی تھی۔۔۔

عنادل ہاتھ قید ہونے کی وجہ سے شرم سے دوہری ہوتی آنکھوں کو سختی سے میچ گئی تھی۔۔

جب اگلے ہی پل وہ نگاہیں ہٹانے کے قابل نہیں رہا تھا۔۔۔ آنکھوں کو سختی سے میچے وہ بے پناہ دلکش نقوش کی مالک سادگی میں بھی کمال کا حسن رکھتی تھی۔۔۔

بنا کسی پردے کے اس کا تھرتھر کانپتا نازک سراپا زہران نیازی کی نگاہوں کے سامنے تھا۔۔۔

بڑی بڑی غلافی آنکھیں، گلابی طرح دار لب، صحت مند رخسار جنہیں دیکھتے ہی چھونے کو دل چاہتا تھا، تیکھی ستواں ناک جس میں

چمکتی نتھ اس کو مزید پر کشش بناتی تھی۔۔۔وہ نازک سراپے اور کمر پر گری ڈراک براؤن بالوں کی خوبصورت چٹیا سے بے پرواہ حسن کی دیوی اس کے حصار میں بھی پانی کی مچھلی کی طرح پھڑ پھڑا رہی تھی۔۔۔

مگر سامنے کھڑا شخص حسن کا پجاری نہیں تھا۔۔۔اس کی آنکھوں میں صرف دشمنی کی آگ جل رہی تھی۔۔۔۔

جس کے چلتے وہ کچھ اور دیکھ نہیں پا رہا تھا۔۔۔

"اگر انہوں نے نہیں بھی بھیجا تو بھی میری طرف سے ان کو دشمنی کی یہ شروعات مبارک ہو۔۔۔۔"

زہران اپنی بات کہتا اس کی جانب جھکا تھا۔۔۔عنادل کا دل خوف سے لرز اٹھا تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کے پورے وجود میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔

زہران نیازی اس کی گردن پر جھکا اپنے لبوں کا انتہائی بے رحمانہ لمس چھوڑتا اس پر اپنے انتقام کی پہلی مہر ثبت کر چکا تھا۔۔۔۔

عنادل نے اپنے ہاتھوں کو آزاد کروانے کی بھرپور کوشش کی تھی۔۔۔مگر ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اس کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

اس کی مونچھوں کی چبھن عنادل کی گردن پر جلن کا احساس بڑھا گئی تھی۔۔۔

زہران اس سے دور ہوتا اس کی بکھری حالت پر ایک گہری نگاہ ڈالتا عنادل کو حیا کے مارے خود میں سمٹنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔۔ عنادل کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔

اس کا دل اس وقت شدت سے چاہا تھا کہ اس کے ہاتھ میں اب پسٹل ہوتا اور وہ اس شخص کے سینے میں ساری گولیاں اتار دیتی۔۔۔ اس نے نیچے گری اپنی شال اٹھا کر اپنے وجود پر درست کی تھی۔۔۔

مارے بے بسی کے آنکھوں سے آنسو رکنے کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔

اس کی گردن اب بھی جل رہی تھی۔۔ درد کا احساس کافی زیادہ تھا۔۔۔

وہ مٹھیاں بھینچے کھڑی اس وقت مزید کچھ بول کر اس شخص کو پھر سے اپنی بربریت دکھانے کا موقع نہیں دے سکتی تھی۔۔

"امید ہے تمہیں یہ پہلا تحفہ بہت پسند آیا ہو گا۔۔۔"

زہران نیازی نے دوبارہ اس پر نگاہِ غلط ڈالنے کی کوشش بھی نہیں کی تھی۔۔۔

جبکہ عنادل نجانے کتنی بار اپنی گردن کے اس حصے کو اپنی شال سے رگڑ چکی تھی۔۔ جہاں اس شخص کا لمس اب بھی دہک رہا تھا۔۔۔ اس کی گرمائش ختم ہونے کا نام بھی نہیں لے رہی تھی۔۔۔

زہران عالم نیازی کی نگاہوں میں بھی یہ منظر قید ہوا تھا۔۔۔

وہ ایک بار پھر سے اس کی جانب پلٹا تھا۔۔۔ عنادل خوفزدہ سی الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔۔

"یہ احساس میری جانب سے اگلا تحفہ ملنے تک تمہارے ساتھ رہے گا۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں جھانکتا وہ اس کی چادر کو ایک بار پھر سے ہٹا گیا تھا۔۔۔عنادل نے اب کی بار اس کے ہاتھوں کو روکنے کی کوشش کی تھی۔۔۔عنادل نے اپنا ناخن انتہائی نفرت سے اس کی ہتھیلی میں گاڑھ دیا تھا۔۔۔۔

جب زہران نے اس کی کمر میں بازو حمائل کرتے اسے اپنے سے قریب تر کرتے اس کے کان میں سرگوشی کی تھی۔۔۔

"نوریز گردیزی کو مہری طرف سے اس نئی بنی رشتہ داری کی مبارک باد ضرور دینا۔۔۔اور اپنے اس مزاج کو تھوڑا تبدیل کرو۔۔۔

تمہارے شوہر کو عورتوں کی یہ تیز مزاجی پسند نہیں ہے۔۔۔ جتنا جلدی خود کو بدلو گی تمہارے لیے فایدہ مند رہے گا۔۔۔"

اس کے کان کا حصہ اس کی گرم دہکتی سانسوں کے احساس سے جل اٹھا تھا۔۔۔

اس پل اس نزدیکی اور اس کے بھاری سرد لہجے پر عنادل سہم چکی تھی۔۔۔اس کی سانسیں مدھم سی چل رہی تھی۔۔۔کمر پر محسوس ہوتے اس کے ہاتھ کی سخت گرفت اسے اپنی کمر میں دھنستی محسوس ہوئی تھی۔۔

زہران کی نگاہیں اس کی گردن پر بنے اپنے نشان پر ٹھہر گئی تھیں۔۔۔اسے دھیرے سے چھوتا وہ اس کی گردن کی محسوس نس دباتا اسے ہوش وخرد سے بیگانہ کر گیا تھا۔۔۔

اس کا وجود ایک دم سے بے جان ہوا تھا۔۔۔اس کی گردن زہران کے سینے پر لڑھک آئی تھی۔۔۔

جبکہ زہران کی انگلی کی گردش اب بھی اسی نشان پر تھی۔۔۔جس کی رنگت اچھی خاصی بدل چکی تھی۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ آنکھوں میں ویسی ہی آگ لیے اسے بیڈ پر ڈالتا کمرے سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔کچھ دیر بعد اس کی ملازمین اندر داخل

ہوئی تھیں۔۔۔اور زہران نیازی کی جانب سے دیئے جانے والے حکم پر اسے سنبھالتیں واپس اسے اس کی حویلی تک پہنچا آئی تھیں۔۔۔

زہران نیازی کے ملازمین کی رسائی اس کے بیڈروم تک تھی۔۔۔

وہ پہلے دشمنی میں بہت شرافت سے کام لے رہا تھا۔۔۔مگر اب اس کے اندر کے وحشی کو جگا دیا گیا تھا اس کے باپ کو مارنے کی کوشش کر کے۔۔۔اس کا باپ اس کے لیے کتنا اہم تھا۔۔۔یہ بات اس کے سبھی دشمن جانتے تھے۔۔۔

ماں کے مرنے کے بعد وہی اس کے ماں باپ بھی تھے۔۔۔اس کے دوست بھی تھے اور اس کے واحد ساتھی بھی۔۔۔

ان کو کھونے کا تصور بھی اس کے لیے سہانے روح تھا۔۔۔

عنادل وہ سب یاد کرتی دروازے کے ساتھ لگی بیٹھی بری طرح سے رو رہی تھی۔۔ نجانے اب تک وہ اس نکاح کی خبر اس کے گھر والوں تک پہنچا بھی چکا تھا یا نہیں۔۔۔

عنادل کا خوف ہر گزرتے لمحے کے ساتھ بڑھتا جا رہا تھا۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر اپنے خاندان والوں کے سامنے اس غلطی کے لیے بدنام نہیں ہونا چاہتی تھی جو اس نے کی ہی نہیں تھی۔۔۔

اسے ایسے ہی گم صم بیٹھے نجانے کتنا وقت گزر گیا تھا جب اس کے کمرے کے دروازے پر دستک ہوئی تھی۔۔۔

عنادل اپنے آنسوؤں کو صاف کرتی جلدی سے دروازہ ان لاک کر گئی تھی۔۔۔

دل خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔اسے یہی محسوس ہو رہا تھا کہ ابھی تایا سائیں کا بلاوا آئے گا۔۔۔اور اسے کٹہرے میں کھڑا ہونا پڑے گا۔۔۔

"تمہاری طبیعت کیسی ہے اب۔۔۔۔؟؟"

اسے دروازے کے پاس کھڑا دیکھ آیت اسکے قریب آتے بولی تھی۔۔۔

"ٹھیک ہے۔۔۔تایا سائیں کہاں پر ہیں۔۔۔؟؟"

عنادل نے اس سے بے چینی کے عالم میں پوچھا تھا۔۔۔

"نیچے ہی ہیں۔۔اماں سائیں نے تمہاری طبیعت کا بتایا تو وہ ملنا چاہتے ہیں تم سے۔۔۔مجھے دیکھنے بھیجا کے تم جاگ رہی ہو تو انہیں بتا دوں۔۔۔"

آیت نے تفصیل سے بتایا تھا۔۔

عنادل کا خوف مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔اسے لگا تھا جس بات سے وہ ڈر رہی تھی۔۔۔وہ وقت اتنی جلدی آن پہنچا تھا۔۔۔

"وہ غصے میں ہیں کیا۔۔۔؟؟"

عنادل نے ڈرتے ڈرتے اس سے پوچھا تھا۔۔۔

"نہیں نہیں۔۔۔بس فکر مند تھے۔۔۔۔میں انہیں بتاتی ہوں تم جاگ گئی ہو۔۔۔"

آیت نے اس کا گال تھپتھپاتے واپس پلٹتے کہا تھا۔۔۔

"فکر مند کیوں ہیں۔۔۔؟؟کچھ ہوا ہے کیا۔۔۔؟؟"

اس کی آواز اس پل کانپ گئی تھی۔۔۔

"ارے نہیں کچھ نہیں ہوا۔۔۔اماں نے بتایا کے تم ملیحہ آپا کے جانے کے بعد بہت پریشان رہتی ہو۔۔اسی وجہ سے فکر مند ہوئے تھے۔۔۔"

آیت کو اس کا یہ خوفزدہ انداز عجیب تو لگا تھا مگر وہ اسے بیماری کی وجہ سمجھتی خاموش ہو گئی تھی۔۔۔۔

عنادل خود کو حوصلہ دیتی خود ہی اس کے ساتھ باہر چل دی تھی۔۔۔

جہاں اس وقت ڈرائینگ روم میں سب لوگ کی بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔اسے آتے دیکھ نوریز گردیزی نے اسے اپنے قریب بلایا تھا۔۔۔

انہیں دیکھ وہ نامحسوس طریقے سے اپنا پہلے سب سیٹ دوپٹہ گردن سے مزید درست کر گئی تھی۔۔۔

کسی احساس سے اس کی رنگت خطرناک حد سرخ ہوئی تھی۔۔۔۔

"کیسی طبیعت ہے اب میری بیٹی کی۔۔۔؟؟ اپنے کھانے کا خیال رکھو بیٹا۔۔۔۔"

وہ اس کے سر پر اپنا شفقت بھرا ہاتھ رکھتے بول رہے تھے۔۔۔

سامنے بیٹھے عابس کی نظریں بھی اسی کی جانب اٹھ رہی تھیں۔۔۔وہ بہت کوششوں کے باوجود اس لڑکی کو اپنے دل سے نہیں نکال پا رہا تھا۔۔۔

اس کی بیوی زارا اس سے محبت کرتی تھی۔۔۔ مگر وہ کیا کرتا اپنے دل کا۔۔۔

جو عنادل گردیزی کا دیوانہ تھا۔۔۔ عنادل کا انداز بہت گم صم سا تھا۔۔۔

تایا سائیں سے مل کر اسے اس بات کی تسلی تو ہو گئی تھی کہ وہ شخص اب تک خاموش تھا۔۔۔

وہ وہاں بیٹھی ہوئی تھی جب اسی لمحے نوریز گردیزی کو ایک کال موصول ہوئی تھی۔۔ جو سنتے ان کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔ عنادل کا دل لرز گیا تھا۔۔۔

"نہیں ایسا نہیں ہو سکتا۔۔۔"

وہ انتہائی غصے سے بولے تھے۔۔۔عنادل درزیدہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔باقی سب کی پریشان نگاہیں بھی ان کی جانب اٹھی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا ادا سائیں سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

داؤد گردیزی نے ہی فون بند ہوتے ہی ان سے پوچھنے کی ہمت کی تھی۔۔۔

مگر انہیں جواب دینے کے بجائے وہ اپنے ملازمین کو پکار گئے تھے۔۔۔۔

ان کے چہرے پر اس وقت غضبناکی بھرے تاثرات واضح تھے۔۔۔

"جاکر شاہنواز کو بلواؤ۔۔۔فوراً آئے وہ میرے پاس۔۔۔۔"

وہ بے چینی کے عالم میں حقہ پیتے اپنے غصے اور پریشانی پر قابو پانے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔اگلے چند لمحوں کے بعد انہیں شاہنواز اندر داخل ہوتا دکھائی دیا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر بھی کچھ ایسے ہی تاثرات تھے۔۔۔

"آپ نے بلایا بابا سائیں۔۔۔۔"

وہ سامنے آن بیٹھتے اپنے غصے پر قابو پاتے پوچھ رہا تھا۔۔۔

جب نوریز گردیزی نے اسے انتہائی سنگین نگاہوں سے گھورا تھا۔۔۔

"جب میں نے تمہیں منع کیا تھا کہ تم میری اجازت کے بغیر کچھ نہیں کروگے تو کس سے پوچھ کر تم نے عالم نیازی پر حملہ کروایا۔۔۔ "

وہ اتنے زور سے دھاڑے تھے کہ سب لوگ اپنی جگہ دہل گئے تھے۔۔۔ جبکہ عنادل نے ساکت نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔اس کی آنکھوں میں دو لہو رنگ قہر آلود نگاہیں آن ٹھہری تھیں۔۔۔

"آپ نے کہا تھا شہباز نیازی کو مارنا ہے۔۔۔اس پر پوری پلاننگ سے حملہ آور ہوئے ہم۔۔۔ مگر کو بہت ہوشیاری سے بچ نکلا۔۔۔ مجھ سے یہ ہار برداشت نہ ہوئی تو میں نے عالم نیازی پر حملہ کروادیا۔۔۔اور وہ بہت حد تک کامیاب بھی رہا۔۔۔عالم نیازی بستر پر پڑا موت کے بہت قریب ہے۔۔۔چار گولیاں لگی ہیں اسے۔۔۔

اس کا بچ پانا مشکل ہے۔۔۔"

وہ فخریہ انداز میں بتا رہا تھا۔۔۔جبکہ عنادل کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔۔۔ تو یہ وجہ تھی اس شخص کی اتنی نفرت دکھانے کی۔۔۔

یقیناً وہ یہی سمجھ رہا تھا کہ ان سب کو ایک ساتھ مارنے کی پلاننگ کی گئی ہے۔۔۔ جبکہ وہ تو بے چاری بے موت ماری گئی تھی۔۔۔۔

اس کے خاندان والوں نے مل کر اس سب کی پلاننگ کی تھی۔۔۔

اور شاہنواز نے تو غضب ہی ڈھا دیا تھا۔۔۔۔ جس بات سے اس وقت سب گھر والے پریشان ہو چکے تھے۔۔۔ یہ جانے بغیر کے اس کی سزا وہ بھگت بھی آئی تھی۔۔۔

وہ شخص ابھی شاید اپنے باپ کی وجہ سے خاموش تھا۔۔۔ آنے والا وقت مزید برا ہونے والا تھا۔۔۔۔

عنادل اور اس گھر کے باقی سب لوگ ہی اس وقت یہی دعا کر رہے تھے کہ عالم نیازی کو کچھ نہ ہو۔۔۔شہباز نیازی سے ان کی اپنی دشمنی تھی۔۔۔مگر عالم نیازی ایک سلجھا ہوا انسان تھا۔۔۔

جس نے کبھی کوئی بلاوجہ کی دشمنی نہیں پالی تھی۔۔۔اس کے بیٹے نے غلط حرکت کی تھی۔۔۔مگر ابھی وقت نہیں تھا اس کی سزا دینے کا۔۔۔سب لوگوں کی ہمدردی ملیحہ والے واقع کے بعد ان کے ساتھ تھی۔۔۔

مگر اب لگ رہا تھا ایسا نہیں ہونے والا تھا۔۔۔لوگ عالم نیازی کے سائیڈ جھکنے والے تھے اب۔۔۔اور اگر عالم نیازی کو کچھ ہو جاتا تو یہ الیکشن پوری طرح سے زہران نیازی کی جھولی میں جا گرنا۔۔۔

جس کے بعد زہران نیازی نے انہیں کسی صورت نہیں بخشنا تھا۔۔۔۔

"دفع ہو جاؤ میری نظروں سے۔۔۔سارا کھیل خراب کر دیا تم نے۔۔۔۔جانتے بھی ہو لوگ کتنا مانتے ہیں عالم نیازی کو۔۔۔یہ خبر اب تک پورے علاقے میں پھیل چکی ہے۔۔۔لوگ دیوانہ وار ہاسپٹل کا رخ کر رہے ہیں۔۔۔تم نے سب کچھ خراب کر دیا

شاہنواز۔۔۔بہت غلط کیا تم نے۔۔۔سارا کھیل ہی الٹ دیا۔۔۔اگر ہم یہ الیکشن ہارے تو اس کے زمہ دار تم ہو گے۔۔۔"

وہ اس پر برستے اسے اپنی نگاہوں کے سامنے سے جانے کا کہہ گئے تھے۔۔۔

سب لوگ اب اپنی اپنی جگہ تشویش کا شکار یہی سوچ رہے تھے کہ اب کیا ہو گا۔۔۔

اگر عالم نیازی کو کچھ ہو گیا تو ان کی خیر نہیں تھی۔۔۔

عنادل بھی خاموشی کے ساتھ وہاں سے اٹھ آئی تھی۔۔۔

اس کا دماغ گھوم رہا تھا۔۔۔معاملات ایسے بگڑ جائیں گے اسے تو اندازہ بھی نہیں تھا۔۔۔۔

دشمنیاں ان سب کے بیچ تھیں اور پھنس وہ گئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بابا جان کی کیا کنڈیشن ہے؟؟؟"

وہ فوری طور پر ہاسپٹل پہنچا تھا۔۔۔جہاں اس وقت بہت سارے لوگ موجود تھے۔۔۔اس کی خاندان کے تقریباً سبھی مرد پہنچ چکے تھے۔۔۔سب کو حیرت ہو رہی تھی کہ وہ ابھی تک کیوں نہیں پہنچا تھا۔۔۔

"ابھی تک ڈاکٹرز کچھ بتا نہیں رہے۔۔۔ آپریشن جاری ہے۔۔۔"

شہباز نیازی نے اسے بتایا تھا۔۔۔اس کی سرخ آنکھیں دیکھ کر لگ رہا تھا ابھی ان سے خون چھلک پڑے گا۔۔۔

سب کو ہی اندازہ تھا کہ عالم نیازی اس کے لیے کیا حیثیت رکھتے تھے۔۔۔

وہ آئی سی یو کے دروازے کے پاس کھڑا بے چینی کا شکار تھا۔۔۔

جب اسی لمحے اسے اپنے قریب آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

"آپ فکر مت کریں۔۔عالم سائیں کو کچھ نہیں ہو گا۔۔۔وہ ٹھیک ہو جائیں گے۔۔۔"

انجم اس کے چہرے کی جانب دیکھتی نم لہجے میں بولی تھی۔۔زہران نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ رو رہی تھی۔۔۔

زہران کو یہ آنسو صرف ایک ناٹک ہی لگا تھا۔۔

"یہاں کھڑے ہو کر کیا ثابت کرنا چاہتی ہو۔۔۔خیر خواہ ہو میری۔۔۔؟؟اچھے سے جانتا ہوں یہاں کس لیے بھیجا گیا ہے تمہیں۔۔۔میری دشمنوں کو پل پل کی خبریں دینے کی خاطر۔۔۔"

زہران کی نفرت میں ڈوبی بات انجم کا دل چیر گئی تھی۔۔۔وہ کیسے یقین دلاتی اس شخص کو کہ وہ اس کے ساتھ مخلص تھی۔۔۔اس

خاندان سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں تھا۔۔۔اس کی ایک چھوٹی سی غلطی اس شخص کو اس سے کس قدر بد گمان کر گئی تھی۔۔۔

زہران نیازی ہمیشہ سے اس کے ساتھ اتنا تلخ نہیں تھا۔۔۔وہ بہت سنگدل انسان تھا۔۔۔چھوٹی سے چھوٹی غلطی بھی معاف نہیں کرتا تھا۔۔۔اس سے بھی دور ہو گیا تھا۔۔۔اسے اپنا دشمن مان بیٹھا تھا۔۔

مگر وہ اس کے بار بار دھتکارنے کے باوجود اسے پانے کی خواہش اپنے دل سے نہیں نکال پائی تھی۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے مجھے آپ کی تکلیف اذیت سے دوچار کر دیتی ہے۔۔"

اس نے یقین دلانا چاہا تھا مگر وہ اس کی بات ہاتھ اٹھا کر وہیں روک گیا تھا۔۔۔

"اگر یہاں رہنے دے رہا ہوں تو خاموشی سے رہو۔۔۔ورنہ ابھی گارڈز سے اٹھوا کر باہر پھینکوا دوں گا۔۔۔"

اس کی آنکھوں میں اس وقت سرخ انگارے جل رہے تھے۔۔۔

وہ اس وقت ضبط کی انتہا پر تھا۔۔اس کے دل کی یہی دعا تھی کہ اس کے بابا سائیں ہوش میں آجائیں انہیں کچھ نہ ہو۔۔۔ورنہ وہ اپنے بھائی سمیت تمام دشمنوں کو آج ہی ختم کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد آئی سی کا دروازہ کھلا تھا۔۔۔

"ان کا خون بہت بہا ہے۔۔ جس کی وجہ سے ان کی باڈی بہت ویک ہو گئی ہے۔۔۔ ہم نے گولیاں نکال لی ہیں۔۔ انشاء اللہ کچھ گھنٹوں تک ہوش آ جائے گا انہیں۔۔ زیادہ خطرے والی بات نہیں ہے۔۔۔ وہ آہستہ آہستہ ریکور کر جائیں گے۔۔"

ڈاکٹرز کے الفاظ وہاں سب کی رکی سانسیں بحال کر گئے تھے۔۔۔

زہران ڈاکٹرز کی بات سنتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

جبکہ ہاسپٹل کے باہر کھڑے عالم نیازی کے چاہنے والوں تک بھی یہ خبر پہنچ چکی تھی۔۔۔

جن میں کھڑے نوریز گردیزی کے مخبروں نے یہ خبر گردیزی حویلی پہنچادی تھی۔۔۔

یہ خبر اس وقت سب کے لیے کی خوشی کا باعث تھی۔۔۔

عنادل بھی روم میں بیٹھی تھی جب اسے یہ خبر ملی تھی۔۔۔۔اس نے اپنی رکی سانسیں بحال کی تھیں۔۔۔

مگر ایک شخص کے لیے اس کی نفرت اب بھی ہنوز تھی۔۔

"شاہنواز بھائی کو عالم نیازی کے بجائے زہران نیازی کو مارنا چاہیے تھا۔۔۔سب سے زیادہ بے رحم تو وہی ہے۔۔۔سارا فساد ہی ختم ہو جاتا۔۔۔۔"

عنادل خفگی کے عالم میں آیت سے بولی تھی۔۔۔اس کے سامنے چائے رکھتی ملازمہ فیروزہ نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔عنادل نے بھی اسی لمحے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے دیکھنے پر وہ گڑبڑاتی نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔مگر عنادل کو اس کا یہ انداز بہت عجیب سا لگا تھا۔۔۔

"یہ کون ہے۔۔۔؟؟"

اس کے جانے کے بعد عنادل نے آیت سے پوچھا تھا۔۔۔

"نیو ملازمہ۔۔۔ پچھلے تمام ملازمین کو تو زندان خانے میں ڈال دیا گیا ہے۔۔۔اس لیے نئے رکھے ہیں بابا سائیں نے بہت چھان بین کے بعد۔۔۔اس علاقے کے نہیں ہیں یہ۔۔۔"

آیت نے تفصیل بتائی تھی۔۔۔جس پر عادل سر ہلا گئی تھی۔۔۔

اسے بار بار کنیز کا خیال آرہا تھا۔۔۔نجانے وہ کس حال میں تھی۔۔

اس کی کوئی خیر خبر نہیں تھی۔۔۔

عنادل نے اس کے گھر بھی پیغام بھجوایا تھا۔۔مگر وہاں سے بھی یہ کہہ دیا گیا تھا کہ وہ اپنی خالہ کے پاس دوسرے گاؤں گئی ہوئی

ہے۔۔۔جبکہ یہ بات تو عنادل بھی جانتی تھی کہ وہ اپنی خالہ کے پاس نہیں تھی۔۔۔

وہ اب بھی زہران نیازی کے قبضے میں تھی۔۔۔اس کے گھر والوں کو بھی دھمکایا گیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے وہ یہ جھوٹ بول رہے تھے۔۔۔

پتا نہیں وہ بچاری زندہ بھی تھی یا اسے مروا دیا گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زہران میں بالکل ٹھیک ہوں بیٹا۔۔۔ریلیکس رہو۔۔۔میرے ٹھیک ہونے تک تم کوئی جوابی کارروائی نہیں کروگے۔۔۔مل کر دیکھیں گے سب کو۔۔۔۔"

عالم نیازی بیٹے کی اپنے لیے محبت سے بہت اچھی طرح واقف تھے۔۔۔وہ جانتے تھے اس کے اندر اس وقت کیا جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"آپ اس حوالے سے فکر مت کریں۔۔۔آپ کا بیٹا بہت اچھے سے جانتا ہے دشمنوں کو کیسے ان کے انجام تک پہنچانا ہے۔۔۔انہوں نے آپ کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی ہے۔۔۔میں اب ان کو اتنی

آسان موت تو نہیں ماروں گا۔۔۔تڑپا تڑپا کر ماروں گا ایک ایک کو۔۔۔"

زہران نیازی اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا آنکھوں میں قہر آلود تاثرات لیے وہاں آس پاس کھڑے اپنے گھر کی افراد کو بھی خوفزدہ کر گیا تھا۔۔۔اس دشمنی کی لپیٹ میں اب سب آنے والے تھے۔۔۔وہی خونی کھیل ایک بار پھر سے شروع ہو چکا تھا۔۔۔

جو سالوں پہلے بہت مشکل سے ان کے بڑوں نے ختم کیا تھا۔۔۔

عالم نیازی اب کی بار کچھ نہیں بولے تھے۔۔۔وہ اپنی بیٹے کے غصے کو سب سے اچھی طرح جانتے تھے۔۔۔

وہ پورے دو ہفتوں بعد گھر شفٹ ہو چکے تھے۔۔۔ان کی طبیعت اب کافی بہتر تھی۔۔۔ مگر زہران کے لیے وہ اب بھی پہلے دن کی طرح ہی بیمار تھے۔۔۔وہ ان کو بستر سے ہلنے بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔ان کو چار گولیاں لگی تھیں۔۔۔جن کے زخم ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں ہوئے تھے۔۔۔

"سائیں وہ نیچے نوریز گردیزی آئے ہیں آپ کی عیادت کے لیے۔۔۔۔"

وہ سب ابھی وہیں بیٹھے باتیں کر رہے تھے۔۔۔جب ملازم نے آکر خبر دی تھی۔۔۔ان کی اس بات پر زہران نیازی کے چہرے کی رنگت متغیر ہوئی تھی۔۔۔

"ان گھٹیالوگوں کو اس گھر میں گھسنے بھی کیسے دیا تم نے۔۔۔دھکے مار کر نکال دو باہر۔۔۔۔یہ ہماری خاموشی کا فایدہ اٹھا کر یہاں آن پہنچے ہیں۔۔۔انہیں کیا پتا ہے ہم نہیں جانتے اس سب کے پیچھے انہیں کا ہاتھ ہے۔۔۔"

زہران نیازی غصے کے عالم میں اپنی جگہ سے اٹھا تھا۔۔مگر عالم نیازی نے فوراً اس کا ہاتھ پکڑ لیا تھا۔۔۔

اس کو دیکھ کر لگ رہا تھا وہ واقعی دھکے دے کر انہیں گھر سے نکال دے گا۔۔۔

"شہباز جاؤ۔۔۔اور اپنے انداز میں نہیں سمجھا دو کہ ہمیں ان سے کسی قسم کا کوئی واسطہ نہیں رکھنا۔۔۔ہم جانتے ہیں وہ ہمارے دشمن ہیں۔۔۔دوستی کا لبادہ اوڑھنے کی کوشش بھی نہ کریں۔۔۔"

عالم نیازی کی بات پر شہباز نیازی اور ولید باہر نکل گئے تھے۔۔۔

"بابا آپ نے مجھے کیوں روکا۔۔۔مجھے اپنے الفاظ میں انہیں سمجھانے دیتے۔۔۔دوبارہ اس طرف کا رخ کرنے کا بھی نہ سوچتے۔۔۔"

زہران نے باپ سے ناراضگی کا اظہار کیا تھا۔۔۔

"باپ سے کتنی محبت ہے تمہیں اس کی خبر دشمنوں کو بھی ہے۔۔۔

مجھ سے میرا ایک بیٹا دور ہو چکا ہے۔۔۔دوسرے کو کسی قیمت پر

کھونے کا حوصلہ نہیں ہے مجھ میں۔۔۔وہ یہاں میری عیادت کو تو

ہرگز نہیں آئے ہونگے۔۔۔اپنی کسی نئی سازش کی تحت ہی آئے

ہونگے۔۔۔وہ لوگوں کے سامنے اچھا بننا چاہتے ہیں۔۔۔۔

ہم ان کو ان کی مرضی کا ری ایکشن کیوں دیں۔۔۔"

عالم نیازی کی بات پر زہران خاموش ہو گیا تھا۔۔۔وہ اتنا جذباتی کبھی

نہیں تھا۔۔۔مگر اس نے اپنے باپ کی جو حالت دیکھی تھی اس کا

بس نہیں چل رہا تھا وہ اس پورے خاندان کو ختم کر دے۔۔۔

وہ کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

نیچے سے وہ لوگ اب جا چکے تھے۔۔

سیگریٹ پیتے وہ اپنے کمرے میں اضطراب کی کیفیت میں چکر کاٹ رہا تھا۔۔

اس کے دماغ میں بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیسی ہو؟؟؟"

وہ لان میں چکر لگا رہی تھی۔۔۔ پچھلے کئی دنوں سے اس کی یہی کنڈیشن تھی۔۔ کسی طور سکون نہیں مل رہا تھا۔۔۔۔بس یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ کسی بھی وقت وہ اس کے سر پر طوفان کھڑا کر سکتا تھا۔۔

وہ لانے دھیان میں چل رہی تھی۔۔جب انجم اس کے قریب آتے اسے مخاطب کر گئی تھی۔۔۔عنادل نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کہاں گم ہو عنادل۔۔۔؟؟تم ٹھیک تو ہو۔۔۔؟؟"

انجم نے اس کا گداز ہاتھ اپنی گرفت میں لیتے پوچھا تھا۔۔۔

"جی خالہ جانی میں ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ کیسی ہیں۔۔۔؟؟"

عنادل اگلے ہی لمحے اپنے آپ کو ہشاش بشاش ظاہر کرتی اس سے ملنے لگی تھی۔۔

"وہ ویسے ہی کچھ سوچ رہی تھی۔۔۔ آپ کو آتے نہیں دیکھا۔۔۔"

اس نے مسکرا کر کہا تھا۔۔۔

"کس کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔۔؟؟"

انجم نے اس کے چہرے کو کھوجتی نگاہوں سے دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

"کسی کے بارے میں بھی نہیں۔۔۔"

عنادل نے فوراً جواب دیا تھا۔۔۔ جو انجم کی تشفی نہیں کر پایا تھا۔۔۔

"زہران نیازی سے بات ہوتی ہے تمہاری۔۔۔؟؟"

انجم نے اپنے مطلب کی بات پوچھی تھی۔۔۔

جو عنادل کے اندر تک زہر گھول گئی تھی۔۔۔

"نہیں اب نہیں ہوتی۔۔"

اس نے اپنے بالوں کو کانوں کے پیچھے اڑستے بہت ضبط سے جواب دیا تھا۔۔۔

"کیوں۔۔۔؟؟ کیوں نہیں ہوتی اب۔۔۔؟؟"

Farwa Khalid Novels

انجم کی بے چینی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔۔عنادل اس وقت اگر اپنی پریشانی میں مبتلا نہ ہوتی تو ضرور انجم کے اس عجیب انداز پر چونک جاتی۔۔۔

"ویسے ہی۔۔"

عنادل اسے ٹالنا چاہتی تھی۔۔۔ وہ اس شخص کا ذکر بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"تمہیں بات کرنی چاہیے۔۔۔تمہارے بات کرنے سے یہ جو دشمنی کی آگ بھڑک اٹھی ہے وہ ٹھنڈی بھی پڑ سکتی ہے۔۔۔تمہیں لگتا ہے ابھی تک اندازہ نہیں ہوا اس شخص کی طاقت کا۔۔۔"

انجم اسے اکسا رہی تھی۔۔ جبکہ عنادل بس یہی چاہ رہی تھی وہ اب چپ ہو جائے۔۔۔

"وہ ہمارا دشمن ہے خالہ جانی۔۔۔ میرے خاندان کو برباد کرنا چاہتا ہے۔۔ اگر اسے پتا چل گیا کہ وہ جس سے بات کر رہا ہے وہ میں ہوں تو آپ کو لگتا ہے وہ بخشے گا مجھے۔۔ میں یہ سب نہیں کرنا چاہتی۔۔۔ پلیز آپ بھی اب اس بات کو بھول جائیں۔۔۔"

عنادل نے تنگ آتے کہا تھا۔۔۔ جس پر انجم اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

اس کا تجسس ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا۔۔وہ ابھی مزید بات کرنا چاہتی تھی۔۔

"اس دن تمہاری گردن پر وہ نشان کیسا تھا۔۔۔؟؟"

انجم کی بات پر عنادل کا دل بہت زور سے دھڑکا تھا۔۔۔دماغ میں وہ سارے مناظر کسی فلم کی طرح سے چلنے لگے تھے۔۔۔اس نے بہت مشکل سے اپنے آپ کو بظاہر نارمل رکھا تھا۔۔مگر اس کے ماتھے پر پسینے کے ننھے قطرے نمودار ہوئے تھے۔۔۔

انجم کی نظریں بہت غور سے اس کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔

"کک کونسا نشان۔۔۔؟؟"

اس نے ہکلاتے پوچھا تھا۔۔اس نے غیر محسوس طریقے سے اپنا دوپٹہ درست کیا تھا۔۔

"وہی جو ابھی بھی نہیں گیا۔۔ابھی بھی تمہاری گردن پر موجود ہے۔۔۔عنادل کیا تم مجھ سے چھپا رہی ہو۔۔۔؟؟ملیحہ کے بعد تمہارے لیے میں ہی ہوں نا۔۔تم اپنی ہر بات مجھ سے شیئر کر سکتی ہو۔۔۔میں وعدہ کرتی ہوں۔۔۔تمہارا ہر راز میرے لیے امانت ہی ہو گا۔۔۔"

اس کی بات پر عنادل نے بہت مشکل سے خود کو سنبھالا تھا۔۔۔یہ راز اگر کسی کو بھی پتا چل جاتا تو ایک طوفان کھڑا ہو جانا تھا۔۔۔یہ چھوٹی بات نہیں تھی۔۔۔

زہران نیازی اس کے خاندان کی ہٹ لسٹ پر تھا۔۔۔اور اس کی نفرت بھی اس خاندان کے لیے کوئی ڈھکی چھپی نہیں تھی۔۔

"ارے خالہ جانی آپ خواہ مخواہ پریشان ہو رہی ہیں۔۔ایسی کوئی بات نہیں ہے۔۔۔آپ سے میں کچھ کیوں چھپاؤں گی۔۔آپ جانتی تو ہیں میری سکن کتنی سینسٹیو ہے۔۔۔لان میں گھاس پر بیٹھی تھی کسی

زہریلے کیڑے نے کاٹ لیا۔۔اسی وجہ سے الرجی ہو گئی۔۔۔میں دوا لگا رہی ہوں ٹھیک ہو جائے گا۔۔میرا کوئی راز نہیں ہے۔۔۔"

عنادل نے اب کی بار اپنے لہجے کو نارمل رکھتے کہا تھا۔۔۔جو دیکھ انجم کی یہ آخری امید بھی ٹوٹ گئی تھی۔۔۔مگر وہ اس کا شک ابھی بھی دور نہیں ہوا تھا۔۔۔

"ہمم اللہ کرے ایسا ہی ہو۔۔۔کیونکہ اس نشان کی وجہ جو بھی ہو وہ مہک پہچاننے میں دھوکا نہیں کھا سکتی میں۔۔۔"

انجم کی بات پر اب کی بار عنادل نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کونسی مہک۔۔۔۔؟؟"

عنادل کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

"وہی جو اس دن تمہارے پاس سے آرہی تھی۔۔۔زہران نیازی کی مہک۔۔۔"

انجم اپنے جلتے دل کے تحت یہ بات بول گئی تھی۔۔ عنادل کا چہرا ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوا تھا۔۔۔پورے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی تھی۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات کرتی جب اس کی شکل دیکھ انجم ہنس پڑی تھی۔۔۔

"مذاق کر رہی ہوں گڑیا۔۔۔تم تو ایسے پریشان ہو گئی جیسے واقعی زہران نیازی کے پاس سے ہو کر آئی ہو۔۔۔ویسے ہی تنگ کر رہی تمہیں۔۔۔ناممکن سی بات ہے یہ تو۔۔۔۔"

انجم ہنستے ہوئے بولی تھی۔۔۔مگر عنادل کی حالت اس کے اس مذاق پر مزید غیر ہوئی تھی۔۔۔

"اس مغرور شخص کی محبت میں دیوانی ہو کر میں کچھ بھی سوچ رہی ہوں۔۔۔وہ بھلا اس لڑکی کو اپنے قریب کیسے کر سکتا ہے۔۔۔نفرت کرتا ہے وہ اس خاندان کے ہر فرد سے۔۔۔"

انجم اس کے پاس بیٹھی ادھر ادھر کی باتیں کرتی دل ہی دل میں خود سے مخاطب تھی۔۔۔

اس نے عنادل کے ذریعے زہران نیازی کے دل پر محبت کا وار کرنے کی سازش ہی اسی لیے بنائی تھی۔۔ کہ جب اسے پتا چلے گا کہ وہ جس لڑکی کی محبت کے جال میں پھنس گیا ہے وہ نوریز گردیزی کی بھتیجی ہے تو اس محبت کو نفرت میں بدلتے دیر نہیں لگے گی۔۔۔ عنادل تو برباد ہو گی مگر اس موقع پر وہ زہران نیازی کے قریب جا کر اسے اپنا بنا لے گی۔۔

مگر یہ لڑکی اتنی بے وقوف نہیں تھی کہ اس طرح سے اس کی باتوں میں آجاتی۔۔۔بہن کی وجہ سے جذباتی ہو کر اس کی جو بات مانی تھی۔۔۔اب اس سے بھی پلٹ گئی تھی۔۔۔مگر انجم ہار نہیں ماننے والی تھی۔۔

وہ پھر سے عنادل کو اس پر راضی کرنے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

فاہم اور ملیحہ کے حوالے سے ابھی کوئی خبر نہیں مل رہی تھی۔۔۔

ایسے لگ رہا تھا وہ اس دنیا میں ہی موجود نہ ہوں۔۔۔کوئی جگہ نہیں چھوڑی گئی تھی۔۔۔مگر وہ کہیں نہیں مل رہے تھے۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

زہران نیازی فریش ہونے کے بعد اپنے کمرے سے نکلا تھا۔۔۔اس کے چہرے پر عالم نیازی کی صحت یابی کے بعد اب پہلے جیسا اطمینان لوٹ چکا تھا۔۔اس کے بابا اب بالکل ٹھیک تھے۔۔۔ان کے زخم آہستہ آہستہ ٹھیک ہو رہے تھے۔۔۔

ان کا کل علاقے میں بہت بڑا جلسہ تھا۔۔۔جس کی صدارت عالم نیازی نے اسے ہی سونپی تھی۔۔۔جس کا یہی مطلب تھا کہ اب اس ان کی برادری اور پنچایت کا اگلا سردار اسی نے بننا تھا۔۔اس کی جانب سے کسی کو بھی کوئی رعایت ملنے کی توقع نہیں تھی۔۔

مگر دشمن جس طرح سے حملہ آور ہو رہے تھے۔۔۔ان سب کو اس وقت زہر ان عالم نیازی جیسے طاقتور شخص کہ صدارت ہی چاہیے تھی۔۔۔

"کل کے حوالے سے بہت اچھی تیاری ہو گئی ہے۔۔ابھی سے دشمنوں کے ہوش اڑے ہوئے ہیں۔۔۔انہوں نے چاہے اس حملے میں اپنے خلاف کسی ثبوت نہیں چھوڑا مگر علاقے کے سب لوگ جانتے ہیں کہ مجھے مارنے کی کوشش کرنے والا گردیزی خاندان ہی ہے۔۔۔ان کو جو ہمدردی ملی تھی وہ اب ختم ہو چکی ہے۔۔۔

وہ سب اتنے بوکھلا چکے ہیں کہ دشمنی کے باوجود عیادت کرنے یہاں پہنچ گئے۔۔۔"

عالم نیازی کے چہرے سے ان کی خوشی واضح ہو رہی تھی۔۔۔

شہباز نیازی بھی پاس ہی براجمان تھے۔۔۔انہوں نے ہمیشہ اپنے بیٹوں سے زیادہ زہران کو فوقیت دی تھی۔۔۔اس وقت بھی زہران کو دیکھتے ان کے چہرے پر فخریہ تاثرات موجود تھے۔۔۔

وہ اس جلسے کو کامیاب بنانے کے لیے بہت محنت کر رہا تھا۔۔۔جس کے نتائج نظر آنا بھی شروع ہو چکے تھے۔۔۔۔

جلسہ کل تھا اور لوگ آج ہی دور دراز کے علاقوں سے آنا شروع ہو چکے تھے۔۔۔

ان کا یہ حلقہ بہت بڑا تھا۔۔۔ اور سب سے بڑی بات یہ دونوں خاندانوں کا گڑھ بھی تھا۔۔۔

نوریز گردیزی نے بھی علاقے والوں کے لیے بہت کام کیا تھا اور عالم نیازی نے بھی۔۔۔

اس حلقے کے نتائج کچھ بھی ہو سکتے تھے۔۔۔

اسی وجہ سے دونوں خاندان سر توڑ کوششیں کر رہے تھے۔۔۔

پہلے ہی جنگ صرف نوریز گردیزی اور عالم نیازی کے درمیان چل رہی تھی۔۔۔مگر اب اس میں زہران نیازی بھی اپنے قدم رکھ چکا تھا۔۔۔اور دوسری جانب شاہنواز گردیزی بھی اب باپ کے شانہ بشانہ کھڑا تھا۔۔۔

اس نے عالم نیازی پر حملہ کرکے غلطی کی تھی۔۔۔جس پر وہ بہت پچھتا رہا تھا۔۔۔

ان کو اس سے اپنی عوام کا رخ دشمنوں کی جانب ہونے کا نقصان اٹھانا پڑا تھا۔۔۔وہ اب یہ بات اچھے سے سمجھ چکے تھے کہ عالم نیازی کی کمزوری فاہم نیازی نہیں بلکہ زہران نیازی تھا۔۔

فاہم نیازی کا کھونا وہ پھر برداشت کر سکتے تھے۔۔۔ لیکن زہران نیازی کے ختم ہونے کے ساتھ عالم نیازی نے بھی ختم ہو جانا تھا۔۔۔

"نیازی صاحب مجھے ایک بار میرے بچے سے ملوا دیں۔۔۔ میں جانتی ہوں وہ قصوروار ہے۔۔۔ اس نے غلط کیا۔۔ مگر اس کی غلطی صرف اتنی ہے کہ اس نے جو کیا سرعام کیا۔۔۔ اس خاندان کے مردوں کے لیے دوسری عورتوں سے رابطے رکھنا کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔ پھر میرے بیٹے کو ہی کیوں سزا مل رہی ہے۔۔۔"

شائستہ بیگم وہاں آکر بیٹھتے اپنے شوہر کے آگے رو دی تھیں۔۔۔

وہ سب جان چکے تھے کہ فاہم زہر ان کے پاس تھا۔۔۔ مگر اس معاملے پر اب کوئی بات ہی نہیں کی جا رہی تھی۔۔

اتنے مہینے گزر چکے تھے۔۔۔ان کے بیٹے کی کوئی خیر خبر نہیں تھی۔۔

وہ اب مزید جدائی برداشت نہیں کر پا رہی تھیں۔۔۔

"تم کیا چاہتی ہو۔۔ تمہارے بیٹے کو یہاں لے آئیں تاکہ لوگ تو ہم پر تھوکیں ہی سہی ساتھ میں دشمن ہماری آنکھوں کے سامنے اسے سولی پر لٹکا دیں۔۔۔یہی چاہتی ہو تم تو کل ہی تمہارے بیٹے کو لے آتے ہیں سامنے۔۔۔کہاں کس نے تھا اسے سر عام یہ بے غیرتی

کرنے کو۔۔۔ جیسے باقی مرد اپنے یہ شوق چھپ کر پورے کر لیتے ہیں وہ بھی کر لیتا۔۔۔

کس نے روکا تھا اسے۔۔۔"

عالم نیازی کو بیوی کی یہ بات انتہائی ناگوار گزری تھی۔۔۔ جبکہ زہران نیازی سیگریٹ سلگھاتا خاموشی سے ان کو آنسو بہاتے دیکھ رہا تھا۔۔ اس کی آنکھوں میں کسی کا تصور کرتے ایک قہر آلود تاثر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

ان کی بات سنتے شائستہ بیگم رونے لگی تھیں۔۔۔

"آپ تیار رہیے گا آج رات۔۔۔ آپ کو فاہم سے ملوادوں گا میں۔۔ مگر اس بارے میں آپ نہ کسی سے ڈسکس کریں گی اور نہ ہی اپنے سامنے اس بات کو دوہرائیں گی۔۔۔ اس نے جتنا بھی غلط کیا مگر بھائی ہے میرا۔۔۔ میں اسے کسی بھی قیمت پر دشمنوں کے آگے نہیں پھینک سکتا۔۔۔ آپ بھی اگر اس کی سلامتی چاہتی ہیں تو اس بات کا ذکر دوبارہ نہیں کریں گی۔۔۔"

ان کو تنبیہہ کرتا وہ خاموشی اختیار کرنے کا کہہ گیا تھا۔۔۔ عالم نیازی نے خاموشی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جس نے آنکھوں کی جنبش سے انہیں ریلیکس رہنے کو کہا تھا۔۔۔

جبکہ شائستہ بیگم اس بات پر خوش ہوتیں اسے دعائیں دیتی وہاں سے نکل گئی تھیں۔۔۔

وہ ملوانے پر راضی ہو گیا تھا یہی غنیمت تھا ان کے لیے۔۔۔

وہ عالم نیازی سے بات کرتا اپنی جگہ سے اٹھا تھا جب اس کی نظر دروازے میں کھڑی شہلا پر پڑی تھی۔۔۔

اسے دیکھ کر شرماتی وہ اس کے باہر آنے کی منتظر تھی۔۔

زہران نے جیسے کی قدم باہر کی جانب بڑھائے تھے وہ ایک دم سے راستے میں آئی تھی۔۔

"سائیں آپ کا ناشتہ اپنے ہاتھوں سے بنا کر ڈائیننگ ٹیبل پر لگا دیا ہے میں نے۔۔۔"

اپنے دوپٹے کو انگلی پر مڑورتی آگے پھینکی بالوں کی چٹیا کو بار بار چھوتی وہ اسے اپنی جانب متوجہ کرنے کی کوشش کرتی انتہائی زہر لگی تھی۔۔۔یہ منظر اندر داخل ہوتی انجم نے بھی دیکھا تھا۔۔۔

"اب اس کے ڈرامے زہر ان کے آگے شروع ہو گئے۔۔۔یہ تو گرگٹ سے بھی زیادہ تیز رنگ بدلتی ہے۔۔۔"

انجم شیر ازی زہر ان نیازی کے معاملے میں حد سے زیادہ پوزیسو تھی۔۔اسے شہلا کا وہاں اس طرح سے تیار ہو کر کھڑا ہونا بھی زہر لگا تھا۔۔۔

مگر اگلے ہی لمحے اس کا دل خوش ہو گیا تھا۔۔۔زہر ان نیازی کے معاملے میں اسے زیادہ فکر کرنے کی ضرورت اس لیے بھی نہیں تھی۔۔۔کیونکہ وہ اپنے قریب کسی کو بھٹکنے بھی نہیں دیتا تھا۔۔

اس وقت بھی یہی ہوا تھا۔۔۔۔

"فضل بخش۔۔۔۔فضل بخش۔۔۔۔"

وہ اتنی زور سے دھاڑا تھا کہ شہلا کو اپنا دل پیٹ میں گرتا محسوس ہوا تھا۔۔اس کی رنگت مارے خوف کے زرد ہوئی تھی۔۔

"کہاں مر گئے تھے تم جو کسی اور کو میرے لیے ناشتہ بنانا پڑا۔۔۔۔"

اس کی دھاڑ اندر تک سنائی دے رہی تھی۔۔عالم نیازی نے ایک نظر دیکھ کر دوبارہ اپنے کام میں نگاہیں مرکوز کی تھیں۔۔۔اسے جب کوئی بات بری لگتی تھی وہ لحاظ نہیں کرتا تھا۔۔۔

"سائیں میں نے بی بی جی کو منع بھی کیا مگر انہوں نے مجھے ڈانٹ دیا کہ یہی آپ کے لیے ناشتہ بنائیں گی۔۔"

فضل بخش نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔۔۔۔

"ائندہ ایسا ہوا تو چھوڑوں گا نہیں میں تمہیں۔۔۔ناشتہ بنا کر کمرے میں لاؤ۔۔۔"

وہ اسے غصے سے گھورتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔جب انجم ایک دم سے اس کے راستے میں آئی تھی۔۔

اس کے وجیہہ نقوش میں مزید بگاڑ پیدا ہوا تھا۔۔۔

"اب تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔؟"

وہ تپ کر بولا تھا۔۔

"بات کرنی ہے مجھے آپ سے۔۔۔"

انجم نے ملتجی انداز میں کہا تھا۔۔۔

"فضول ٹائم نہیں ہے میرے پاس۔۔۔"

وہ جانے لگا تھا جب انجم اس کے بالکل آن کھڑی ہوتی اس کے آگے ہاتھ جوڑ گئی تھی۔۔۔

جو دیکھ زہران کی آنکھوں میں چھن سے لرزتا کانپتا نازک سراپا آن ٹھہرا تھا۔۔۔غصے کی شدت کئی گنا بڑھ گئی تھی۔۔

"بولو پانچ منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔۔"

شاید اس وجود کی نفرت میں آکر وہ اس لڑکی کو بھی وقت دے گیا تھا۔۔۔

"عنادل گردیزی آپ کے خلاف بہت باتیں کر رہی ہے۔۔۔ نفرت کرتی ہے آپ سے۔۔۔"

انجم نے جان بوجھ کر یہ نام لیا تھا۔۔وہ اس ذکر پر اس کے تاثرات جاننا چاہتی تھی۔۔

مقابل اس بات پر اندر تک جل اٹھا تھا۔۔۔مگر وہ زہر ان نیازی تھا اتنی جلدی کسی کو اپنے اندرونی کیفیت کا پتا نہیں دیتا تھا۔۔

انجم جو گہری نگاہوں سے اس کا جائزہ لے رہی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر دل جلاتی مسکراہٹ امڈتے دیکھ وہ اپنی جگہ بدمزا ہوئی تھی۔۔۔۔

"یہ ذکر کرنے کے پیچھے تمہارا مقصد کیا ہے۔۔۔میرے خلاف میری نفرت میں ہر پل ہزاروں لوگ بات کرتے ہیں۔۔اس میں بڑی بات کیا ہے۔۔۔تم کیا چاہتی ہو میں گردیزی خاندان کے محبت بھرے جملے سننے کے لیے مرا جا رہا ہوں۔۔۔۔"

زہران نیازی نے انجم کو وہیں خاموش کروا دیا تھا۔۔۔

"میرے سامنے اچھا بننے کے لیے میرے دشمنوں کی خبریں مجھ تک پہنچا کر یہ اوچھے ہتھکنڈے اپنانے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔۔جو انسان زہران نیازی کے سامنے ایک بار گر گیا وہ دوبارہ نہیں اٹھ

سکتا۔۔۔اور تم یہ جو کرنے کی کوشش کر رہی ہو قسم خدا کی مزید نفرت محسوس ہو رہی ہے تم سے۔۔۔

تم جیسے لوگ کسی کے سگے نہیں ہوتے۔۔۔"

زہران نیازی اس کی جانب جھک کر اپنی طلسماتی نگاہوں سے اس پر اپنی نفرت اچھالتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔جبکہ اس کی بات پر انجم کتنے ہی لمحے اپنی جگہ سے ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

اس کی رنگت بالکل فق ہو چکی تھی۔۔۔اس نے کیا سوچ کر یہ بات کہی تھی۔۔۔جس کا فایدہ تو کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔الٹا نقصان ہی کروا بیٹھی تھی۔۔۔

جس انسان کو بے حد و بے حساب چاہا ہو۔۔۔اس کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھنا کس قدر اذیت کا باعث تھا یہ بات اس وقت کوئی اس سے پوچھتا۔۔۔

آنکھوں میں آنسو بھرے وہ وہاں سے واپس پلٹ گئی تھی۔۔وہ اس کی محبت میں کیا کچھ کر رہی تھی اور اس شخص کو اس کی صورت بھی نہیں دیکھنی تھی۔۔۔

زہران نے روم میں آتے عنادل گردیزی کا نمبر ملایا تھا۔۔۔جو اس نے آج صبح ہی فضل بخش سے منگوایا تھا۔۔۔مگر نمبر ڈائل کرتے وہ پہلے سے ہی اسے اپنے کال لاگ میں نظر آیا تھا۔۔۔

جو دیکھ زہران نیازی کی آنکھوں میں حیرت ابھری تھی۔۔۔اس نے جیسے ہی اس نمبر کی ہسٹری چیک کی اس سے کئی مس بیلز اور ساتھ میں ایک بار ریسونگ کا بھی آرہا تھا۔۔۔

جس کی ڈیوریشن ایک منٹ سے بھی کم کی تھی۔۔دماغ پر زور دینے کے بعد اسے کچھ مہینے پہلے کی وہ کال یاد آئی تھی۔۔۔یقیناً یہ وہی تھی۔۔۔۔

اس کی یاداشت بہت تیزی تھی۔۔۔وہ باتیں بھولتا نہیں تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں غصے کی لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔۔

اس نے کال ملادی تھی۔۔۔جو دوسری جانب پک نہیں کی گئی تھی۔۔۔اس کے بعد اس نے کئی بار ٹرائے کیا تھا۔۔۔عنادل کے پاس اس کا یہ نمبر موجود تھا۔یقیناً وہ اس کا نمبر پہچان کر اب کال پک نہیں کر رہی تھی۔۔۔

زہران کا غصے کے مارے برا حال ہوا تھا۔۔۔یہ لڑکی اس کی کال نظر انداز کر کے بہت بڑی غلطی کر گئی تھی۔۔۔اسے نظر انداز کرنے والا اس دنیا پر کوئی پیدا نہیں ہوا تھا۔۔۔

یہ کیسے کر سکتی تھی ایسا۔۔۔

موبائل ٹیبل پر پٹختے وہ صوفے سے ٹیک لگاتا سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔

اسے جب بھی غصہ آتا تھا وہ خود کو ریلیکس کرنے کے لیے یہی زہر اپنے اندر اتارتا تھا۔۔۔

"یہ کال نہ اٹھانے کی بہت بھاری قیمت اٹھانی پڑے گی تمہیں۔۔۔ کل تم خود اپنی مرضی سے میرے پاس آؤ گی۔۔۔زہران نیازی کو ابھی ٹھیک سے پہچان نہیں پائی تھی عنادل گردیزی۔۔میری موت کی بددعائیں کرنے کا بہت شوق ہے نا۔۔۔تمہارے ساتھ کھیلنے میں مزا بہت آئے گا۔۔۔"

زہران نیازی کی آنکھوں میں آگ جل رہی تھی۔۔۔جس میں عنادل گردیزی نے عنقریب بھسم ہو جانا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"عنادل یہ کیا۔۔۔ایسے ہی بیٹھی ہو تم۔۔۔تیار کیوں نہیں ہوئی ابھی تک۔۔۔"

آیت نے اندر آتے اسے ایسے ہی بیٹھے دیکھ خفگی سے کہا تھا۔۔۔۔

"میرا دل نہیں کر رہا۔۔۔"

وہ بے دلی سے بولی تھی۔۔۔

"یہ آج کل تم اپنے دل کی کچھ زیادہ نہیں سننے لگ گئی۔۔۔یا عابس بھائی کی بیوی کی گود بھرائی کی رسم میں آنے کی ہمت نہیں رکھتی۔۔۔"

آیت کی جان بوجھ کر اسے چھیڑا تھا۔۔۔آج زارا کی گود بھرائی تھی۔۔۔ان کے گھر بیٹا آنے والا تھا۔۔۔اپنی نئی نسل کے دنیا میں آنے کی خوشی میں نوریز گردیزی نے بہت بڑا اہتمام کیا تھا۔۔۔

بہت بڑے پیمانے پر کھانے پینے کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔جس میں بہت سارے لوگوں نے شرکت کرنی تھی۔۔۔

اس سب کا مقصد اپنے لوگوں کو زہران نیازی کے آج ہونے والے جلسے میں جانے سے روکنا تھا۔۔۔شاہنواز اس کے بہت اہم کارکنان کو اٹھوا چکا تھا۔۔۔وہ لوگ اس کا یہ جلسہ ناکام بنانے کی بہت کوشش کر رہے تھے۔۔۔

بہت سارے مقامات پر فائرنگ بھی کی گئی تھی۔۔ان دونوں خاندانوں کی دشمنیوں میں نقصان ہمیشہ غریب عوام کا ہوتا تھا۔۔۔ اس وقت بھی یہی ہو رہا تھا۔۔۔مگر زہران نیازی کا ایک اصول تھا کہ وہ بے گناہ لوگوں کو نقصان نہیں پہنچاتا تھا۔۔۔اور اپنے لوگوں کو نقصان پہنچانے والوں کو چھوڑتا نہیں تھا۔۔۔

اس نے اپنے لوگوں کو ایکٹو کر رکھا تھا۔۔۔جو دشمنوں کی جانب سے بھیجے گئے لوگوں کے حملے کی صورت جوابی کاروائی کر رہے تھے۔۔۔

اور اپنے لوگوں کو باحفاظت جلسہ گاہ تک پہنچا رہے تھے۔۔۔

ایک طرف گردیزی خاندان میں خوشیوں کی بہاریں اتری ہوئی تھیں تو دوسری جانب ایک جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔۔

"بکواس مت کیا کرو۔۔۔میرا اس سے کوئی واسطہ نہیں ہے۔۔۔"

عنادل اس پر چڑھ دوڑی تھی۔۔آیت کی آنکھوں میں ناچتی شرارت دیکھ وہ چپ ہوئی تھی۔۔۔

"اچھا نا تیار تو ہو جاؤ۔۔۔مہر جان کتنی بار تمہارے بارے میں پوچھ چکی ہیں۔۔ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے تمہارا یہ سوجا منہ دیکھ کر وہ مزید پریشان ہو نگی۔۔۔۔"

آیت کے سمجھانے پر وہ منہ بناتی اٹھ گئی تھی۔۔۔کچھ دیر بعد وہ مسٹر ڈکلر کے بہت ہی خوبصورت نیٹ کی فراک میں ملبوس کانوں میں ہم رنگ گول گول نگینے والے ٹاپس پہنے۔۔۔لبوں پر نیچرل لپسٹک لگائے۔۔۔بالوں کو چٹیا میں مقید کیے جن میں آیت کے اس کے منع کرنے کے باوجود سفید پھولوں کے گجرے ڈال دیئے تھے۔۔۔۔

وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔باقی سب کی نسبت اس کی تیاری بہت کم تھی۔۔۔۔مگر اس کی جانب اٹھتی نگاہیں ایک پل کے لیے ٹھہر جاتی تھیں۔۔۔

عابس کی نظریں بھی الجھی تھیں۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے عنادل کی اٹھتی خفگی بھری نگاہوں پر اس نے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل دیا تھا۔۔۔

"تم نے سب کو ڈرا کر رکھا ہوا ہے۔۔۔۔اس بچارے شخص کا کیا حال ہو گا جو تمہارے زندگی میں شامل ہو گا۔۔۔۔"

آیت نے اس کی کڑوی نگاہوں پر مسکراتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ جبکہ اس کی بات پر عنادل کے چہرے کی رنگت بدل گئی تھی۔۔۔

آنکھوں میں نفرت آن ٹھہری تھی۔۔۔ حلق اندر تک کڑوا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ اس شخص کو اپنے تصور میں بھی نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔

مگر اس کا ذکر پھر بھی کسی نہ کسی طرح سے اس کے سامنے آجاتا تھا۔۔ آج صبح سے وہ اپنے گھر کی مردوں سے اس کا نام نجانے کتنی بار سن چکا تھا۔۔۔

اس کو بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔کل اس کی کالز اس نے جان بوجھ کر اٹینڈ نہیں کی تھیں۔۔۔

لیکن اس کے بعد سے اندر کا خوف مزید بڑھ چکا تھا کہ کہیں وہ اس کے بدلے کچھ الٹا سیدھا نہ کر دے۔۔۔۔مگر پھر وہ یہ سوچ کر چپ ہو گئی تھی کہ جب اس بے رحم اور وحشی انسان نے اس کی فریاد اس دن نہیں سنی تھی تو آج کیسے سنتا۔۔۔اس نے جو کرنا تھا وہ تو کر کے ہی رہے گا۔۔۔۔

مگر وہ اس کے ہاتھوں بلیک میل نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔نہ ہی دوبارہ اس سے ملنے کا سوچ سکتی تھی۔۔۔

ان کی محفل کا آغاز ہو چکا تھا۔۔۔لوگوں کی شرکت اس تعداد میں نہیں ہوئی تھی۔۔۔جتنی انہوں نے تیاری کر رکھی تھی۔۔سب کے ہی چہرے اترے ہوئے تھے۔۔۔انہوں نے جتنی کوشش کی تھی وہ اس طرح کامیاب نہیں ہو پائے تھے۔۔۔

دوسری جانب زہران نیازی کے جلسے میں اس کی امید سے بھی کئی گنا زیادہ لوگوں نے شرکت کی تھی۔۔۔ان کا جلسہ بہت زیادہ کامیاب رہا تھا۔۔۔

جو بات ادھر گردیزی خاندان کے مردوں کا خون کھولا گئی تھی۔۔۔

ان کی پارٹی نے میں شامل تمام اہم لوگ اس وقت ان کی حویلی پر مجبور تھے۔۔۔انہوں نے اپنی ہار کا اندازہ اپنے چہرے پر نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

عورتوں کی جانب بھی ان کی رسمیں جاری تھیں۔۔۔۔ابھی کچھ دیر تک نوریز گردیزی نے باقی سب کے ساتھ وہاں آنا تھا۔۔۔

"زارا خوش نہیں لگ رہی۔۔۔"

اس کی صورت دیکھتے آیت نے کہا تھا۔۔۔۔ جس پر عنادل نے بھی اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

جب اسی لمحے ان کی ملازمہ بھاگتی ہوئی اندر آئی تھی۔۔۔

"بی بی جی غضب ہو گیا۔۔۔۔"

اس کی آواز نے سب کو دہلا کر رکھ دیا تھا۔۔۔۔مردوں کی سائیڈ پر موسیقی کی آواز رک چکی تھی۔۔۔۔

"یا اللہ خیر کیا ہو گا بلقیس۔۔۔۔"

مہر جان ہی سب سے پہلے بولی تھیں۔۔۔اب تک ان دشمنیوں میں انہوں نے اپنا بہت کچھ کھویا تھا۔۔۔ہر وقت یہی دھڑکا لگا رہتا تھا کہ ابھی کچھ ہو جائے گا۔۔۔

"وہ حویلی پولیس آئی ہے مہر جان۔۔۔بہت بڑی تعداد میں آئے ہیں وہ۔۔۔بڑے سائیں کو گرفتار کرنے۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر وہاں سناٹا چھا گیا تھا۔۔۔ ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ ان کے ہاں تو یہ ادارے صرف نمائش کے لیے ہی تھے۔۔ سارے فیصلے پنچایت میں ہی کیے جاتے تھے۔۔ مگر آج ان کی حویلی میں پولیس کا آنا وہ بھی ان کی برادری کے سربراہ کو گرفتار کرنے کے ارادے سے۔۔ وہ بھی اس وقت جب حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی تھی۔۔۔۔ یہ بات چھوٹی نہیں تھی۔۔

"بی بی جی سننے میں آرہا ہے کہ یہ پولیس زہران نیازی نے بھیجی ہے۔۔۔ آج ان کے جلسے کی اہتمام پر ان کے اوپر قاتلانہ حملہ ہوا ہے۔۔۔ جس میں بڑے سائیں کے خلاف ثبوت ملے ہیں۔۔۔"

ملازمہ بتا رہی تھی جب وہاں موجود حویلی کی خواتین اب رونے لگی تھیں۔۔یہ ان جیسے معزز خاندان کے لیے بہت بے عزتی کی بات تھی۔۔۔

پولیس کی گاڑیوں کی سائرن باہر سنائی دینے لگے تھے۔۔۔

جیسے کسی بہت بڑے دہشتگرد کو گرفتار کرنے آئے ہوں۔۔۔

حویلی کی خواتین مردان خانے کی جالی دار دیواروں کے پاس آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔عنادل کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔۔

اس کے تایا سائیں کو پولیس والے گھیرے کھڑے تھے۔۔

شاہنواز غصے سے بپھرا ہوا تھا۔۔۔باقی سب کی بھی یہی حالت تھی۔۔۔

عنادل کی نفرت اس شخص کے لیے اس وقت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

یہ بہت بڑی گرفتاری تھی اسی وجہ سے آئی جی وہاں خود آیا ہوا تھا۔۔۔کیونکہ یہ نیچے کی افسران کے بس کی بات نہیں تھی۔۔۔

"دیکھو آئی جی تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے تم یہاں اس نیت کے ساتھ آکر کتنی بڑی غلطی کر چکے ہو۔۔۔میرے بابا سائیں کا اس میں کوئی ہاتھ نہیں ہے۔۔۔اگر ہم حملہ کرتے تو وہ زہران نیازی بچ نہ

پاتا۔۔۔اس نے جھوٹا الزام لگایا ہے۔۔۔تم اس کے ساتھ ملے ہوئے ہو۔۔۔اسی وجہ سے یہاں آ گئے ہو ہمیں بے عزت کرنے۔۔ اگر اپنی سلامتی چاہتے ہو تو نکل جاؤ یہاں سے۔۔۔ ورنہ اس کا بدلہ تمہاری سات نسلیں نہیں چکا پائیں گی۔۔۔"

شاہنواز کا بس نہیں چل رہا تھا ان سب کو گولی سے اڑا دے۔۔اگر نوریز گردیزی اسے نہ روکتے تو وہ ایسا کر بھی گزرتا۔۔۔

"سائیں آپ تحمل سے ہماری بات سنیں۔۔۔ہم اپنی مرضی سے نہیں آئے یہاں۔۔۔بہت زیادہ پریشر ہے ہم پر۔۔۔نیازی صاحب کے جلسے کی کوریج تمام سوشل میڈیا پر کی جا رہی تھی۔۔۔ان پر

گولیاں چلتی بھی دکھائی گئی ہیں۔۔۔وہاں بہت بڑی تعداد میں لوگوں نے شرکت کی ہے۔۔۔وہ سب مشتعل ہو چکے ہیں۔۔۔ سوشل میڈیا پر بھی غم وغصے کی فضا پیدا ہو چکی ہے۔۔۔زہران نیازی کو لوگ پہلے بھی بہت پسند کر رہے تھے۔۔۔

اس جلسے کے بعد تو لوگ مزید ان پر فدا ہو گئے ہیں۔۔۔کسی سے بھی یہ حملہ ہضم نہیں ہو رہا۔۔۔حملے میں جو پسٹل یوز ہوا ہے۔۔۔وہ آپ کے نام پر ہے۔۔۔آپ کا پرسنل ہتھیار ہے سائیں۔۔۔جس انسان نے حملہ کیا ہے وہ آپ کا نام لے رہا ہے۔۔۔وہ آپ ہی کا آدمی ہے۔۔۔ہر طرف سے ثبوت آپ کے خلاف ہیں۔۔۔

آپ کو اس وقت گرفتار کرنا ہمارے لیے ناگزیر ہو گیا ہے۔۔۔ورنہ یہاں کے حالات کنٹرول سے باہر ہو جائیں گے۔۔۔"

آئی جی صاحب کی بات پر وہاں ایک لمحے کے لیے خاموشی چھا گئی تھی۔۔

"ایسا کیسے ہو سکتا آئی جی صاحب۔۔۔جب میں نے یہ حملہ ہی نہیں کروایا تو میرا پسٹل وہاں کیسے پہنچ گیا۔۔۔یہ جھوٹی سازش ہے۔۔۔ ابھی بے نقاب ہو جائے گی زہران نیازی کی یہ سازش۔۔۔۔"

نوریز گردیزی نے فوراً شاہ نواز کو اپنے کمرے میں بھیجا تھا۔۔۔

جبکہ جالیوں کے پار کھڑی عنادل کا دل مارے خوف کے لرز اٹھا تھا۔۔۔ کتنی گھٹیا چال چلی تھی اس شخص نے۔۔۔

اس کے تو دماغ سے ہی نکل گیا تھا کہ وہ جو پسٹل نوریز گردیزی کی الماری سے نکال کر گئی تھی۔۔۔ وہ وہیں اس کے پاس ہی چھوڑ آئی تھی۔۔۔ جسے وہ اس کے تایا کی انسلٹ کروانے کے لیے ایسے استعمال کرے گا عنادل کا دماغ یہاں تک پہنچ ہی نہیں سکتا تھا۔۔

نوریز گردیزی کے اس یقین پر وہاں سب کو یہی لگ رہا تھا کہ ابھی زہران نیازی کی سازش بے نقاب ہو جائے گی۔۔۔ مگر کچھ دیر بعد جب شاہنواز واپس آیا تو اس کی رنگت بے پناہ سرخ تھی۔۔۔

"بابا سائیں آپ کے لاکر میں نہیں ہے پسٹل۔۔۔بہت بڑی گیم کھیل گیا ہے وہ ہمارے ساتھ۔۔۔ہمارے آدمی کو بھی اٹھوایا ہے اور پسٹل بھی۔۔"

شاہنواز کا دماغ یہ سوچ کر ہی پھٹ رہا تھا کہ وہ شخص اس کے باپ کے کمرے تک رسائی حاصل کیسے کر گیا تھا۔۔۔

کچھ دیر بعد سب کی آنکھوں کے سامنے نوریز گردیزی کو ہتھکڑیاں لگا دی گئی تھیں۔۔۔۔گردیزی خاندان کے ہر فرد کی آنکھیں اشکبار تھیں۔۔۔یہ منظر ان سب کے لیے انتہائی اذیت ناک تھا۔۔۔نوریز

گردیزی ایک بہت بڑی شخصیت تھی۔۔۔جن کے سامنے اونچی آواز میں بات تک نہیں کی جاسکتی تھی۔۔۔

مگر اس ایک شخص نے انہیں پوری برداری اور علاقے کے سامنے رسوا کر کے رکھ دیا تھا۔۔۔

عنادل کے آنسو نہیں رک رہے تھے۔۔۔اس کی وجہ سے اس کے تایا سائیں کے ساتھ یہ سب ہو رہا تھا۔۔۔اس کا دل درد سے پھٹنے لگا تھا۔۔۔شاہنواز اور داؤد گردیزی نے یہ گرفتاری رکوانے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔پنچایت کے سبھی سرداروں کو بلوالیا گیا تھا۔۔ مگر اس وقت کوئی کچھ نہیں کر پایا تھا۔۔۔

کچھ دیر پہلے جس گھر میں شہنائیاں بج رہی تھیں۔۔۔وہاں اس وقت موت کا سا سناٹا چھایا ہوا تھا۔۔۔شاہنواز غصے سے بھڑک رہا تھا۔۔ انہیں ابھی تک یہ سمجھ نہیں آرہا تھا کہ یہ غداری کس نے کی تھی۔۔ جبکہ عنادل کی آنکھوں کے سامنے سے وہ منظر نہیں ہٹ رہا تھا جب اس کے تایا سائیں ہتھکڑی لگا کر اتنے سارے لوگوں کے سامنے گاڑی میں بیٹھایا گیا تھا۔۔۔

یہ منظر میڈیا نے بھی کور کیا تھا۔۔۔جس کے بعد وہ ہر جگہ پھیل چکا تھا۔۔۔۔

زہران نیازی نے بہت بڑی سازش کی تھی۔۔۔جس کے نتائج اسے اپنی مرضی کے مطابق ملے تھے۔۔۔۔

حویلی کے تمام مرد تھانے جا چکے تھے۔۔۔وہ کسی بھی قیمت پر انہیں وہاں اکیلے نہیں چھوڑ سکتے تھے۔۔۔

مہرجان کی حالت بہت خراب تھی۔۔۔باقی سب کا بھی رو رو کر برا حال تھا۔۔۔

عنادل بھی سب کے بیچ بیٹھی تھی جب اس کے ہاتھ میں پکڑا موبائل وائبریٹ ہوا تھا۔۔۔سکرین پر جگمگاتا نمبر اس کی آنکھوں میں زہر گھول گیا تھا۔۔۔۔

وہ غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔

جبکہ مہر جان کا چیک اپ کرتی انجم کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

روم میں آکر دروازہ لاک کرتے اس نے کال اٹینڈ کی تھی۔۔۔۔

"اسلام و علیکم مسز زہران نیازی۔۔۔کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟ آپ تو بھول ہی گئیں۔۔۔ایسی بھی کیا ناراضگی۔۔۔؟"

اس کی آواز سنتے ہی زہران نیازی کا مبہم مسکراتا لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔۔مارے غصے کے اس کے دماغ کی نسیں ابھر آئی تھیں۔۔۔۔

"تم میری سوچ سے زیادہ گھٹیا اور بے غیرت انسان ہو۔۔۔تم نے بہت غلط کیا ہے میرے تایا سائیں کے ساتھ۔۔۔معاف نہیں کروں گی میں تمہیں۔۔۔۔"

عنادل اپنے اوپر ضبط کھوتی غصے سے چیختے ہوئے بولی تھی۔۔۔

اس کی بات پر غصہ کرنے کے بجائے دوسری جانب جاندار قہقہ گونجا تھا۔۔۔

"آج میں بہت خوش ہوں۔۔۔اس لیے تمہاری یہ گستاخی معاف کرتا ہوں۔۔۔مگر وہ کیا ہے نا تمہارا دور دور سے چلانا مزا نہیں دے رہا۔۔۔اس وقت اپنی کامیابی اپنی بیوی کے ساتھ سیلیبریٹ کرنا

چاہتا ہوں۔۔۔شدت سے طلب محسوس ہو رہی ہے۔۔۔تم پر اپنی نفرت کی دوسری مہر ثبت کرنے کو۔۔۔مجھے اپنی شدت کا یقین ہے۔۔۔

میری پہلی نشانی ابھی مٹی نہیں ہو گی۔۔۔"

وہ شخص اس کی سوچ سے زیادہ گھٹیا اور بے باک تھا۔۔۔جس طرح سر عام الفاظ میں وہ اس کے سامنے اپنے خیالات کا اظہار کر رہا تھا۔۔۔عنادل سر سے پیر تک کانپ گئی تھی۔۔۔

اس کے پورے وجود میں برقی رو دوڑ گئی تھی۔۔

"بکواس بند کرو اپنی۔۔۔تم نے زبردستی کی تھی میرے ساتھ۔۔۔

میں نہیں مانتی اس نکاح کو۔۔۔"

عنادل نے خوف اب بھی نہیں کھایا تھا۔۔۔

"اچھا اگر یہ نکاح نامہ تصاویر کے ساتھ تمہارے گھر والوں کو بھجوا

دوں۔۔۔اوہ سوری گھر میں نہیں۔تمہارے تایا سائیں تو اس وقت

جیل میں قید ہیں نا۔۔۔یہ دونوں چیزیں جیل میں ان کے پاس

پارسل کروادوں کیا تب تم یقین کرو گی اس نکاح نامے پر۔۔۔"

اپنی انگوٹھی گھماتا وہ مسکرایا تھا۔۔۔

جبکہ اس کی اس دھمکی پر عنادل اندر تک سہم اٹھی تھی۔۔۔

"اپنی حویلی کے پچھلے گیٹ پر آجاؤ۔۔۔اور ہاں جس حلیے میں ہو اسی میں آنا۔۔۔سنا ہے بہت حسین لگ رہی ہو تم۔۔۔ہمیں بھی تو دیدار کرواؤں اپنے حسن کا۔۔۔جس حق بھی رکھتے ہیں۔۔۔"

وہ اس کی خاموشی پر دوبارہ سے بولا تھا۔۔۔عنادل کا وجود بے جان ہونے لگا تھا۔۔

"نن نہیں پلیز ایسا مت کرنا۔۔مم مجھے شدید نفرت ہے تم سے۔۔۔۔مجھے تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنی۔۔۔۔"

عنادل انکاری تھی۔۔۔اس شخص کی اس بے رحمی پر اس کا دل ہول رہا تھا۔۔وہ کچھ بھی کر سکتا تھا۔۔اس سے کسی بھی بات کی بعید نہیں تھی۔۔۔

مگر عنادل کسی بھی قیمت پر اس کے پاس نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

"تو میں کونسا تمہیں محبت میں تڑپ کر اپنے پاس بلا رہا ہوں مسسز۔۔۔ادھر بھی نفرت ہی ہے مگر ہاں تمہاری شکل ضرور دیکھنا چاہتا ہوں میں۔۔۔اس لیے دس منٹ کا وقت دے رہا ہوں۔۔۔ بتائی جگہ پر آجاؤ۔۔۔"

وہ اسے آخری بار وارن کر رہا تھا۔۔۔

عنادل کی ٹانگیں کانپ رہی تھیں۔۔۔وہ بیڈ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

"میں ابھی نہیں آسکتی۔۔۔حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی ہے۔۔۔ کسی کو پتا چل گیا تو میری بہت بدنامی ہو گی۔۔۔میں تمہیں قسم کھا کر بتاتی ہوں میرے گھر والوں کو اور تایا سائیں کو اس نکاح اور میرے تمہارے پاس جانے کا نہیں پتا تھا۔۔۔ خدا کے لیے رحم کرو۔۔۔"

عنادل نے اس سے التجاء کی تھی۔۔۔

"یقین آگیا ہے تم پر۔۔۔مان لیا تمہارے تایا سائیں تمہارے ساتھ اس گھٹیا سازش میں ملوث نہیں تھے۔۔۔۔ مگر تم جو اس حویلی میں بیٹھ کر میرے مرنے کی دعائیں کر رہی ہو۔۔۔ تمہاری نیت تو یہی

تھی نا۔۔۔اس پسٹل پر سلنسر لگا تھا۔۔۔بچہ سمجھ رکھا ہے کیا کہ سمجھ نہیں پاؤں گا۔۔۔اب شرافت سے میرے پاس آؤ۔۔۔

ورنہ اگر یہ نکاح نامہ تمہارے تایا تک پہنچ گیا تو وہ ابھی پوری دنیا کے سامنے ہوئی رسوائی بہت مشکل سے برداشت کیے بیٹھا ہے۔۔۔یہ خبر اسے خوشی سے اوپر نہ پہنچا دے۔۔

میری قاتلہ تو نہیں بن سکی اپنی تایا کی بن جاؤ گی۔۔۔دس منٹ ہیں تمہارے پاس۔۔۔

وہاں کسی کو کچھ پتا نہیں چلے گا۔۔۔۔یہ خبر اسی دن باہر آئے گی جب میں چاہوں گا۔۔۔اس سے پہلے نہیں آسکتی۔۔۔اپنے شوہر پر یقین رکھو مسز۔۔۔میں انتظار کر رہا ہوں۔۔۔"

زہران نیازی کے آگے اب تک کوئی جیت پایا تھا جو وہ جیت پاتی۔۔۔

وہ اس کی بولتی بند کرتا کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

جبکہ عنادل کا بس نہیں چل رہا تھا وہ کیا کر ڈالے۔۔۔اس نے اپنی سینے پر گری چٹیا میں ڈالے پھولوں کو نوچنا چاہا تھا جب اچانک اس کی دھمکی یاد آئی تھی۔۔۔

جس کے ساتھ ہی وہ اپنی مٹھیاں غصے سے بھینچ گئی تھی۔۔اس کی رنگت مارے گی گھبراہٹ کے بے پناہ سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

آنکھوں میں بھی اس وقت نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔

کانپتے ہاتھوں سے اس نے اپنے اوپر شال اوڑھی تھی۔۔۔جیسے ہی وہ کمرے سے باہر نکلی سامنے ہی وہی ملازمہ کھڑی تھی جو عنادل کو پہلے دن سے مشکوک لگی تھی۔۔۔

"تو تم ہو اس کی جاسوس۔۔۔۔تمہارا تو میں واپس آ کر علاج کرتی ہوں۔۔۔"

عنادل اسے دیکھتی دانت پیس گئی تھی۔۔۔ملازمہ بنا کچھ بولے سر جھکائے کھڑی اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کر گئی تھی۔۔۔کوریڈور بالکل خالی تھا۔۔۔

پچھلے گیٹ پر آنے تک وہ کسی کی نگاہوں میں نہیں آئی تھی۔۔۔اس شخص نے اس کی حویلی پر بھی اپنا راج بنا رکھا تھا۔۔۔عنادل جیسے ہی دروازہ عبور کرنے لگی ملازمہ نے اسے پکارا تھا۔۔۔

"بی بی جی اگر آپ کے پاس کوئی ہتھیار ہے تو وہ یہیں چھوڑ جائیں۔۔۔سائیں کا حکم ہے۔۔۔ورنہ آپ کو بہت پچھتاوا ہو گا۔۔۔"

فیروزہ نے زہران کا حکم اس تک پہنچایا تھا۔۔

عنادل گڑبڑا گئی تھی۔۔۔اس نے اپنے پاس ایک چھڑی چھپا رکھی تھی۔۔۔جسے اس واقع کے بعد سے وہ اپنے پاس رکھتی تھی۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے وہ نفی میں سر ہلاتے گیٹ سے نکل گئی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"بی بی جی آپ اس کمرے میں انتظار کریں سائیں ابھی تھوڑی دیر میں آجائیں گے۔۔۔۔"

گاڑی میں اس کے ساتھ ایک ملازمہ رہی تھی۔۔۔جو گاڑی سے اترنے کے بعد بھی اس کے ساتھ ہی اسے اس بڑے سے گھر کہ

نجانے کون کون سی راہداریوں سے گزارتی ایک کمرے میں لے کر آئی تھی۔۔۔

جس کا انٹیریئر بہت ہی زیادہ خوبصورت تھا۔۔۔

مگر عنادل کی آنکھوں میں نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔وہ ملازمہ کو بھی گھور گھور کر دیکھ رہی تھی۔۔

"مر کے بھی انتظار نہ کروں اس خبیث انسان کا۔۔۔۔"

وہ دانت پیستے بولی تھی۔۔۔۔ملازمہ نے اس کی بات کا کوئی جواب نہیں دیا تھا۔۔۔کیونکہ اسے اجازت نہیں تھی۔۔۔

مگر اپنے سائیں کے لیے یہ لفظ بالکل بھی پسند نہیں آیا تھا۔۔

"بی بی جی آپ یہ چادر اتار کر مجھے دے دیں۔۔۔سائیں نے کہا تھا آپ کو ان کے لیے تیار کر دوں۔۔۔"

اب کی بار وہ ڈرتے ڈرتے بولی تھی۔۔۔جبکہ عنادل کو تو اس کی بات سر پر لگی اور تلوں پر بجھی تھی۔۔

"دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔اس سے تیار ہونے سے بہتر میں اس کا منہ نہ نوچ لوں۔۔۔"

عنادل پھاڑ کھانے والے لہجے میں بولتی اندر داخل ہوتے زہران نیازی کو نہیں دیکھ پائی تھی۔۔جو اس کے یہ الفاظ سن چکا تھا۔۔۔

ملازمہ اسے آتا دیکھ خاموشی سے نکل گئی تھی۔۔۔عنادل نے اس کی نگاہوں کے تعاقب میں پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جہاں کھڑے شخص کو دیکھ اس کا دل چاہا تھا۔۔اپنے ہاتھ میں پکڑا خنجر ابھی اس کے سینے میں پیوست کر دے۔۔۔اس کے تایا کے ساتھ جو کیا تھا اس نے۔۔۔وہ بھول نہیں پا رہی تھی۔۔اس کا دل زخمی تھا۔۔ کیونکہ یہ سب اسی کی غلطی کی وجہ سے ہوا تھا۔۔۔وہ اس کو کیسا انسان سمجھتی تو اور یہ کتنا گھٹیا نکلا تھا۔۔۔

لبوں میں سیگریٹ دبائے وہ چہرے پر دل جلاتی مسکراہٹ سجائے اپنی ساحرانہ شخصیت کے ساتھ اس وقت سفید شلوار سوٹ کے اوپر سیاہ کوٹ پہنے وجاہت اور دلکشی کا شاہکار لگ رہا تھا۔۔۔

جس کے لاکھوں دل دیوانے تھے۔۔ آج تو اس نے ویسے ہی محفل لوٹ لی تھی۔۔۔۔لوگ مزید اس کے گرویدہ ہو چکے تھے۔۔۔ان کے ذہنوں میں جو خوف تھا اس نے آج اپنی سوچ بتا کر اسے دور کر دیا تھا۔۔

لوگ اب اسے الیکشن جیتنے کے ساتھ ساتھ اس علاقے کا سردار بنتا بھی دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔

ان کا علاقے بہت بڑا تھا۔۔رقبے کے اعتبار سے بھی اور آبادی کے لحاظ سے بھی۔۔۔جہاں صرف ایک ہی شخص اپنی حکمرانی قائم کر سکتا تھا۔۔۔وہ سرداری ابھی تک عالم نیازی کے پاس تھی۔۔

یہی وجہ تھی کہ ان کے خاندان کا پلڑا ہمیشہ بھاری رہتا تھا۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟؟زیادہ انتظار تو نہیں کروایا تمہیں۔۔۔؟؟"

اس کی جانب بڑھتا وہ بہت خوش دلی سے اسے مخاطب کر گیا تھا۔۔۔

جیسے ان دونوں کے درمیان بہت اچھے تعلقات ہوں۔۔۔۔

"تم نے اچھا نہیں کیا۔۔۔اس بدنامی اور رسوائی کا بدلہ میں تم سے لے کر رہوں گی۔۔۔جیسے میرا خاندان تڑپ رہا ہے۔۔۔ویسے ہی

تمہارا خاندان بھی تڑپے گا۔۔۔ یاد رکھنا میری بات۔۔۔میں ان لڑکیوں میں سے نہیں ہوں جو ڈر جائے گی تم سے۔۔۔اور تمہاری درندگی کا نشانہ بن جائے گی۔۔۔ تمہارے خاندان کے مردوں کی حقیقت بہت اچھے سے جانتی ہوں میں۔۔۔۔گھر بیویاں رکھنے کے باوجود باہر منہ مارتے ہیں۔۔۔"

عنادل اس کو قریب آتے دیکھ الٹے قدموں پیچھے کی جانب جاتے غصے سے اونچی آواز میں بول رہی تھی۔۔۔

وہ جانتا تھا اسے الرجی ہے سیگریٹ کے دھوئیں سے۔۔۔۔وہ جان بوجھ کر سیگریٹ سلگھا چکا تھا۔۔۔

عنادل کی باتوں پر جہاں اس کی آنکھوں میں غصے کی چنگاریاں جل اٹھی تھیں۔۔۔وہیں اس کے چہرے پر وہی دل جلاتی مسکراہٹ تھی۔۔۔

جو دیکھ کر اکثر لوگ اپنا دل ہار بیٹھتے تھے۔۔۔مگر عنادل کو یہ مسکراہٹ دیکھ کر مزید تاؤ آرہا تھا۔۔

"آئی لائک یور کانفیڈنس۔۔۔زہران نیازی کی بیوی کو اتنا نڈر تو ہونا ہی چاہیے تھا۔۔۔مگر تمہیں اپنی سسرال والوں کے لیے اتنا غلط نہیں بولنا چاہیے۔۔۔مجھے اپنے گھر والوں سے بہت پیار ہے۔۔۔یہ گستاخی دوبارہ برداشت نہیں کی جائے گی۔۔مجھے ڈری سہمی لڑکیاں

ویسے بھی نہیں پسند۔۔۔اچھا ہوا تم ویسی نہیں ہو۔۔۔اور رہی بات گھر بیویاں رکھنے کے باوجود باہر منہ مارنے کی تو اس معاملے میں بھی میرے خاندان کے مرد تمہارے خاندان سے ہزار درجہ بہتر ہیں۔۔

نوریز گردیزی تو اپنے گھر کی محفلوں میں رقاصاؤں کا بلاتا ہے اور پھر وہ رات بھر۔۔۔اچھا رہنے دو تم اپنے تایا سائیں کی حقیقت سن نہیں پاؤ گی۔۔۔"

وہ ایک ایک کر کے اس کی ساری باتوں کا جواب دیتا اس کا سرخ پڑتا چہرا دیکھ آخر میں دائیں آنکھ کا کونہ دباتا بات اُدھوری چھوڑ گیا تھا۔۔۔ جبکہ عنادل نے اپنی مٹھیاں بھینچ لی تھیں۔۔۔

کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔ کیونکہ وہ اس کے بے حد قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اس کے سیگریٹ کے دھویں سے وہ کھانسنے لگی تھی۔۔

مگر دوسری جانب کوئی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔ نفرت کی آگ نے دونوں جانب احساسات ختم کر دیئے تھے۔۔۔

"میرے لیے پریشان ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میں ناجائز کام نہیں کرتا۔۔۔دوسری شادی کرلوں گا مگر باہر تعلقات نہیں رکھوں گا۔۔۔دوسری شادی بھی میری مجبوری ہی ہو گی۔۔۔کیونکہ تمہیں تو اب اپنی خاندانی بیوی نہیں بنا سکتا نا۔۔۔تمہارے خاندان کو عزت نہیں دے سکتا۔۔۔ورنہ تم دیکھنے میں ٹھیک ٹھاک ہی ہو۔۔۔۔"

اس کے ارد گرد اپنی ہتھیلیاں جماتا وہ اس کا بغور جائزہ لیتے بولا تھا۔۔۔

ان کا درمیانی فاصلہ بہت کم تھا۔۔۔اس کے ہونٹ عنادل کے چہرے سے ایک انچ کے فاصلے پر تھے۔۔۔

عنادل کی گرفت ہاتھ میں پکڑے خنجر پر مضبوط ہوئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر وہ اسے نفرت بھری نگاہوں سے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

"میری طرف سے تم آج اپنی ہی سازش میں چلانے والی گولی سے مر جاتے۔۔۔تو سب سے زیادہ سکون ملتا مجھے۔۔۔تمہاری خاندانی بیوی بننے سے بہتر میں بھی مرنا پسند کروں گی۔۔۔"

عنادل اس کی جانب نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتی اسے سیگریٹ کی جانب متوجہ دیکھ اپنا ہاتھ چاقو پر مضبوط کرتی اس کے سینے پر وار کر گئی تھی۔۔۔ مگر وہ شاید بھول چکی تھی کہ سامنے کھڑے شخص کی زیرک نگاہوں سے بچ پانا بہت مشکل تھا۔۔

اس نے اپنے سینے تک پہنچنے سے پہلے ہی خنجر اپنی مضبوط ہتھیلی میں جکڑ لیا تھا۔۔

"آج پھر میری بیوی میرے لیے تحفہ لے کر آئی ہے۔۔۔"

زہر ان نیازی کا سرد ترین لہجہ اس کی سماعتوں سے ٹکرایا تھا۔۔

عنادل کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔چہرے پر خوف کے سائے لہرا گئے تھے۔۔۔

زہران کے ہاتھ میں خنجر اتر گیا تھا۔۔اس کا پورا ہاتھ لہولہان ہو چکا تھا۔۔۔عنادل کے ہاتھ کانپ رہے تھے۔۔۔

اس کی گرفت خنجر سے چھوٹ چکی تھی۔۔۔زہران نے غصے سے سرخ ہوتی آنکھوں سے خنجر دور اچھال دیا تھا۔۔۔

"تم ابھی بھی کہو گی میں تم پر یقین کر لوں کہ اس دن تم مجھے مارنے کی نیت سے نہیں آئی تھی۔۔۔"

زہران نے اس کی گردن اپنے دوسرے ہاتھ کی گرفت میں لیتے اپنا چہرہ اس کے چہرے کے قریب تر کرتے غرایا تھا۔۔۔وہ خنجر اتنا تیز دھار تھا کہ زہران کا ہاتھ پوری طرح سے کٹ چکا تھا۔۔۔

اس کے ہاتھ سے خون کی بوندیں پانی کی طرح بہہ رہی تھیں۔۔۔

اس کے ہاتھ کی جانب دیکھتے ایک لمحے کے لیے عنادل کو ندامت کا احساس ہوا تھا۔۔۔مگر اگلے ہی لمحے وہ بھی ختم ہوتا پھر سے نفرت میں بدل چکا تھا کیونکہ زہران نیازی غصے سے پاگل ہوتا اس کی سانسوں پر قابض ہو چکا تھا۔۔۔۔

عنادل کو اندازہ نہیں تھا وہ ایسا کچھ کرے گا۔۔۔اس کی آنکھوں کی پتلیاں ناقابل یقین حد تک سکڑ گئی تھیں۔۔

زہران کی گرفت اس کے ہونٹوں پر اتنی سخت تھی کہ عنادل کے پورے وجود میں درد کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔اس کی سانسوں میں اپنی سانسیں انڈیلتا وہ اس کی سانسیں روک چکا تھا۔۔۔۔

عنادل نے اس کا گریبان اپنی مٹھیوں میں جکڑتے اسے خود سے دور کرنا چاہا تھا۔۔۔وہ پوری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔اس کا نازک وجود اس وقت ہچکولے کھا رہا تھا۔۔۔مگر اس شخص کو رحم نہیں آرہا تھا اس پر۔۔۔

عنادل کی گرفت ڈھیلی پڑنے لگی تھی۔۔۔اسے لگا تھا وہ مر جائے گی۔۔۔اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔

لبوں پر جلن کا احساس بڑھنے لگا تھا۔۔۔اس کی مونچھوں کی جلن اتنی شدید تھی کہ عنادل کو اپنا چہرا جھلستا ہوا محسوس ہوا تھا۔۔۔

کافی دیر بعد جا کر اس شخص نے اس کی سانسوں کو آزادی بخشی تھی۔۔۔

عنادل کے نچلے ہونٹ سے خون کی بوند بہہ نکلی تھی۔۔۔اس کا چہرا آنسوؤں سے بھیگا ہوا تھا۔۔۔

وہ ٹھیک سے سانس تک نہیں لے پا رہی تھی۔۔۔بہت مشکل سے دیوار کا سہارا لے کر کھڑی تھی۔۔۔۔اس کی مٹھیاں سختی سے بھچی ہوئی تھیں۔۔۔

"خون کا بدلہ خون سے لینے کی عادت ہے مجھے۔۔۔"

اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں لیتا وہ اس کے ہونٹ سے نکلتے خون کو اپنے انگوٹھے سے مسل گیا تھا۔۔۔عنادل کے لبوں سے درد کے مارے سسکاری نکلی تھی۔۔۔۔جو زہران نیازی کو سکون بخش گئی تھی۔۔۔۔۔

عنادل کی نگاہوں میں اس کے لیے نفرت کا احساس کئی گنا بڑھ چکا تھا۔۔۔

جو دیکھتے زہران نیازی کے لبوں پر وہی ساحرانہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

اس کے ہاتھ سے اب بھی خون بہہ رہا تھا۔۔۔اس نے ہاتھ بڑھایا تھا اور عنادل کے اوپر سے اس کی سیاہ شال کھینچ لی تھی۔۔۔عنادل نے خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا تھا۔۔۔اس کی سانسیں کافی حد تک بحال ہو چکی تھیں۔۔مگر وہ بولنے کے قابل اب بھی نہیں تھیں۔۔۔

اس کا چہرا بے انتہا سرخ تھا۔۔۔ جلن کا احساس اب بھی ہنوز تھا۔۔۔

اس نے اپنی چادر کو واپس لینا چاہا تھا مگر تب تک وہ اس کو دو حصوں میں پھاڑ تا ایک حصے سے ہاتھ کا خون صاف کر تا دوسرے کو پٹی کی صورت اپنے ہاتھ پر باندھ گیا تھا۔۔

جھٹ پٹ وہ اس کی چادر کا کام تمام کر چکا تھا۔۔ عنادل پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہ گئی تھی۔۔۔

شکر تھا کہ وہ اپنے ساتھ دوپٹہ لے کر آئی تھی۔۔۔ جو چادر جتنا بڑا نہیں تھا۔۔۔ شیفون کے دوپٹے کو وہ اپنے گرد اوڑھتی اپنے وجود کی

رعنائیاں چھپاپانے میں ناکام تھی۔۔۔یہ شخص ابھی جو وحشیانہ پن دکھا چکا تھا۔۔۔

اس کے بعد وہ ایک پل کے لیے بھی یہاں رکنے کو تیار نہیں تھی۔۔۔اس نے اپنے چہرے پر خوف کو اب بھی حاوی نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔مگر اس کی بڑی بڑی غلافی آنکھوں میں ابھرتے خوف کے سائے چھپاپانے میں وہ ناکام ہو رہی تھی۔۔۔

اس کے ہاتھ کا زخم دیکھ وہ اچھی خاصی سہم گئی تھی۔۔۔وہ بہت زیادہ تھا۔۔۔اب یہ شخص اسے بخشنے والا بالکل بھی نہیں تھا۔۔۔اس نے سائیڈ سے ہوتے وہاں سے نکلنا چاہا تھا۔۔۔

مگر یہ فرار نا ممکن تھا۔۔۔وہ اس کا بازو اپنی گرفت میں جکڑتا اسے قریب پڑے بیڈ پر پھینک چکا تھا۔۔۔

"اتنی بھی کیا جلدی ہے جانے کی۔۔۔ابھی تو پوری رات پڑی ہے۔۔۔"

اس کے لرزتے کانپتے دلفریب سراپے کو گہری بے باک نگاہوں سے گھورتا وہ اس کے قریب آن بیٹھا تھا۔۔عنادل پیچھے کو ہوتی بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا چکی تھی۔۔۔اس نے اپنے گھٹنوں کو سینے کے ساتھ لپیٹ لیا تھا۔۔۔

"تم دور رہو مجھ سے۔۔۔اگر تم نے میرے ساتھ کچھ غلط کرنے کی کوشش کی تو میں اپنے آپ کو ختم کر دوں گی۔۔۔"

ءاں ادل نے اسے اپنے قریب آن بیٹھتے دیکھ بیڈ کراؤن سے چپک کر بیٹھتے اسے وارن کیا تھا۔۔

اس کی بات پر وہ ہنسا تھا۔۔۔اسے ٹانگوں سے پکڑ کر اپنی جانب کھینچتا وہ اسے تکیے پر پٹخ چکا تھا۔۔۔

"تمہیں لگتا ہے کہ میں تمہارے مرنے ہر افسوس کروں گا یا مجھے کوئی پرواہ ہو گی۔۔۔نفرت کرتا ہوں تم سے اور تمہارے پورے خاندان سے۔۔۔مجھے رتی برابر بھی فرق نہیں پڑنا تمہارے خودکشی

کرنے سے۔۔۔ مگر اپنے خاندان کے بارے میں سوچ لینا۔۔۔

تمہاری موت ان کے لیے ساری زندگی کی رسوائی کا باعث نہ بن

جائے۔۔۔ تمہارے مرنے کے بعد تو میں ہمارا نکاح نامہ دکھا کر

کچھ بھی بول سکتا ہوں۔۔"

اس کے اوپر جھکا وہ اس کے پھولے گلابی روئی جیسے ملائم گالوں کو اپنی

ہتھیلی کی پشت پھیر کر محسوس کرتا۔۔۔ نجانے کتنی بار یہ عمل دوہرا

چکا تھا۔۔۔ عنادل نے اس کا ہاتھ جھٹکا تھا۔۔۔ جس کے بعد وہ

اب ضد میں ایسا کر رہا تھا۔۔

عنادل کے دونوں ہاتھ اس کے دوسرے ہاتھ کی گرفت میں قید بیڈ کراؤن سے ٹکے ہوئے تھے۔۔وہ پوری طرح سے اس کی گرفت میں قید تھی۔۔۔اس شخص کے الفاظ اس کے اندر کا خوف بڑھا گئے تھے۔۔۔وہ اگر اس کے کمرے تک رسائی رکھ سکتا تھا تو اسے مار کر خودکشی کا رنگ بھی دلوا سکتا تھا۔۔۔

کیا اس کا انجام یہی ہونے والا تھا۔۔۔۔

"میں نے سنا ہے تمہارے باپ نے وصیت کی تھی کہ تمہاری شادی کے بعد ان کا سارا حصہ ان کی بیٹیوں میں تقسیم کر دیا جائے۔۔۔

جس میں گردیزی حویلی بھی آتی ہے۔۔۔اس کا مطلب میں بھی حصہ رکھتا ہوں گردیزی حویلی پر۔۔۔"

زہران کا ہاتھ اب اس کی چٹیا پر آن ٹھہرا تھا۔۔وہ ایک ایک کر کے اس کی چٹیا میں لگے پھولوں کو کھینچ کھینچ کر اس کے چہرے پر پھینک رہا تھا۔۔۔اس لڑکی کو زچ کرنے کے نتیجے میں اس کے غصے سے بگڑتے زاویے اور سرخ پڑتی رنگت اسے بہت مزا دے رہی تھی۔۔۔۔

اس کا ہاتھ مسلسل گستاخی پر آمادہ تھا۔۔۔کبھی اس کے چہرے کو چھوتا تھا۔۔۔کبھی اس کے بالوں پر ان ٹھہرتا تھا۔۔۔وہ اس کی

آدھے سے زیادہ چٹیا کھول چکا تھا۔۔۔اس کی گردن پر بار بار اپنے چھوڑے نشان کو تکتا انگلیوں سے چھوتا وہ اس کی لرزتی پلکوں کا رقص دیکھتا لطف اندوز ہو رہا تھا۔۔۔

ءں مادل کی رنگت ٹماٹر کے جیسے لال ہو چکی تھی۔۔۔

"تم ایک انتہائی۔۔۔۔"

عنادل اس کی بات پر غصے سے ابل پڑی تھی۔۔۔مگر اس سے پہلے کہ اس کی بات مکمل ہو پاتی زہران اس کے لبوں پر اپنی ہتھیلی جما گیا تھا۔۔۔

"گستاخی مت کرنا۔۔۔ورنہ یہ ہونٹ میرا اگلا وار نہیں سہہ پائیں گے۔۔۔رحم کرو کچھ ان پر۔۔۔ویسے گردیزی خاندان کی ساری عورتیں اپنے شوہروں کے ساتھ ایسے ہی زبان درازی کرتی ہیں یا صرف تمہیں تمیز نہیں سیکھائی گئی تھی۔۔۔"

اس کے لبوں سے ہاتھ ہٹاتا وہ اب کی بار اس کی گردن پر جھک آیا تھا۔۔۔وہ پورے وزن سے اس کے اوپر حاوی ہو چکا تھا۔۔۔

عنادل کا دل لرز اٹھا تھا۔۔۔

یہ شخص کیا ارادے رکھتا تھا۔۔۔؟؟؟اس کے چہرے پر خوف کے سائے لہرائے تھے۔۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ تم نے زبردستی نکاح کیا ہے۔۔۔ مگر تم اس طرح زبردستی مجھے چھو نہیں سکتے۔۔۔ چھوڑو مجھے۔۔۔ تم اچھا نہیں کر رہے۔۔۔۔"

عنادل نے اس کے کندھوں پر اپنی ہتھیلیاں جماتے اسے دور دھکیلنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کے دونوں ہاتھ ایک بار پھر سے اپنی گرفت میں قید کر چکا تھا۔۔۔

"تمہاری زبان بہت چلتی ہے۔۔۔ تمہارے لیے بہت مسائل پیدا کر سکتی ہے۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنی مونچھیں زور سے رگڑتا وہ اس کے وجود کی کپکپاہٹ اور کسمساہٹیں محسوس کرتا خمار آلود لہجے میں بولا تھا۔۔۔

"اوپر سے ہٹو پلیز۔۔۔میرا دم گھٹ جائے گا۔۔۔"

عنادل کا نازک وجود اس کا وزن سہتا اب بے جان ہونے لگا تھا۔۔۔

اسے اندازہ نہیں تھا مگر حیرت انگیز طور پر وہ اس کی بات مانتا اٹھا بیٹھا تھا۔۔۔

عنادل نے مشکوک نگاہوں سے اس کی یہ فرمابرداری دیکھی تھی۔۔۔

"ایسے مت دیکھو۔۔۔محبت ہو جائے گی مجھ سے۔۔۔"

زہران نے سیگریٹ سلگھاتے اسے ٹوکا تھا۔۔۔وہ اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔ مگر اس کی نگاہوں کا تسلسل بنا دیکھے بھی محسوس کر چکا تھا۔۔۔عنادل لب بھینچتی بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

جب زہران کی نگاہیں اس کی نازک عمر پر بکھرے براؤن بالوں کی دلکشی سے الجھ گئی تھیں۔۔۔وہ زرا سے ہلنے پر اس کی کمر کو چھو جاتے تھے۔۔۔عنادل جو دور ہو رہی تھی۔۔۔

زہران نے ہاتھ بڑھایا تھا اور اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتا اسے اپنے اوپر گر چکا تھا۔۔۔

وہ سیدھی اس کی گود میں آن سمائی تھی۔۔

عنادل کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہوئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ اب اس کے کے بالوں میں انگلیاں الجھاتا اس کی کمر کو بار بار چھو رہا تھا۔۔۔عنادل نے پیچھے ہونا چاہا تھا۔۔۔۔

جب وہ اسے اپنے قریب تر کرتا اس کی گردن پر جھکا تھا۔۔۔عنادل نے خوف کے مارے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔کیونکہ اس کے ہونٹ عنادل کی گردن کے اسی مقام سے ٹکرا رہے تھے۔۔۔جہاں وہ پہلے بھی اپنا وحشیانہ پن دکھا چکا تھا۔۔۔عنادل کی گرفت اس کے سینے پر تھی۔۔۔

جیسے ہی اسے اپنی گردن پر اس کا لمس محسوس ہوا۔۔۔اس نے اپنے ناخن زہران کے سینے پر گاڑھ دیئے تھے۔۔۔اس سے بچاؤ کا یہی طریقہ ملا تھا اسے۔۔۔مگر ایسا کرنے سے اس شخص کی شدتوں میں اس قدر اضافہ ہوا تھا کہ ءں ما دل جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔۔

"چھوڑو مجھے وحشی انسان۔۔۔"

وہ چیخی تھی۔۔۔اس کی گھنی سیری مونچھوں نے الگ قہر ڈھا رکھا تھا۔

"تمہارے وجود پر اپنی نفرت کی مہر ثبت کیے بغیر سکون نہیں ملتا۔۔"

اس کی گردن کو لبوں سے چھوتے اس کے ہونٹ اب عنادل کی ٹھوڑی پر آن ٹھہرے تھے۔۔۔ آج نگاہیں بار بار اس کی ناک میں پہنی نتھ سے الجھ رہی تھیں۔۔۔ اس نے بہت سوں کو یہ پہنے دیکھی تھی۔۔۔ مگر آج تک اتنی دلکشی کہیں محسوس نہیں ہوئی تھی۔۔

ٹھوڑی سے ہوتا وہ اس کے لبوں پر اپنے ہونٹوں کا لمس چھوڑتا۔۔۔ اس کی نتھ پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔ وہ اس کے سینے کو اپنے ناخنوں سے نوچ کھسوٹ رہی تھی۔۔۔

جس کا بدلہ وہ اسے پوری طرح سے لے رہا تھا۔۔۔ وہ اسے روک نہیں رہا تھا۔۔۔ مگر اس کی سانسوں کو اس وقت پوری طرح سے اپنا

محتاج کر چکا تھا۔۔۔وہ اس کے لبوں پر ایک بار پھر سے اپنا احساس چھوڑ تا اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔

جبکہ عنادل ایک جھٹکے سے اس سے دور ہوئی تھی۔۔۔وہ پوری طرح سے لرز رہی تھی۔۔۔

آنکھوں میں آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔۔جن میں نفرت بھرے وہ اسے گھورتی اس پل زہران نیازی کو اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔ زہران بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا تا سر کے پیچھے بازو رکھے فرصت سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

جو اپنے دوپٹے کو اپنے گرد پھیلاتی دروازے کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جو ابھی بھی لاک تھا۔۔۔عنادل نے مڑ کر غصے سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کھولو اسے۔۔۔"

عنادل نے وہی سے اونچی آواز میں کہا تھا۔۔

"پہلے اپنا حلیہ درست کرو۔۔۔"

زہران کی نگاہیں اس کے الجھے بکھرے سراپے پر گڑھی ہوئی تھیں۔۔۔اس کی نگاہوں کا ارتکاز دیکھتی وہ اپنے اندر سمٹ گئی

تھی۔۔۔اس کا دوپٹہ اسے چھپانے میں ناکام تھا۔۔۔اس کے بالوں کی آبشار کمر سے نیچے جا رہی تھی۔۔۔۔

اس نے بالوں کو سمیٹتے انہیں فولڈ کرتے جوڑے کی شکل دی تھی۔۔۔

زہران اسے یک ٹک تکے جا رہا تھا۔۔۔عنادل اس کی نظروں سے بہت زیادہ کنفیوز ہو رہی تھی۔۔۔

اس شخص کی شدتوں کے باعث اس کے چہرے اور گردن پر سرخی اب بھی باقی تھی۔۔۔جو کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔

"مجھے اس حویلی میں زرا کم یاد کیا کرو۔۔۔کیونکہ جب مجھے پتا چلتا ہے کہ تم مجھے یاد کر رہی ہو۔۔۔تو پھر مجھے بھی تمہاری یاد آجاتی ہے۔۔۔ اور میرا یاد کرنا تمہاری نازک جان پر بہت بھاری پڑتا ہے۔۔۔"

زہران آگے بڑھتا سائیڈ ٹیبل پر رکھی اپنی شال اٹھاتا اس کے قریب آیا تھا۔۔۔

عنادل اسے پھر سے قریب آتے دیکھ الٹے قدموں پیچھے ہوئی تھی۔۔

"اسے اوڑھ لو۔۔۔"

اس نے اپنی شال بڑھائی تھی اس کی جانب۔۔۔۔عنادل کو اس لمحے یہ شخص یہ فکر جتاتا انتہائی دوغلہ اور ڈرامے باز لگا تھا۔۔۔اس نے شال اس کی گرفت سے کھینچتے دور پھینک دی تھی۔۔۔

زہران نے سرخ ناگواریت بھری نگاہوں سے اسے گھورا تھا۔۔۔۔

"تم نے مجھے ٹارچر کرنے کے لیے یہاں بلایا تھا وہ تم کر چکے ہو۔۔۔ اگر میری عزت کا اتنا ہی خیال ہوتا تو مجھے اس طرح رات کی تاریکی میں یہاں ملنے کے لیے نہ بلاتے۔۔۔میرے سامنے یہ غیرت مند بننے کا ناٹک مت کرو۔۔۔جان گئی ہوں تمہاری حقیقت۔۔۔"

عنادل کو اس پر بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔ جبکہ زہران نیازی غصے سے پاگل ہوتا سیگریٹ سلگھاتا اپنے آپ کو کچھ حد تک کنٹرول کر گیا تھا۔۔۔ مگر اس لڑکی کی گستاخی معاف کیے جانے لائق نہیں تھی۔۔۔

اس نے بازو سے دبوچتے اسے اپنے قریب کھینچ لیا تھا۔۔

"کس نے کہا مجھے تمہاری عزت کا خیال ہے۔۔۔ بدقسمتی سے تم میری عزت بن چکی ہو۔۔۔ مجھے گوارہ نہیں تمہارے اس بکھرے حلیے پر جو جا بجا میری نفرت کی نشانیوں سے مہک رہا ہے۔۔ اس پر

کسی کی بھی نظر پڑے۔۔۔انہیں دیکھنے اور چھونے کا حق صرف میرا ہے۔۔۔تم اب میری پراپرٹی بن چکی ہو۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنی انگلیاں پھیرتا وہ اپنے الفاظ سے اس کی رنگت لال کر گیا تھا۔۔۔اس شخص میں شرم وحیا جیسی کوئی شے نہیں تھی۔۔۔

وہ واقعی اسے ایسے چھوتا تھا جیسے وہ اس کے لیے ہی اتاری گئی ہو۔۔۔

"میری حقیقت ابھی تک نہیں جان پائی تم۔۔۔اگر جان پاتی تو اب تک مجھ سے عشق ہو چکا ہوتا تمہیں۔۔۔ویسے اگر تم میری دشمنوں میں سے نہ ہوتی تو ہم اچھے دوست بن سکتے تھے۔۔مگر تم جس بے

غیرت خاندان میں پیدا ہوئی ہو۔۔۔وہ صرف میری نفرت کا حقدار رہے گا۔۔۔تم بھی ساری زندگی۔۔۔"

اس کے چہرے کو اپنی گرم سانسوں سے جھلساتا وہ اس کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے چھوتا اس کو انگارہ بنا گیا تھا۔۔۔

عنادل اس کی گرفت میں مچل رہی تھی۔۔۔وہ اس کی اب کی بار کی شدت برداشت نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔

"تمہیں اگر رات میں ملنے میں مسئلہ ہے تو کوئی بات نہیں آئندہ دن کی روشنی میں بلا لوں گا۔۔۔میرے لیے رات دن ایک جتنی نوعیت کے ہیں۔۔۔"

زہران کی ہتھیلی کا لمس اسے اس پل اپنی پہلو پر محسوس ہوا تھا۔۔۔

عنادل کے چودہ طبق روشن ہوئے تھے۔۔۔

"آئندہ ایسی حد بندیاں لگانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔ورنہ جب میں حد بندیاں عبور کرنے پر آیا تو تم مجھے روک نہیں پاؤ گی۔۔۔۔"

وہ انتہائی بے باک جسارت کرتا عنادل کی رنگت شرم سے لال کر گیا تھا۔۔۔وہ دوبارہ اس سے نگاہیں نہیں ملا پائی تھی۔۔۔اس شخص کی بے باکی کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔۔۔

اگلے ہی لمحے وہ اسے اپنی گرفت سے آزاد کر گیا تھا۔۔۔ عنادل دروازے سے جا ٹکرائی تھی۔۔۔

"چادر اٹھاؤ اور اسے اوڑھو۔۔۔ تمہارا اگر ایک بال بھی کسی کو نظر آیا تو میری گولی کا پہلا نشانہ وہ بنے گا اور دوسری تم۔۔۔"

وہ واپس پلٹ رہا تھا جب عنادل نے خونخوار نفرت بھری نگاہوں سے اس کی مضبوط چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔۔

"میں تمہارے کہنے پر یہاں آ گئی ہوں۔۔۔ تم میرے تایا سائیں کو رہائی دلوا دو اب۔۔۔"

وہ چادر اٹھاتی اپنے گرد اچھے سے اوڑھ گئی تھی۔۔۔اس چادر سے اس شخص کی مہک آ رہی تھی۔۔

جو اسے انتہائی ناگوار گزری تھی۔۔۔

اس کی بات پر زہران نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اگلے ہی پل اس کے وجیہہ چہرے پر ساحرانہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"ایسے التجاء نہ کرو بیگم۔۔۔میرا دل پگھل جائے گا۔۔۔ایسے نہ ہو تم سمیت تمہارے پورے خاندان کو معاف کر دوں۔۔۔"

مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ لبوں پر طنزیہ مسکراہٹ سجائے بولتا عنادل کو زہر سے بھی زیادہ برا لگا تھا۔۔۔

"تمہیں کیا لگتا ہے تمہارا کبھی کوئی مقابلہ نہیں کر پائے گا۔۔۔کوئی نہیں ہرا پائے گا۔۔۔تم جیسے لوگوں کو جس دن شکست ملتی ہے۔۔ دوبارہ اٹھنے کے قابل نہیں رہتے۔۔۔"

عنادل نے اسے احساس دلانا چاہا تھا۔۔

"میری بیگم صاحبہ کو فکر ہو رہی ہے میری۔۔۔"

زہران نے اس کو زہر خند نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔

"تم تڑپ تڑپ کر اپنی زندگی کی آخری سانسیں لے رہے ہو گے تب بھی نہیں ہو گی۔۔۔"

عنادل نے اس سے کہیں زیادہ نفرت دکھائی تھی۔۔۔مگر مقابل کو بھی فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔وہ اس سے کہیں زیادہ نفرت کرتا تھا۔۔۔

"ویری گڈ ایسا ہی ہونا چاہیے۔۔۔مجھے دغاباز لوگ پسند نہیں ہیں۔۔۔چاہے جنگ نفرت کی ہو یا محبت کی۔۔۔ایماندار رہنا چاہیے۔۔۔"

اس کی نگاہیں پورا وقت عنادل کے حسین نقوش پر جمی رہی تھیں۔۔۔جو بات عنادل کو پزل بھی کر رہی تھی کہ وہ اسے ایسے کیوں دیکھ رہا تھا۔۔۔

"باہر ملازمہ کھڑی ہے تمہیں باحفاظت تمہاری حویلی میں پہنچا دے گی۔۔۔اور ہاں میری ملازمین کو دھمکیاں دینے کی ضرورت نہیں ہے۔۔وہ ڈرنے والی نہیں ہیں۔۔۔"

زہران نے اسے وارن کیا تھا جس پر وہ پیچ و تاب کھا کر رہ گئی تھی۔۔۔اس کی پل پل کی رپورٹ اس شخص کو دی جا رہی تھی۔۔۔

مگر اس وقت اس کے لیے یہی غنیمت تھا کہ اسے جانے کی اجازت ملی تھی۔۔

"کنیز کہاں ہے۔۔۔؟؟"

جاتے جاتے اسے یاد آیا تھا۔۔

"اپنے گھر پر ہے۔۔"

اس کی نگاہیں اب بھی عنادل کے چہرے پر تھیں۔۔ عنادل نے جان بوجھ کر اپنے چہرے کو چادر کے پلو سے ڈھک لیا تھا۔۔۔

زہران نیازی کے چہرے پر ناگواری پھیل گئی تھی۔۔۔

"نوریز گردیزی کو جیل میں صرف ایک رات ہی رکھنے کا ارادہ تھا میرا۔۔ مگر تمہارے اس حملے اور ابھی کی اس حرکت کے بدلے اب وہ دو راتیں جیل میں کاٹے گا۔۔۔"

زہران نیازی نے اپنے ہاتھ کی جانب اشارہ کرنے کے ساتھ اس کے چہرے کی جانب بھی اشارہ کیا تھا۔۔۔ جسے وہ ابھی چادر سے ڈھک چکی تھی اس سے چھپانے کی خاطر۔۔

عنادل مٹھیاں بھینچ کر رہ گئی تھی۔ دل سے یہی دعا نکلی تھی کاش یہ خنجر ہاتھ کے بجائے سینے پر لگتا۔۔۔

وہ اس کی جانب دیکھتی پلٹ گئی تھی۔۔۔

"اہنی دعائیں جاری رکھو۔۔۔ مگر یاد رکھنا تم سب کو قبر میں اتار کر ہی مروں گا۔۔۔"

کمرے کی دہلیز عبور کرتے زہران نیازی کے سرد ترین جملے اس کی سماعتوں میں محفوظ ہوئے تھے۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ واپس آچکی تھی۔۔۔ کسی کو اس کی غیر موجودگی کا پتا بھی نہیں چلا تھا۔۔۔ فیروزہ نے سب کو کہہ دیا تھا کہ اس کے سر میں درد ہے وہ دوا لے کر سوئی ہوئی ہے۔۔۔

انجم کئی بار آچکی تھی۔۔ مگر فیروزہ نے اسے بھی بی بی کا حکم کہہ کر ٹال دیا تھا۔۔۔

انجم آج وہیں رکی ہوئی تھی۔۔ اسے یہ بات مشکوک کر رہی تھی۔۔ عنادل کبھی بھی اس طرح سے کمرہ بند کر کے نہیں سوئی تھی۔۔۔

"یہ عنادل کو کیا ہوا ہے۔۔؟؟ اس کی طبیعت زیادہ خراب ہے کیا۔۔۔ مجھے بتا دے میں میڈیسن دے دیتی ہوں۔۔۔"

حویلی میں آج سب ہی جاگ رہے تھے۔۔ انجم نے آیت کے پاس آتے کہا تھا۔۔

"نہیں اس کے سر میں درد تھا پر اب کافی بہتر ہے۔۔۔مہر جان کے پاس ہے۔۔۔"

آیت کی آنکھیں رونے کی وجہ سے سوج چکی تھیں۔۔اس کے جواب پر انجم حیران ہوتی تیزی سے مہر جان کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھی۔۔

جہاں سامنے ہی وہ مہر جان کے قریب ان کے بستر میں گھسی ان کا سر دبا رہی تھی۔۔۔دوسری جانب صرف بیگم بھی بیٹھی تھیں۔۔

"عنادل تم اٹھ گئی۔۔۔"

انجم کی کھوجتی نگاہیں اس کے سراپے کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔جو اب کپڑے بدل چکی تھی۔۔۔فیروزی رنگ کے سادہ سے سوٹ میں وہ ہمیشہ کی طرح پرکشش اور حسین لگ رہی تھی۔۔

"جی سر میں درد تھا کب آنکھ لگی پتا ہی نہیں چلا۔۔"

اسے انجم کی نگاہیں گھبراہٹ میں مبتلا کر دیتی تھیں۔۔۔مگر اس نے ظاہر کچھ نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

جس کی وجہ سے انجم اپنی شک کو شک ہی سمجھتی سر جھٹک گئی تھی۔۔۔

اگلے دن بھی حویلی کا ماحول ویسا ہی رہا تھا۔۔۔اتنی کوششوں کے بعد بھی نوریز گردیزی کو رہائی نہیں مل پا رہی تھی۔۔۔شاہنواز بہت ضبط کے ساتھ قصر نور بھی گیا تھا۔۔۔زہران نیازی سے ملنے۔۔۔۔ مگر اس شخص نے ملنے سے ہی انکار کر دیا تھا۔۔۔نوریز گردیزی کو ایک بار جیل سے کسی کمرے میں شفٹ کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔۔۔جب اسی لمحے میڈیا والے نازل ہو گئے تھے۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ انہیں جیل میں کوئی سہولت بھی نہیں دے پا رہے تھے۔۔۔

یہ سب زہر ان نیازی جان بوجھ کر کروا رہا تھا۔۔۔نوریز گردیزی کی طبیعت بھی خراب ہو چکی تھی۔۔۔۔

"اگر میرے تایا سائیں کو کچھ ہوا تو میں تمہیں جان سے مار دوں گی۔۔۔"

عنادل نے اس کو میسج کیا تھا۔۔۔

وہ سب کے بیچ بیٹھی تھی جب اسی لمحے اس کی کال آنے لگی تھی۔۔۔

عنادل کو اندازہ نہیں تھا وہ ایسے ہی فون کر دے گا۔۔۔کال کاٹنے کی گستاخی وہ نہیں کر سکتی تھی۔۔اسے وہاں سے اٹھنا پڑا تھا۔۔۔

انجم کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

"لگتا ہے تمہیں میری یاد آرہی تھی۔۔۔۔"

زہران اس کے فوراً کال پک کرنے پر مسکرایا تھا۔۔۔۔ آہستہ آہستہ یہ لڑکی لائن پر آرہی تھی۔۔۔

"میں اپنی غلطی کی معافی مانگتی ہوں۔۔ پلیز تایا سائیں کو چھوڑ دو۔۔۔"

وہ اب کی بار منت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

"ہائے کاش تمہارے تایا کے کرتوت اچھے ہوتے تو میں ان گلابی حسین لبوں کی فریاد رد نہ کرتا۔۔۔"

انتہائی دلربائی سے کہا گیا تھا۔۔۔وہ اس کی نگاہوں کے سامنے نہیں تھی مگر وہ پھر بھی سمجھ گیا تھا کہ اس بات پر دوسری جانب موجود حسین صورت پڑ کیا حشر برپا ہوا ہو گا۔۔۔

اس لڑکی کو زچ کرنے میں ایک الگ ہی سکون تھا۔ ورنہ وہ اتنی بات کبھی کسی سے نہیں کرتا تھا جتنی چند ملاقاتوں میں اس لڑکی سے کیے بیٹھا تھا۔۔۔یہ بات شاید اس نے خود بھی نوٹ نہیں کی تھی۔۔۔

کیونکہ اس سے پہلے سب اسکی رعب دار شخصیت سے ہی سہم جاتے تھے۔۔اسے زیادہ بولنا ہی نہیں پڑتا تھا۔۔۔

مگر یہ لڑکی بہت مختلف تھی۔۔۔پورا پورا مقابلہ کرتی تھی۔۔۔اپنے گھر کے مردوں سے زیادہ دلیر تھی۔۔۔

عنادل اس کی بات پر صبر کے گھونٹ بھر کر رہ گئی تھی۔۔۔۔

"تم بہت برے ہو۔۔۔۔"

وہ اس سے زیادہ گستاخی نہیں کر سکتی تھی اس وقت۔۔۔ورنہ وہ اس کے تایا سائیں کی قید کی مدت بڑھا دیتا اس سے کوئی بعید نہیں تھی۔۔۔۔

"دور ہو اس لیے بول رہی ہو۔۔۔۔ قریب آؤ تمہارے لبوں سے اپنے مطلب کے الفاظ بلوالوں گا۔۔۔"

زہران نیازی شرم لفظ سے واقف ہی نہیں تھا۔۔۔

عنادل ٹیرس پر کھڑی تھی جب اسے انجم اپنی جانب آتے دکھائی دی تھی۔۔۔۔۔

"انجم خالہ آرہی ہیں۔۔۔میں کال بند کر رہی ہوں۔۔۔"

عنادل نے اسکی بات سنے بغیر کال کاٹ دی تھی۔۔۔جبکہ زہران نیازی پر سوچ انداز میں اپنی مونچھوں کو تاؤ دیتا باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

نوریز گردیزی دو دن بعد جیل کاٹ کر گھر واپس آ چکے تھے۔۔۔ مگر ان کی حالت بہت زیادہ خراب تھی۔۔۔ان جیسے انسان کے لیے وہاں رہنے کی تکلیف سے زیادہ جو دنیا بھر میں ان کی رسوائی ہوئی تھی اس کی اذیت بہت زیادہ تھی۔۔۔۔

ان کے اندر اس وقت لاوا ابل رہا تھا۔۔۔وہ زہر ان نیازی کو اب کسی بھی قیمت پر بخشنے والے نہیں تھے۔۔

مگر اس سے پہلے انہیں وہ غدار پکڑنا تھا جس کی وجہ سے انہیں اتنی بڑی رسوائی کا سامنا کرنا پڑا تھا۔۔۔عنادل نے اتنے سالوں میں پہلی بار اپنے تایا کی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے۔۔۔

اسکا دل پھٹنے کے قریب ہوا تھا۔۔۔ان کے ساتھ اچھا نہیں کیا تھا اس شخص نے۔۔۔

عنادل کی اندر بدلے کی آگ مزید شدت سے بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

اتنے لوگ ان سے ملنے آرہے تھے مگر نوریز گردیزی خود کو کمرے میں بند کیے ہوئے تھے۔۔۔وہ ابھی کسی سے نہیں ملنا چاہتے تھے۔۔ دشمن پر حملہ کرنا بڑی بات نہیں تھی ان لوگوں کی نظر میں۔۔۔

اس سے پہلے کئی بار ایسی جھڑپیں ہو چکی تھیں۔۔۔ مگر اصل گڑبڑ وہاں ہوئی تھی جب پولیس فورس گردیزی حویلی میں داخل ہو کر ان کے سربراہ کو اٹھا کر لے گئے تھے۔۔

یہ بہت کاری وار تھا جس کے زخم سے ابھی تک چیخیں نکل رہی تھیں۔۔

عنادل اٹھ کر اندر آگئی تھی۔۔۔ اس کا دماغ تیزی سے چل رہا تھا کہ اب کیسے وہ زہران نیازی سے اس بات کا بدلہ لے۔۔۔۔

یہی بات سوچتے مزید ایک ہفتہ گزر چکا تھا۔۔۔اس کے دماغ جو خیال آرہا تھا۔۔اس میں وہ کسی اور کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔مگر یہ رسک لینا ضروری تھا۔۔۔

وہ بظاہر بہت خاموش تھی۔۔۔تاکہ اپنے ارد گرد چھوڑے گئے زہران نیازی کے جاسوس کچھ بھی اخذ نہ کر سکیں۔۔۔

"کہیں جا رہے ہو۔۔۔؟؟"

وہ لان میں ٹہل رہی تھی جب احمد کو اپنی گاڑی کی جانب بڑھتا دیکھ وہ قریب آئی تھی۔۔۔

"ہاں۔۔۔شہر جارہاہوں۔۔۔ اوروہاں سے پھر ملک چھوڑ کر چلا جاؤں گا۔۔۔۔"

احمد کی بات پر عنادل نے بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

"کیا بول رہے ہو۔۔؟؟تمہارا دماغ ٹھیک ہے۔۔؟؟"

عنادل کو لگا تھا وہ مذاق کر رہا ہے۔۔۔مگر اس کی بے انتہا سرخ سوجی آنکھوں کی جانب دیکھتے وہ حیران رہ گئی تھی۔۔۔

"کیا ہوا ہے احمد۔۔۔؟؟کیا مسئلہ ہے۔۔۔؟؟"

عنادل اور احمد کے بیچ بہت اچھی دوستی تھی۔۔۔وہ ان دشمنیوں سے دور رہنے والا ان کے خاندان کا سب سے اچھا اور سلجھا ہوا انسان تھا۔۔

"وردہ کی شادی طے کر دی گئی ہے۔۔۔زہران نیازی کو اس پر شک ہو گیا تھا۔۔۔دو ہفتے پہلے میرے دوست کے گھر ملنے گیا تھا میں اس سے۔۔۔وہ پہلے سے وہاں موجود تھی۔۔زہران نیازی بھی وہاں پہنچ گیا۔۔۔میں بہت مشکل سے چھپ کر وہاں سے نکلا۔۔مگر اس نے میری گاڑی دیکھ لی تھی۔۔۔

جس سے اسے شک ہو گیا۔۔۔ تب سے وردہ کی شادی فکس کر دی ہے اس نے اپنے کسی کزن کے ساتھ۔۔۔ دو دن بعد شادی ہے اس کی۔۔۔"

احمد کی بات سنتے عنادل کے پورے وجود میں ناگواریت پھیل گئی تھی۔۔۔ اس شخص کو تکلیف کیا تھی آخر۔۔۔

ہر ایک کی راہ میں حائل تھا۔۔۔ جبکہ دنیا والوں کے سامنے ہیرو بنا ہوا تھا۔۔۔

"تو تم اس لڑکی کے کردار کو مشکوک کر کے اب اسے چھوڑ کر جا رہے ہو۔۔۔"

عنادل نے غصے سے بھائی کو گھورا تھا۔۔۔اس کا دماغ تیزی سے چلنے لگا تھا۔۔

اگر وہ اس پلان میں کامیاب ہو جاتی تو زہران نیازی کو بہت بڑی مات ہو سکتی تھی۔۔۔۔

اسکی آنکھیں کسی احساس سے چمک اٹھی تھیں۔۔۔

"تو اور کیا کروں عنادل۔۔۔دشمنی کی ایک اور اینٹ رکھ دوں۔۔۔ اور ساری زندگی پکڑے جانے اور موت کے خوف سے چھپتا پھروں۔۔۔"

احمد عجیب بے چینی کا شکار تھا۔۔۔

"محبت کرنے والے اتنے بزدل ہوتے ہیں مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔"

عنادل نے اس پر طنز کیا تھا۔۔۔

"میں بزدل نہیں ہوں۔۔۔زہران نیازی مار دے گا اسے۔۔۔اگر اسے ایسی کسی بھی بات کی بھنک بھی پڑ گئی تو۔۔۔مجھے اپنی پرواہ نہیں ہے۔۔۔میں اسے نقصان پہنچتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔"

احمد کی محبت دیکھ عنادل کچھ پل کے لیے خاموش رہ گئی تھی۔۔۔

کیا واقعی محبت ایسی ہوتی تھی۔۔۔جس میں محبوب کے بغیر رہا بھی نہیں جاتا تھا اور اسے تکلیف میں دیکھنا بھی اذیت ناک تھا۔۔۔

وہ اس احساس سے نابلد تھی۔۔۔اسی خاطر چاہنے کے باوجود ان کی تکلیف کا اندازہ نہیں لگا سکتی تھی۔۔۔۔

اور دوسری جانب وہ وحشی انسان بھی بالکل اس کے جیسا ہی تھا۔۔۔ خود تو محبت سے نا آشنا تھا۔۔۔دوسروں کے لیے بھی ظالم سماج بنا ہوا تھا۔۔۔

"کسی اور کا ہوتے دیکھ سکتے ہو۔۔؟؟اسے اپنی محبت کی آگ میں جلتا سمجھوتے کی زندگی گزارنے کے لیے چھوڑ کر جا سکتے ہو۔۔۔وہ کیا کہتی ہے۔۔۔؟؟کیا وہ تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہے۔۔۔؟؟"

عنادل کی بات پر احمد نے اپنی پیشانی مسلتے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔

"وہ چاہتی ہے ہم یہاں سے فرار ہو جائیں۔۔۔اسے اپنے باپ جیسے ہی اس خاندان کے سفاک انسان کے ساتھ زندگی نہیں گزارنی۔۔۔وہ کہتی ہے وہ رسک لے سکتی ہے۔۔۔اگر ہم نہ ملے تو اسے موت قبول ہے۔۔۔"

احمد کی بے بسی دیکھ عنادل کو تکلیف ہوئی تھی۔۔۔

ان دو خاندانوں کی دشمنی نے کتنے دلوں کو اذیت میں مبتلا کر رکھا تھا۔۔۔عالیہ پھوپھو نجانے کتنے عرصے سے اذیت کاٹ رہی تھیں۔۔۔اسے اب انجم کی بات سمجھ آ رہی تھی کہ اگر زہران نیازی کا دل نرم ہو جاتا تو سب کچھ ٹھیک ہو سکتا تھا۔۔۔

مگر اب اس سے ملنے کے بعد۔۔۔اسے کافی حد تک جاننے کے بعد وہ یہ بھی سمجھ چکی تھی کہ وہ شخص کسی قیمت پر نرم نہیں ہو سکتا تھا۔۔۔ اس کے اندر احساسات نام کی شے ہی نہیں تھی۔۔۔

وہ نفرت کا بنا ہوا تھا۔۔۔وہ کبھی محبت کے حق میں نہیں جھک سکتا تھا۔۔۔

"وہ لڑکی محبت میں ہار نہیں مان رہی۔۔۔اور تم اسے اپنی محبت میں مبتلا کر کے چھوڑ کا جانا چاہتے ہو۔۔۔اگر ہمت نہیں تھی تو محبت بھی نہیں کرنا چاہیے تھی۔۔

عنادل نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔

"تو کیا کروں۔۔۔"

احمد کے چہرے سے اس کی اذیت واضح تھی۔۔۔

"لے جاؤ اسے اپنے ساتھ۔۔۔اس کی حویلی سے نکال کر۔۔۔بدلہ بھی پورا ہو جائے گا اور تمہاری محبت بھی مل جائے گی تمہیں۔۔۔"

عنادل کی بات پر احمد نے زخمی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تم میری محبت کے ذریعے اپنی دشمنی کا بدلہ پورا کرنا چاہتی ہو۔۔۔؟"

احمد بدگمان ہوا تھا۔۔۔

"نہیں۔۔ تمہارا پورا ساتھ دوں گی۔۔۔اس حویلی سے وردہ کو نکالنے سے لے کر تمہاری حفاظت تک۔۔۔وعدہ کرتی ہوں تم دونوں کو نقصان نہیں پہنچنے دوں گی۔۔"

اس کی بات پر عنادل نے مضبوط لہجے میں کہا تھا۔۔۔

احمد نے خاموش نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

"اگر میرے اس اقدام کی وجہ سے وردہ کو نقصان پہنچا میں یہ بات برداشت نہیں کر پاؤں گا۔۔۔ میں نے سچی محبت کی ہے اس سے۔۔۔میں اسے اس دشمنی کی بھینٹ نہیں چڑھنے دے سکتا۔۔۔ زہران نیازی کی اس پر پوری نظر ہے۔۔۔وہ اسے حویلی سے نہیں

نکلنے دے گا۔۔۔ مروادے گا اس کو۔۔۔ وارننگ دے چکا ہے اسے۔۔۔

اس کا کہنا ہے وہ اپنے خاندان کو رسوا کرنے کی اجازت کسی کو نہیں دے سکتا۔۔۔"

احمد کی بات پر عنادل کے دل میں نفرت کا احساس مزید گہرا ہوا تھا۔۔۔ اب تو وہ ہر قیمت پر اس شخص کو رسوا کرنے والی تھی۔۔۔ وردہ اس کی پھوپھو کی بیٹی تھی۔۔ اسے بہت عزیز تھی۔۔ وہ اسے کوئی تکلیف نہیں پہنچنے دے سکتی تھی۔۔ چاہے اس کے لیے اسے کچھ بھی کرنا پڑتا۔۔

وہ احمد سے وعدہ کر چکی تھی۔۔۔۔

ان کے پاس صرف دو دن کا وقت تھا۔۔۔وہ بھی زہر ان نیازی کو اسی رسوائی کا مزا چکھانا چاہتی تھی جو اس شخص نے اس کے خاندان کو دی تھی۔۔ عین شادی سے ایک دن پہلے وردہ کو اس گھر سب نکالنا تھا اس نے۔۔

اس نے وردہ سے بھی بات کی تھی کہ وہ اپنے رویے میں کوئی تبدیلی نہ لائے۔۔۔ جیسے سب چل رہا تھا۔۔۔ویسے ہی چلنے دے۔۔

وہ اس کی پوری بات سن رہی تھی۔۔۔۔اس نے عنادل کو ڈھیروں دعائیں دے دی تھیں۔۔۔وہ ان کی مدد کر رہی تھی۔

ورنہ احمد تو ہمت ہار چکا تھا۔۔۔وردہ اپنی ماں جیسی زندگی نہیں گزارنا چاہتی تھی۔۔

بہت اذیت دیکھی تھی انہوں نے۔۔۔اس میں اتنا جگرا نہیں تھا۔۔۔۔

ان کے باپ کو ان سے زیادہ اپنے بھتیجے کی خوشی اور انا عزیز تھی۔۔۔وہ ان کی خوشیوں کے لیے کبھی کھڑے نہیں ہو سکتے تھے۔۔۔اپنے بھائیوں کو وہ زہر ان نیازی کے خلاف کھڑا نہیں کر سکتی تھی۔۔

یہی وجہ تھی کہ اس نے اپنی محبت پانے کی خاطر بغاوت کا راستہ اختیار کر لیا تھا۔۔۔جس میں اس کی جان بھی چلی جاتی اسے پرواہ نہیں تھی۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کنیز کہاں پر ہے۔۔۔اتنا وقت تو پہلے کبھی وہ کسی رشتہ دار کے گھر پر نہیں رہی۔۔۔؟؟"

عنادل نے آج کنیز کی ماں کو اپنے پاس بلوایا تھا۔۔فیروزہ اس کے آس پاس چکر کاٹ رہی تھی۔۔۔اس نے جانتے ہوئے بھی اگنور کیا تھا۔۔۔

"بی بی جی وہ۔۔۔وہ رشتہ دار کے گھر نہیں ہے۔۔ وہ زہران سائیں کے قبضے میں ہے۔۔۔"

کنیز کی ماں نے روتے ہوئے بتایا تھا۔۔۔جو بات سنتے ہی دل کے چہرے کی رنگت غصے سے لال ہوئی تھی۔۔۔وہ شخص اس دن اس سے جھوٹ بول رہا تھا کنیز کے حوالے سے۔۔

وہ ابھی تک اس کے قبضے میں ہی تھی۔۔۔کتنا گھٹیا انسان تھا وہ۔۔۔ نجانے اس بچاری کے ساتھ کیا سلوک کیا ہو۔۔۔

"فیروزہ جاؤ۔۔۔چائے بنا کر لاؤ میرے لیے۔۔۔"

عنادل نے فیروزہ کو وہاں سے بھیجنا چاہا تھا۔۔۔ مگر وہ ایک نمبر کی ڈھیٹ تھی۔۔ اس نے دوسری ملازمہ کو آواز دے دی تھی۔۔۔

"میں نے تمہیں بولا ہے۔۔۔ سنائی نہیں دیتا تمہیں۔۔۔ دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔"

عنادل غصے سے غرائی تھی۔۔۔ جس پر فیروزہ گھبراہٹ کے عالم میں وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

عنادل سے سب ملازمین ہی ڈرتے تھے۔۔۔ اگر وہ سب کی فکر کرتی اور خیال رکھتی تھی تو کچھ الٹا سیدھا بھی برداشت نہیں کرتی تھی۔۔۔

"آپ جانتی تھیں آپ کی بیٹی کا زہران نیازی کے ملازم فضل بخش سے رابطہ ہے۔۔۔"

عنادل کے سوال پر اس کی ماں نے اثبات میں سر ہلایا تھا۔۔۔

"اگر اپنی بیٹی کو واپس لانا چاہتی ہیں تو میرا ساتھ دینا ہو گا آپ کو۔۔۔"

عنادل کی بات پر کنیز کی ماں صغرا نے سوالیہ نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

FarwaKhalidNovels

عنادل اسے سب سمجھا چکی تھی۔۔۔فیروزہ پانچ منٹوں کے اندر اندر چائے بنا کر لے آئی تھی۔۔۔مگر تب تک عنادل اپنا کام کر چکی تھی۔۔۔

"آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔میں کچھ کرتی ہوں۔۔۔آپ کی بیٹی واپس آجائے گی۔۔۔"

عنادل کے تسلی دینے پر صغرا اپنے چادر سے آنسو صاف کرتے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

"تم اپنی حد میں رہو۔۔۔اگر میں اپنی کرنے پر آئی تو وہ کوسوں دور بیٹھا تمہارا نیازی تمہیں بچا نہیں پائے گا میرے قہر سے۔۔۔"

اس کی بات پر فیروزہ کی آنکھوں میں خوف ابھرا تھا۔۔۔ مگر اگلے ہی پل وہ سر جھٹک گئی تھی۔۔

اسے اپنے سائیں پر بھروسہ تھا وہ اسے کچھ نہیں ہونے دے گا۔۔۔۔

عنادل نیچے آئی تھی۔۔۔ جہاں نوریز گردیزی شاہنواز کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔۔۔

چند دنوں میں وہ بہت کمزور ہو گئے تھے۔۔۔ مگر دشمنوں کے لیے ان کی نفرت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"زہران نیازی کا خاتمہ چاہتا ہوں میں کسی بھی قیمت پر۔۔۔اس کے خاندان کے تمام مردوں کو ایک ایک کر کے مار دو۔۔۔اس کی آنکھوں میں بھی ایسی ہی ہار دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔اس کے باپ کو رسوا ہوتے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔اسی پل مجھے سکون ملے گا۔۔۔"

نوریز گردیزی کے نفرت بھرے لہجے پر عنادل نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"آپ فکر مت کریں تایا سائیں۔۔۔میری وجہ سے آپ کو تکلیف برداشت کرنی پڑی ہے۔۔۔اب میری وجہ سے ہی آپ اس

خاندان کی رسوائی بھی دیکھیں گے۔۔ آپ کی عنادل چھوڑے گی نہیں اس گھٹیا شخص کو۔۔۔"

عنادل ایک جانب کھڑی ان کی طرف دیکھتی خود سے عہد کر گئی تھی۔۔۔

وہ کسی بھی قیمت پر ناکام نہیں ہونا چاہتی تھی۔۔۔اس میں دو زندگیاں انوالو تھیں۔۔۔

جن پر وہ آنچ بھی نہیں آنے دینا چاہتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"تم نے کہا تھا کنیز اپنے گھر چلی گئی ہے۔۔۔وہ ابھی تک اپنے گھر پر نہیں آئی۔۔۔اسے چھوڑ دو پلیز۔۔۔اس کا کوئی قصور نہیں تھا۔۔۔"

عنادل نے اسے فون کیا تھا۔۔۔آج گھر میں مہندی کا فنکشن تھا۔۔۔کل بارات تھی۔۔۔

زہران مہمانوں میں مصروف تھا۔۔۔گردیزی خاندان کی جانب سے اب تک خاموشی چھائی ہوئی تھی۔۔۔وہ ابھی خاموش رہ کر لوگوں کی ہمدردی بٹورنا چاہتے تھے۔۔۔جبکہ اندر ہی اندر وہ زہران نیازی پر کئی بار قاتلانہ حملہ کروا چکے تھے۔۔۔۔

مگر اب تک اس کا بال بھی بیکار نہیں کر پائے تھی۔۔۔باز جیسی نظر تھی اس بندے کی۔۔۔

اپنے پروں پر بھی پانی نہیں پڑنے دیتا تھا۔۔۔۔

"میں مصروف ہوں۔۔بعد میں بات کرتا ہوں تم سے۔۔۔"

انتہائی اجنبیت سے بات کی گئی تھی۔۔۔

"کال مت کاٹنا زہران نیازی۔۔۔ورنہ میں وہیں پہنچ جاؤں گی۔۔۔"

عنادل کی بات پر وہ کال کاٹتے کاٹتے رک گیا تھا۔۔۔

"تم زہران نیازی کو دھمکی دے رہی ہو۔۔۔؟؟"

وہ پوچھ رہا تھا۔۔۔

"ہاں۔۔۔تم نے کیا سمجھ رکھا ہے۔۔۔جب تم چاہو گے مجھے اپنے گھر سے اٹھوالو گے اور جب چاہو گے اس طرح غیر ضروری سمجھ کر کال کاٹ دو گے۔۔۔میں تمہارے گھر کی ڈرپورک عورتوں کی طرح نہیں ہوں۔۔۔"

عنادل کو اس شخص کی پر سکون آواز غصہ دلا رہی تھی۔۔۔

ان سب کی نیندیں اڑا کر وہ کتنے مزے سے خوشیاں منا رہا تھا۔۔۔

عنادل کے سینے پر سانپ لوٹ گئے تھے۔۔

زہران اس وقت موسیقی کی محفل میں تھا۔۔۔جہاں بہت سارے مہمان اور یار دوست آئے ہوئے تھے۔۔۔وردہ کی شادی اس کے دوست سے ہی ہو رہی تھی۔۔۔ان کا سیکنڈ کزن تھا وہ۔۔۔

جس کے شیانے شان آج یہ محفل سجائی گئی تھی اس کی طرف سے۔۔۔وہ جو کسی کو گھاس نہیں ڈالتا تھا۔۔۔۔

اپنی مرضی اور موڈ کے خلاف کال نہیں اٹھاتا تھا۔۔۔ڈسٹربنس کی وجہ سے فون تک بند کر دیتا تھا۔۔

اس وقت سب کو انتظار کرواتا وہ اس کی کال سنتا سائیڈ پر آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

یقیناً یہ دشمنی بہت خاص تھی اس کے لیے۔۔۔

"اداسائیں تایاسائیں بلا رہے ہیں آپ کو۔۔۔۔"

ولید اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ جس پر اس نے سر کی جنبش سے اسے جانے کو کہا تھا۔۔۔

"تم میرے لیے اہم بننا چاہتی ہو۔۔۔؟؟"

زہران نیازی کی گھمبیر بھاری آواز پر وہ ایک پل کے لیے خاموش ہوئی تھی۔۔۔

"ایسی خواہش آنے سے ملے مجھے موت آجائے۔۔۔"

نفرت ہی نفرت تھی۔۔

"ٹھیک کہا۔۔۔کیونکہ ایسا تو تمہارے مرنے کے بعد بھی نہیں ہو سکتا۔۔۔خیر آج خوشی کا موقع ہے میری حویلی میں تمہیں بھی شرکت کرنی چاہیئے۔۔۔میں ڈرائیور بھیج رہا ہوں آجاؤ۔۔۔"

اس کی بات پر عنادل کی آنکھوں میں چمک واضح ہوئی تھی۔۔۔مگر وہ اسے مشکوک نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

"سب گھر پر ہیں میں نہیں آسکتی۔۔۔"

عنادل کا انکار مصنوعی تھا۔۔۔کیونکہ آج وہ اس کے پاس جانا چاہتی تھی۔۔۔

"تو تم چاہتی ہو تمہیں تمہارے تایا کے سامنے سے اٹھا کر

لاؤں۔۔۔"

مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ اپنے گارڈز کو بلوا کر سیکیورٹی چیک کروا رہا

تھا۔۔۔

اس کی دھمکی پر وہ مان گئی تھی۔۔۔اس نے زہران کو زرا سا شک

بھی نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

وہ احمد کو پہلے ہی سمجھا چکی تھی کہ وہ گاؤں میں کا جگہ پر کھڑا ہو گا اور

وردہ کو وہاں پہنچایا جائے گا۔۔۔

اگر احمد کو کوئی قصر نور کے آس پاس بھی بھٹکتے دیکھ لیتا تو اسے ختم کر دیا جانا تھا۔۔۔

عنادل وہاں سے سارا بندوبست کرتی فیروزہ کے ساتھ کمرے سے نکل آئی تھی۔۔۔فیروزہ کے سامنے اس نے اپنے تاثرات پہلے جیسے ہی رکھے تھے۔۔۔وہ کہیں کوئی غلطی نہیں کر رہی تھی۔۔۔

کیونکہ آج غلطی کی کوئی گنجائش نہیں تھی۔۔۔اس کے بہت پیارے بھائی اور بہن کی زندگی کا سوال تھا۔۔

اسے آج کہیں اور لایا گیا تھا۔۔۔یہ اس دن والی جگہ نہیں تھی۔۔

وہ کمرے میں آگئی تھی۔۔۔اس نے اس وقت بلیک کلر کی لانگ شرٹ ٹراؤزر پہن رکھا تھا۔۔۔جس کے اوپر کریم کلر کے دھاگوں سے کڑھائی کی گئی تھی۔۔۔ بالوں کو آج اس نے جوڑے میں مقید کر کے ابھی طرح سے ربن اور کیچر میں جکڑ رکھا تھا۔۔۔تاکہ وہ انہیں چھو نہ سکے۔۔

آج وہ کوئی ہتھیار سارے نہیں لائی تھی۔۔

آج جو وہ سوچ کر آئی تھی اس کا دل خوف سے دھڑک رہا تھا۔۔

اس نے بے ہوشی کی دوا پہلے ہی اس کے کمرے میں چھپا دی تھی۔۔۔اب وہ بس اس کے آنے کی منتظر تھی۔۔۔

اگر آج زہران اس کے پاس نہ آتا تو ان کی محفل ساری رات جاری رہنی تھی۔۔۔وردہ کا وہاں سے نکلنے کا سوال ہی پیدا نہ ہوتا۔۔۔وہ بہت کوشش کر رہی تھی۔

اس جیسے ناپسندیدہ انسان کی قربت سہنا اس کے لیے سب سے زیادہ ناگوار عمل تھا۔۔یہ بھی کرنے کو تیار تھی وہ۔۔۔

کیونکہ اس کے بعد جو اس شخص کی بربادی دیکھنے کا جو مزا آنے والا تھا اس کا کوئی نعم البدل نہیں تھا۔۔۔

اسے وہاں بیٹھے آدھا گھنٹہ گزر چکا تھا۔۔مگر ابھی تک وہ نہیں آیا تھا۔۔۔

عنادل اپنا موبائل ساتھ لائی تھی۔۔

صغرا خالہ اسے بہت مانتی تھیں۔۔۔اس نے بہت مشکل وقت میں ان کی مدد کی تھی۔۔۔وہ اس کے ساتھ کبھی دغابازی نہیں کر سکتی تھیں۔۔اسے بھروسہ تھا ان پر۔۔

صغرا کی بہت قریبی ساتھی قصر نور میں کام کرتی تھی۔۔جس کی مدد سے صغرا وہاں داخل ہوئی تھی۔۔۔عنادل نے اس سے کہہ کر گارڈز کے پاس جانے والے کھانے میں نیند کی گولیاں ملوادی تھیں۔۔

عنادل نے کال کر کے اس سے پوچھا تھا۔۔۔جس نے کام ہو جانے کی خبر سنادی تھی۔۔۔عنادل نے فون بند کیا تھا جب اسی لمحے اسے دروازے پر آہٹ محسوس ہوئی تھی۔۔۔

اس نے جلدی سے موبائل سائیڈ پر رکھ دیا تھا۔۔۔

اسی پل وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔۔سیاہ رنگ کے لباس میں ملبوس سیاہ رنگ کی ہی شال ٹھنڈ سے بچنے کی خاطر کندھوں پر اوڑھے وہ اس وقت اپنی شخصیت کی تمام تر سحر انگیزی کے ساتھ دل میں اترنے کی صلاحیت رکھتا تھا۔۔۔۔

عنادل کی نگاہیں بھی اس پر جم کر رہ گئی تھیں۔۔۔وہ کچھ لمحوں کے لیے اپنی نگاہوں کا زاویہ نہیں بدل پائی تھی۔۔۔وہ بہت زیادہ خوبصورت تھا۔۔ اس بات کا اقرار عنادل کے دل نے کیا تھا اس وقت۔۔۔

مگر اگلے ہی پل اس شخص کی سفاکیت کا خیال آتے ہی وہ نخوت سے اپنی نگاہوں کا زاویہ بدل گئی تھی۔۔۔

"کاش تم جیسے نظر آتے ہو دل سے بھی ویسے ہی ہوتے۔۔۔۔"

وہ بس سوچ کر رہ گئی تھی۔۔۔

"کیسی ہو۔۔۔؟؟"

وہ آج بہت زیادہ خوشگوار موڈ میں تھا۔۔۔

مونچھوں کو تاؤ دیتا وہ اس کے سامنے صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔۔

کمرے میں ہیٹر آن تھا اس لیے شال اتار کر وہ سائیڈ پر رکھ گیا تھا۔۔۔

عنادل نے اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔۔۔۔

"کنیز کہاں ہے۔۔۔؟؟ کیا کیا ہے اس کے ساتھ تم نے۔۔؟؟ تم اتنے گھٹیا ہو گے مجھے اندازہ نہیں تھا۔۔۔"

اس نے غصے سے پھنکارتے ہوئے کہا تھا۔۔۔

"میں نے اب تک تمہارے علاوہ کبھی کسی کے ساتھ کچھ نہیں کیا۔۔۔"

زہران نیازی نے اس کے چادر میں چھپے نازک وجود کو بے باکی بھری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔عنادل اپنی جگہ سمٹ کر رہ گئی تھی۔۔ مگر وہ اب بھی اسے ویسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔

اس کی نگاہیں عنادل کے چہرے سے ہوتیں اس کے وجود پر ہی بھٹک رہی تھیں۔۔۔عنادل کو آج اس کے یہ انداز مزید ہولا رہے تھے۔۔

"کنیز کہاں پر ہے۔۔۔؟؟"

اس نے بہت مشکل سے خود پر ضبط رکھے پوچھا تھا۔۔۔ جبکہ اس کا دل انجانے خوف سے لرزنے لگا تھا۔۔۔

ان رئیس زادوں کے ایسی جشن والی رات کیا شغل ہوتے تھے وہ اچھی طرح جانتی تھی۔۔ نجانے کیوں مگر آج پہلی بار اسے اس شخص سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔

"اپنے گھر پر ہے۔۔۔ بتا چکا ہوں تمہیں۔۔۔"

اس نے اپنے موبائل پر کسی کو کال ملائی تھی۔۔۔

"گھر پر نہیں ہے وہ۔۔۔ اس کی ماں سے بات ہوئی ہے میری۔۔۔"

عنادل نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔ابھی وہ بول رہی تھی جب زہران نے کال ملتے اسے ہاتھ سے خاموش رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

"بابا سائیں آپ فکر مت کریں۔۔۔ان سب کو انجوائے کرنے دیں۔۔۔میرے یار کی خوشی ہے۔۔اتنا جشن تو بنتا ہے۔۔کوئی فائرنگ نہیں کرے گا۔۔میں سمجھا کر آیا ہوں سب کو۔۔کسی قسم کی بدمزگی نہیں ہو گی۔۔۔"

زہران اپنے باپ سے بات کر رہا تھا۔۔۔عنادل کی آنکھیں چمکی تھیں۔۔۔

"زہران نیازی تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔تم نے اسے اغوا کر کے رکھا ہوا ہے۔۔۔تم مجھے ہر رات یہاں زبردستی بلوا لیتے ہو۔۔۔"

عنادل جانب بوجھ کر اونچا اونچا بول رہی تھی۔۔۔تاکہ عالم نیازی اس کی آواز سن لیں۔۔۔اور اس شخص کا بھانڈا پھوٹ جائے۔۔

مگر دوسری جانب فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔

"تم اس وقت کس کے ساتھ ہو زہران۔۔۔"

عالم نیازی حیران ہوئے تھے۔۔۔زہران کے ساتھ کوئی لڑکی تھی۔۔۔وہ بھی اس کے سامنے اونچی آواز میں بات کر رہی تھی۔۔۔

یہ ان کے لیے اچھنبے کی بات تھی۔۔۔وہ پوچھے بغیر نہیں رہ سکے تھے۔۔۔

"کسی بہت خاص کے ساتھ ہوں بابا جان۔۔۔۔"

اپنی جگہ سے اٹھتا وہ اس کی کلائی پکڑ کر اسے اپنی جانب کھینچ چکا تھا۔۔۔وہ سیدھی اس کے سینے سے آن ٹکرائی تھی۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔"

وہ اب بھی زور زور سے چیخ رہی تھی۔۔۔ اسے مزید غصہ اس بات کا پر آیا تھا کہ اس نے اپنے باپ کو نہیں بتایا تھا کہ وہ اس کی بیوی ہے۔۔۔جو لفظ اس نے استعمال کیا تھا وہ عنادل کو آگ لگا گیا تھا۔۔۔

"بابا سائیں آپ سے بعد میں بات کرتا ہوں۔۔۔خدا حافظ۔۔۔"

زہران نے کال کاٹ دی تھی۔۔۔جبکہ عنادل اس کے ہاتھ پر ناخن مار کر اسے زخمی کر چکی تھی۔۔۔

زہران نے اس کی دونوں کلائیوں کو اپنی گرفت میں جکڑتے اسے کمر پر باندھتے اسے اپنے سے قریب تر کیا تھا۔۔۔

"تم نے اپنے باپ کے سامنے میرے بارے میں کس طرح بات کی۔۔۔۔"

عنادل اس سے خود کو آزاد کروانے کی کوشش کرتے غصے سے بولی تھی۔۔۔

"تمہیں میرا خاص ہونا اچھا نہیں لگا۔۔۔تم بھی یہی نہیں کہنا چاہتی تھی۔۔۔کہ میں ہر رات تمہیں اپنے پاس رکھتا ہوں۔۔۔کیا ایسا چاہتی ہو تم؟؟"

زہران نے اس کی ٹھوڑی کو اپنی گرفت میں جکڑتے اسے اس کا چہرا اپنے قریب کیا تھا۔۔۔۔

"تمہارا باپ بھی تمہاری طرح۔۔۔۔"

عنادل کے الفاظ اس کے لبوں میں ہی دم توڑ گئے تھے۔۔۔۔جب وہ اس کے لبوں پر جھکتا اس کی سانسیں پر قابض ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنے باپ کے بارے میں کوئی بکواس نہیں سن سکتا تھا۔۔۔وہ کتنی بھری گستاخی کرنے جارہی تھی۔۔۔اس بات کا احساس سے زہران نیازی اسے اپنے انداز میں دلا گیا تھا۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اس سے اس کی سانسیں چھین رہا تھا۔۔۔۔اس کی دونوں کلائیاں کمر پر باندھ رکھی تھیں اس نے۔۔۔جبکہ اس کا دوسرا ہاتھ عنادل کی گردن پر تھا۔۔وہ اسے مزاحمت کرنے کا موقع بھی نہیں دے رہا تھا۔۔۔

"میرا باپ میری زندگی ہے۔۔۔اس کے بارے میں ایک لفظ نہیں سن سکتا میں۔۔۔۔ آئندہ ایسی گستاخی کرنے کے بارے میں سوچنا بھی مت۔۔ورنہ چھوڑوں گا نہیں تمہیں۔۔۔۔"

اس کی گردن پر اپنی مضبوط گرفت رکھتے وہ اس کے لبوں کو چند پل کے لیے آزادی بخش گیا تھا۔۔۔اس کے گلابی لب بالکل سرخ ہو چکے تھے۔۔۔

وہ گہرے گہرے سانس لیتے اس پل اسے بہکانے کا سبب بنی تھی۔۔۔

زہران ایک بار پھر سے ان پر جھک چکا تھا۔۔۔اب کی بار اس کے انداز میں ایک بے خودی بھری شدت تھی۔۔۔جو عنادل کے پورے وجود پر کپکپی سی طاری کر گئی تھی۔۔۔

وہ بہت دھیرے دھیرے اس کو محسوس کرتا اب کی بار اس کی سانسوں کو آزادی بخش گیا تھا۔۔۔

مگر اپنی گرفت سے آزاد اب بھی نہیں کیا تھا۔۔۔عنادل کا چہرا بے پناہ سرخ تھا۔۔۔

اس کی مونچھوں کی چبھن اب اسے اپنی گردن پر محسوس ہو رہی تھی۔۔۔

"تم ایک حوس پرست درندے ہو۔۔۔ جسے اپنی حوس بجھانی ہے صرف۔۔۔اس دشمنی کو تم اپنے نفس کی تسکین کے لیے استعمال کر رہے ہو۔۔۔"

عنادل ابھی تک اپنی سانسیں بحال نہیں کر پائی تھی۔۔۔ مگر تھر تھر کانپتی وہ حیا سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اس پر چلاتے ہوئے بولی تھی۔۔

زہران نے اسے اپنی گرفت سے آزاد کرتے صوفے پر پھینک دیا تھا۔۔۔۔

"حوس پرست درندے کیا کرتے ہیں جانتی ہو۔۔۔۔؟؟"

زہران نے اس کے اوپر جھکتے پوچھا تھا۔۔۔عنادل کی آنکھوں میں خوف کے سائے لہرائے تھے۔۔۔اس کی گرم سانسیں عنادل کے چہرے سے ٹکرا رہی تھیں۔۔۔اس کی پلکیں تک لرز اٹھی تھیں۔۔۔

"میں یہاں کنیز کے بارے میں پوچھنے کے لیے آئی ہوں۔۔پلیز اسے اس کے گھر بھیج دو۔۔۔"

عنادل نے بات بدل دی تھی۔۔۔وہ غصے میں وہ الفاظ ادا کر دیتی تھی جس پر بعد میں اسے پچھتانا پڑتا تھا۔۔۔۔

زہران نے اسے گھورا تھا۔۔۔

"تو اس کا مطلب آج تم خود بھی میرے پاس آنا چاہتی تھی۔۔۔"

زہران صوفے پر اس کے قریب آن بیٹھتا اس پر جھکتے بولا تھا۔۔۔

عنادل اس سے فاصلہ برقرار رکھنے کی کوشش کرتی پیچھے صوفے کے ہند پر جھک گئی تھی۔۔۔

اس کا دل بری طرح سے لرز رہا تھا۔۔۔اس شخص کے تیور آج بہت عجیب سے تھے۔۔۔وہ بات بے بات اس کے قریب آ رہا تھا۔۔۔

مگر اس سے بھی زیادہ حیرانی اسے اپنی کیفیت پر ہو رہی تھی۔۔۔وہ قریب آتا تھا تو اس کے دل کی دھڑکنیں تیز ہونے لگتی تھیں۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی سحر انگیز مہک حواسوں پر سوار ہو رہی تھی۔۔۔عنادل کا دل چاہ رہا تھا وہ اسے خود سے دور دھکیل دے اور یہاں سے بھاگ جائے۔۔۔

مگر وہ اتنا ہی آج اس پر حاوی ہو رہا تھا۔۔۔

"کنیز کو مار دیا ہے تم نے۔۔۔۔؟؟"

عنادل نے اس کے سینے پر ہتھیلیاں جماتے دونوں کے درمیان فاصلہ قائم رکھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔

زہران نے ایک نظر اس کی گلابی ہتھیلیوں کو دیکھا تھا۔۔۔

"بہت حسین ہو تم۔۔۔ کبھی محبت نہیں ہوئی کسی کو تم سے۔۔۔یا تمہیں کسی سے۔۔۔۔؟؟"

اس کی دونوں ہتھیلیوں کو اپنی گرفت میں لے کر اپنے سامنے کرتا وہ اس سے یہ سوال کیوں پوچھ گیا تھا۔۔۔وہ خود بھی نہیں جانتا تھا۔۔۔

"اس دنیا میں ایسا کوئی ہے ہی نہیں جس سے عنادل گردیزی کو محبت ہو۔۔۔میری محبت کے قابل کوئی بھی نہیں ہے۔۔اور نہ ہی مجھے ایسی خرافات پالنے کا شوق ہے۔۔۔"

عنادل نے اس کی گرفت سے اپنی ہتھیلیاں نکالنی چاہی تھیں۔۔۔ مگر وہ انکاری ہوتا اس کی ہتھیلیوں کو اپنی مونچھوں پر رگڑتا ان کی

نرماہٹیں محسوس کرنے کے ساتھ ساتھ انہیں مزید لال کر گیا تھا۔۔۔

عنادل اس شخص کی اس حرکت پر گھبرا گئی تھی۔۔۔وہ اس کی ہتھیلی کو دیکھتا اب مسکرا رہا تھا۔۔۔جو اس کے مضبوط ہاتھوں میں بہت چھوٹی چھوٹی سی لگ رہی تھیں۔۔۔۔

"ہمم اچھا کیا۔۔۔محبت رسوائی کے سوا کچھ نہیں دیتی۔۔۔ مگر جس انسان سے تم نے نفرت کا آغاز کیا ہے وہ بھی نہیں کرنا چاہیے تھا۔۔۔محبت سے زیادہ اذیت اپنے نام لکھوالی تم نے۔۔۔۔"

زہران نیازی اس کے اوپر اب مکمل طور پر جھک آیا تھا۔۔ درمیان سے نازک ہتھیلی کی رکاوٹ ہٹادی تھی اس نے۔۔۔

اس کی طلسماتی نگاہیں عنادل کی نگاہوں سے ٹکرائیں کچھ پل کے لیے اپنے حصار میں جکڑ گئی تھیں۔۔۔

ان غلافی آنکھوں کی تاثیر بہت دلفریب تھی۔۔۔ زہران بھی اپنی نگاہوں کا زاویہ نہیں بدل پایا تھا۔۔۔

"مجھے لگا تھا تم اچھے ہو گے۔۔۔ تم پر اعتبار کیا تھا۔۔۔ مگر تم نے مجھے میری زندگی کا سب سے بڑا سبق سیکھا دیا۔۔۔ اب مر کر بھی اعتبار نہیں کروں گی کسی پر۔۔۔"

نجانے کس احساس کے تحت اس کی آنکھوں سے ایک قطرہ بہہ نکلا تھا۔۔۔ نگاہیں اب بھی اسی رخ پر تھیں۔۔

"تمہاری بہن بہت یاد کرتی ہے تمہیں۔۔۔ کسی دن ملوانے لے جاؤں گا اس سے۔۔۔"

زہران جھکا تھا اور اس کے گال سے بہتا آنسو اپنے لبوں سے چن گیا تھا۔۔۔

اس کے انداز میں اب بھی شدت تھی۔۔۔ عنادل اس کی مونچھوں کی رگڑ گال پر محسوس کرتے اس کی گرفت میں کسمسائی تھی۔۔۔ وہ

اب اس کی نتھ پر لب رکھ رہا تھا۔۔۔عنادل کا دل بے اختیار ہونے لگا تھا۔۔۔

دل بہت زور زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔

اس کے ہونٹوں کی شدتیں اب عنادل کے ہونٹوں پر آن ٹھہری تھیں۔۔۔۔

جو بری طرح سے لرز رہے تھے۔۔۔۔مگر انہیں تو ابھی بھی بخشش نہیں ملی تھی۔۔

Farwa Khalid Novels

انہیں چھوتے ہی پورے وجود میں ایک سرور سا سرایت کر جاتا تھا۔۔۔اس وقت بھی وہ آنکھیں موندے اسے محسوس کر رہا تھا۔۔۔جب اس کا موبائل بج اٹھا تھا۔۔۔

اس نے دور ہونا چاہا تھا جب عنادل جس کی حالت انتہائی غیر تھی۔۔۔اچانک سے وہ اس کی گردن کے گرد اپنا بازو حمائل کرتے اسے روک گئی تھی۔۔۔۔

زہران نیازی نے نگاہیں اٹھا کر حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

یہ لڑکی اس سے نفرت کرتی تھی۔۔یہ بے خودی کیسے ہو سکتی تھی

اس کے انداز میں۔۔۔

فون بجنا بند ہو چکا تھا۔۔۔

عنادل نے اس کے گرد سے اپنا بازو ہٹا دیا تھا۔۔۔ مگر زہران نیازی

نے اس کو اس حرکت کے بعد بخشنا نہیں تھا۔۔۔وہ شاید یہ بات

جانتی تھی۔۔۔

وہ اس کی سانسیں روکتا اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا اس کے لبوں

سے کراہ نکال گیا تھا۔۔۔

"عنادل گردیزی آج کیا گیم کھیلنا چاہتی ہو میرے ساتھ۔۔۔۔

تمہاری نفرت سے بہت اچھی طرح آگاہ ہوں۔۔۔"

زہران نیازی اس کی گردن کے خم پر اپنے لبوں کا بے باک لمس

چھوڑتا اس کے نازک وجود پر کپکپی طاری کر گیا تھا۔۔۔اس کی غیر

ہوتی حالت ملاحظہ کرتا وہ اس سے دور ہوا تھا۔۔۔

جبکہ عنادل گہرے گہرے سانس لیتی اسے اپنے موبائل کی جانب

بڑھتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"مم مجھے پانی چاہیئے۔۔۔"

عنادل نے جان بوجھ کر اپنے سر کو دونوں ہاتھوں میں جکڑتے کمزور سی آواز میں پکارا تھا۔۔۔

"سامنے پڑا ہے اٹھالو۔۔۔"

زہران موبائل اٹھا چکا تھا۔۔۔جو ایک بار پھر سے بجنے لگا تھا۔۔

عنادل کا دل ہول رہا تھا۔۔۔اسے اگر اپنے سیکورٹی گارڈ کے بے ہوش ہونے کی خبر مل جاتی تو اس نے نفری مزید بڑھا دینی تھی۔۔۔ وردہ کا نکل پانا ناممکن ہو جاتا۔۔۔۔

"مجھے چکر آرہے ہیں۔۔۔پلیز پانی دے دو۔۔۔"

عنادل کا دل خوف سے سمٹ رہا تھا۔۔۔ نجانے وردہ اب تک نکلی بھی ہو گی یا نہیں۔۔

اس نے صغرا کی ڈیوٹی لگائی تھی۔۔ کہ وہ گاؤں کی آئی عورتوں میں حلیہ بدل کر وردہ کو بھی ساتھ لے جائے۔۔۔ تانیہ بھی اس سب میں ان کے ساتھ ملی ہوئی تھی۔۔

عنادل اب بس یہی دعا کر رہی تھی کہ وہ وہاں سے نکل گئی ہوں۔۔۔

ورنہ صغرا نے بے موت مارا جانا تھا۔۔

زہران اس کی زرد پڑتی رنگت دیکھ اس کے قریب آیا تھا۔۔۔ جیسے یہ لڑکی اسے اپنی جانب کھینچتی تھی ایسی ہمت اب تک کوئی لڑکی نہیں

کر پائی تھی۔۔۔ہمیشہ سب لوگ اس کے رعب میں رہتے تھے۔۔۔

مگر یہ اس کو دوبدو جواب دینے کے باوجود اس کے سامنے بیٹھی تھی۔۔۔

وہ بھی اس سے اپنے کام کہتی جس نے خود ہل کر پانی تک نہیں پیا تھا۔۔۔یہ بات پر اس وقت زہران عالم نیازی بھی غور نہیں کر پایا تھا۔۔۔

زہران نے گلاس میں پانی ڈال کر اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

اس کا سر تھپتھپاتے وہ اس سے پوچھ رہا تھا۔۔

وہ اس کی فکر کر رہا تھا۔۔۔ایک دم سے اسے اس بات کا احساس ہوا تھا۔۔اور اگلے ہی لمحے وہ اپنے گرفت اس کے بالوں سے ہٹاتا دور ہوا تھا۔۔۔

اس کا دماغ اس پل عجیب سی کیفیت کا شکار ہوا تھا۔۔۔ایک دم سے احساس ہوا تھا دشمنی میں وہ یہ کس ڈگر پر ان نکلا تھا۔۔۔اس نے تو دشمنی میں ہمیشہ اپنے اصولوں کو آگے رکھا تھا۔۔۔

یہ کر کیا رہا تھا وہ اس لڑکی کے ساتھ۔۔۔۔

موبائل کا خیال وہ لڑکی بہت آرام سے بھٹکانے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

سیگریٹ سلگھاتا وہ کھڑکی کے پاس آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔اس کے اندر اضطراب سا آن ٹھہرا تھا۔۔۔

ہر دم پر سکون رہنے والا شخص اس پل سکون میں نہیں تھا۔۔۔

سیگریٹ کا دھواں اپنے اندر کھینچتا وہ مٹھیاں بھینچے ہوئے تھا۔۔۔

جب دوسری جانب بیٹھی عنادل نے پلٹ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اور نظر بچا کر آگے ہوتی اس کا ٹیبل پر رکھا موبائل اٹھا کر آف کر گئی تھی۔۔

اس کے لبوں پر اس وقت بہت ہی جان لیوا مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔اس شخص کو اس کی پہلی شکست سے دوچار کرنے میں کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔اسے احمد کا میسیج ملا تھا۔۔

جس نے وردہ کے باحفاظت اس تک پہنچ جانے کا بتا دیا تھا۔۔۔عنادل نے اسی صوفے میں چھپائی نیند کی پڑیا سامنے رکھے پانی کے جگ میں انڈیل دیا تھا۔۔

ایسا کرتے اس کی آنکھوں کی چمک بڑھ گئی تھی۔۔۔

"مجھے گھر بھجوا دو۔۔۔"

عنادل نے اس کی جانب پلٹتے منت بھرے لہجے میں کہا تھا۔۔

"جاؤ باہر ملازمہ کھڑی ہے لے جائے گی تمہیں۔۔۔اور آئندہ جب تک میں نہ کال کروں۔۔۔مجھے کال کرنے کی قطعاً ضرورت نہیں ہے۔۔۔تمہاری کوئی بات نہیں ماننے والا۔۔۔اس لیے کسی بھی بات کے لیے مجھے کال مت کیا کرو۔۔ "

عجیب اجنبیت بھرا لہجہ تھا۔۔۔عنادل نے پلٹ کر اس کی چوڑی پشت کو گھورا تھا۔۔

وہ اس کی جانب دیکھ بھی نہیں رہا تھا۔۔۔

"مجھے بھی کوئی شوق نہیں ہے تم سے بات کرنے کا۔۔۔اپنا یہ ایٹی ٹیوڈ کسی اور کو دکھانا۔۔۔میں تمہاری اس سحر انگیزی کے جال میں

پھنسنے والی نہیں ہوں۔۔۔وہ اور ہوتی ہو نگی جو تم پر مر مٹتی ہو نگی۔۔۔

میرے لیے تم مرنے کے بعد دوبارہ پیدا ہو کر بھی آجاؤ تو قابلِ

نفرت ہی رہو گے۔۔۔"

وہ عنادل گردیزی تھی۔۔۔ادھار رکھنا تو اسے بھی پسند نہیں

تھا۔۔۔

زہران نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس شخص کی

طلسماتی نگاہوں میں ایک عجیب سی لپک تھی۔۔۔عنادل کتنے ہی پل

اپنی نگاہوں کا زاویہ نہیں بدل پائی تھی۔۔

"ایسے مت بولو۔۔۔ابھی اگر تم تک خبر پہنچی کے زہران نیازی شادی کر رہا ہے تو سب سے زیادہ تڑپ بھی تمہیں ہی ہو گی۔۔۔ نفرت میں بھی شدت پسندی ہوتی ہے۔۔۔جو میں نے اپنے ساتھ ساتھ تمہاری نفرت میں بھی دیکھی ہے۔۔۔اس لیے اتنے بڑے دعوے مت کرو۔۔۔جن پر کل تم ہی بیٹھ کر آنسو بہا رہی ہو۔۔۔"

زہران نیازی نے اس پر رحم کھاتے اس کو اپنی نگاہوں کے طلسماتی وار سے آزادی بخش دی تھی۔۔

عنادل کی آنکھیں جلنے لگی تھیں۔۔۔وہ تیزی سے وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

گاڑی میں بیٹھ کر گھر آنے تک اسے اپنے وجود سے اس شخص کی جان لیوا مہک اٹھتی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس شخص کی شدتوں کے احساس سے اس کا چہرا دھک رہا تھا۔۔۔

وہ کمرے میں پہنچتے ہی سیدھی واش روم میں جاتی شاور کے نیچے کھڑی ہو گئی تھی۔۔۔ ٹھنڈ سے جان نکل رہی تھی۔۔۔ مگر اسے اپنا وجود اس کے احساس سے جھلستا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

ٹھنڈے پانی سے شاور لینے کے بعد بھی اس کا احساس ختم نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔؟؟؟وہ کیوں مجھ پر حاوی ہوتا ہے اور میں اسے ہونے دیتی ہوں۔۔۔میں کیوں اس کے ہاتھوں بلیک میل ہو رہی ہوں۔۔۔آج تو صرف اپنے انتقام کی خاطر کیا یہ سب۔۔۔مگر اب دوبارہ کبھی نہیں جاؤں گی اس کے پاس۔۔۔"

عنادل خود سے عہد کرتے بولی تھی۔۔۔اس نے موبائل اٹھا کر زہران کا نمبر بلاک کر دیا تھا۔۔۔

اس نے اپنا حساب برابر کر لیا تھا۔۔۔اب اس شخص سے اسے کوئی واسطہ نہیں رکھنا تھا۔۔۔

وہ سوچ چکی تھی اب آگے اسے زندگی میں کیا کرنا تھا۔۔۔شادی تو وہ پہلے بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔اور اب تو ممکن بھی نہیں تھی۔۔۔ کیونکہ وہ چاہے جتنا بھی انکار کرتی اس شخص کے نکاح میں تو تھی۔۔

لیکن اگر وہ اسے بلیک میل کرنے کی خاطر یا اس کے خاندان والوں کو رسوا کرنے کی خاطر اس نکاح کا راز فاش کرتا تو اس نے بھی سوچ لیا تھا۔۔وہ اس بات سے ہی مکر جائے گی سب کے سامنے۔۔۔

ویسے بھی اس کے سب گھر والے اس شخص سے نفرت کرتے تھے۔۔جب وہ مانے گی ہی نہیں تو کیسے اس شخص پر یقین کریں گے وہ۔۔

اپنے آپ کو مختلف تسلیاں دیتی وہ سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔۔

رات بہت ہو چکی تھی۔۔

اور صبح جلدی اٹھ کر اسے اپنے دشمن کی بربادی کا تماشا بھی تو دیکھنا تھا۔۔جو یقیناً وہ پانی پی کر اب تک گہری نیند سو چکا ہو گا۔۔۔کیونکہ وہاں سے آتے وقت اس کے زہر ان کو پانی کی جانب بڑھتے دیکھا تھا۔۔۔۔

اتنی ساری باتیں کرنے کے بعد جیسے ہی وہ آنکھیں موندنے کے لیے لیٹی تھی۔۔اس کی آنکھوں کے سامنے وہ اپنی تمام تر سحر انگیزی اور طلسماتی آنکھوں کے ساتھ آن ٹھہرا تھا۔۔۔

عنادل کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔اس نے اپنی آنکھیں کھول دی تھیں۔۔۔پوری رات اس کے ساتھ یہی ہوتا رہا تھا۔۔ اس کی آنکھوں کے سامنے وہ بار بار آرہا تھا۔۔۔ کبھی مسکراتا ہوا۔۔۔ کبھی اس پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا ہوا۔۔۔۔

عنادل نے بلا آخر نیند کی گولیاں لیتے خود کو پر سکون نیند کے حوالے کیا تھا۔۔۔۔

نیند میں اترنے تک اس کا مسکراتا وجیہہ سراپا اس کے تصور پر طاری رہا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"کیا تم سچ کہہ رہے ہو۔۔۔۔؟؟ ہمارا احمد اتنا بڑا قدم اٹھا گیا اور ہمیں کانوں کان خبر نہیں لگنے دی۔۔۔۔"

وہ بھرپور نیند لینے کے بعد سیڑھیاں اتر کر نیچے آ رہی تھی۔۔ جب اس کی سماعتوں میں اتنے عرصے بعد نوریز گردیزی کی مسکراتی آواز گونجی تھی۔۔۔ اس کے چہرے پر بھی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔

وہ نیچے آئی تھی جہاں اس وقت مردوں میں جشن کا سماں ہی بندھا ہوا تھا۔۔۔ جبکہ خواتین کچھ خاص خوش نظر نہیں آ رہی تھیں۔۔۔

شاہنواز سب سے زیادہ خوش تھا۔۔۔ احمد ایسا کر جائے گا کسی کو بھی یقین نہیں آ رہا تھا۔۔۔

"کیا ہوا۔۔۔؟؟"

نیچے آتے اس نے انجان بنتے پوچھا تھا۔۔۔

"احمد صوفیہ پھوپو کی بیٹی کو شادی سے ایک رات پہلے قصر نور سے بھگا کر لے گیا ہے۔۔۔اس وقت وہاں وہی ماتم بچھا ہوا ہے۔۔جو ملیحہ کے بھاگ جانے پر ہماری حویلی میں تھا۔۔مجھے یقین نہیں آرہا احمد ایسا کیسے کر سکتا ہے۔۔۔ ایک اس سے امید تھی کہ وہ اس دشمنی میں نہیں آئے گا۔۔۔ مگر وہ تو سب سے دو ہاتھ آگے نکلا۔۔۔اب

نیازی خاندان چھوڑے گا نہیں اسے۔۔۔زہران نیازی کے آدمی جگہ جگہ چھاپے مار رہے ہیں۔۔۔

اسے پکڑوانے کا بہت بھاری انعام رکھ دیا ہے۔۔۔میرا دودل ہول رہا ہے۔۔پتا نہیں کیا ہو گا۔۔۔"

آیت کی بات پر عنادل اپنے لبوں پر امڈتی مسکراہٹ نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"اگر وہ لوگ کر سکتے ہیں تو ہمارے گھر کے مرد کیوں ان کی عزت کا خیال رکھیں۔۔وہ شخص ہر بار جیت پائے ایسا ممکن نہیں ہے۔۔۔"

عنادل مسکراتی ہوئی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔ آیت نے حیرت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

صرف وہی نہیں اس کی یہ خوشی سب نے ہی دیکھی تھی۔۔۔

شاہنواز کی نگاہیں اس جگمگاتے چہرے پر ٹھہر سی گئی تھیں۔۔ یہ لڑکی اسے پہلے دن سے چاہے تھی۔۔۔ اس کی یہ دلیری اور بہادری بہت متاثر کرتی تھی اسے۔۔

وہ بھی دشمنوں سے بے پناہ نفرت کرتی تھی۔۔ اپنی بہن سے بالکل مختلف تھی۔۔

یہ پر کشش اور حسین شہزادی کسے نہیں چاہیے تھی۔۔۔عنقریب وہ اب اس کا مقدر بننے والی تھی۔۔۔وہ بات کر چکا تھا نوریز گردیزی سے۔۔۔

جو ملیحہ کی وجہ سے اس کے ساتھ کوئی زیادتی کی وجہ سے مان بھی گئے تھے۔۔۔بہت جلد یہ لڑکی اس کی ہونے والی تھی۔۔شاہنواز کی نگاہوں کا ارتکاز نوٹ کرتے عنادل نے نگاہیں موڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جب وہ مسکراتا ہوا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔

"مبارک ہو کزن ہمارے دشمن کو آج بہت بڑی شکست ہوئی ہے۔۔منہ میٹھا کرو۔۔"

شاہنواز کی خوشی کی کوئی انتہا نہیں تھی۔۔اس نے عنادل کی جانب میٹھائی کا ڈبہ بڑھایا تھا۔۔۔

اسے شاہنواز کی نگاہیں عجیب تو لگی تھیں۔۔مگر وہ سر جھٹکتی میٹھائی کا چھوٹا سا ٹکڑا اپنے منہ میں رکھ گئی تھی۔۔۔یہ ساری پلاننگ اس کی تھی۔۔۔وہ اپنے تایا کی رسوائی کا بدلہ لینے میں کامیاب ہو گئی تھی۔۔۔

مگر پھر بھی دل پوری طرح سے خوش نہیں تھا۔۔ایک عجیب سی بے چینی پورے وجود میں پھیلی ہوئی تھی۔۔

اس کی رات سے احمد سے کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اس کا فون آف جا رہا تھا۔۔۔ایسا کرنے کو تو اس نے خود ہی بولا تھا۔۔۔مگر اس نے یہ بھی کہا تھا کہ محفوظ مقام پر پہنچ کر اس سے کسی اور نمبر سے رابطہ کرے۔۔

لیکن اب تک ایسا نہیں ہوا تھا۔۔جو بات اس کی پریشانی کا باعث بن رہی تھی۔۔

اس کے علاوہ بھی اندر کوئی بے چینی تھی۔۔ جسے وہ کوئی نام نہیں دے پا رہی تھی۔۔

"خدا خیر کرے۔۔ یہ ہو کیا رہا ہے اس گھر میں۔۔۔ "

مہر جان کو بھی یہ خبر پتا چل چکی تھی۔۔۔ اگر ایک طرف ان کا ہو گا تھا۔۔۔ تو دوسری جانب ان کی نواسی تھی۔۔۔

دونوں کی جان خطرے میں تھی۔۔۔

"نجانے میری عالیہ کے ساتھ کیا سلوک کریں گے اب وہ لوگ۔۔۔ وہ بچاری تو جانتی بھی نہیں ہو گی کہ اس کی اولاد ایسا کر جائے گی۔۔۔ پھر ساری تکلیفیں اسے ہی سہنی پڑیں گی۔۔۔"

مہر جان کو روتا دیکھ اور ان کی بات سن کر عنادل کے اندر بے چینی بڑھ گئی تھی۔۔۔عالیہ پھوپو کو اس سب کی سزا نہیں ملنی چاہیے تھی۔۔۔مگر وہ کیسے انہیں بچا پاتی۔۔۔اس حویلی پر تو اس کا کوئی اختیار نہیں تھا۔

صدف بیگم کا بھی رو رو کر برا حال تھا۔۔۔انہوں نے ہمیشہ اپنے بیٹوں کو ان سب دشمنیوں سے دور رکھا تھا۔۔۔

انہیں خبر ہی نہیں تھی کہ ان کا بڑا بیٹا ایسا کچھ کر جائے گا۔۔۔عنادل سب کو روتا دیکھ ایک پل کے لیے خاموش ہو گئی تھی۔۔۔اس کی

مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔۔۔دل میں ندامت کا احساس آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اگر ایک جانب سے خوش تھے تو دوسری جانب سب کے چہروں پر تفکر اور اذیت بھی آن ٹھہری تھی۔۔۔

عنادل چاہ کر بھی انہیں نہیں بتا پائی تھی کہ احمد محفوظ تھا۔۔زہران نیازی اس تک نہیں پہنچ سکتا تھا۔۔لیکن ابھی تک وہ بھی پوری طرح سب اس بات سے واقف نہیں تھی۔۔۔

"تم کچھ زیادہ خوش نہیں ہو رہی اس بات سے۔۔۔۔"

انجم جو مہر جان کا چیک اپ کرنے آئی تھی۔۔۔اس کے قریب آتے خفگی سے بولی تھی۔

جس کے لبوں کی مسکراہٹ نہیں جا رہی تھی۔۔

"دشمن کی بربادی پر خوش ہی ہوا جاتا ہے۔۔۔"

عنادل کے لبوں پر مسکراہٹ مزید بڑھ گئی تھی۔۔جو انجم کو اس وقت بالکل بھی اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔

وہ اس لڑکی کو زہر ان کی محبت میں پھنسانا چاہتی تھی۔۔مگر یہ اس کی سب سے بڑی دشمن نکلی تھی۔۔۔

کہیں نہ کہیں سب کو ہی فکر تھی کہ اب آگے کیا ہو گا۔۔ مگر وہ بے فکری سے مسکراتی پھر رہی تھی۔۔۔

"وہ انسان سب سے بڑا نقصان اٹھاتا ہے جو اپنے دشمن کو پہنچاننے میں غلطی کر دے۔۔۔ وہ زہر ان نیازی ہے اسے زیادہ سے زیادہ چند دن لگیں گے ان دونوں کو ڈھونڈ نکالنے میں۔۔۔ اور پھر وہ بیچ چوراہے پر کھڑا کر کے مارے گا دونوں کو۔۔۔ چاہے آگے اس کا باپ ہی کیوں نہ آجائے وہ ان کے سینوں میں گولیاں اتارنے سے نہیں چوکے گا۔۔۔"

انجم اسے اچھے سے باور کرواتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔جبکہ عنادل کی دھڑکنیں تیز ہو چکی تھیں۔۔۔

دشمنی کے معاملے میں چوکتا تو وہ بالکل بھی نہیں تھا۔۔یہ بات تو وہ بھی نوٹ کر چکی تھی۔۔

وہ اپنے روم کی جانب بڑھ رہی تھی۔۔۔جب اسے سامنے سے فیروزہ آتی دکھائی دی تھی۔۔۔

عنادل کے لبوں پر پھر سے بڑی قاتلانہ مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا۔۔۔ آج تو کوئی حکم نہیں ملا ہو گا تمہیں اپنے سائیں کی طرف سے۔۔۔ آج تو وہ خود اپنی رسوائی کا ماتم منانے میں مصروف ہو گا بچارا۔۔۔"

عنادل نے فیروزہ کی جانب دیکھتے نخوت سے کہا تھا۔۔۔

"بی بی جی وہ آپ کے سر کے سائیں ہیں۔۔۔ آپ کو ان کی رسوائی پر خوش نہیں ہونا چاہیے۔۔"

فیروزہ کو خبر مل چکی تھی کہ زہران نیازی آج کتنے غصے میں تھا۔۔۔ قصر نور پر زہران عالم نیازی نامی قہر ٹوٹ رہا تھا۔۔۔ وہ جو دوسروں کو طعنے دیتا تھا۔۔ آج اس کی اپنی حویلی سے لڑکی فرار ہو گئی تھی۔۔۔

اس کی ساری سیکورٹی ناکام رہی تھی۔۔۔

"شٹ اپ۔۔۔ سر کا سائیں مائی فٹ۔۔۔۔ دفع ہو جاؤ اپنا کام کرو جا کر۔۔۔"

عنادل نے اسے ڈانٹتے ہوئے گھبرا کر ارد گرد دیکھا تھا۔۔۔ کہ کسی نے اس کی بات تو نہیں سن لی۔۔۔۔

مگر وہاں کوئی نہیں تھا۔۔۔ وہ چلتی ہوئی پر سکون سی اپنے کمرے میں آگئی تھی۔۔۔

اس نے اپنے تایا سے کیا وعدہ پورا کر دیا تھا وہ بہت خوش تھی انہیں خوش دیکھ کر۔۔۔

وہ احمد کی کال آنے کا بے صبری سے منتظر تھی۔۔۔جب اسی لمحے اس کے موبائل پر ایک انجان کال وصول ہوئی تھی۔۔۔

کچھ سوچتے اس نے کال پک کر لی تھی۔۔جب دوسری جانب سے احمد کی آواز سنتے وہ اپنے بیڈ روم کو دروازہ لاک کرتی ساری کھڑکیاں بھی بند کر گئی تھی۔۔۔

"عنادل ہم گاؤں سے نہیں نکل پائے۔۔۔ہر طرف زہران نیازی کا پہرا تھا۔۔۔ہم گاؤں میں ہی چھپے ہوئے ہیں۔۔۔مگر یہاں ہر جگہ چھاپے مارے جا رہے ہیں۔۔۔ہم پکڑے جائیں گے۔۔۔"

احمد کی بات پر عنادل کے پسینے چھوٹ چکے تھے۔۔۔

"ابی یہ کیا کہہ رہے ہو احمد۔۔۔ تمہیں بولا تھا رات کو ہی نکل جانا۔۔۔ نکاح ہو گیا تم لوگوں کا؟؟؟؟"

اس کی حالت غیر ہونے لگی تھی۔۔۔ اگر وہ گاؤں میں تھے تو ان کا بچ پانا مشکل تھا۔۔۔ عنادل کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔

اسے وہیں چھپے رہنے کا کہتی وہ کال کاٹ گئی تھی۔۔ احمد اپنے ایک دوست کے گھر پر تھا۔۔۔ جو جگہ محفوظ بالکل بھی نہیں تھی۔۔۔ کبھی بھی اس کے سر پر زہران نیازی نامی تلوار لٹک سکتی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"چھوڑوں گا نہیں میں کسی کو۔۔۔ان کو اندازہ بھی نہیں ہے زہران نیازی کے ساتھ یہ سازش ان کو کتنی بھاری پڑے گی۔۔۔جب ان کے گھر پر جوان بیٹے کی لاش پہنچے گی تو انہیں روتے بلکتے دیکھ میرے دل کو سکون ملے گا۔۔۔چچا جان آپ کی بیٹی کو بھی اب رعایت نہیں ملے گی۔۔"

وہ غصے سے بپھرا ہوا تھا۔۔۔اس کا بس نہیں چل رہا تھا وہ پوری دنیا کو آگ لگا دے۔۔۔

اسے رات کو ہی یہ خبر مل چکی تھی۔۔۔اسے جگہ جگہ تلاش کیا جا رہا تھا۔۔۔

زہران کو اپنے آدمی بے ہوشی کی حالت میں ملے تھے۔۔۔ جنہیں ہوش میں لانے کے بعد پتا چلا تھا کہ ان کے کھانے میں کچھ ملایا گیا ہے۔۔۔ کچن میں کام کرتی تمام ملازمین کی انویسٹیگیشن کی جارہی تھی۔۔

جب زہران کو اس بات نے مزید آگ لگادی تھی کہ باہر سے بھی کچھ عورتیں کام کرنے آئی تھیں۔۔۔ جن کی صغرابی بی بھی تھی۔۔ زہران ہر چھوٹی سے چھوٹی بات دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے ہر حال میں ایک سے دو دنوں کے اندر ان کو پکڑنا تھا اور دشمنوں کے منہ پر تمانچہ مارنا تھا۔۔۔۔

عالیہ بیگم کا الگ رو رو کر برا حال تھا۔۔۔انہیں اندازہ نہیں تھا کہ ان کی سمجھدار بیٹی ایسی بے وقوفی کر جائے گی۔۔۔

ان کا کلیجہ پھٹ رہا تھا یہ سوچ کر کے اب وہ کبھی اپنی بیٹی کی صورت بھی نہیں دیکھ پائیں گے۔۔۔

زہران نیازی کو دیکھ کر لگ رہا تھا وہ یہ قصور معاف کرنے والا نہیں تھا۔۔۔مہمان خواتین زہران نیازی کا بپھرا خوفناک روپ دیکھ گھر سے رخصت ہو چکی تھیں۔۔۔

سب کو ہی آج اس سے بہت ڈر لگ رہا تھا۔۔۔وہ خود ہر جگہ انہیں ڈھونڈ رہا تھا۔۔۔

"زہران وہ جلد پکڑے جائیں گے۔۔مجھے خبر ملی ہے کہ نوریز گردیزی اور باقی سب بھی اس سازش سے بے خبر ہیں۔۔۔اس میں وہ لڑکا اکیلا ہی شامل ہے۔۔۔"

عالم نیازی کی بات پر وہاں سامنے آن بیٹھتا زہران نیازی سیگریٹ سلگھاتا استہزایہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھنے لگا تھا۔۔۔

"ایسا ممکن ہی نہیں ہے کہ احمد گردیزی یہ کام اکیلے کر جائے۔۔۔ اسے سپورٹ ملی ہے اور بھرپور طریقے سے ملی ہے۔۔۔نوریز گردیزی نے اگر نہیں دی تو کسی اور نے دی ہو گی۔۔۔یہ کام اسی خاندان کا ہے۔۔۔اور کسی تگڑے انسان کا ہے۔۔

کیونکہ زہر ان نیازی کو مات دینا کسی عام انسان کے بس کی بات نہیں ہے۔۔۔

اب مجھے ان دونوں کو پکڑنے کے ساتھ ساتھ اپنے دشمن کو بھی ڈھونڈنا ہے۔۔۔جو چھپ کر مجھ پر وار کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔"

اس کی بات پر عالم نیازی اور شہباز نیازی بھی اثبات میں سر ہلا گئے تھے۔۔۔

ولید ایک جانب سرخ آنکھوں کے ساتھ خاموشی سے بیٹھا تھا۔۔۔ اسے اپنی بہن سے ایسی امید ہرگز نہیں تھی۔۔۔

وہ سب اس وقت ایک جگہ جمع تھے۔۔زہران ابھی کچھ دیر پہلے ہی لوٹا تھا۔۔۔

جو دیکھ سب خواتین پردوں کے قریب آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

عالیہ بیگم بھی وہیں پر تھیں۔۔۔

وہ جانتی تھیں اب انہیں ذلیل کیا جانا تھا وہ بھی ان کے شوہر کی جانب سے۔۔۔

"میں زرا اس کی ماں سے بات کر کے آتا ہوں۔۔۔ہمیشہ بیٹیوں کی حرکتوں پر پردے ڈالتی آئی ہے۔۔۔یہی زمہ دار ہے اس سب

کی۔۔۔میری بچوں کو میرے خلاف بھڑکاتی آئی ہے اور اپنے گھر والوں کے لیے ان کے دل میں محبت بھرتی آئی ہے۔۔۔"

شہباز نیازی غصے سے اٹھنے لگے تھے جب زہران نے انہیں ہاتھ سے بیٹھے رہنے کا اشارہ کیا تھا۔۔

باپ کی بات سنتے ولید نے مٹھیاں بھینچتے پہلو بدلہ تھا۔۔۔وہ اب تک ایسے ہی اپنی ماں کو بنا کسی قصور کے باپ کے ہاتھوں ذلیل ہوتے دیکھتا آیا تھا۔۔۔

مگر پہلے ایسا یوں سب کے سامنے نہیں کیا جاتا تھا۔۔۔ مگر آج اس کے باپ کے ارادے پہلے سے بھی زیادہ خطرناک لگ رہے تھے۔۔۔

"اگر اس لحاظ سے دیکھا جائے تو صرف وہ اکیلی قصوروار نہیں ہیں۔۔۔ قصوروار آپ بھی ہیں۔۔۔ آپ کی بھی اولاد تھی۔۔ آپ کو بھی ان کی پرورش کرنی چاہیے تھی۔۔ اب سارا ملبہ کمزور مردوں کی طرح بیوی پر ڈالنے کی کوشش مت کریں آپ چچا سائیں۔۔۔"

زہران نیازی کسی کے معاملے میں بہت کم بولتا تھا۔۔۔ مگر جب بولتا تھا تو ایسے ہی اگلے کو کڑوی حقیقت بتا دیتا تھا۔۔۔

اس وقت شہباز نیازی کے ساتھ بھی یہی ہوا تھا۔۔وہ دوبارہ بولنے کے قابل نہیں رہے تھے۔۔۔

ولید نے چونک کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جس کی رنگت غصے سے لال تھی۔۔۔وہ سیگریٹ دھواں اندر کھینچ کھینچ کر خود کو ریلکس رکھنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

یہ رسوائی کم نہیں تھی۔۔۔مگر اس کے باوجود اس شخص کے اصول ہاتھ سے نہیں چھوٹے تھے۔۔۔

اندر کھڑی تانیہ جو باپ کی سفاکیت کے خوف سے تھر تھر کانپ رہی تھی۔۔۔اس نے اب تک کئی بار ماں کو پٹتے دیکھا تھا۔۔۔۔بنا کسی قصور کے۔۔

زہران نیازی کو آج اپنی ماں کے لیے ڈھال بنتے دیکھ وہ دل سے اس کی مشکور ہوئی تھی۔۔۔ آج سے پہلے کبھی اس کے سامنے گھر کے ایسے معاملات لائے ہی نہیں گئے تھے نہ اسے کوئی دلچسپی تھی۔۔

مگر آج ہوئے ایک واقع سے ہی پتا چل گیا تھا کہ وہ باقی روایتی مردوں سے بہت مختلف تھا۔۔۔۔

غصہ اور سفاکی اس میں بھی کم نہیں تھی۔۔

مگر اس سب کو وہ گھر کی عورتوں پر نہیں باہر استعمال کرتا تھا۔۔۔جو اس کی صحیح جگہ بنتی بھی تھی۔۔

پھر بھی گھر بھر پر اس کا رعب چلتا تھا۔۔۔

اب بھی شہباز نیازی نے دوبارہ کوئی بات نہیں کی تھی۔۔۔وہ بھی عالم نیازی کے سامنے بات پلٹ کر پوچھ لیتے تھے مگر زہران نیازی کے سامنے کوئی بات دوہرانے کی ہمت بھی نہیں کرتا تھا۔۔۔

کچھ دیر وہاں بیٹھنے کے بعد وہ اپنے کمرے میں آگیا تھا۔۔۔اس کے اندر گھٹن کا احساس بڑھنے لگا تھا۔۔

وہ لوگ ابھی تک اسے نہیں مل رہے تھے۔۔۔اسے بہت زیادہ غصہ آرہا تھا۔۔۔

جسے کم کرنے میں آج سیگریٹ بھی ناکام ہو رہے تھے۔۔۔اس نے سیگریٹ کی نجانے کتنی ڈبیاں ختم کر دی تھیں۔۔

جو انتہائی مضحر صحت تھیں۔۔۔مگر وہاں پرواہ کسے تھی۔۔

اس کے لوگ جگہ جگہ پر چھاپے مار رہے تھے۔۔۔وج جانتا تھا ابھی تک علاقے کے اندر ہی تھے۔۔۔۔بہت جلد پکڑے جانا تھا انہوں نے۔۔۔

مگر وہ اپنے غصے کا کیا کرتا جو پہلی بار ملی ہار کی وجہ سے اس سفر کنٹرول نہیں ہو رہا تھا۔۔۔

اسے گردیزی خاندان سے بھی اس فرد کا نام جاننا تھا جو اس میں ملوث تھا۔۔۔

کافی سیگریٹ پھونکنے کے بعد بھی سکون نہ ملا تو وہ کمرے کی ساری چیزیں اٹھا اٹھا کر پھینکتا اپنا غصہ زائل کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔

اس کا ہاتھ بھی زخمی ہو گیا تھا۔۔باہر یہ خوفناک آوازیں سنتی خواتین میں انجم اپنے آپ کو اندر آنے سے نہیں روک پائی تھی۔۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ نیازی صاحب۔۔؟ آپ کے ہاتھ سے خون نکل رہا ہے۔۔۔"

وہ اس کا خون دیکھتے روہانسے لہجے میں بولتی اس کے بے پناہ قریب آن کھڑی ہوتی اس کا ہاتھ تھام گئی تھی۔۔۔

مگر ایسا چند سیکنڈز کے لیے ہی ہو پایا تھا۔۔اگلے ہی پل زہران نیازی اس کے دھاڑتا اپنا ہاتھ اس کی گرفت سے نکال گیا تھا۔۔۔

"تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئے میرے قریب آنے کی۔۔۔کیسی بے حیا عورت ہو تم۔۔۔ایک بار کی مرد کے دھتکار سمجھ نہیں آتی تمہیں۔۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔دوبارہ میرے کمرے میں

آنے کی کوشش بھی کی تو دوبارہ کہیں چلنے پھرنے کے قابل نہیں رہو گی۔۔۔"

اسے باہر نکلنے جو کہتا وہ غصے سے دھاڑتے ہوئے بولا تھا۔۔۔جو باہر بھی سنائی دے رہی تھی۔۔۔اسے اپنے کمرے میں اور اس طرح اپنے قریب کسی بھی عورت کے آنا قبول نہیں تھا۔۔۔

سوائے ایک کے جسے اپنی نفرت اور دشمنی میں وہ اپنے کافی قریب لا چکا تھا۔۔۔

یہ بات اس کے لیے بھی بہت حیرت کی بات تھی۔۔جواب آہستہ آہستہ اسے احساس دلا رہی تھی۔۔۔

انجم سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ اس کے کمرے سے نکلی تھی۔۔

جہاں باہر کھڑی شہلا نے اس کی جانب دیکھتے استہزایہ مسکراہٹ اچھالی تھی۔۔۔

"زہران نیازی میرے ہونے والے سر تاج ہیں۔۔۔ان سے دوری رکھو تم۔۔ایسے نہ ہو تمہارے اس حویلی میں داخلے پر ہی پابندی لگا دیں۔۔۔"

شہلا اسے گھور کر دیکھتی وارن کر گئی تھی۔۔۔جبکہ اس کی سنتے انجم اندر ہی اندر جل کر رہ گئی تھی۔۔اس نے زہران نیازی کے قریب

جانے کی نجانے کتنی کوشش کی تھی۔۔۔مگر وہ اسے منہ ہی نہیں لگاتا تھا۔۔۔

دوسری جانب وہ مزید غصے کا شکار ہو چکا تھا۔۔۔اپنے گھنے بالوں میں ہاتھ چلاتے اس نے موبائل پر اپنے آدمیوں کو رفتار مزید تیز کرنے کی ہدایت کی تھی۔۔۔اس نے جو دعوا کیا تھا وہ اس پر پورا اترنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔۔

دشمنوں کو وہ زیادہ دیر کی خوشی نہیں دے سکتا تھا۔۔۔اسے اس وقت سکون کی اشد ضرورت تھی۔۔۔جو اسے سارے جتن کرنے کے باوجود بھی نہیں مل رہا تھا۔۔۔

اب تو اس کا سیگریٹ سے بھی کی اچاٹ ہو چکا تھا۔۔

اسی دوران اس کی انگلیاں آپ ہی آپ ایک نمبر ڈائل کر گئی تھیں۔۔۔۔

اگلے ہی لمحے اس کی چوڑی پیشانی پر شکنوں کا جال بن گیا تھا۔۔۔

وہ لڑکی اسے بلاک کر چکی تھی۔۔۔کئی بار ٹرائے کرنے کے بعد بھی ایک ہی جواب تھا۔۔۔اس کے دماغ کی نسیں غصے سے پھول چکی تھیں۔۔۔

زہران نیازی کا نمبر بلاک کرنے کی جرأت یہ ایک لڑکی ہی کر سکتی تھی۔۔۔

اس نے اب کی بات فیروزہ کا نمبر ملایا تھا۔۔۔جو پہلی بیل پر ہی پک کر لی گئی تھی۔۔

"اپنی بی بی سے بات کرواؤ۔۔۔"

اس نے چھوٹتے ہی کہا تھا۔۔۔

"سائیں وہ نوریز گردیزی کے پاس بیٹھی ہیں۔۔میں نے انہیں بتایا ہے اشارے سے مگر وہ نہیں اٹھ رہیں۔۔۔"

فیروزہ نے کچھ دیر بعد اسے بتایا تھا۔۔

"اس سب سے کیا ری ایکشن ہے اس کا۔۔۔"

زہران کے سوال پر فیروزہ نے دور سے آتی عنادل کو اپنی جانب آتے دیکھتے گھبراہٹ سے پہلو بدلہ تھا۔۔

اسے اب صرف زہران سے ہی نہیں،،بلکہ عنادل سے بھی ڈر لگتا تھا۔۔۔

دونوں ہی ایک جیسے تھے۔۔

"اس حویلی میں سب سے زیادہ خوش وہی ہیں۔۔۔"

فیروزہ کی بات پر زہران نیازی کی آنکھوں کی تپش مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

"بات کرواؤ میری اس سے۔۔۔"

اس نے اپنے اندر ابلتے آتش فشاں پر قابو پاتے کہا تھا۔۔۔

"بی بی جی سائیں بات کرنا چاہتے ہیں آپ سے۔۔۔"

اسے اپنے کمرے کی جانب جاتے دیکھ فیروزہ نے موبائل اس کی جانب بڑھایا تھا۔۔۔

"میں نہیں جانتی اس شخص کو۔۔اور اگر دوبارہ تم نے اس طرح مجھے کسی کا پیغام پہنچایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔ تمہیں زندان خانے میں ڈال دیا تو تمہارا وہ سائیں بچانے تک نہیں آیے گا۔۔۔ بچارا ابھی اپنے سوگ میں مبتلا ہے۔۔۔

اس کی حویلی سے لڑکی بھاگ گئی اور وہ اپنے گھر کی عورتوں کی حفاظت نہ کر سکا سو تارہ گیا۔۔۔بہت زیادہ رسوائی ہوئی ہے اس کی۔۔۔دلی افسوس ہے مجھے اس کا۔۔۔اب اکڑ کر کیسے چل پائے گا۔۔"

عنادل جان بوجھ کر اونچی آواز میں بول رہی تھی۔۔۔تاکہ زہران تک اس کی یہ ساری باتیں پہنچ سکیں۔۔

اس کے لبوں پر بہت بہت دلفریب مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔اس کی ساری باتیں اس کی خواہش کے مطابق وہاں پہنچ چکی

تھیں۔۔۔کیونکہ برداشت نہ کر پاتے دوسری جانب سے کال کاٹ دی گئی تھی۔۔

فیروزہ نے درزیدہ نگاہوں سے اس لڑکی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو شاید ابھی تک اس انسان کے قہر سے واقف نہیں تھی۔۔

عنادل کو اب مزید ٹھنڈ پڑ گئی تھی اسے یہ سب کہہ کر۔۔۔

وہ احمد کو بھی گاؤں کے اندر ہی مزید محفوظ جگہ پر منتقل کروا چکی تھی۔۔

اب اس کی ٹینشن بہت حد تک کم ہو چکی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔ

زہران نیازی کی جانب سے دوبارہ کوئی پیغام نہیں آیا تھا۔۔عنادل خود کو داد دے رہی تھی کہ اس شخص کو اس کی اوقات بتا کر اس نے بہت اچھا کیا تھا۔۔

وہ اب آگے بھی ایسے ہی کرنے والی تھی۔۔۔اسے ایک بار لگا تھا کہ وہ اسے پھر سے کوئی دھمکی دے گا فیروزہ کے ذریعے مگر ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔اسے دوبارہ فیروزہ بھی اپنے آس پاس دکھائی نہیں دی تھی۔۔

وہ ہر طرف سے پر سکون ہوتی آج سونے کے لیے لیٹ گئی تھی۔۔۔

مگر آج بھی بار بار وہ شخص اسے سونے نہیں دے رہا تھا۔۔۔بہت کوشش کے بعد اسے ابھی سوئے صرف تھوڑا سا ٹائم ہی گزرا تھا جب اسے اپنی گردن پر جلن کا احساس ہوا تھا۔۔۔

وہ اپنی اتنی گہری نیند میں نہیں گئی تھی۔۔اس کے حواس بیدار ہونے لگے تھا۔۔

ساتھ ہی اسے اپنے اوپر بھاری بوجھ سا محسوس ہوا تھا۔۔۔جیسے اس کا نازک وجود کسی شے تلے دبا ہو۔۔۔

اس کی گردن پر جلن کا احساس آہستہ آہستہ بڑھنے لگا تھا۔۔۔اس کی پوری گردن جھلس کر رہ گئی تھی۔

اگلے ہی لمحے دوسری جانب سے اس کی گردن پر جو جارحانہ کاروائی کی گئی تھی۔۔۔

لبوں سے نکلتی کراہ کے ساتھ اس کی نیند بھی ٹوٹ چکی تھی۔۔وہ اس کی گردن کے خم پر اپنے لب گاڑھتا اپنے اندر کا غصہ اس پر انڈیلنے لگا تھا۔۔۔

"مجھے پتا چلا ہے میری بیوی آج بہت خوش ہے۔۔۔تو سوچا کیوں نہ اس کے پاس جا کر مل کر یہ خوشی سیلیبریٹ کی جائے۔۔۔۔"

اس کی گردن پر جابجا اپنے لبوں کی شدتیں نصب کرتا وہ اپنی بھاری گھمبیر سرگوشی سے اس کی دھڑکنوں کو اتھل پتھل کر کے رکھ گیا تھا۔۔

"تت تم یہاں۔۔۔۔؟؟"

عنادل اس کی گرفت سے نکلنے کی سر توڑ کوشش کرتے ہوئے بولی تھی۔۔۔

جو اس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں قید کرتا تکیے سے لگا چکا تھا۔۔۔

اور اب بہت فرصت کے ساتھ اس کے لبوں پر جھک چکا تھا۔۔۔

اس کے پہلے سے بھی کہیں زیادہ شدت لیے اس انداز پر عنادل کے پورے وجود میں سنسناہٹ دوڑ گئی تھی۔۔۔

وہ اپنا غصہ سانسوں کی راستے اس کی سانسوں میں انڈیلتا اپنے اعصاب کو پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ جبکہ عنادل وہ ابھی تک اسی پر شاک تھی کہ یہ شخص اس کے کمرے تک کیسے پہنچ گیا تھا۔۔۔

اس کا پورا وجود خوف سے لرز رہا تھا۔۔۔ عنادل کی سانسیں رکنے لگی تھیں۔۔۔

اس کے وجود کی کپکپاہٹ بڑھنے لگی تھی۔۔۔جسے محسوس کرتے اس شخص کی مقناطیسی نگاہوں میں سرور ٹھہرنے لگا تھا۔۔۔وہ نازک کپکپکاتا وجود پوری طرح سے اس کے نیچے دبا ہوا تھا۔۔۔

زہران نے اس کی غیر ہوتی حالت دیکھ اس کی سانسوں کو آزادی بخشی تھی۔۔مگر وہ اتنی جلدی اس لڑکی کی گستاخیوں کو بخشنے کا ارادے نہیں رکھتا تھا۔۔۔

بیڈ پر اس کے برابر میں لیٹتے وہ اسے گہری گہری سانسیں لیتا دیکھ زیرو پاور کی مدھم روشنی میں اس کے نازک سراپے کے دلنشین نشیب و فراز کو خمار آلود نگاہوں سے تکتا عنادل کی جان نکال گیا تھا۔۔

کہیں اسے کچھ پتا تو نہیں چل گیا تھا۔۔۔

یہ شخص کس نیت سے یہاں آیا تھا۔۔۔ آج بھی اس کی نگاہیں بار بار عنادل کے چہرے سے ہوتیں اس کے نازک وجود پر بھٹک رہی تھیں۔۔۔

"تم جاؤ یہاں سے۔۔۔ اگر میرے گھر میں کسی کو پتا چل گیا تو وہ تمہیں مار دیں گے۔۔۔"

عنادل نے اسے خوفزدہ کرنا چاہا تھا۔۔۔ جبکہ اسے اپنی بیڈ پر اتنے استحقاق بھرے انداز میں سو یا دیکھ وہ اندر ہی اندر کانپ رہی تھی۔

اس کا دوپٹہ زہران کے نیچے ہی دب چکا تھا۔۔۔

وہ بنا دوپٹے کے ہی جلدی سے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔ مگر اتنی جلدی کرنے کی باوجود وہ اس کی کلائی دبوچ چکا تھا۔۔۔

"میری اتنی فکر ہو رہی ہے تمہیں۔۔۔؟؟"

وہ اس کے ہاتھ پر ناخن مارتی اس کی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔ جبکہ زہران کی نگاہیں بے باکی سے اس کے سراپے کا جائزہ لے رہی تھیں۔۔۔

اس کی کپکپاہٹ اس کی دلکش میں مزید اضافہ کر رہی تھی۔۔

اس کا آج کا پورا دن بہت زیادہ برا گزرا تھا۔۔غصے سے اس کا دماغ پھٹ رہا تھا۔۔۔وہ سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ وہ ایسے چوک جائے گا۔۔۔

اس کا دماغ مزید خراب ہو رہا تھا۔۔۔۔وہ کچھ وقت کے لیے سکون چاہتا تھا۔۔۔جو سیگریٹ کی نجانے کتنی ڈبیا ختم کرنے کے باوجود مل نہیں پایا تھا۔۔۔اسی پل نجانے کیسے اس کے دماغ میں اس لڑکی کا خیال آن ٹھہرا تھا۔۔۔

یہ بات اسے اسی وقت محسوس ہوئی تھی کہ اس لڑکی کے قریب ہوتے بھی ایک الگ سا سرور ملتا تھا اسے۔۔

جو پہلے کبھی محسوس نہیں ہوا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ آج رات اسے اپنے قریب دیکھنا چاہتا تھا۔۔۔ مگر فیروزہ کی طرف سے اس لڑکی کی جو خوشی اور باتیں اس تک پہنچی تھیں۔۔جو فون پر اس نے کہی تھیں۔۔۔

وہ جلتی میں گھی ڈالنے کا کام کر گئی تھی۔۔۔

اپنے اندر کی بے قراری اور اضطراب کم کرنے کی خاطر وہ خود اس نشے تک ان پہنچا تھا۔۔۔جو بہت ہی پر سکون نیند سو رہی تھی۔۔

زہران نیازی کو یہ سکون کسی قیمت پر برداشت نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس کی کلائی کو ہلکا سا جھٹکا دیتا وہ اسے اپنے سینے پر گرا چکا تھا۔۔اس کے ایسا کرنے سے عنادل کی رنگت ناقابلِ یقین حد تک سرخ ہو چکی تھی۔۔۔وہ بنا دوپٹے کے اس انتہائی لاپرواہ حلیے میں جو ہمیشہ اس کا کمرے کے اندر رہوتا تھا۔۔۔

وہ اس شخص کے سینے پر پڑی تھی۔۔۔اس کی گہری دھڑکنوں کی کپکپاہٹیں زہران نیازی کے مضبوط کسرتی سینے میں جذب ہوتیں عنادل کو شرم سے بے حال کر گئی تھیں۔۔۔

اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی۔۔۔مگر وہ اس کی کمر کے گرد بازو حمائل کیے اسے اپنے وجود میں بھینچ گیا تھا۔۔۔

"تم نے سوچ بھی کیسے لیا تم مجھ سے پیچھا چھڑوالو گی اب۔۔۔۔"

اس کے بالوں میں ہاتھ پھنساتا وہ ان کو جوڑے کی قید سے آزاد کر گیا تھا۔۔وہ کسی آبشار کی طرح اس کی کمر اور زہران کے سینے پر پھیل گئے تھے۔۔۔

وہ تکیے پر سر اونچا کیے نیم دراز تھا۔۔۔جبکہ وہ اس کے کسرتی سینے پر تھی۔۔۔

اس کی شرم وخفت سے لرزتی پلکوں کا رقص اس وقت جان لیوا تھا۔۔زہران نیازی اپنی نگاہیں اس پر سے ہٹا بھی نہیں پا رہا تھا۔۔

"تم نے مجھے بہت ٹارچر کر لیا ہے۔۔۔اب خدا کے لیے میرا پیچھا چھوڑ دو۔۔۔"

عنادل نے ملتجی لہجے میں کہا تھا۔۔۔جبکہ اس کی بات پر زہران نے جن نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ نگاہیں اٹھانے کے قابل نہیں رہی تھی۔۔۔

زہران اس کی نازک کمر کو اپنی دونوں کی مضبوط ہتھیلیوں میں جکڑتا کسی موم کی گڑیا کی طرح بہت احتیاط کے ساتھ اٹھا کر اس کا چہرا پانے چہرے کے مزید قریب کر گیا تھا۔۔

ان دونوں کی سانسیں آپس میں ٹکرانے لگی تھیں۔۔

"میں نے کب ٹارچر کیا تمہیں۔۔۔؟؟ابھی تو بہت پیار سب پیش آیا ہوں۔۔۔الزام تراشی تو مت کرو۔۔۔"

ہتھیلی کی پشت سے اس کے پھولے ہوئے گالوں کو چھوتا وہ اس کے لبوں کی نرماہٹوں کو دھیرے سے اپنے لبوں میں جذب کر گیا تھا۔۔۔

اس کا غصہ آہستہ آہستہ زائل ہونے لگا تھا۔۔۔اس لڑکی کی قربت میں ایک سرور سا ملتا تھا۔۔جو اس وقت بھی اس کے پوری وجود میں سرایت کر گیا تھا۔۔۔اس کے وجود سے اٹھتی مہک زہران نیازی کو بہت پسند تھی۔۔۔

پہلی بار اسے سیگریٹ کے دھویں کے علاوہ کوئی مہک پسند آئی تھی۔۔۔

زہران نیازی کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ اس لڑکی کو غصے اور انتقام کی آگ میں جل کر اپنے نام لگوانے والا اب اسی کو اپنے سکون کی وجہ مان رہا تھا۔۔۔وہ خود بھی اپنی یہ کیفیت سمجھنے سے قاصر تھا۔۔۔

"تم محبت کے اتنے بڑے دشمن کیوں ہو۔۔؟"

عنادل مسلسل مزاحمت کر کر کے اب تھک چکی تھی۔۔اس شخص کے آگے نہیں پل پاتی تھی اس کی۔۔

وہ زیادہ شور بھی نہیں مچا سکتی تھی۔۔۔اگر اس کی آواز باہر چلی جاتی اور کوئی اندر آجاتا تو اس سے آگے وہ سوچ ہی نہیں پائی تھی۔۔۔

اس کے سوال پر زہران نیازی کے چہرے پر وہیں ساحرانہ مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔۔

جسے دیکھتے اس پل عنادل اپنی نگاہیں نہیں ہٹا پائی تھی۔۔۔اس کا دل بہت زور سے دھڑکنے لگا تھا۔۔۔۔

غلافی آنکھیں اس کے چہرے سے ہٹنے سے انکاری ہوئی تھیں۔۔۔ اس کی مسکراہٹ بے پناہ حسین تھی۔۔۔

اس کی سحر انگیزی کو مزید بڑھا دیتی تھی۔۔۔یہاں دل پر اختیار رکھنا مشکل تھا۔۔۔

"محبت کا نہیں ناجائز طریقوں سے اسے حاصل کرنے والوں کا دشمن ہوں۔۔۔۔"

زہران نیازی کے جواب پر وہ جل اٹھی تھی۔۔

"تم نے تو جیسے بہت اچھا طریقہ اپنا رکھا ہے۔۔وہ سب سر عام تو کرتے ہیں۔۔۔تم تو چھپ کر ہی آنکھوں میں دھول جھونک رہے ہو۔۔۔"

عنادل تپ کر بولی تھی۔۔ جبکہ زہران کی خمار آلود نگاہیں اس کے گلاب نازک لبوں پر تھیں۔۔۔

جو بولنے میں بہت سنگینی برت جاتے تھے۔۔۔ انہیں اندازہ بھی نہیں ہوتا تھا۔۔۔

مگر اب اسے سمجھ آچکی تھی ان لبوں کو کیسے قابو کیا جائے۔۔۔

"تم بھول رہی ہو شاید۔۔۔ یہ رشتہ محبت کے تحت نہیں نفرت کی انتہا پر جڑا تھا۔۔۔ کہیں محبت تو نہیں کر بیٹھی تم۔۔۔۔؟؟"

وہ جس طرح سے اس کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔ وہ اس کی بے خودی پر چوٹ کرتے بولا تھا۔۔۔

جبکہ عنادل کے چہرے کی رنگت خون آلود ہوئی تھی۔۔۔

"تم سے محبت ناممکن سی بات ہے۔۔۔تم جیسے وحشی درندے سے صرف نفرت کی جاسکتی ہے۔۔۔۔"

عنادل ابھی بول ہی رہی تھی جب وہ اس کے بالوں میں انگلیاں پھنساتا اس کے لبوں کو اب کی بار بہت نرمی سے اپنے لبوں میں قید کر گیا تھا۔۔۔۔

اس کا ایک ہاتھ عنادل کی کمر پر اس کے بالوں کو چھوتا اس کی کمر کی نرماہٹوں کو محسوس کر رہا تھا۔۔۔وہ بے خودی کے عالم میں اس کی

سانسوں کو محسوس کرتا اس کو تکیے پر لیٹاتا اس کے وجود کی رعنائیوں کو محسوس کرتا عنادل کو کپکپا کر رکھ گیا تھا۔۔

اس جس کی بے باک جسارتوں پر اسے روکنے کی کوشش کرتے عنادل کے ہاتھ بے جان ہوتے بیڈ پر ڈھے گئے تھے۔۔۔وہ اس کی سانسیں چھین لینے کے درپے تھا۔۔۔

مگر آج اس کے انداز میں ایک عجیب سی بے خودی تھی۔۔۔اس کی رکتی سانسوں کو آزادی بخشتا وہ اب اس کی نتھ پر اپنے لب رکھ گیا تھا۔۔۔

عنادل کی دھڑکنوں کا شور بڑھ چکا تھا۔۔۔کو بہت نرمی سے اسے چھو رہا تھا۔۔

عنادل کو لگا ہی نہیں تھا کہ یہ وہی وحشی درندہ ہے۔۔۔جسے ہاتھ تک پکڑنے کا سلیقہ نہیں تھا۔۔۔اس کے گلابی گالوں کو چھوتا وہ ان کی نرماہٹیں اپنے لبوں میں جذب کر رہا تھا۔۔

"زہران نیازی ایسا بالکل نہیں تھا۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو تم میرے ساتھ۔۔۔۔؟؟"

اس کی ناک سے اپنا ناک مس کرتا وہ بھاری بوجھل لہجے بولتا اس کے بالوں میں چہرا چھپا گیا تھا۔۔۔

عنادل کی گہری سانسیں اور دھڑکنوں کا بے ربط تلاطم اس کو مزید بہکا رہے تھے۔۔۔

"پلیز تم جاؤ یہاں سے۔۔۔"

اس کا احتجاج آج بہت کمزوری لیے ہوئے تھا۔۔۔اس بولتی مہکتی قربت کا اثر دوسری جانب بھی ہو رہا تھا۔۔۔

"میں نے سنا ہے تمہیں اپنا لائف پارٹنر بہت خاص چاہیے تھا۔۔۔تم اب تک اپنے خاندان کے تمام مردوں کو ٹھکرا چکی ہو۔۔۔کیا خاصیت چاہیے تھی تمہیں۔۔۔؟؟"

زہران نیازی کو اس کے بارے میں ساری خبریں تھیں۔۔۔عنادل حیران ہوئی تھی۔۔

اس کے ہونٹوں کا مرہم اب عنادل کی گردن کے خم پر تھا۔۔۔

اس کے انداز بتا رہے تھے جب تک اسے اس کی باتوں کے جواب نہیں ملیں گے وہ واپس نہیں جائے گا۔۔۔

اس کا یہاں ہونا عنادل کی نازک جان پر بہت بھاری پڑ رہا تھا۔۔۔

"خاموش مت رہو۔۔۔میں یہ جواب جاننا چاہتا ہوں۔۔۔"

وہ اس کی ٹھوڑی پر لگ رکھ گیا تھا۔۔۔

"ایسا انسان جو کسی سے ڈرے اور دبے نہیں۔۔۔جو اپنے فیصلے خود کرے۔۔جو جب چاہے حالات کا رخ بدل دے۔۔جو اتنا مضبوط ہو کے میری خواہشات پوری کرنے کی خاطر اسے کسی اور سے اجازت طلب نہ کرنی پڑے۔۔۔جس کی آواز میں اتنا دم ہو کے اس کی آواز کے پیچھے ساری آوازیں دم توڑ جائیں۔۔۔"

اس شخص کی وارننگ پر وہ جو الفاظ بول گئی تھی۔۔۔

ایسا لگا تھا جیسے وہ زہران نیازی کے بارے میں ہی بات کر رہی ہو۔۔۔اس بات کا احساس شاید اسے خود بھی ہو چکا تھا۔۔اس

نے نگاہیں اٹھا کر دیکھا تھا۔۔۔وہ لبوں پر جان لیوا مسکراہٹ سجائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔

"مطلب تمہیں ہمیشہ سے میری ہی خواہش تھی۔۔۔"

اس شخص کی آنکھیں بھی چمک رہی تھیں۔۔جیسے یہ اعتراف اسے بہت بڑی خوشی سے دوچار کر گیا ہو۔۔۔۔

"زیادہ خوش فہم ہونے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔میری بات ابھی ختم نہیں ہوئی۔۔۔"

اس کی گرفت سے نکلنے کی کوشش کرتے اس نے سرخی مائل چہرے کے ساتھ کہا تھا۔۔۔

اس شخص کے قریب ہوتے اس کی حالت ایسی ہی ہوتی تھی۔۔۔

اس وقت بھی اس کی بے باکیوں کے جواب میں وہ اس کی جانب دیکھ تک نہیں پا رہی تھی۔۔۔

"اس میں دشمنیوں کو ختم کرنے کی صلاحیت ہونی چاہیے۔۔۔مزید طول دینے کی نہیں۔۔۔اسے اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کی بہن بیٹیوں کی عزت کی پرواہ ہو۔۔۔جو مردوں کے کیے کی سزا عورتوں کو نہ دے۔۔۔

جو میری بہن کو واپس مجھ سے ملوا سکے۔۔۔اور میری پھوپو کو مہر جان کے پاس لا سکے۔۔۔جو سالوں سے اپنی بیٹی کے لیے تڑپ رہی ہیں۔۔۔"

پہلے یہ سب باتیں وہ بہت غصے سے بولی رہی تھی۔۔۔مگر آخر میں اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔زہران نیازی خاموشی سے اس کی جانب تکتا اسے سن رہا تھا۔۔۔

"یہ سب تم میں نہیں ہے زہران نیازی۔۔۔تم اس سب سے بالکل الٹ کو۔۔۔اس لیے یہ غلط فہمی کبھی مت پالنا کے مجھے تم جیسے انسان کی چاہ تھی۔۔۔"

عنادل کی بات پر زہران نے اس کا چہرا اپنے چہرے کے قریب تر کیا تھا۔۔

"ہمہ ٹھیک کہہ رہی ہو تم۔۔۔میں ایسا نہیں ہوں اور نہ کبھی بنوں گا۔۔۔کیونکہ مجھے اپنے دشمنوں کو معاف کرنا نہیں آتا۔۔۔جب تک انہیں پوری طرح سے اپنے آگے جھکا نہیں لوں گا۔۔۔مجھے سکون نہیں ملے گا۔۔۔اور تمہیں یہ سزا میں نے کسی مرد کی غلطی نہیں بلکہ تمہاری اپنی غلطی کی وجہ سے دی ہے۔۔

اس لیے زیادہ مظلوم بننے کی ضرورت نہیں ہے۔۔۔تم ساری زندگی میرے نام پر ہی رہو گی۔۔۔جو ایک بار زہر ان کے نام لگ جائے اسے چھوڑتا نہیں ہوں میں۔۔"

اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے محسوس کرتا وہ اس کے پورے وجود پر اپنے نقش چھوڑنا چاہتا تھا۔۔مگر عنادل کی غیر ہوتی حالت پر اس نے بخش دیا تھا اسے۔۔۔

اس کا وجود تپنے لگا تھا۔۔۔اسے شاید بخار ہو رہا تھا۔۔۔

"مجھے بھی اب اس چھین چھپائی میں مزا نہیں آرہا۔۔۔اب سب کھل کر ہونا چاہیے سب کے سامنے۔۔۔اصل مزا تب آئے گا۔۔۔

"

اسے بیڈ پر لیٹا تا وہ کہنی کے بل اوپر ہوتا اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔جو اپنے آپ کو کمبل میں کور کرتی اس شخص کی نگاہوں سے خود کو بچانے کی کوشش کر گئی تھی۔۔۔

جو حرکت زہران نیازی کو قطعا پسند نہیں آئی تھی۔۔

"مجھے ٹھنڈ لگی ہے۔۔پلیز۔۔۔"

اس کا ہاتھ اپنے کمبل کی جانب بڑھتا دیکھ وہ ملتجی لہجے میں بولی تھی۔۔۔یہ شخص جیسے پھیل کر اس کے بیڈ پر لیٹا ہوا تھا۔۔۔اس کے جانے کے کوئی آثار نہیں لگ رہے تھے۔۔۔

جو بات عنادل کے خوف کو بڑھا رہی تھی۔۔۔

"وہی تو کم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں۔۔۔"

اس نے عنادل کا کمبل سرکاتے اس میں اپنی بھی جگہ بنائی تھی۔۔۔

یہاں سے جانے کو دل نہیں چاہ رہا تھا۔۔

اپنی کیفیت پر حیران ہونے کے باوجود وہ دل کی ہی مان رہا تھا۔۔۔

"زہران نیازی تمہیں کیا تکلیف ہے۔۔۔؟؟اپنے گھر جاؤ تم۔۔۔"

عنادل اس کی جانب رخ موڑے ہوئے تھی۔۔۔زہران نیازی نے اس کی کمر میں اپنا بازو حمائل کرتے اس کی پشت کو اپنے سینے سے ٹکا گیا تھا۔۔۔

عنادل کی رنگت لال اناڑی ہوئی تھی۔۔

وہ بالکل اس کے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔اس کے ہوش تو اس وقت آڑے تھے جب اسے اپنے ٹھنڈے یخ ہوتے پیروں سے اس کے پر حرارت پیر ٹکراتے محسوس ہوئے تھے۔۔

وہ دھیرے دھیرے اس کے پیروں کو سہلا رہا تھا۔۔۔اس کی گرم سانسیں عنادل کی گردن پر تھیں۔۔۔۔

وہ آنکھیں موند گئی تھی۔۔اس کو راحت ملنے لگی تھی۔۔۔

یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ سب غلط تھا۔۔۔اگر کوئی اس کمرے تک آجاتا تو نجانے کیا ہو جانا تھا۔۔۔سب جانتے ہوئے بھی اس کے اعصاب ڈھیلے پڑنے لگے تھے۔۔۔اس کی سحر انگیز مہک آج پوری طرح سے اسے اپنے لپیٹ میں لیے ہوئے تھی۔۔۔

آج اس کے تصور سے آنکھیں بھی بار بار نہیں کھلی تھیں کیونکہ وہ پورے کا پورا اس پر حاوی تھا۔۔۔

وہ کب گہری نیند کی وادیوں میں اتری تھی اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

زہران نیازی نے اس کو نیند میں جاتے دیکھ اس کا رخ اپنی جانب موڑا تھا۔۔۔

اس کے چہرے کو تکتے وہ عجیب سے احساسات سے دوچار ہو رہا تھا۔۔۔

اس کے نقوش پر آہنگ انگلیاں پھیرتا وہ سوتے میں بھی اس کے چہرے پر سرخیاں گھلتے محسوس کر رہا تھا۔۔۔

دل چاہا تھا اس کو اپنے طریقے سے اٹھا دے۔۔ جس پر اس کا دل اسے بار بار مائل کر رہا تھا۔۔

مگر پھر اس کے وجود کی حرارت کو محسوس کرتا وہ اس پر رحم کر گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عنادل کی آنکھ دروازہ زور زور سے بجنے کی آواز پر کھلی تھی۔۔۔

اس نے غائب دماغی سے دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اس کے حواس ابھی تک ٹھیک سے بیدار نہیں ہوئے تھے۔۔۔

بوجھل نگاہوں سے اس نے اپنے قریب کسی کو تلاشنا چاہا تھا۔۔۔

بیڈ سے ہوتی وہ بوجھل نگاہیں پورے کمرے میں دوڑتیں مایوس لوٹ آئی تھیں۔۔۔

وہ کہیں نہیں تھا۔۔۔

اسکے چہرے پر خفگی بھرے تاثرات تھے۔۔۔جب دروازے پر ایک بار پھر سے دستک ہوئی تھی۔۔۔اب شاید ڈوپلیکیٹ کیز سے دروازہ کھولا جارہا تھا۔۔مگر اس کو ابھی بھی اپنی مطلوبہ شے نہیں ملی تھی۔۔

وہ ابھی بھی پوری طرح سے غنودگی میں تھی۔۔۔بے چینی سے وہ کچھ تلاش کررہی تھی۔۔۔جب دروازہ کھولتے صبیحہ بیگم کی ساتھ ساتھ انجم اور آیت بھی اندر داخل ہوئی تھیں۔۔دن کے دس بج رہے تھے۔۔۔

عنادل کمرے سے نہیں نکلی تھی۔۔۔ان سب کے لیے یہ تشویش کا باعث تھی۔۔۔اسی خاطر جب اس نے دروازہ نہ کھولا تو انہیں خود اندر آنا پڑا تھا۔۔۔

"عنادل تمہاری طبیعت تو ٹھیک ہے۔۔۔؟؟تم ابھی تک کیوں سو رہی ہو۔۔۔؟؟"

وہ جلدی اٹھ جاتی تھی۔۔۔اسی وجہ سے سب کو حیرانی ہو رہی تھی۔۔۔۔

عنادل نے غائب دماغی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تائی جان وہ کہاں ہے۔۔۔؟؟'

اس کے لبوں سے بہت آہستہ گوئی کے ساتھ یہ الفاظ نکلے تھے۔۔۔

جو اس کے بہت قریب آن بیٹھتی انجم ہی سن پائی تھی۔۔۔اس کے چہرے کی رنگت بے انتہا سرخ ہوئی تھی۔۔

وہ مہک آج بھی عنادل کے وجود سے محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اس کا ضبط جواب دے گیا تھا۔۔۔یہ کیا چل رہا تھا جو اسے ہر چھوٹی سے چھوٹی بات بتانے والی اس سے بات تک کرنا چھوڑ چکی تھی۔۔۔

وہ اس سے سات سال چھوٹی تھی۔۔۔۔ مگر تیئس سال کی ہونے کی باوجود بہت سمجھدار اور بڑے بڑوں کی چھٹی کروا دینے کی صلاحیت رکھتی تھی۔۔۔۔

"عنادل کو بخار ہے آپا۔۔۔میں اس کو دیکھ لیتی ہوں۔۔۔آپ

پریشان نہ ہو۔۔۔"

انجم کی بات پر صبیحہ بیگم اس کا چہرا تھپتھپاتی باہر نکل گئی تھیں۔۔

آئے روز جو ہو رہا تھا۔۔عنادل کا کمرے سے باہر نہ آنا ان کا دل

ہولا گیا تھا۔۔۔

"تم کس کی بات کر رہی ہو عنادل۔۔؟؟کون کہا ہے۔۔۔؟"

انجم نے جانچتی نگاہوں سے اس کے سراپے کا جائزہ لیا تھا۔۔۔

مگر کچھ مل نہیں پایا تھا کیونکہ وہ شخص سارے سراغ مٹا کر گیا تھا۔۔

عنادل کے بال جوڑے میں مقید تھے۔۔۔بیڈ کا دوسرا حصہ بھی ہر شکن سے پاک تھا۔۔۔

ہاں بس اس کے وجود سے اٹھتی مہک کا حل نہیں ہو پایا تھا اس بار بھی۔۔۔جو انجم کو پھر سے مشکوک کر رہی تھی۔۔۔

انجم کی بات پر عنادل کو بھی ہوش آیا تھا۔۔

وہ اب نارمل ہو چکی تھی اور کچھ بھی الٹا سیدھا بولنے سے پہلے ہی اس نے اپنے لبوں کو دانتوں تلے دبا دیا تھا۔۔۔

"احمد۔۔۔احمد کا کچھ پتا چلا۔۔۔۔"

وہ پوچھ رہی تھی جبکہ انجم اسے دیکھ کر رہ گئی تھی۔۔

"تم نے پرفیوم تبدیل کیا ہے کیا۔۔۔؟؟تمہاری مہک میں آج کسی اور کی مہک بھی گھلی ہوئی ہے۔۔۔"

انجم کے طنزیہ لہجے پر عنادل نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اسے انجم کی پہلے بھی ایک بار کی کہی بات یاد آئی تھی۔۔۔

"کس کی مہک۔۔؟؟"

اسے غصہ آیا تھا۔۔۔انجم کیسے واقف تھی زہران کی مہک سے۔۔

"زہران نیازی کی۔۔"

انجم کی نظریں اس کی آنکھوں کے بدلتے رنگوں پر تھیں۔۔

"آپ کیسے واقف ہیں اس کی خوشبو سے۔۔؟"

لہجہ بہت سرد اور تفتیشی تھا۔۔ جیسے اسے غصہ آیا ہو۔۔

"ایک تعلق رہ چکا ہے اس سے۔۔۔ کیسے نہ واقف ہونگی میں۔۔"

انجم کو اپنا تیر نشانے پر لگتا محسوس ہو رہا تھا۔۔ اب اسے یقین ہو چکا تھا کہ زہر ان نیازی اور عنادل گردیزی کے بیچ کچھ تو چل رہا تھا۔۔۔

عنادل نے اب کی بات اس کی بات کا جواب نہیں دیا تھا۔۔ نجانے کیوں مگر اس کے اندر انجم کی بات سننے کے بعد انگارے بھڑک اٹھے تھے۔۔۔ بے پناہ غصہ آنے لگا تھا۔۔۔ سارا خمار اتر چکا تھا۔۔

انجم نے اسے بہلا پھسلا کر اس حوالے سے بات پوچھنے کی بہت کوشش کی تھی۔ مگر وہ ہر بات کو بہت سہولت سے ٹال گئی تھی۔۔۔

"مجھے کیوں برا لگ رہا ہے۔۔۔؟؟ اس کا خالہ جانی سے تعلق ہو یا کسی سے بھی۔۔ اب اسے اپنے قریب نہیں آنے دوں گی۔۔۔ آج سے آیت کے کمرے میں سوؤں گی میں۔۔ دیکھتی ہوں وہاں کیسے آتا ہے۔۔"

اپنے غصے کو دباتی وہ خفگی سے بولی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

پورا دن گزر چکا تھا مگر اس کے دماغ سے گزری رات کا ایک پل نہیں نکل پا رہا تھا۔۔۔وہ شخص ایک پل کے لیے بھی اس کے تصور سے نہیں نکل پا رہا تھا۔۔۔

گھر میں سب ابھی بھی احمد سے رابطہ کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

نوریز گردیزی کا کہنا تھا وہ احمد کے ساتھ ساتھ نیازی خاندان کی بیٹی کو بھی قبول کرنے کو تیار تھے۔۔۔وہ ان لوگوں جیسے کم ظرف نہیں تھے۔۔۔یہ بات سننے کے بعد عنادل کے دل میں اپنے تایا کے لیے عزت مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

یہی سوچتے اس نے وہی نمبر ڈائل کیا تھا۔۔۔ جس سے اسے احمد نے کال کی تھی۔۔۔

وہ احمد کو کہنا چاہتی تھی کہ وردہ کو لے کر یہاں آجائے۔۔۔ یہ سب سے سیف جگہ تھی ان دونوں کے لیے۔۔۔

مگر کال پک کرتے ہی دوسری جانب سے احمد نے اسے جو بتایا تھا وہ سن کر عنادل کی رنگت زرد ہوئی تھی۔۔۔

"عنادل زہران نیازی کو ہمارا پتا چل گیا ہے۔۔۔ وہ کسی بھی وقت یہاں پہنچنے والا ہے۔۔۔ وہ ہم دونوں کو مار دے گا۔۔۔ مجھے اپنی پرواہ نہیں ہے۔۔۔ مگر وردہ کے ساتھ وہ لوگ بہت برا سلوک

کریں گے۔۔۔ہمارا نکاح بھی نہیں ہوا ابھی تک۔۔۔مجھے کچھ سمجھ نہیں آرہا میں کیا کروں اب۔۔۔۔

ہم جدا نہیں ہونا چاہتے عنادل۔۔۔"

وہ ابھی بات کر ہی رہا تھا جب کال کٹ گئی تھی۔۔۔عنادل بے جان وجود کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھی تھی۔۔

"نن نہیں ان دونوں کو کچھ نہیں ہونا چاہیے۔۔اگر ایسا ہوا تو زہران سے زیادہ ان کی موت کی زمہ دار میں ہونگی۔۔۔"

عنادل کا دماغ ماؤف ہو رہا تھا۔۔گھر میں اس وقت ایسا کوئی نہیں تھا۔۔جس کی مدد سے وہ باہر جا پاتی۔۔۔اسے بس کسی بھی قیمت پر ان تک پہنچ کر انہیں زہر ان سے بچانا تھا۔۔۔

چاہے اس کی جان کیوں نہ چلی جاتی مگر وہ ان دونوں کو کچھ نہیں ہونے دینا چاہتی تھی۔۔۔

اس نے زہر ان کا نمبر ملایا تھا۔۔۔وہ اس کی کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔

وہ تیزی سے باہر کی جانب بڑھ رہی تھی جب اس کی نظر فیروزہ پر پڑی تھی۔۔۔

"بات سنو۔۔۔مجھے۔۔۔مجھے ابھی زہران نیازی کے پاس جانا ہے۔۔پلیز مجھے اس کے پاس لے چلو۔۔۔"

عنادل کو روتے دیکھ فیروزہ حیران ہوئی تھی۔۔۔

"بی بی ہم سائیں کی اجازت کے بغیر آپ کو نہیں لے جاسکتے۔۔"

فیروزہ نے اس کی حالت دیکھتے پریشانی سے کہا تھا۔۔۔

"تو اسے کہو کہ مجھے ابھی اسی وقت ملنا ہے اس سے۔۔۔پلیز احسان کر دو مجھ پر۔۔۔"

عنادل کے کہنے پر اس نے فون ملایا تھا۔۔۔ مگر وہ اس کی کال بھی پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔ فیروزہ بے بسی کا شکار ہوئی تھی۔۔۔ پچھلے گیٹ پر ہر وقت زہران کا ڈرائیور گاڑی کے ساتھ موجود ہوتا تھا۔۔۔

مگر دن کے وقت زہران کی اجازت کے بغیر عنادل کو لے کر جانا کسی خطرے سے خالی نہیں تھا۔۔۔

مگر عنادل نے اسے اتنا مجبور کر دیا تھا اور اس کے ساتھ اتنے وقت سے رہتے فیروزہ کو اس سے جو انسیت ہو چکی تھی۔۔۔ وہ اس کی بات ماننے پر مجبور ہوئی تھی۔۔۔

کچھ ہی دیر بعد عنادل اسی بلیک شیشوں والی گاڑی میں بیٹھتی زہران نیازی کے پاس جانے کے لیے نکل چکی تھی۔۔۔

عنادل کا دل بری طرح سے لرز رہا تھا۔۔۔یہ اس کی زندگی کا آخری دن بھی ہو سکتا تھا۔۔

جب اسے پتا چلے گا اس کی رسوائی کی زمہ دار وہ تھی۔۔۔

"وہ اس وقت کہاں پر ہے۔۔۔؟؟"

عنادل کی بات پر فیروزہ نے اسے جس جگہ کا بتایا تھا۔۔۔یہ وہی علاقہ تھا۔۔۔جہاں احمد اور وردہ چھپے ہوئے تھے۔۔۔

وہ بس یہی دعا کر رہی تھی وہ جلدی سے وہاں پہنچ جائے۔۔۔

اسے دیر نہ ہو جائے۔۔

اس کی رنگت خوف سے زرد پڑ رہی تھی۔۔وہ ایک پرانہ قلعہ تھا۔۔۔

جو باہر سے بالکل ٹوٹا پھوٹا اور کچا سا تھا۔۔۔

ان کی گاڑی جیسے ہی وہاں رکی اندر سے فائرنگ کی آواز آئی تھی۔۔

عنادل کو لگا تھا اس کی سانسیں رک جائیں گی۔۔۔

وہ فیروزہ کا انتظار کیے بغیر گاڑی سے نکلتی تیزی سے اندر کی جانب بھاگی تھی۔۔۔

اس نے اپنا چہرا چادر سے ڈھانپ رکھا تھا۔۔

اسے آتا دیکھ گارڈز نے فورآ اس کا راستہ روکنا چاہا تھا۔۔۔جب ایک جانب کھڑے فضل بخش نے ایسا کرنے سے منع کر دیا تھا۔۔۔۔وہ اپنے سائیں کے ہر راز سے واقف تھا۔۔۔

عنادل جیسے ہی اندر داخل ہوئی سامنے کا منظر اس کے پیروں تلے سے زمین سرکا گیا تھا۔۔۔

احمد کے جسم سے خون نکل رہا تھا۔۔۔وہ زمین پر گھٹنوں کے بل بیٹھا تھا۔۔۔اس کے بازو پر گولی لگی تھی۔۔۔

جبکہ اس سے کچھ فاصلے پر وردہ چادر میں لپٹی چہرا جھکائے بیٹھی تھی۔۔۔زہران نیازی ہاتھ میں گن اٹھائے کھڑا تھا۔۔۔

جو دیکھ کر لگ رہا تھا احمد پر گولی بھی اسی نے ہی چلائی تھی۔۔۔

عنادل کی آنکھوں سے آنسو کی جھڑیاں بہہ نکلی تھیں۔۔۔

"کس کی مدد سے تم لوگ یہ گھٹیا حرکت کرنے میں کامیاب ہوئے۔۔نام جاننا ہے مجھے اس کا۔۔۔

کیا پتا تمہاری موت میں تھوڑی نرمی برت دی جائے۔۔۔۔"

زہران کی غضبناکی بھری دھاڑ پر عنادل اپنی جگہ سہم گئی تھی۔۔۔

اس نے ان دونوں کو اپنا بدلہ پورا کرنے کے لیے استعمال کیا تھا۔۔۔

مگر وہ پھر بھی اس کا نام نہیں لے رہے تھے۔۔۔دل سے وہ بھی ان کے لیے مخلص ہی تھی۔۔

مگر جانتے بوجھتے انہیں اس موت کی کنویں میں دھکیل گئی تھی۔۔۔

"میں۔۔۔میں نے کی ہے ان کی مدد۔۔۔ان کو اس حد تک لانے والی میں ہوں۔۔۔"

عنادل تیزی سے آگے آتی احمد کے قریب آن بیٹھی تھی۔۔۔اس کے بازو سے نکلتا خون دیکھ اس کا دل ہول اٹھا تھا۔۔۔

جبکہ زہران نیازی اسے وہاں دیکھ چند لمحوں کے لیے بالکل شاک رہ گیا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں اس رات کے مناظر گھوم گئے تھے۔۔۔۔

عنادل کا خود سے کال کر کے اس کو اکسانا۔۔۔

اس رات اس کی بے اختیار ریاں سب ایک ایک کر کے اس کی آنکھوں کے سامنے آنے لگی تھیں۔۔۔

وہ جواب تک لوگوں کے دماغوں کے ساتھ کھیلتا آیا تھا۔۔یہ لڑکی کتنی ہوشیاری سے اس کے دل کے ساتھ کھیل گئی تھی۔۔۔۔

زہر ان کی آنکھوں میں وحشت ناکی ان ٹھہری تھی۔۔۔اس کا غصے کے مارے برا حال تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے شرارے پھوٹ رہے تھے۔۔۔

رات کا سارا خمار اور نرم گوشہ جو اس لڑکی کے لیے اس کے دل میں بن چکا تھا وہ سب ایک دم سے غصے کے نیچے دب گیا تھا۔۔۔

وہ خود ہی اپنی شکست کا باعث بنا تھا۔۔۔اس نے خود کو کبھی اتنا کمزور نہیں رکھا تھا کہ کوئی عورت اس کے اعصابوں پر حاوی ہو سکے۔۔۔

مگر یہ چھوٹی سی لڑکی جسے اس نے اپنی انتقام کے لیے اپنے ساتھ جوڑا تھا۔۔۔

وہ اسی کے ساتھ گیم کھیل گئی تھی۔۔۔

آج تک کسی نے ایسے اس سے بدلہ نہیں وصولا تھا جیسا وہ کر گئی تھی۔۔۔زہران نیازی یہ بات برداشت ہی نہیں کر پا رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کی قربت میں اتنا گم ہو گیا تھا کہ وہ باقی سب چیزوں کو فراموش کر گیا تھا۔۔۔

وہ جاتے ہوئے اس کا موبائل بھی آف کر گئی تھی۔۔۔ جس کی وجہ سے اتنی دیر بعد جا کر اس سے سب لوگ رابطہ کر پائے تھے۔۔۔ وہ تو اس کے خمار میں ہی کھویا ہوا اس وقت اسی بات پر خود سے لڑ رہا تھا کہ وہ اس لڑکی کی جانب اتنا مائل کیوں ہو رہا تھا۔۔۔

اس کا کنپٹی کی نسیں پھٹنے کے قریب تھیں۔۔مارے اشتعال کے اس کی رنگت سرخ ہو چکی تھی۔۔۔

"پلیز ان دونوں کو کچھ مت کہو۔۔۔ان کا کوئی قصور نہیں ہے۔۔۔ انہوں نے جو بھی کیا میرے کہنے پر کیا۔۔۔وہ دونوں بہت محبت کرتے ہیں ایک دوسرے سے۔۔۔خدا کے لیے ان کو جدا کر کے

محبت کی بد دعا نہ لو۔۔۔ تم۔۔۔ تم نے کہا تھا نا کہ تم محبت کے دشمن نہیں ہو۔۔۔

تو اب بھی ایسا ہی کرو نا۔۔ پلیز۔۔۔"

عنادل اس کے آگے ہاتھ جوڑتی گڑگڑاتے ہوئے احمد اور وردہ کے سامنے آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔۔

احمد اسے مسلسل روک رہا تھا۔۔۔ زہران نیازی کی آنکھوں میں اس وقت جو قہر ٹوٹا تھا۔۔۔ وہ دیکھ کر وہ سب ہی لرز رہے تھے۔۔۔

"تم مجھے ہی کی رسوا کر کے اب چاہتی ہو میں اپنے مجرموں کو معاف کر کے ان کی نکاح کی میٹھائی بٹواؤں۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے تم مجھے

زہران نیازی کو اپنے اشاروں پر چلاؤ گی۔۔۔بہت بڑی شے سمجھتی ہو تم خود کو۔۔بہت اکڑ ہے نا تم میں۔۔زیادہ وقت نہیں لگے گا مجھے یہ اکڑ توڑنے میں۔۔بہت محبت ہے تمہیں اپنے خاندان سے۔۔ مجھے برباد کرو گی ان کو خوش کرنے کی خاطر۔۔۔۔"

زہران نے اس کی کلائی اپنی بے رحم گرفت میں جکڑتے اسے اپنی جانب کھینچا تھا۔۔۔

عنادل کے لبوں سے درد کے مارے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔

وہ بہت بے رحمی سے اس کی کلائی مڑورے ہوئے تھا۔۔۔عنادل کا چہرا آنسوؤں سے بھیگ چکا تھا۔۔

احمد نے اٹھنے کی کوشش کرتے اسے بچانا چاہا تھا مگر زہران نے اسے زوردار لات رسید کرتے پیچھے پھینک دیا تھا۔۔۔

وردہ روتے ہوئے یہ سب دیکھ رہی تھی۔۔۔وہ جانتی تھی اب ان کا کیا انجام ہونے والا تھا۔۔۔

عنادل جس طرح سے اس سے بات کر رہی تھی۔۔۔وہ اسے بھی نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔

"تم نے اگر انہیں نقصان پہنچانا تو میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

عنادل نے اس کا گریبان اپنی دوسری ہتھیلی میں جکڑ لیا تھا۔اس کا گلابی چہرا اس وقت لہو رنگ تھا۔۔۔

زہران نیازی کی شعلے برساتی نگاہوں میں وہ اپنی ملتجی نگاہیں ڈالتے بول رہی تھی۔۔۔

اس لڑکی کے چہرے پر زہران کو اس وقت بھی اپنے لیے کوئی خوف نظر نہیں آیا تھا۔۔وہ ابھی بھی ان دونوں کی زندگی کی بھیک مانگ رہی تھی۔۔۔

"لے جاؤ ان دونوں کو۔۔ ٹکڑے ٹکڑے کر کے انہیں ان کی گھروں میں بھجوا دو۔۔۔"

اس کی بات کے جواب میں وہ سفاکیت سے اپنا فیصلہ سنا گیا تھا۔۔۔

اس کی گرفت اب بھی عنادل کی کلائی پر تھی۔۔۔جو عنادل کو بالکل ٹوٹتی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔

وہ درد سے بلبلا اٹھی۔۔۔مگر اس وقت اس کی ساری توجہ احمد اور وردہ پر تھی۔۔۔

"نہیں خدا کے لیے ایسا مت کرو۔۔۔انہوں نے محبت ہی تو کی ہے کوئی جرم تو نہیں کیا نا۔۔۔تم نے اپنے بھائی کو بھی تو کچھ نہیں کہا نا۔۔۔وہ بھی تو میری بہن کو ایسے ہی گھر سے بھگا کر لے گیا تھا نا۔۔۔ان کے ساتھ بھی ایسا مت کرو۔۔۔

میں تمہارے پیر پکڑتی ہوں خدا کے لیے ایسا مت کرو۔۔۔۔"

اس کے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھ زہران نے اس کی کلائی آزاد کر دی تھی۔۔۔وہ اس کے آگے ہاتھ جوڑ کر منت کرتی اس کے قدموں میں آن گری تھی۔۔

مگر اس شخص کو رحم نہیں آیا تھا۔۔

"پیر تو تم اب اس کے لیے بھی میری پکڑو گی جو میں اب تمہارے ساتھ کرنے والا ہوں۔۔۔"

زہران نیازی نے اسے بازو سے پکڑ کر اٹھایا تھا اور اس کے گرد اس کی شال کو اچھے سے اوڑھ گیا تھا جو اسکے سر سے ڈھلک چکی تھی۔۔۔

احمد اور وردہ کو وہاں سے پہلے ہی لے جایا جا چکا تھا۔۔

زہران نیازی کی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔۔۔وہ اس کی کلائی پکڑتا اسے کھینچتا ہوا اپنے ساتھ لے جانے لگا تھا۔۔

عنادل اس سے اپنے آپ کو چھڑوانے کی بھرپور کوشش کر رہی تھی۔۔۔اس کی دھمکی پر وہ اندر تک کانپ گئی تھی۔۔۔

احمد اور وردہ اسے دوبارہ کہیں نظر نہیں آئے تھے۔۔۔اسے زبردستی گاڑی میں ڈالتا وہ اسے وہیں لے آیا تھا جہاں پہلی بار وہ فیروزہ کے ساتھ آئی تھی۔۔۔

رات کی تاریکی ہر سو پھیلی ہوئی تھی۔۔۔عنادل کے پورے وجود پر خوف کا غلبہ طاری تھا۔۔۔

اسے کمرے میں لاتا وہ بیڈ پر پٹخ گیا تھا۔۔۔

"تت تم میں تمہیں کبھی معاف نہیں کروں گی۔۔۔تم کچھ غلط نہیں کروگے میرے ساتھ۔۔دیکھو تم نے میرا استعمال کرکے میرے تایا

کو جس طرح سے رسوا کیا تھا۔۔میں نے اسی کا بدلہ لیا ہے تم

سے۔۔۔تم نے بھی تو غلط کیا نا۔۔۔

حساب برابر پوا ہمارے بیچ۔۔۔"

عنادل بیڈ سے اٹھتی اسے اپنی شال اتار کر سیگریٹ سلگھاتے دیکھ

خوف سے کانپتی آواز میں بولی تھی۔۔۔۔

اسکی بے انتہا سرخ آنکھوں سے اسے آج پہلی بار اپنی جان نکلتی

محسوس ہوئی تھی۔۔۔اس کے چہرے پر کسی قسم کا رحم نہیں تھا۔۔۔

"آج ہی تو حساب برابر ہو گا ہمارے بیچ۔۔۔اتنا ڈر کیوں رہی ہو۔۔۔

شوہر ہوں تمہارا۔۔۔حق رکھتا ہوں تم پر۔۔۔پہلی بار تھوڑی نا

قریب آرہاہوں تمہارے۔۔۔ویسے یہ حساب مجھے پہلی رات ہی پورا کر دیناچاہیے تھا۔۔۔ تمہیں مہلت نہیں دینی چاہیے تھی۔۔۔۔ نکاح میں قبول کیا تھاتم نے بھی مجھے۔۔۔"

وہ چلتاہوااس کے بے پناہ قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔

اس کے لبوں سے نکلتا دھواں عنادل کو بری طرح سے کھانسنے پر مجبور کر گیا تھا۔۔

جبکہ زہران نیازی اسے اس طرح تکلیف میں دیکھ خود کو سکون پہنچانے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔ مگر وہ سکون مل نہیں پایا تھا۔۔۔

جو وہ اپنے دشمنوں کو تکلیف میں دیکھ کر محسوس کرتا تھا۔۔۔

"مجھے ہر بار لگتا ہے تم اچھے دل کے مالک ہو۔۔۔بات کو سمجھو گے۔۔۔مان جاؤ گے۔۔۔ مگر تم ہر بار مجھے پہلے سے بھی زیادہ بری طرح سے غلط ثابت کر دیتے ہو۔۔۔"

عنادل نے اس کے دھوئیں سے بچنے کی خاطر اپنے منہ پر چادر رکھنی چاہی تھی۔۔جب زہران اسے بھی کھینچتا دور پھینک چکا تھا۔۔۔

اس لڑکی کو اس بات کا احساس ہی نہیں تھا کہ اس نے کتنی بڑی چال چلی تھی۔۔۔وہ بھی اسے ہی غلط کہہ رہی تھی۔۔۔

یہ بات زہران کو مزید غصہ دلا گئی تھی۔۔۔اس نے جلتا سیگریٹ اپنی ہتھیلی میں مسل کر اپنے غصے پر قابو پانے کی کوشش کی تھی۔۔۔

مگر وہ اس وقت اندر سے نجانے کن کن سوچوں اور باتوں پر جل رہا تھا۔۔

اس سے یہ بات قبول نہیں کی جا رہی تھی کہ وہ اس لڑکی سے ہارا تھا۔۔۔

وہ جسے آج تک کسی بات سے فرق نہیں پڑا تھا۔۔۔اسے اس لڑکی سے فرق پڑنے لگا تھا۔۔۔

وہ زہران نیازی تھا جو ساری زندگی عورتوں سے دور رہا تھا۔۔اسے باقی مردوں کے جیسا نہیں بننا تھا۔۔۔مگر اس ایک لڑکی نے اس کا یہ غرور مٹی میں ملا دیا تھا۔۔۔

اسے چاہے تھا وہ ابھی اسی وقت اس لڑکی سے اپنا تعلق توڑ دے۔۔۔

تا کہ وہ اپنے آپ کو اس کے اثر سے نکال سکے۔۔۔

اس نے جو غلطی کی تھی وہ چھوٹی نہیں تھی۔۔ مگر ایسا کرنے کے

بجائے اسے پھر سے اپنے پاس لے آیا تھا۔۔

اس کا دماغ غصے سے کھول رہا تھا۔۔۔

"مجھے تمہارے سامنے خود کو اچھا ثابت کرنے کا کوئی خاص شوق

نہیں ہے۔۔۔ میں ایسا ہی سفاک ہوں۔۔۔ جس سفاکیت کی ایک

جھلک تم آج دیکھو گی۔۔۔"

زہران اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب کھینچ چکا تھا۔۔

"پلیز انہیں کچھ مت کرو۔۔۔انہیں مت مارو۔۔۔اگر مارنا ہے تو مجھے مارو۔۔۔احمد تو یہ ملک چھوڑ کر جا رہا تھا۔۔۔میں نے روکا انہیں۔۔۔ تمہیں جو بھی سزا دینی ہے مجھے دو۔۔۔انہیں کچھ مت کرو۔۔۔"

عنادل اس کی گرم سانسوں سے جھلستے کانپتی آواز میں بول رہی تھی۔۔

اس کی حالت غیر تھی۔۔۔

اسے اس بات کا بھی احساس نہیں تھا کہ وہ اس وقت دوپٹے سے عاری وجود کے ساتھ اس کی بانہوں میں کھڑی تھی۔۔۔

"سزا ہی تو دینے لگا ہوں۔۔۔ساری زندگی یاد رہے گی تمہیں۔۔"

زہر ان غضبناکی سے کہتا اس کے لبوں پر جھک چکا تھا۔۔

عنادل نے اپنی آنکھیں سختی سے میچ لی تھیں۔۔۔اس کا دل بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔

اس کے لمس کی بے رحمی آج عروج پر تھی۔۔۔وہ اس کے لبوں پر قہر ڈھاتا اپنے دل میں سکون اترتا محسوس کر رہا تھا۔۔

ان لبوں کی کپکپاہٹ اور گدازیت اپنے اندر اتارتے آہستہ آہستہ اس کے لمس میں نرمی آنے لگی تھی۔۔۔ مگر اس کے اندر کی آگ مزید بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

وہ اس لڑکی کو تکلیف نہیں پہنچا پا رہا تھا۔۔

ایک ہاتھ سے وہ اس کی بالوں کو جوڑے کی قید سے آزاد کرتا اس کی نازک کمر پر پردہ گرا گیا تھا۔۔۔۔

سینے پر محسوس ہوتی اس کی ہتھیلی کی نرم گرفت دھڑکنوں کو چھو رہی تھی۔۔

عنادل کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔۔۔وہ اس سے رحم کی بھیک مانگتے مانگتے تھک چکی تھی۔۔۔مگر اس شخص میں ایسی نرمی تھی ہی نہیں۔۔۔

"تم بہت غلط کر رہے ہو۔۔۔میں اس کا بدلہ لوں گی۔۔۔تب اس سے کہیں زیادہ تڑپو گے تم۔۔۔مجھ سے کہیں زیادہ اذیت ملے گی تمہیں۔۔۔"

وہ بکھرتی سانسوں کے ساتھ اسے وارن کر رہی تھی۔زہران کو اس لڑکی میں یہی بات بہت پسند تھی۔۔

وہ ہار نہیں مانتی تھی۔۔۔

"جیسے اب تمہارے اس بدلے کو تمہاری سزا بنا دیا ہے۔۔تب بھی یہی کروں گا۔۔۔ تمہیں اب تو جان جانا چاہے مجھے۔۔۔"

وہ اس کے گالوں پر لب رکھتا اپنی مونچھوں کو رگڑتا اس کی لبوں سے کراہ نکال گیا تھا۔۔۔

"احمد اوروردہ کو کچھ مت کرنا پلیز۔۔۔"

وہ سسک پڑی تھی۔۔۔جب زہران نے اس کی بالوں کی گدی کو اپنی گرفت میں لیتے اس کے چہرے کو اپنے قریب تر کیا تھا۔۔

"وہ اب تک اپنے انجام کو پہنچ چکے ہونگے۔۔۔"

زہران نیازی اس کی آنکھوں میں جھانکتا بے رحمی سے بولا تھا۔۔

عنادل کی آنکھیں آنسوؤں سے دھندلا گئی تھیں۔۔

"پھر مجھے بھی مار دو۔۔۔"

عنادل نے اس کے سامنے اپنے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔

اس کے چہرے کے آنسو اپنے لبوں سے چنتا وہ لبوں پر وہی دل جلاتی مسکراہٹ سجائے نفی میں سر ہلا گیا تھا۔۔

"اتنی جلدی نہیں۔۔ میرے دل کو انگاروں کی نظر کر کے تم کیسے مر سکتی ہو۔۔۔ تمہیں زندہ رہنا ہو گا۔۔ صرف زہران نیازی کی منظورِ نظر بن کر۔۔"

اس کے لبوں کو نرمی سے چھوتا وہ اس کو اپنے لفظوں سے مزید اذیت کا شکار کر گیا تھا۔۔۔

"تم پچھتاؤ گے ایک دن۔۔۔ اتنے ظالم اور سنگدل مت بنو۔۔۔ میں جب تمہارے جیسی بن گئی تو رحم نہیں کروں گی تم پر۔۔۔"

عنادل سسکتے ہوئے بول رہی تھی۔۔۔

مگر مقابل اس وقت اس کی بات سننے کے نہیں بلکہ اسے محسوس کرنے کے موڈ میں تھا۔۔۔

"ظالم تو تم اب بھی ہو۔۔۔ بس مانتی نہیں ہو۔۔۔"

اس کے کان کی لوح پر لب رکھتا وہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھا چکا تھا۔۔۔

"زہران نیازی پچھتاؤ گے تم۔۔۔"

وہ اس کا گریبان مٹھیوں میں جکڑتے اسے باز رکھنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں اگر آج تمہیں ایسے ہی جانے دیا تب پچھتاؤں گا۔۔۔"

اس کو بیڈ پر لیٹاتا وہ اس کی مزاحمت اپنی گرفت میں ہی قید کر گیا تھا۔۔

"تم نے کتنا بڑا ظلم کیا ہے مجھ پر۔۔ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہے۔۔۔"

اس کی گردن کے خم پر اپنے لب رکھتا وہ اس کو اپنی شدتوں سے دہکا گیا تھا۔۔۔

اس کے انداز میں ایک عجیب سے مدہوشی تھی۔۔۔

عنادل کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔وہ اس شخص کو خود سے دور دھکیلنا چاہتی تھی۔۔ مگر وہ اسے موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔اس کی سانسوں میں اترتا اس کے احتجاج کو اپنی سانسوں میں دبا گیا تھا۔۔۔

"تم جان چکی تھی نا کہ تم مجھے ہرا سکتی ہو۔۔مجھے اپنے قریب لا کر دنیا جہاں سے بیگانہ کر سکتی ہو۔۔۔اسی وجہ سے تم نے اس رات مجھے کال کی تھی۔۔۔"

اس کے ہونٹوں کا گستاخ لمس گردن سے ہوتا کندھے پر آن ٹھہرا تھا۔۔۔

اس کی گھمبیر سرگوشیاں عنادل کی دھڑکنوں میں طوفان برپا کر گئی تھیں۔۔

اس کے اعصاب شل ہو رہے تھے۔۔۔وہ اس کی بانہوں میں پگھلنے لگی تھی۔۔۔

جو بات اسے خود پر غصہ دلا رہی تھی۔۔۔وہ آہستہ آہستہ اس کے وجود پر اپنا تسلط قائم کرتا اسے خود سے بھی بیگانہ کر رہا تھا۔۔۔

زہران نیازی نے دبے لفظوں میں اس کے سامنے اپنی ہار کا اظہار کیا تھا۔۔۔جسے اس وقت وہ دونوں ہی سمجھ نہیں پائے تھے۔۔اگر عنادل جان جاتی تو اپنی اس جیت پر جشن مناتی۔۔۔

انجم نے اسے جو کہا تھا وہ کر پانے میں بہت حد تک کامیاب ہو چکی تھی۔۔۔

مگر اس بات کا اندازہ اس وقت ان دونوں کو نہیں ہوا تھا۔۔۔عنادل نے اسے روکنے کی بہت کوشش کی تھی۔۔۔مگر اس منہ زور شخص کے شوریدہ جذبات میں بہتی چلی گئی تھی۔۔

وہ اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو دیوانہ وار چومتا اپنے اندر کی جلن کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔اس کے لبوں کا لمس گردن سے نیچے بڑھتا محسوس کرتے عنادل آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔اس نے ہار مان لی تھی۔۔۔

وہ بے بسی کی انتہا پر پہنچتی اپنے آپ کو اس شخص کے سپرد کر گئی تھی۔۔۔جو ہمیشہ سے زبردستی اس پر اپنا تسلط جماتا آیا تھا۔۔۔اور

آج پوری طرح سے اس پر اپنی کبھی نہ مٹنے والی مہر ثبت کر دی تھی۔۔۔۔

عنادل اس کی شدتوں پر نڈھال ہوتی اس کے مضبوط سینے پر سر رکھتے آنکھیں موند گئی تھی۔۔۔

اس تاریک رات میں اس انوکھے ملن پر بادلوں سے جھانکتا چاند بھی شرما کر پھر سے بدلیوں میں چھپ گیا تھا۔۔

نفرت کی یہ کہانی کس انتہا کو آن پہنچی تھی اس بات سے وہ دونوں بے خبر تھے۔۔۔یا پھر جانتے ہوئے بھی خود کو بے خبر ظاہر کر رہے تھے۔۔

زہران نیازی اپنی مضبوط بانہوں میں مہکتے اس حسین دوشیزہ کو اپنی عادت کے مطابق بنا ہلکے جھپکائے تکے جا رہا تھا۔۔۔اس کی آنکھوں کی خماری اب بھی نہیں گئی تھی۔۔

تشنگی مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

اس کے گلابی لبوں پر پھیلی سرخی اور چہرے پر بکھرے رنگ اس کے دل کو خوش گمانیوں میں مبتلا کر گئے تھے۔۔

کیا اس جنگ میں وہ اکیلا نہیں تھا۔۔۔دوسری جانب سے بھی معاملہ کچھ اس جیسا ہی تھا۔۔۔

وہ جاننا چاہتا تھا۔۔۔ مگر اس وقت اس زخمی شیرنی کی نیند خراب کرنے کی غلطی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

رات وہ کس موڈ میں تھی یہ بات اس سے بہتر کون جان سکتا تھا۔۔

بیڈ سے اٹھ کر مرر کے سامنے سے گزرتے اس نے اپنے سینے اور کندھوں پر ناخنوں کی خراشیں دیکھی تھیں۔۔۔ غصہ کرنے کے بجائے اس کے لبوں پر مخصوص سحر انگیز مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔

پلٹ کر خمار آلود نگاہیں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ اور پھر واش روم کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

وہ اپنے آپ کو روم میں بند کیے بیٹھی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں اس وقت صرف اور صرف زہر ان نیازی کے لیے نفرت تھی۔۔۔ اس شخص نے اس کے ساتھ جو کیا تھا۔۔

وہ سوچتی تو دل چاھتا تھا ابھی جا کر اس شخص کا منہ نوچ لے۔۔۔اس کا سینہ چھلنی کر دے۔۔۔

اس کو ایسی سزا دے کہ وہ ساری زندگی تڑپتا رہے۔۔۔

"عنادل۔۔۔۔؟؟"

وہ گم صم سی بیٹھی تھی جب اپنے کندھے پر محسوس ہوتے لمس پر اس نے چونک کر دیکھا تھا۔۔۔انجم اس کے پاس کھڑی اسے تکے جا رہی تھی۔۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔؟؟ایسے کیوں بیٹھی ہو۔۔۔؟؟؟"

انجم پچھلے ایک ہفتے سے اس کے ساتھ تھی۔۔مگر اس کے شک کو ابھی تک کوئی سرا نہیں ملا تھا۔۔۔۔

وہ جان بوجھ کر اس کے کمرے میں اس کے ساتھ ہی سو رہی تھی۔۔ مگر کسی قسم کی کوئی غیر معمولی بات نہیں تھی۔۔۔وہ نظر بچا کر اس کا موبائل بھی چیک کر چکی تھی۔۔

مگر وہاں سے بھی کچھ نہیں ملا تھا۔۔۔

عنادل اتنی چپ کیوں ہو گئی تھی۔۔۔یہ بات اسے سمجھ نہیں آ رہی تھی۔۔۔۔

اس کے بہت بار پوچھنے پر بھی عنادل نے کچھ نہیں بتایا تھا۔۔۔

ہاں مگر زہران نیازی کے ذکر پر وہ ضرور غصے سے پاگل ہو جاتی تھی۔۔

اس کی بات پوری طرح سے سنتی ہی نہیں تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے میری گڑیا کو۔۔۔؟؟اتنی چپ کیوں ہو گئی ہو۔۔۔"

اس کے پاس بیٹھتے وہ ایسے ہمدردی بھرے انداز میں بولی تھی جیسے عنادل کے لیے اس دنیا میں سب سے زیادہ مخلص وہی ہو۔۔۔۔

"احمد اور وردہ کا کچھ پتا چلا۔۔۔؟؟"

عنادل نے امید کے تحت پوچھا تھا۔۔۔اسے ابھی بھی یہی لگ رہا تھا۔۔۔

شاید وہ شخص اتنا بے رحم نہ بنا ہو۔۔۔اور ان کو زندہ چھوڑ دیا ہو۔۔۔

"کوئی پتا نہیں ہے۔۔۔شاہنواز اور باقی سب انہیں ہر جگہ ڈھونڈ رہے ہیں۔۔علاقے کے کچھ لوگوں کا کہنا ہے کہ زہران نیازی نے

انہیں مروا کر گمنام قبروں میں دفن کروادیا ہے۔۔اس شخص کی نزدیک محبت کا یہی انجام ہے عنادل۔۔۔۔بہت بے رحم ہے وہ۔۔۔ میں نے کہا تھا نا تم سے۔۔۔اس علاقے کے لوگ محبت کا گناہ معاف نہیں کرتے۔۔۔"

انجم کی آنکھوں سے بھی آنسو نکلے تھے۔۔۔کسی اور کے لیے نہیں۔۔۔

اپنی محبت کی نامرادی پر۔۔۔

عنادل اتنے دنوں سے ایسے خبریں ہی سن رہی تھی۔۔۔مگر دل میں اب بھی ایک امید باقی تھی۔۔

ایک ہفتے سے اس شخص نے کوئی رابطہ نہیں کیا تھا دوبارہ۔۔۔فیروزہ بھی اسے دوبارہ کہیں نظر نہیں آئی تھی۔۔

نجانے اس بچاری کو کونسی سزا دی ہو گی اس گھٹیا شخص نے۔۔۔۔

عنادل کی جب آنکھ کھلی تو اس نے خود کو اپنے بیڈ پر ہی پایا تھا۔۔

مگر اس کو اپنا آپ اپنا لگا ہی نہیں تھا۔۔۔اس شخص کا احساس رگ و پے میں دوڑتا محسوس ہوا تھا۔۔۔

ایک لمحے کو تو دل چاہا تھا وہ اپنے آپ کو ہی ختم کر دے۔۔۔

مگر پھر وہ ایسا نہیں کر پائی تھی۔۔۔اس شخص کی کہی بات یاد آئی تھی۔۔۔

اس کے مرنے سے یہ دشمنی یہیں دفن ہو جاتی۔۔۔

مگر وہ اپنا انتقام پورا کیے بغیر مرنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

اس شخص کو تڑپتے دیکھنے کی چاہ پوری کیے بغیر نہیں جا سکتی تھی۔۔۔

"آپ نے کہا تھا وہ سب ٹھیک کرنے کی طاقت رکھتا ہے۔۔۔۔ مگر اس نے تو آج تک سب خراب ہی کیا ہے۔۔ ہر فساد کی جڑ وہی ہے۔۔"

عنادل نفرت بھرے لہجے میں بولی تھی۔۔۔

اس کی یہ نفرت انجم جو ٹھٹکنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔۔

"اسی لیے تو کہا تھا اسے محبت کا شکار کر دو۔۔۔وہ محبت کی دشمنی چھوڑ دے گا۔۔۔مگر تم نے میری بات سیریس ہی نہیں لی۔۔۔"

انجم نے شکوہ کناں نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"ایسے درندوں کو کبھی کسی سے محبت نہیں ہو سکتی خالہ۔۔۔یہ صرف دوسروں کی خوشیوں کا قاتل ہے۔۔۔"

عنادل زہر خند لہجے میں بولتی وہاں سے اٹھ گئی تھی۔۔۔۔

انجم کی نگاہوں نے دور تک اس کا پیچھا کیا تھا۔۔۔

"یہ نفرت پہلے تو نہیں تھی عنادل۔۔۔اچانک سے اتنی نفرت۔۔۔۔آخر کیا چھپا رہی ہو تم۔۔۔پچھلے ایک ہفتے سے زہر ان

نیازی بھی کسی سے نہیں مل رہا۔۔۔ایسا کیا ہوا ہے تم دونوں کے بیچ۔۔۔اگر محبت ہوئی ہوتی تو اس کی سفاکیت میں کچھ تو کمی آتی۔۔۔۔

محبت نہیں ہوئی یقیناً یہ کہانی نفرت سے شروع ہو کر۔۔۔نفرت پر ہی ختم ہو گئی ہے۔۔۔"

انجم بات کی تہہ تک پہنچنے کے لیے سر توڑ کوششیں کر رہی تھی۔۔۔۔

مگر ناکامی کے سوا کچھ نہیں تھا ابھی اس کے ہاتھ میں۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زہران کیاواقعی تم نے ان دونوں کو مروادیاہے۔۔۔؟؟"

عالم نیازی بیٹے کے پاس آن بیٹھتے وہ سوال کر گئے تھے جواب تک اس علاقے کے تقریباً سبھی لوگوں کے دماغ میں کھلبلا رہا تھا۔۔۔ عالیہ بیگم بالکل گم صم ہو گئی تھیں۔۔۔

شائستہ بیگم زہران کے ساتھ جا کر فاہم سے پانچ منٹ کی ملاقات کر کے اپنے دن کو یہ تسلی دلوا چکی تھیں کہ ان کا بیٹا بالکل ٹھیک تھا۔۔۔ مگر عالیہ بیگم کو تو ایسی بھی کوئی تسلی نہیں مل پا رہی تھی۔۔۔۔

"آپ کو کیا لگتا ہے مجھے کیا کرنا چاہیے تھا۔۔۔"

سیگریٹ کا دھواں اپنے اندر کھینچتے وہ انتہائی سنجیدگی کے ساتھ بولا تھا۔۔۔

"تم نے جو بھی کیا ہو گا میرے نزدیک وہ بالکل ٹھیک فیصلہ ہو گا۔۔۔ مجھے خود سے بھی زیادہ تم پر بھروسہ ہے۔۔۔"

ان کے لہجے میں اپنے بیٹے کے لیے محبت اور فخر واضح تھا۔۔۔

جس نے کبھی ان کا سر جھکنے نہیں دیا تھا۔۔سب انہیں داد دے رہے تھے کہ زہران نیازی نے اپنی عزت خراب کرنے والوں کو بخشا نہیں تھا۔۔۔

"اتنا یقین مت کریں بابا سائیں۔۔۔۔بندہ بشر ہوں۔۔۔مجھ سے بھی غلطی ہو سکتی ہے۔۔۔"

اس کے لہجے میں آج پہلے جیسا غرور نہیں تھا۔۔۔

"ہاں ٹھیک کہہ رہے ہو۔۔۔غلطی تو کسی سے بھی ہو سکتی ہے۔۔۔ مگر مجھے بھروسہ ہے اپنے بیٹے پر۔۔وہ اپنی غلطی سدھارنے کی صلاحیت رکھتا ہے۔۔۔"

ان کا مان اپنے بیٹے پر سے کبھی کم ہوا ہی نہیں تھا۔۔۔

"اسلام و علیکم سائیں۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب دیتا انجم لاؤنج میں داخل ہوئی تھی۔۔

زہران نے نگاہیں اٹھا کر دیکھنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی۔۔

"مجھے پتا چلا ہے آپ کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے۔۔آپ نے کھانے میں پرہیز کرنا چھوڑ دیا ہے۔۔۔"

وہ زہران نیازی کو دیوانہ وار نگاہوں سے دیکھتی عالم نیازی کو مخاطب کر گئی تھی۔۔

"ارے ڈاکٹر صاحبہ اس عمر میں یہ سب تو چلتا رہتا ہے۔۔۔کوئی بڑی بات نہیں ہے۔۔۔"

عالم نیازی نے اس کی بات کا جواب دیتے مسکرا کر کہا تھا۔۔

"نہیں آپ کو آج شام ہاسپٹل آکر اپنا پراپر چیک اپ کروانا ہو گا۔۔۔ابھی مُجھے ارجنٹ کال آئی ہے گردیزی حویلی سے۔۔۔پتا چلا ہے نوریز گردیزی کی بھتیجی عنادل کی طبیعت اچانک بہت خراب ہو گئی ہے۔۔۔بس اسی کو دیکھنے جا رہی تھی۔۔ورنہ آپ کو ابھی آنا پڑتا چیک اپ کے لیے۔۔۔"

انجم نے زہران نیازی پر نگاہیں گاڑھے یہ بات کی تھی۔۔۔۔جو کہتے اس کا دل دھڑک رہا تھا۔۔

وہ یہ ری ایکشن ہر حال میں چاہتی تھی۔۔۔جو آج اتنے وقت بعد اس کو مل ہی گیا تھا۔۔۔

زہران نیازی کی مقناطیسی نگاہوں میں اس بات پر بے چینی پھیل گئی تھی۔۔۔

انجم کے دل میں جیسے خنجر پیوست ہوا تھا۔۔۔زہران نیازی کی یہ تڑپ اس کے اندر زہر گھول گئی تھی۔۔۔

تو اس کا مطلب اس کا شک بالکل ٹھیک تھا۔۔۔۔

ان دونوں کے درمیان کچھ چل رہا تھا۔۔۔

"تو جاؤ پھر یہاں ہمارے سر پر سوار ہو کر کیوں کھڑی ہو گئی ہو۔۔۔۔"

اپنی بے چینی پر قابو پانے کی کوشش کرتے وہ اس پر خفگی کا اظہار کر گیا تھا۔۔۔

انجم گڑبڑاتی فوراً وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

جبکہ زہران نیازی کے اندر بے سکونی پھیل چکی تھی۔۔۔۔

وہ اس رات اپنے بپھرے جذبات کے سیلاب میں بہکتے جو کر گیا تھا اس پر اسے کسی قسم کا کوئی پچھتاوا نہیں تھا۔۔۔۔

وہ حق بجانب تھا۔۔اس نے کوئی غلط حرکت نہیں کی تھی۔۔۔

مگر غصے میں لفظوں سے جو وار کیے تھے۔۔۔وہ یاد کرتے وہ بھی تڑپ رہا تھا۔۔۔

مگر فلحال اس سے رابطہ نہیں کیا تھا۔۔۔وہ خود کو وقت دے رہا تھا۔۔

یہ باور کروا رہا تھا کہ وہ اس کے بغیر رہ سکتا تھا۔۔۔وہ کمزور نہیں پڑا تھا۔۔

مگر اس ایک مہینے میں اس لڑکی کے حوالے سے اس پر جو انکشافات اس کے دل پر ہوئے تھے وہ اس شخص کو اچھا خاصہ ہلا کر رکھ گئے تھے۔۔۔وہ نفرت اور انتقام میں ہار رہا تھا۔۔۔

اس کا دل اس لڑکی کے آگے جھک رہا تھا۔۔۔جو بات اس جیسے انا پرست مرد سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

ان دونوں میں ہی اکڑ بہت زیادہ تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"باباسائیں اگر اس نے احمد کو زرا سی خراش بھی پہنچائی ہوئی تو میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔۔"

شاہنواز تک بھی یہ افواہیں پہنچ رہی تھیں۔۔۔ گردیزی خاندان والوں کی خوشی اب ملیامیٹ ہو چکی تھی۔۔۔۔

"ٹھیک کہہ رہے ہو تم۔۔۔ چھوڑیں گے تو ہم بھی نہیں۔۔ مگر ابھی پہلے کچھ ایسا کرنا ہو گا کہ حالات ہماری سائیڈ ہو جائیں۔۔۔ زہران نیازی کی مقبولیت بہت زیادہ بڑھ چکی ہے۔۔۔ وہ بازی لے جائے گا۔۔۔ اور اگر وہ جیت گیا تو ہمارا یہاں رہنا دوبھر ہو جائے گا۔۔۔"

نوریز گردیزی کی بات پر باقی سب نے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"وہ خود ہی کوئی غلطی کر دے تو تب ہی کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔"

داؤد گردیزی بھی اپنے بیٹے کی فکر میں ہلکان تھے۔۔۔عابس ان دشمنیوں سے کوسوں دور تھا۔۔۔

مگر بھائی کی فکر اسے بھی وہیں کھینچ لائی تھی۔۔کتنا منع کیا تھا اس نے احمد کو ایسا کچھ کرنے سے۔۔۔

پتا نہیں کیا سمائی تھی اس کی عقل میں کہ وہ ایسا کر گیا تھا۔۔۔

شاہنواز نجانے کتنی بار نیازی خاندان کو اپنے سازش کا شکار کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔مگر وہ شخص اس کی ہر سازش کو ناکام بنا دیتا تھا۔۔

اس پر بھی نجانے کتنی بار قاتلانہ حملہ کروانے کی کوشش کی گئی تھی۔۔وہ ہر بار بچ نکلتا تھا۔۔

اگر وہ خود پر ہوئے ایک بھی قاتلانہ حملے کا جواب دے دیتا تو گردیزی خاندان نے بچ نہیں پانا تھا۔۔۔

"زہران نیازی کی کوئی کمزوری ہی ہاتھ لگ جائے تب بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔۔۔ مگر اس شخص نے اپنے باپ کے علاوہ کبھی کسی کو اپنے قریب رکھا ہی نہیں ہے۔۔ کہ ہمیں کچھ پتا چل پائے۔۔جب سے وہ اس دشمنی میں کودا ہے۔۔۔ ہمیں نقصان پر نقصان اٹھانا پڑ رہا ہے۔۔۔"

شاہنواز سب سے زیادہ تلملا رہا تھا۔۔

اس کی بے عزتی کا بدلہ تو احمد نے پورا کر لیا تھا۔۔ مگر اسے زہران کی لوگوں میں مقبولیت برداشت نہیں ہو رہی تھی۔۔۔

"احمد کے ساتھ جو اس نے کیا ہے اس پر پنچایت بٹھانے کا بھی کوئی فایدہ نہیں ہے۔۔ انہوں نے تو ہمیں بھی کہا تھا کہ فاہم اور ملیحہ کو ڈھونڈ کر مروادیں۔۔۔ وہ ہمیں کچھ نہیں کہیں گے۔۔ بہت شاطر انسان ہے۔۔۔ ہمیں کچھ کرنے ہی نہیں دے رہا۔۔۔ قانون کو بھی اپنے طریقے سے چلا رہا ہے۔۔۔"

گردیزی خاندان کے سبھی مردوں کا یہی حال تھا۔۔زہران نیازی نے صرف عالم نیازی پر حملہ کرنے کی سزا میں ان کی مٹی پلید کر کے رکھ دی تھی۔۔۔۔

اس پر نجانے کتنے حملے ہو رہے تھے۔۔مگر اسے پرواہ نہیں تھی۔۔۔

وہ بس اپنے باپ کے حوالے سے ایسا کچھ بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔۔

عالم نیازی اس کی کمزوری تھے۔۔مگر اس کمزوری کو وہ اپنی طاقت مانتا تھا۔۔۔

جسے وہ ظاہر بھی کرتا تھا۔۔۔۔

"باباسائیں عنادل کی طبیعت بہت زیادہ خراب ہوگئی ہے۔۔۔وہ بے ہوش ہوگئی ہے۔۔اسے ہاسپٹل لے جانا ہوگا۔۔۔"

آیت پریشانی کے عالم میں وہاں آئی تھی۔۔۔جو بات سنتے سب کے چہروں پر ہی تشویش آن ٹھہری تھی۔۔۔

نوریز گردیزی کے ہمیشہ وہ دل کے قریب رہی تھی۔۔۔جبکہ شاہنواز اور عابس کا تو معاملہ ہی الگ تھا۔۔۔۔

داؤد صاحب آیت کے ساتھ اندر کی جانب بڑھ گئے تھے۔۔۔

عنادل کو فوری طور پر ہاسپٹل لے جایا گیا تھا۔۔

جہاں اس کے چیک کے بعد انجم کے سامنے جو انکشاف ہوا تھا۔۔۔

وہ اسے ہلا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

وہ رپورٹس ہاتھ میں لیے سکتے میں کھڑی تھی۔۔۔باہر شاہنواز اور صبیحہ بیگم کے ساتھ آیت بھی کھڑی تھی۔۔۔

"مجھے کچھ نہیں ہوا۔۔۔میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔ایسے ہی مجھے ہاسپٹل لے آئے آپ لوگ۔۔"

عنادل بیڈ سے اٹھتی اس کے تاثرات نہیں دیکھ پائی تھی۔۔

جو اتنے دنوں سے جس بات کا سراغ لگا رہی تھی۔۔اس کا ثبوت اس طرح سے اس کے ہاتھ میں آئے گا اس نے سوچا بھی نہیں تھا۔۔

اس کی آنکھوں میں اس وقت عنادل کے لیے رقابت کی آگ جل اٹھی تھی۔۔

محبت کا رچایا وہ ڈھونگ اس وقت اتار پھینکنے کو دل چاہا تھا۔۔۔

جو صرف اس لڑکی کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کرنے کو چڑھایا تھا اس نے۔۔۔

یہ چھٹانک بھر کی لڑکی تو اس کی سوچ سے بھی تیز نکلی تھی۔۔۔۔

"کیا ہوا خالہ جانی کیا ہے۔۔۔ان رپورٹس میں۔۔۔؟"

اس نے انجم کو گم صُم کھڑے دیکھ پوچھا تھا۔۔۔

انجم نے اس پر آنکھوں میں نفرت بھرے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ ماں بننے والی تھی۔۔۔بنا شادی کیے؟؟؟یا پھر۔۔۔۔

انجم کا دماغ ماؤف ہو چکا تھا۔۔۔۔

یہ بچہ کس کا تھا۔۔۔۔اب تک اسے جو ثبوت ملے تھے۔۔۔۔مزید شک کی گنجائش ہی نہیں بچتی تھی۔۔۔

"ابھی رپورٹس نہیں آئیں۔۔۔تم ابھی گھر جاؤ۔۔میں شام تک رپورٹس لے آؤں گی۔۔۔"

اس نے بہت مشکل سے اپنے غصے پر قابو پاتے کہا تھا۔

جس انسان کا خواب وہ کتنے سالوں سے دیکھ رہی تھی۔۔اسے اس کی آنکھوں کے سامنے سے یہ چھوٹی سی لڑکی لے اڑی تھی۔۔۔۔

عنادل نے اس کے انداز پر غور نہیں کیا تھا۔۔وہ خاموشی کے ساتھ وہاں سے نکل گئی تھی۔۔

اس بات سے انجان کے جسے اس نے اسے ہمیشہ اپنی سگی خالہ کی طرح اہمیت اور عزت دی تھی۔۔۔وہ اس کے ساتھ کیا دشمنی نکالنے والی تھی۔۔

"تم نے اچھا نہیں کیا عنادل۔۔۔زہران نیازی کے دل میں اپنی محبت جگا کر اس پر اپنا قبضہ کر لیا اور مجھے کانوں کان خبر بھی نہیں

ہوئی۔۔۔اس کی سزا ایک ہی ہو سکتی ہے۔۔۔ تمہیں سولی چڑھا دیا جائے۔۔۔اسی کی حقدار ہو تم۔۔۔"

انجم اپنے آفس سے نکل رہی تھی جب اسی لمحے اس کی نظر ہاسپٹل کے اندر داخل ہوتے زہران نیازی پر پڑی تھی۔۔۔

اس کے سینے پر سانپ لوٹ گئے تھے۔۔۔یقیناً وہ اپنی چہیتی کے لیے ہی آیا تھا وہاں۔۔۔

آج پہلی بار انجم کو اس کے قدم اپنی جانب بڑھتے دکھائی دیئے تھے۔۔۔۔جن کی وجہ وہ نہیں عنادل گردیزی تھی۔۔۔

"اسے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔۔۔؟؟ کیا ہوا ہے اسے۔۔۔؟؟"

اسے لگا تھا وہ کوئی بہانہ کرے گا۔۔یا دبے لفظوں میں اس کے بارے میں پوچھے گا۔۔

مگر اس شخص نے واضح الفاظ میں اس کا ذکر کرتے انجم کو آگ میں جھلسا دیا تھا۔۔۔

"کس کو۔۔۔۔؟؟"

انجم نے مٹھیاں بھینچتے بہت ضبط کے ساتھ پوچھا تھا۔۔۔

دل چاہ رہا تھا اس مغرور اور گھمنڈی شخص کا گریبان جھنجوڑ کر اس سے پوچھے کہ وہ اس کے ساتھ ایسا کیسے کر سکتا تھا۔۔۔

اس کی محبت نظر کیوں نہیں آئی تھی اسے۔۔۔وہ اتنا بے رحم کیوں تھا۔۔۔

"عنادل گردیزی کو کیا ہوا تھا۔۔۔اسے یہاں کیوں لایا گیا ہے۔۔ مجھے رپورٹس چاہیے اس کی۔۔۔۔"

زہران نیازی نے اس کی جانب انتہائی سرد نگاہوں سے دیکھتے سیگریٹ سلگھایا تھا۔۔۔

اس کے اس استحقاق بھرے انداز پر وہ جل اٹھی تھی۔۔۔مگر اس شخص کے سامنے کچھ بھی بولنے کی ہمت نہیں تھی اس میں۔۔

وہ اب بھی نہیں بول پائی تھی۔۔۔

"ویکنیس کی وجہ سے بے ہوش ہو گئی تھی۔۔۔کوئی سیریس ایشو نہیں تھا۔۔۔"

انجم نے جھوٹ بولا تھا۔۔اس شخص کے سامنے جھوٹ بولنے کی ہمت بہت مشکل سے جمع کی تھی اس نے۔۔۔

"اگر یہ جھوٹ ہوا تو تمہاری خیر نہیں ہو گی۔۔۔یہ بات اچھے سے یاد رکھنا۔۔۔"

مقابل کی زیرک نگاہوں سے بچ پانا مشکل تھا۔۔

"میں سچ کہہ رہی ہوں۔۔۔"

انجم نے نگاہیں جھکائے جواب دیا تھا۔۔۔۔

اس کی نگاہیں اٹھنے سے پہلے ہی وہ وہاں سے پلٹ چکا تھا۔۔۔

اس کی چوڑی پشت کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھتے انجم نے اپنی رکی سانسیں بحال کی تھیں۔۔۔

جبکہ آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔اس شخص کے انداز میں محسوس ہوتی تڑپ اس سے برداشت نہیں ہو پا رہی تھی۔۔۔عنادل کے لیے اس کی نفرت کو بڑھا گئی تھی۔۔۔

"تو میں بالکل ٹھیک تھی عنادل گردیزی تم زہران نیازی کے دل میں اپنی نفرت جگا پانے میں کامیاب رہی۔۔۔ تمہیں شاید اپنی اس خوش قسمتی کا اندازہ نہیں ہے ابھی تک۔۔۔اسی خاطر تم اتنی نفرت کا

اظہار کر رہی تھی۔۔۔اسی نفرت کو لیے تم اس دنیا سے رخصت نہ ہو گئی تو میرا نام بھی انجم نہیں۔۔۔۔

زہران نیازی صرف میرا ہے۔۔۔میں تمہیں یہ حق کسی قیمت پر نہیں دوں گی۔۔۔"

وہ اپنے سارے کام ادھورے چھوڑتی ءں ادل کی رپورٹس لیتی ہاسپٹل سے نکل آئی تھی۔۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"عنادل نیچے بابا سائیں تمہیں بلا رہے ہیں۔۔۔وہ بہت زیادہ غصے میں ہیں۔۔۔تم جلدی نیچے آؤ۔۔۔"

وہ میڈیسن لے کر سوئی ہوئی تھی۔۔۔جب آیت نے اسے جھنجھوڑ کر اٹھا دیا تھا۔۔

اس کی رنگت بھی خوف سے زرد تھی۔۔

"کیا ہوا ہے۔۔۔؟؟سب خیریت ہے۔۔۔؟؟"

عنادل اپنا دوپٹہ اٹھائے بیڈ سے اٹھی تھی۔۔۔

"نہیں کچھ ٹھیک نہیں ہے۔۔تم بس جلدی سے چلو میرے ساتھ۔۔۔"

آیت کو پورا یقین تھا عنادل کچھ غلط نہیں کر سکتی تھی۔۔۔اسی خاطر وہ اس کا ہاتھ پکڑے نیچے لے جاتی یقین سے بولی تھی۔۔۔

عنادل نے جیسے ہی ڈرائینگ روم میں قدم رکھا گھر کے سبھی مرد وہاں اکٹھا تھے۔۔

شاہنواز غصے سے بپھرا ٹہل رہا تھا۔۔۔خواتین ساری ایک جانب سہمی کھڑی تھیں۔۔۔

"کیا ہوا تایا سائیں۔۔۔؟؟"

عنادل نے آج پہلی بار اپنے تایا کی آنکھوں میں اپنے لیے نفرت اور غصہ دیکھا تھا۔۔۔

وہی غصہ جو ہمیشہ اس گھر کی باقی عورتوں کے لیے ہوتا تھا ان کی نظروں میں۔۔۔اسے تو ہمیشہ انہوں نے محبت سے دیکھا تھا۔۔۔

"ہمیں ایسے مت پکارو لڑکی۔۔۔تم تو اپنی بہن سے بھی دو ہاتھ آگے نکلی۔۔۔کیا کمی رہ گئی تھی ہماری محبت میں کہ تم باہر منہ کالا کرتی رہی۔۔۔"

نوریز گردیزی کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کا گلا دبا دیں۔۔۔وہ ان کو اپنی سگی بیٹی سے زیادہ عزیز تھی۔۔۔اسے وہ شاہنواز کی دلہن بنانا چاہتے تھے ہمیشہ سے۔۔۔ان کے بھائی نے مرتے وقت ملیحہ کا رشتہ شاہنواز سے طے کیا تھا۔۔

مگر انہیں ہمیشہ سے وہ پیاری تھی۔۔۔

ان کی بات پر عنادل نے بے یقینی بھرے انداز میں ان کا یہ نفرت بھرا انداز دیکھا تھا۔۔۔

اس کے چہرے پر خوف کے سائے لہرا گئے تھے۔۔۔وہ کیا بات کر رہے تھے۔۔۔

وہ چند ثانیے کے لیے کچھ بول بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"بے حیا شرم نہیں آئی یہ سب کرتے۔۔۔۔کس کے ساتھ یہ رنگ رلیاں مناتی رہی ہو ہمارے پیچھے تم۔۔۔۔یہ سب کیا ہے۔۔۔کس کا گناہ پل رہا ہے تمہارے اندر۔۔۔۔"

شاہنواز کو اس کی خاموشی مزید آگ لگا گئی تھی۔۔۔

جبکہ اس کے الفاظ پر عنادل کا وجود بے جان ہوا تھا۔۔۔تو اس کا مطلب اسے جو محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

وہ کڑوی حقیقت بن کر اس کے سامنے آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

عنادل کے پاس وضاحت دینے کو کچھ نہیں تھا۔۔۔۔اس کی جھکی نگاہیں اور لرزتا وجود اس بات کا اقرار کر گئے تھے کہ یہ سب سچ تھا۔۔۔

ایک جانب کھڑی انجم نے آنکھوں میں کمینگی مسکراہٹ لیے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"زہران نیازی کو خبر بھی نہیں ہو گی اور تم اس دنیا سے رخصت کر دی جاؤ گی۔۔۔اور پھر اس کے درد کا درمان کرنے کو میں اس کے قریب جاؤں گی۔۔۔"

انجم کو اب بھی امید تھی اس سے۔۔۔

"عنادل بچی بول دو یہ جھوٹ ہے۔۔۔تم ایسا کچھ نہیں کر سکتی۔۔۔ میں جانتی ہوں میری بچی ایسی نہیں ہے۔۔۔"

مہر جان نے اس کا ہاتھ پکڑتے اس کو جھنجھوڑا تھا۔۔۔صبیحہ بیگم بھی اس کے پاس آن کھڑی ہوئی تھیں۔۔۔

کسی کو یقین نہیں آ رہا تھا کہ ایسا ہو سکتا تھا۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں مہر جان۔۔۔یہ سچ ہے۔۔۔مگر یہ ناجائز نہیں ہے۔۔۔۔"

بھیگتے چہرے اور کانپتی آواز میں وہ بہت مشکل سے بول پائی تھی۔۔

"بابا سائیں میں چھوڑوں گا نہیں اسے۔۔۔جان سے مار دوں گا۔۔۔ان دونوں کو چچا کے ساتھ مر جانا چاہیے تھا۔۔۔ہماری عزت نیلام کرنے پر تلی ہوئی ہیں۔۔۔"

شاہنواز اس پر بندوق تان چکا تھا۔۔۔عنادل کے وجود میں کوئی جنبش نہیں ہوئی تھی۔۔وہ اب بھی نگاہیں جھکائے کھڑی رہی

تھی۔۔اس نے آج اپنے تایا سائیں کی آنکھوں میں اپنے لیے جو نفرت دیکھی تھی وہ برداشت نہیں کر پائی تھی۔۔۔

اسے اپنے لیے وہ سزا قبول تھی جو اس کے تایا سائیں اس کے لیے تجویز کرتے۔۔

انجم یہی تو چاہتی تھی۔۔۔اس کی آنکھوں میں سکون آن ٹھہرا تھا۔۔۔

"شاہنواز رک جاؤ تم۔۔۔ ہم زندہ ہیں ابھی۔۔۔رک جاؤ۔۔۔"

شاہنواز کا بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ کیا کر ڈالے۔۔۔

عابس بھی ایک جانب کھڑا بے یقینی سے عنادل کی جانب دیکھ رہا تھا۔۔۔کسی کو بھی یقین نہیں آرہا تھا کہ ءں ادل ایسا کر سکتی تھی۔۔۔

شاہنواز کو روکنا انجم کو بدمزا کر گیا تھا۔۔۔

"بولو لڑکی۔۔۔کون ہے وہ جس نے نوریز گردیزی کی عزت کو دغدار کیا ہے۔۔۔ہمیں نام جاننا ہے اس کا۔۔۔تم دونوں کو ایک ساتھ زندہ درگور کروں گا میں۔۔۔"

نوریز گردیزی نے شاہنواز کو روک دیا تھا۔۔۔ان کے اس سوال پر سب ہی نگاہیں عنادل پر تھیں۔۔۔

یہ بات تو سب ہی جاننا چاہتے تھے۔۔

عنادل کسی بھی قیمت پر اس شخص کا نام اپنے لبوں پر نہیں لانا چاہتی تھی۔۔۔

انجم بھی یہی چاہتی تھی یہ راز عنادل کے ساتھ ہی دفن ہو جائے۔۔۔

وہ کچھ نہ بولے۔۔۔

عنادل آنسو بہاتی چہرا جھکائے کھڑی تھی۔۔۔جب بے خوف و دہشت ناک گھمبیر بھاری آواز اس کے کانوں میں گونجی تھی۔۔۔

باقی سب نے بھی نگاہیں اٹھا کر دروازے کی جانب دیکھا تھا۔۔

"زہران عالم نیازی۔۔۔۔۔"

وہ اپنی تمام تر سحر انگیزی اور وجیہہ شخصیت کے ساتھ دروازے میں کھڑا وہاں بیٹھے تمام افراد کو پتھر کا کر گیا تھا۔۔ سوائے انجم کے۔۔۔۔

اس کی مسکراہٹ سمٹ چکی تھی۔۔۔ آنکھوں میں خوف کے سائے لہرا گئے تھے۔۔۔

یہ شخص عنادل کی خاطر اپنے دشمنوں کی دہلیز پر آن پہنچے گا اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔۔۔

بے یقین تو عنادل بھی تھی۔۔۔ مگر ساتھ ہی اس کی آنکھوں میں نفرت آن ٹھہری تھی۔۔۔۔

"تم یہاں کیوں آئے ہو۔۔۔؟؟اور کیا کہہ رہے ہو یہ تم۔۔۔۔؟؟"

سب سے پہلے ہوش نوریز گردیزی کو ہی آیا تھا۔۔۔

زہران نیازی اکیلے نہیں آیا تھا۔۔۔اس کے ساتھ عالم نیازی اور شہباز نیازی بھی موجود تھے۔۔۔

گارڈز میں صرف فضل بخش تھا۔۔۔

ان سب کی یہاں موجودگی وہاں پہلے سے موجود نفوس کو بہت کچھ سمجھا گئی تھی۔۔۔

سب ہی بے یقینی اور شاک کی کیفیت میں گھرے ہوئے تھے۔۔۔۔

"اپنی بیوی کو لینے آیا ہوں۔۔۔زہران نیازی کی بیوی عنادل زہران نیازی کو۔۔۔"

وہ ان سب کو سن کھڑا دیکھ آگے بڑھ آیا تھا۔۔۔جبکہ اس کے الفاظ ان سب کے سروں پر بم بن کر پھوٹے تھے۔۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم۔۔۔۔؟؟دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔ تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی یہاں آنے کی۔۔۔"

شاہنواز بپھرا ہوا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔۔جب نوریز گردیزی کے اشارے پر عابس آگے ہوتا اسے روک گیا تھا۔۔۔۔

زہران وہاں سب کے سامنے پورے استحقاق کے ساتھ عنادل کی جانب بڑھا تھا۔۔۔

"تم ٹھیک ہو۔۔۔"

اس کے چہرے سے آنسو صاف کرتے وہ اتنے فکر مندانہ لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جیسے ان دونوں کے بیچ بہت زیادہ محبت ہو۔۔۔عنادل نے اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے جھٹک دیا تھا۔۔۔۔

زہران نیازی نے غصہ نہیں کیا تھا۔۔۔۔اس کی جانب وہی ساحرانہ مسکراہٹ اچھالتا اب شاہنواز کی جانب پلٹ گیا تھا۔۔۔

"زبان سنبھال کر بات کرو شاہنواز گردیزی۔۔۔۔ایسی گستاخیاں برداشت نہیں کرتا زہران نیازی۔۔۔تم سب سے بہتر تو کوئی نہیں جانتا ہو گا۔۔۔"

سیگریٹ سلگھاتا وہ شاہنواز گردیزی کو وارن کرتے نوریز گردیزی کے سامنے صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔

"نیازی صاحب یہ سب کیا ہے۔۔۔؟؟"

نوریز گردیزی نے بہت تحمل سے پوچھا تھا۔۔۔۔

جب زہران کے اشارے پر فضل بخش نے نکاح نامہ ان کے سامنے ٹیبل پر رکھ دیا تھا۔۔۔جو دیکھ سب نے ہی بے یقینی سے عنادل کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

وہ پچھلے چار مہینوں سے زہران کے نکاح میں تھی۔۔۔جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ اس سے ملتی بھی رہی تھی۔۔

ان میں سے کسی کو شک بھی نہیں گزرا تھا۔۔۔نوریز گردیزی کا چہرا غصے سے سرخ پڑ چکا تھا۔۔۔

شاہنواز کو انہوں نے بہت مشکل سے خاموش بیٹھا رکھا تھا۔۔۔

ورنہ ان کا اپنا دل بھی اس وقت یہی چاہ رہا تھا کہ وہ اس شخص کو ختم کر دیں ابھی۔۔۔

عنادل کے آنسوؤں میں مزید اضافہ ہو چکا تھا۔۔وہ کبھی نہیں چاہتی تھی کہ اس کی وجہ سے اس کے تایا شرمندہ ہوں۔۔۔

مگر اس وقت وہ جس مقام پر کھڑی تھی اس نکاح کو جھٹلانا بھی اس کے بس میں نہیں تھا۔۔۔۔

اس کی کوک میں اس شخص کی اولاد پل رہی تھی۔۔۔جس سے وہ اب سے زیادہ نفرت کرتی تھی۔۔۔

"سب کچھ آپ کے سامنے ہے گردیزی صاحب۔۔۔ہم جانتے ہیں آپ کے کیا جذبات ہیں اس وقت۔۔۔۔ لیکن ہم خلوصِ نیت سے یہاں آئے ہیں اپنی بہو کو لینے۔۔۔اگر ہم اس بات کو اپنی دشمنی کے لیے استعمال کرنا چاہتے تو کر سکتے تھے۔۔۔

مگر ہم ایسا نہیں چاہتے۔۔۔۔اگر اس ایک رشتے سے دونوں خاندانوں کے تعلقات ٹھیک ہوتے ہیں تو ہم دوستی میں پہل کرنے کو تیار ہیں۔۔۔ہم اس دشمنی کو ختم کرنے آئے ہیں۔۔"

عالم نیازی کی بات پر سب نے ہی بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

یہ بات تو سچ تھی کہ اگر وہ اس بات کو ان کی بدنامی کے لیے استعمال کرنا چاہتے تو آرام سے کر سکتے تھے۔۔۔۔

مگر انہوں نے ایسا نہیں کیا تھا۔۔۔

عنادل نے نگاہیں اٹھا کر زہران کی جانب دیکھا تھا۔۔۔وہ اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔۔

عنادل اگلے ہی لمحے نخوت سے اپنی نگاہیں پھیر گئی تھی۔۔

مگر اس کی نگاہوں کی تپش اسے پورا وقت اپنے اوپر محسوس ہوتی رہی تھی۔۔۔۔

انجم ایک جانب مٹھیاں بھینچے کھڑی اپنے اندر اٹھتے وبال پر قابو پانے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔کاش یہ شخص آنے میں تھوڑی دیر کر دیتا۔۔۔

اس نے یہاں آتے اسے جن نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔انجم اس کے بعد کہیں دیکھنے لائق نہیں رہی تھی۔۔۔

وہ یقیناً اب اسے نہیں چھوڑنے والا تھا۔۔۔

"اگر یہی سب ہم کرتے تب آپ بھی یہ سمجھوتے کے تحت بنائی گئی دوستی کو قبول کرنے کے لیے مان جاتے۔۔۔"

نوریز گردیزی نے غصے بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھتے کہا تھا۔۔۔

زہران نیازی ایسی نظریں اپنے باپ کے لیے برداشت نہیں کر سکتا تھا۔۔۔

"یہ سمجھوتے کی دوستی نہ ہے۔۔۔اور نہ ہماری اس میں کوئی مجبوری ہے۔۔۔میرے پاس نکاح نامہ ہے۔۔۔آپ کی بھتیجی نے اپنی رضا سے اس نکاح پر سائن کیے ہیں۔۔۔بالغ ہے اپنی زندگی کا فیصلہ کرنے کا حق رکھتی ہے۔۔۔میں آپ سب کے سامنے اپنی بیوی کو لے جاسکتا ہوں۔۔۔

آپ روک نہیں سکیں گے مجھے۔۔۔مگر میں ایسا نہیں کر رہا۔۔۔

کیونکہ میں چاہتا ہوں دونوں خاندانوں کے درمیان تعلقات بہتر ہو جائیں۔۔۔"

زہران نیازی یہ الفاظ ادا کر رہا تھا۔۔۔خود سے دوستی کی پہل کر رہا تھا جبکہ اس کا پلڑا ابھی بھاری تھا۔۔۔وہ آرام سے جیت رہا تھا الیکشن۔۔۔

اسے ان کی ضرورت نہیں تھی۔۔۔

نوریز گردیزی نے شاہنواز اور داؤد گردیزی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

شاہنواز انکار کر رہا تھا۔۔۔ مگر داؤد گردیزی احمد کی خاطر اثبات میں سر ہلا گئے تھے۔۔۔

نوریز گردیزی کے دماغ میں اس وقت بہت کچھ چل رہا تھا۔۔۔ وہ اگر انکار بھی کر دیتے زہران نے پھر بھی عنادل کو لے جانا تھا۔۔

"نوریز بیٹا۔۔۔۔مان جاؤ۔۔۔ان دشمنیوں میں خون ریزی کے سوا کچھ نہیں رکھا۔۔۔۔"

مہرجان نے بھی بیٹے سے التجاء کی تھی۔۔ان کے دل میں امید جاگ گئی تھی کہ وہ اپنی بیٹی سے مل پائیں گی۔۔۔

"احمد کہاں ہے۔۔۔؟؟ ہمیں ہمارا بھتیجا زندہ سلامت اپنے سامنے چاہیے۔۔۔ ہمیں بھی یہ دشمنی ختم کرنے میں کوئی مسئلہ نہیں ہے۔۔۔۔"

ان کی بات پر عنادل نے نگاہیں اٹھا کر زہران کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ جو اس کی جانب گہری نگاہوں سے دیکھتا خدا بخش کو ہاتھ سے اشارہ کر گیا تھا۔۔

چند لمحوں بعد احمد اندر داخل ہوا تھا۔۔۔ بالکل ٹھیک حالت میں۔۔۔۔

اسے دیکھ کر اس گھر کی سبھی افراد کے چہروں پر خوشی بھرے تاثرات آن ٹھہرے تھے۔۔

وہ بالکل ٹھیک تھا۔۔۔ عنادل نے دوبارہ سے زہران کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

اس کی نگاہیں تو ایک پل کے لیے عنادل کے اوپر سے نہیں ہٹی تھیں۔۔

"ہم یہ دوستی میں ہوئی پہل قبول کرتے یہ دشمنی ختم کرنا چاہتے ہیں۔۔۔۔"

ان کی بات پر وہاں سب کی رکی سانسیں بحال ہوئی تھیں۔۔۔۔وہ بھی تو یہی چاہتے تھے۔۔۔

مگر عنادل کی نگاہیں اس شخص پر ہی تھیں۔۔۔اتنی آسانی سے وہ کیسے سب ٹھیک کر سکتا تھا۔۔۔

کچھ تو گڑبڑ تھی۔۔۔

"مجھے نہیں قبول اس شخص کا ساتھ۔۔۔اس نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا تھا۔۔۔مجھے نہیں رہنا اس کے ساتھ۔۔۔۔"

وہاں کھلتے دوستی کے رنگ دیکھ جہاں اس کو بھی باقیوں کی طرح اچھا لگا تھا۔۔وہیں اسے اس شخص پر بالکل بھی بھروسہ نہیں تھا۔۔۔

نہ وہ اس کے آگے ہارنا چاہتی تھی۔۔۔

"میں اپنی بیوی کو آج ہی اپنے ساتھ رخصت کروا کر لے جانا چاہتا ہوں۔۔۔ آپ کو کوئی اعتراض تو نہیں ہے نا۔۔۔"

زہران نیازی نے اب کی بار بہت عزت و احترام کے ساتھ نوریز گردیزی کی جانب دیکھتے پوچھا تھا۔۔۔

جس پر وہ اثبات میں سر ہلا گئے تھے۔۔۔

"تایا سائیں مجھے اس انسان سے نفرت ہے۔۔۔ اس نے مجھے آپ کے خلاف استعمال کرنے کے لیے ایسا کیا۔۔۔ اس کی نیت ٹھیک

نہیں ہے۔۔۔یہ بہت نفرت کرتا ہے ہم سب سے۔۔۔اس کی ضرور کوئی چال ہے۔۔۔مجھے نہیں جانا اس کے ساتھ۔۔۔

پلیز میری بات مان لیں آپ۔۔۔"

عنادل نے ان کے قریب آتے روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔وہ ان کے قدموں میں بیٹھ گئی تھی۔۔۔

زہران جو اس کی جانب ہی بڑھ رہا تھا۔۔فاصلے پر رک گیا تھا۔۔۔

"جو ہوا اسے بھول جاؤ۔۔۔جیسے ہم بھول چکے ہیں۔۔۔ہم خود تمہیں بھیج رہے ہیں۔۔۔اگر ہماری تھوڑی سی بھی عزت کرتی ہو تو اپنے شوہر کے ساتھ چلی جاؤ۔۔۔۔"

اس کے سر پر ہاتھ رکھتے نوریز گردیزی نے جو بات کہی تھی۔۔۔۔

عنادل نے بہتی آنکھوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور خاموشی سے ان کے پاس سے اٹھ گئی تھی۔۔

مہرجان سے ملتے وہ خاموشی سے اس کے ساتھ چل دی تھی۔۔۔۔

مگر اس کے اندر اس وقت نفرت کی چنگاریاں بھڑک رہی تھیں۔۔۔۔بنا کسی قصور کے اس شخص نے اسے اس کے گھر والوں کے سامنے ذلیل کیا تھا۔۔۔

وہ اب ہر روز اسے اس کے گھر والوں کے سامنے ذلیل کرنے کا عہد کر چکی تھی خود سے۔۔۔۔

اسے یقین نہیں آرہا کہ اتنا سب ہونے کے بعد اس کے تایا زہران نیازی کی دوستی کیسے قبول کر گئے تھے۔۔

اگر اس کی جگہ وہ ہوتا تو کبھی ایسے نہ کرتا۔۔۔جب وہ رحم نہیں کرتا تھا اس کی غلطی پر اس پے کیوں کیا گیا تھا۔۔۔

اپنا مفاد تھا تو کتنی جلدی اچھا بن گیا تھا۔۔۔مگر دوسروں کے معاملات میں کتنا ظالم بن جاتا تھا۔۔۔۔

عنادل اس کے ساتھ گاڑی میں آن بیٹھی تھی۔۔۔۔مگر پورا وقت اس کے دماغ میں یہی سب چلتا رہا تھا۔۔

یہ شخص کیسے سرخرو ہو گیا تھا اتنا غلط کرنے کے بعد۔۔۔اسے سزا کیوں نہیں ملی تھی۔۔۔

وہ اپنے گھر والوں کی نظروں میں کیوں نہیں گرا تھا۔۔۔

عنادل کے دل و دماغ میں یہی جنگ چھڑی ہوئی تھی۔۔۔اسے آس پاس کا ہوش ہی نہیں تھا۔۔۔

"بابا سائیں ہم کمزور تو نہیں ہیں جو ہم اس طرح سے اس کے کہنے پر اس سے دشمنی ختم کر گئے۔۔۔اس نے ایک بار پھر ہماری عزت پر وار کیا ہے۔۔اور اب ہمیں اپنے اشاروں پر چلاتا اپنی مرضی کا فیصلہ لے کر جا چکا ہے۔۔۔

آپ کیوں ہر بار مجھے روک لیتے ہیں۔۔۔"

ان کے جانے کے بعد شاہنواز بھڑک اٹھا تھا۔۔وہ کسی بھی قیمت پر زہران نیازی کو زندہ سلامت اس گھر سے نہیں جانے دینا چاہتا تھا۔۔۔

"تمہاری یہی جذباتیت کسی دن تمہیں مروادے گی شاہنواز۔۔۔ کبھی دماغ کو بھی استعمال کر لیا کرو۔۔۔اگر تم ایسے ہی پاگل بنے رہے تو کبھی زہران نیازی جتنی اونچائی پر نہیں پہنچ پاؤ گے۔۔"

نوریز گردیزی نے بیٹے کو غصے سے دیکھا تھا۔۔۔

"کیا کہنا چاہتے ہیں آپ۔۔۔؟؟"

ان کے پاس آن بیٹھتے اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"جو تم نہ سننا چاہتے ہو اور نہ سمجھنا چاہتے ہو۔۔۔"

نوریز گردیزی بیٹے کی اس غصے میں آپے سے باہر ہونے والی عادت سے بہت تنگ تھے۔۔۔زہران نیازی اگر ان کا دشمن نہ ہوتا تو یقیناً ان کی سب سے پسندیدہ شخصیت ہوتا۔۔۔۔

جسے بنا چیخے چلائے اگلے کا سکون برباد کرنا آتا تھا۔۔۔۔

"یہ دشمنی برقرار رکھ کر ہمیں کوئی فائدہ نہیں ہو رہا تھا۔۔۔مگر یہ دوستی ہمیں بہت فایدہ دے سکتی ہے۔۔زہران نیازی نے احمد کو ہمارے حوالے کر دیا۔۔۔اسے معاف کیا ہے یا نہیں ہم نہیں

جانتے۔۔۔ مگر ہم نے نہ تو اس کے بھائی فاہم نیازی کو معاف کیا ہے اور نہ ہی ملیحہ کو۔۔۔ نہ ہماری عزت داغدار کرنے کی معافی زہران نیازی کو ملے گی اور نہ ہی عنادل گردیزی کو۔۔"

نوریز گردیزی کے چہرے پر اس وقت سفاکیت ٹپک رہی تھی۔۔۔ جو آج تک عنادل کو کبھی دکھائی نہیں دی تھی۔۔۔

نہ اس کے سامنے ظاہر کی گئی تھی۔۔۔۔

باپ کی بات سن کر شاہنواز کے چہرے پر کمینگی بھری مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔ اس نے اس رخ پر تو سوچا ہی نہیں تھا۔۔۔

"زہران نیازی جس طرح اپنے باپ اور چچا کو یہاں لے کر آ گیا ہے۔۔۔اس سے صاف ظاہر ہے کہ اس کے نزدیک عنادل کی کیا اہمیت ہے۔۔وہ اسے اغوا کروا سکتا تھا۔۔۔ساری زندگی اپنے نکاح میں رکھ کر اس کی زندگی برباد کر سکتا تھا۔۔۔

اس کی بچے کو قبول کرنے سے انکار کر کے ہمارے سر رسوائی ڈال سکتا تھا۔۔۔بہت طریقے تھے اس کے پاس اس نکاح کو استعمال کرنے کو۔۔۔ہماری بھتیجی کو ہمارے خلاف استعمال کرنے کے۔۔۔ اس کی آنکھوں میں عنادل کے لیے میں نے جو دیکھا ہے اس کے بعد میں اس کی بات ماننے کا فیصلہ کر گیا۔۔۔۔

زہران نیازی کو اندازہ بھی نہیں ہے وہ ہمارے ہاتھ کسی بڑی کمزوری تھما گیا ہے اپنی۔۔۔۔ عنادل ہمارا خون ہے۔۔۔وہی کرے گی جو ہم کہیں گے۔۔۔اس خاندان کی سردارنی ہماری بھتیجی بنے گی۔۔۔یہ چھوٹی بات نہیں ہے شاہنواز۔۔۔

اس خاندان کی باگ ڈور ہم یہاں بیٹھ کر سنبھال سکتے ہیں۔۔۔"

وہ بول رہے تھے۔۔۔اور باقی سب خاموشی سے سن رہے تھے۔۔۔

عنادل نے ان سب کی نگاہیں جھکائی تھیں۔۔۔یہ قصور معاف کیے جانے والا نہیں تھا۔۔۔۔

نوریز گردیزی فاہم کے منظر عام پر آنے کے منتظر تھے۔۔۔وہ سب سے پہلے اس کو موت کے گھاٹ اتارنے کا ارادہ رکھتے تھے۔۔۔۔

زہران نیازی کو اس کے اس فیصلے کی سوغات سب سے پہلے اس کے جوان بھائی کی لاش کہ صورت ملنے والی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"زہران اداسائیں اپنی بیوی اور اس گھر کی بننے والی سردارنی کو لے کر حویلی آرہے ہیں ان کے استقبال کی تیاری بھی شاندار ہونی چاہیے۔۔۔۔"

تانیہ اندر داخل ہوتے چہتے ہوئے بولی تھی۔۔۔اس کو دیکھ کر شہلا کو مزید آگ لگی تھی۔۔جو وہاں اپنی ماں کے گلے لگے آنسو بہا رہی تھی۔۔۔ایک بہن نے فاہم کو چھینا تھا تو دوسری اب زہران کو چھین چکی تھی۔۔۔۔

فاہم والی بات پھر قابلِ قبول تھی۔۔مگر زہران نیازی بھی ایسا کرے گا اس بات کا کسی کو یقین نہیں آرہا تھا۔۔۔۔

وردہ بالکل ٹھیک تھی اور گھر واپس آچکی تھی۔۔۔جس کے بعد سے عالیہ بیگم اور تانیہ بھی بہت خوش تھیں۔۔۔شائستہ بیگم کو ابھی اب

اپنے بیٹے کی واپس لوٹنے کی آس لگ چکی تھی۔۔وہ بھی اس وقت شہلا کو اگنور ہی کر رہی تھیں۔۔۔

عشرت بیگم ہی تھیں جو بیٹی کے آنسو صاف کر رہی تھیں۔۔۔

عالم نیازی نے پیغام بھجوا دیا تھا کہ ان کے لاڈلے بیٹے کی بیوی پہلی بار گھر آ رہی تھی اس کا شاندار طریقے سے استقبال کیا جائے۔۔۔

جس کے بعد پندرہ منٹ کے اندر ساری تیاریاں مکمل کر دی گئی تھیں۔۔۔اس وقت بس ان کے آنے کا انتظار تھا۔۔۔

عالیہ بیگم بہت زیادہ خوش تھیں۔۔۔ آج اتنے عرصے بعد وہ اپنے میکے کے کسی فرد کو ملنے والی تھیں۔۔۔ وہ بھی اس بھتیجی کو جو انہیں بہت زیادہ عزیز تھی۔۔۔۔

گاڑیوں کی آواز پر وہ سب ہاتھوں میں پھول اٹھائے دروازے تک آئی تھیں۔۔۔ جہاں پہلے ہی ملازمین ہاتھوں میں پھول کی پتیاں اٹھائے کھڑی تھیں۔۔

آگے والی گاڑی سے شہباز نیازی اور عالم نیازی نکلے تھے۔۔۔ جبکہ پچھلی گاڑی میں زہران اور عنادل تھے۔۔

گارڈ نے جلدی سے آتے زہران کی سائیڈ کا دروازہ کھولا تھا۔۔۔پورا راستہ ان دونوں کے بیچ کوئی بات نہیں ہوئی تھی۔۔۔

زہران نیازی ابھی یہ کبھی نہ ختم ہونے والی جنگ نہیں چھیڑنا چاہتا تھا۔۔۔

وہ خاموشی سے یہاں تک آگئی تھی یہی کافی تھا۔۔۔

"باہر آؤ۔۔۔"

اس کی سائیڈ کا دروازہ کھولتے زہران نے اسے باہر آنے کو کہا تھا۔۔۔عنادل نے اسے پل اپنی گھنی پیری بھیگی پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"نہیں آؤں گی۔۔۔"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے بچوں کی طرح ضدی لہجے میں بولی تھی۔۔۔اسے بہت غصہ آرہا تھا۔۔۔

"میں اٹھا کر لے جاؤں گا۔۔۔تم جانتی ہو مجھے۔۔۔ابھی تو ویسے بھی پوری طرح سے میرے اختیار میں ہو۔۔۔"

زہران نے اس کے حسین سراپے کو گہری نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔

"تمہیں تمہارے گھر میں ذلیل کروں گی میں اب۔۔یاد رکھنا تم۔۔۔"

عنادل اس کا بڑھا ہوا ہاتھ اگنور کرتی گاڑی سے اتر آئی تھی۔۔۔

"میں آج بہت خوش ہوں۔۔۔تم جو بولنا چاہو بول سکتی ہو۔۔۔"

زہران نیازی نے فراخ دلی کا مظاہرہ کرتے کہا تھا۔۔۔

وہ اس کے ساتھ چلتا اندر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔جہاں عالم نیازی نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے دعائیں دی تھی۔۔۔

شائستہ بیگم نے حسرت بھری نگاہوں سے شوہر کی جانب دیکھا تھا۔۔۔کاش وہ اس طرح ان کے فاہم کی خواہش بھی پوری کر دیتے تو اس طرح اسے چھپنا نہ پڑتا۔۔۔سال ہونے والا تھا اس سے دور ہوئے۔۔۔

وہ اس سے صرف ایک بار مل پائی تھیں۔۔

مگر ان کو زہران کی خوشی بھی بہت عزیز تھی۔۔۔وہ آگے بڑھ کر عنادل کو اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔۔۔عنادل ان سب خواتین سے بہت اچھی طرح ملی تھی۔۔۔

ان کی کوئی غلطی نہیں تھی کسی بھی معاملے میں۔۔۔

اپنی پھوپو سے ملتے اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

جنہوں نے بہت محبت سے اسے اپنے سینے میں سمیٹ لیا تھا۔۔۔

زہران نیازی وہاں پہلے ہی سب کو بتا چکا تھا کہ یہ نکاح اس کے مجبور کرنے پر کیا گیا تھا۔۔۔عنادل کی اس میں کوئی غلطی نہیں تھی۔۔۔۔

عنادل گردیزی کے بارے میں بہت سن رکھا تھا انہوں نے مگر آج دیکھ کر انہیں وہ ان تعریفوں سے بھی کہیں زیادہ حسین لگی تھی۔۔۔

سادہ سے لباس میں بھی وہ تیکھے دلکش نقوش اور دلفریب سراپے کے ساتھ اب کو اپنی جانب متوجہ کر رہی تھی۔۔

وہ شخصیت میں زہران کی ٹکر کی ہی تھی۔۔۔اس کے پہلو میں کھڑی خوب سج رہی تھی۔۔تانیہ تو اسے اس طرح اپنی بھابی بنے دیکھ بہت زیادہ خوش تھی۔۔

شہلا جو اب تک ان پر رعب جماتی آئی تھی۔۔۔انہیں چھوٹی چھوٹی باتوں پر ٹارچر کرتی آئی تھی۔۔۔اب ان کی باری تھی اسے تنگ کرنے کی۔۔

تانیہ تو نجانے کتنی بار اسے چڑھا بھی چکی تھی۔۔۔شہلا آج جس صدمے کا شکار تھی۔۔۔اس نے ابھی جوابی وار نہیں کیا تھا۔۔۔۔

یہ بات تو اسے مزید ہولا رہی تھی کہ یہ زہران نیازی کی پسندیدہ بیوی تھی۔۔۔جسے کچھ کہنا زہران کے قہر کو آواز دینا تھی۔۔۔اور اب تک اس لڑکی کے جو قصے وہ ارد گرد سے سن چکے تھے۔۔۔

اسے الجھنا بھی آسان کام نہیں تھا۔۔۔

سب سے ملنے کے بعد عنادل کو زہران کے کمرے میں پہنچا دیا گیا تھا۔۔۔

جہاں آتے ساتھ اس نے اس عالیشان کمرے کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتے ہر شے کو الٹ پلٹ کر رکھ دیا تھا۔۔۔

یہی کمرہ فساد کی جڑ تھا۔۔۔اسی میں اس شخص سے پہلی ملاقات ہوئی تھی اس کی۔۔۔

چند سیکنڈز لگے تھے اسے کمرے کا حشر بگاڑنے میں۔۔۔کوئی شے بھی اپنی جگہ پر نہیں رہی تھی۔۔

اتنی مشقت کے بعد وہ گہرے گہرے سانس لیتی تھک کر صوفے پر بیٹھ گئی تھی۔۔۔اس نے اندر داخل ہوتے زہران کو نہیں دیکھا تھا۔۔

جس نے ایک طائرانہ نگاہ کمرے پر ڈالی تھی۔۔۔جو آخر میں صوفے پر بیٹھی اس نازک دوشیزہ پر آکر ٹھہر گئی تھی۔۔۔۔

اس کی جانب بڑھتا وہ گلاس میں پانی انڈیلتا اس کی جانب بڑھا گیا تھا۔۔عنادل جو اپنے دھیان میں بیٹھی تھی۔۔۔گلاس کی سمت دیکھتے اس کے اندر نفرت کا سیلاب امڈ آیا تھا۔۔۔۔

اس کے ہاتھ سے گلاس کھینچتی وہ اسے دیوار پر مار چکی تھی۔۔۔زور دار آواز کے ساتھ وہ کئی ٹکڑوں میں بٹ گیا تھا۔۔۔

وہ آنکھوں کی غصہ بھرے اس کے مقابل کھڑی اسے نفرت سے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"اس حالت میں غصہ زرا کم کرو۔۔۔مجھے اپنی اولاد اپنے جیسی چاہیے۔۔کم غصہ کرنے والی۔۔۔۔"

ہاتھ بڑھا کر اس کے چہرے سے آنسو صاف کرتا وہ اس کی جانب گہری نگاہوں سے تکتے بولا تھا۔۔۔عنادل کو اس شخص کو یہ فاتحانہ انداز مزید آگ لگا گیا تھا۔۔

"تم سے شدید نفرت کرتی ہوں میں۔۔۔تم مجھے جس بات کے لیے استعمال کرنا چاہتے ہو۔۔۔یاد رکھنا وہ کبھی نہیں ہو گا۔۔۔اگر تمہیں لگتا ہے مجھے اپنے گھر میں قید کر کے تم مجھے اپنے تابع کر لو گے تو بہت بڑی بھول ہے یہ تمہاری۔۔۔"

عنادل اس کا ہاتھ اپنے چہرے سے دور جھٹکتے غصے سے دھاڑی تھی۔۔۔

جب زہران نے اس کی وہی کلائی اپنی گرفت میں لیتے اسے کھینچ کر اپنے قریب تر کیا تھا۔۔۔

"میں ایسا کچھ نہیں چاہتا۔۔۔نہ تمہیں استعمال کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ اپنا غصہ ٹھنڈا کرو۔۔۔تم نے اتنی بڑی خوشی دی ہے مجھے۔۔۔تم زہران نیازی کے وارث کو جنم دینے جا رہی ہو۔۔۔تم پر تو اب سات خون معاف ہیں۔۔۔۔"

اپنے چہرے سے اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو چھوتا وہ مخمور لہجے میں بولا تھا۔۔۔

جبکہ اسکی بات کا مطلب سمجھتی وہ غصے سے بپھرتی اس کے سینے پر مکے برسا گئی تھی۔۔۔

زہران نیازی نے اسے روکا نہیں تھا۔۔وہ ایسے ہی اسے اپنے قریب کیے کھڑا تھا۔۔۔

یہ فرار ہتھیلیاں اس کے کسرتی سینے کا کچھ نہیں بگاڑ سکتی تھیں۔۔۔

"تو یہ وجہ ہے اس سب کی۔۔۔تمہارے تو بہت عورتوں سے تعلقات ہیں۔۔۔وارث تو تمہیں کہیں سے بھی مل سکتا تھا۔۔۔"

عنادل نے خود کی تھکتے اپنے ہاتھوں کو روک دیا تھا۔۔جب زہران نے اس کی دونوں ہتھیلیوں کو اپنی گرفت میں لیتے ان پر اپنے لب رکھ دیئے تھے۔۔۔

عنادل نے اس کی مونچھوں کی چُبھن محسوس کرتے اپنے ہاتھوں کو کھینچنا چاہا تھا مگر زہران اسے اپنے قریب کرتا ایسا کرنے سے روک گیا تھا۔۔۔

ایک مہینے بعد مل رہی تھی وہ اسے۔۔۔اسے محسوس کرنے کو دل بے قرار تھا۔۔۔

وہ اس کی خفگی سے بھی بہت اچھی طرح واقف تھا۔۔۔

"کہیں سے بھی مل سکتا تھا۔۔۔مگر مجھے تم سے چاہیے۔۔۔"

زہران کی مضبوط پناہوں میں اس کی مزاحمت دم توڑ گئی تھی۔۔۔وہ اسے اپنے ساتھ لگائے اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو لبوں سے چھو رہا تھا۔۔۔

اس کی بات پر اس لمحے عنادل کا دل بہت زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔

"تم نے کہا تھا احمد اور وردہ کو ختم کر دیا تم نے۔۔ جھوٹ کیوں بولا تم نے۔۔۔"

اس کا گریبان اپنی مٹھیوں میں جکڑتے اسے خود سے دور کرنے کی کوشش کر رہی تھی وہ۔۔

اس شخص کا انداز اس پہلے سے کافی بدلہ بدلہ لگا تھا۔۔۔اس کے لمس میں شدت پہلے سے زیادہ تھی۔۔۔۔مگر غصہ نہیں تھا۔۔۔

"میری مرضی۔۔۔۔"

وہ اسے کسی بھی بات کا ٹھیک سے جواب نہیں دے رہا تھا۔۔۔بس اسے اپنے قریب کیے محسوس کرتا اپنی تشنگی کم کرنے کی کوشش کر رہی تھا۔۔۔

"سب پر چلاؤ اپنی مرضی۔۔۔مگر مجھ پر چلانے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔۔"

عنادل کو اس شخص پر بہت ساری باتوں پر غصہ تھا۔۔۔اس کی ڈھیلی پڑی گرفت سے باہر نکلتی وہ فاصلے پر ہوئی تھی۔۔۔

"تم نے ان دونوں کو معاف کرنے کو کہا تھا میں نے کر دیا۔۔۔اب یہ ناراضگی کس بات کی ہے۔۔۔؟؟"

زہران نے اس کو گھورا تھا۔۔۔جو پھر سے کوسوں فاصلے پر جا کھڑی ہوئی تھی۔۔۔

عنادل نے پلٹ کر اسے ایسے دیکھا تھا جیسے اس کی دماغی حالت پر شبہ ہو۔۔۔۔

ان دونوں کے درمیان کب کچھ ٹھیک تھا۔۔۔

"میرے کمرے کا یہ کیا حشر کیا ہے تم نے۔۔۔؟؟"

زہران نے اس کی جانب سے کوئی جواب نہ پا کر پھر سے مخاطب کیا تھا۔۔۔وہ یہاں کسی کو گھسنے کی اجازت نہیں دیتا تھا۔۔۔

"کاش ایسا ہی حال تمہارا ابھی کر سکتی۔۔۔"

وہ زیر لب بڑبڑائی تھی۔۔ مگر اس شخص کی زیرک سماعتوں سے محفوظ نہیں رہ سکی تھی۔۔۔

"کیا کہا تم نے۔۔۔؟؟"

وہ دوبارہ سے اس کے قریب صوفے پر آن بیٹھا تھا۔۔۔عنادل نے اٹھنا چاہا تھا مگر وہ اسکی راہیں مسدود کر گیا تھا۔۔۔

"تم بھول رہی ہو شاید۔۔۔میں اب بھی پہلے والا زہران نیازی ہی ہوں۔۔گستاخیاں برداشت نہیں کرتا۔۔۔"

اس کے گال کو انگلیوں سے چھوتا وہ اس کے سرخ کر گیا تھا۔۔۔

"تو مت کرو برداشت۔۔۔میں واپس چلی جاؤں گی۔۔۔ اگر تایا سائیں نہ کہتے تو میں کبھی تمہارے ساتھ نہ آتیں۔۔۔"

عنادل نے اس کا ہاتھ دور کرنا چاہا تھا مگر زہران کو بار بار اس کی جانب سے اپنا ہاتھ جھٹکنا بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔۔وہ اس کی جانب پوری طرح سے جھک گیا تھا۔۔۔

عنادل دور ہونے کی کوشش کرتی صوفے کے ہینڈ سے لگ گئی تھی۔۔۔

"نجانے تمہارا یہ تایا سائیں کب نکلے گا ہمارے بیچ سے۔۔۔۔"

وہ خفگی سے بولا تھا۔۔۔عنادل نے غصے سے اسے دیکھا تھا۔۔۔

"کبھی بھی نہیں۔۔۔"

عنادل نے یقین سے کہا تھا۔۔۔جس کے جواب میں زہران کے لبوں پر دل جلاتی مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔اس کی یہ مسکراہٹ عنادل کو بہت عجیب لگی تھی۔۔

"یہ بھی دیکھ لیتے ہیں۔۔۔"

اس کے ناک سے اپنا ناک مس کرتا وہ اس کے لبوں کی نرماہٹوں کو محسوس کرتے بولا تھا۔۔

"تمہارے دماغ میں کیا چل رہا ہے۔۔۔؟؟"

عنادل کب سے اس کے تاثرات سے کچھ اخذ کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔ مگر کر نہیں پائی تھی۔۔۔۔

"وہی جو اس رات چل رہا تھا۔۔۔"

انتہائی برجستگی سے جواب دیا گیا تھا۔۔۔

عنادل کی رنگت مارے شرم کے سرخ ہوئی تھی۔۔۔ اسکی بے باکی چھلکاتی آنکھیں بتا رہی تھیں کہ وہ کس رات کی بات کر رہا تھا۔۔۔۔

"معاف نہیں کروں گی میں تمہیں۔۔۔"

عنادل کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔اس کی گرم سانسیں عنادل کی سانسوں سے الجھ رہی تھیں۔۔۔

"اس کے لیے معافی مانگنی بھی نہیں ہے مجھے۔۔۔۔"

زہران نیازی آج اس کی ہر گستاخی درد گزر کر رہا تھا۔۔۔

اس نے جو خوشی آج دی تھی۔۔۔وہ بیان سے باہر تھی۔۔۔

وہ باپ بننے والا تھا۔۔۔اور عنادل گردیزی اس کے بچے کی ماں۔۔۔۔

وہ جب بھی یہ سوچتا تھا۔۔۔اس کے رگ وپے میں ایک سرور سرایت کر جاتا تھا۔۔۔

جب اسے گردیزی حویلی میں موجود اپنے مخبروں سے یہ خبر ملی تھی۔۔۔وہ ایک سیکنڈ کے لیے بھی خود کو اس کے پاس جانے سے روک نہیں پایا تھا۔۔

وہ جانتا تھا اس کا باپ اس کے ہر فیصلے میں اس کے ساتھ کھڑا تھا۔۔ انہیں نوریز گردیزی کی بھتیجی کو اپنے گھر کی بہو بنانے میں اعتراض تھا۔۔۔انہیں ڈر تھا کہ وہ دشمنوں کی بیٹی تھی۔۔

ان کے بیٹے کو نقصان پہنچا سکتی تھی۔۔

مگر زہران نیازی اپنے ساتھ ساتھ اپنے گھر والوں کی حفاظت کرنا بہت اچھے سے جانتا تھا۔۔۔یہی وجہ تھی کہ وہ اس کی آنکھوں میں اس لڑکی کے لیے والہانہ محبت دیکھ انکار نہیں کر پائے تھے۔۔۔

یہ بھی جانتے تھے کہ ایسا کر کے انہوں نے اپنے بڑے بیٹے تھوڑی زیادتی کی تھی۔۔۔اس کے کہنے پر دشمنوں کی دہلیز پار نہیں کی تھی۔۔۔مگر آج جو کچھ ہوا تھا اس میں حالات کو ساز گار بنانے والا زہران نیازی ہی تھا۔۔

اس نے سب کو اپنی باتوں میں الجھا کر اپنی مرضی کے مطابق فیصلے لے لیے تھے۔۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ اس کے دشمنوں نے کس نیت سے اس لڑکی کو اس کے حوالے کیا تھا۔۔۔

اور آگے وہ کیا ارادے رکھتے تھے۔۔۔ مگر اسے اس سب کی پرواہ نہیں تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں تو اس وقت صرف اس لڑکی کو تکے جا رہی تھیں۔۔۔

جس کی نفرت اب بھی ہنوز تھی۔۔۔

عنادل کی طبیعت آج ٹھیک نہیں تھی۔۔۔وہ جیسے س شخص کا مقابلہ کرنا چاہتی تھی ویسے نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔زہران نے اس کو کے

کانپتے وجود کو اپنی بانہوں میں اٹھایا تھا۔اور راستے میں گری چیزوں سے بچتا بیڈ کی جانب لے گیا تھا۔۔۔

"تم ریسٹ کرو۔۔۔اس نفرت کی شروعات کل سے کریں گے۔۔۔"

اس کے ماتھے پر اپنے دہکتے لب رکھتا وہ اسے بیڈ پر لیٹا گیا تھا۔۔۔

مگر عنادل کو اس شخص کی آنکھوں میں جیت کا یہ سرور دیکھنا انتہائی غصہ دلا رہا تھا۔۔۔

وہ پیچھے ہٹنے لگا تھا۔۔۔جب عنادل اپنی دونوں مٹھیوں میں اس کا گریبان جکڑ گئی تھی۔۔۔

"اپنے اس فریب میں تم دنیا والوں کو پھنسا سکتے ہو مجھے نہیں۔۔۔

شدید نفرت کرتی ہوں میں تم سے۔۔۔اگر اس وقت میں تمہارے

بیڈ روم میں موجود ہوں تو صرف مجبوری کے تحت۔۔ورنہ تم جیسے

ہوس پرست درندے کی صورت بھی نہ دیکھوں میں۔۔جو بظاہر جتنا

غیرت مند اور اصول پسند دشمن بنتا ہے۔۔۔اندر سے اتنا ہی بے

غیرت ہے۔۔۔تم بھی جھوٹے ہو اور تمہارے اصول بھی جھوٹے

ہیں۔۔جو صرف نام کے ہیں۔۔۔دوسروں کو فرعون بن کر اپنی

بربریت کا نشانہ بناتے ہو۔۔۔

اور خود پر ناجائز کام کرنے کا پرمٹ لے رکھا ہے تم نے۔۔۔پوری دنیا کو اپنے اشاروں پر چلا سکتے ہو۔۔۔مجھے نہیں۔۔

تمہیں جینے نہیں دوں گی میں سکون سے۔۔۔"

وہ اس کو نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتی اپنے اندر کی بھڑاس نکالنے لگی تھی۔۔

زہران نیازی کی آنکھوں میں غصے کی شدید لہر دوڑ گئی تھی۔۔۔

اس کی کلائیوں کو اپنی گرفت میں جکڑتا وہ اپنا گریبان آزاد کرواتا انہیں تکیوں پر ٹکاتا اس کے لبوں پر جھک گیا تھا۔۔۔

اس کی گرفت شدت بھری تھی۔۔۔عنادل کانپ اٹھی تھی۔۔۔وہ اس سے اپنے آپ کو آزاد کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"میں نے کوئی ناجائز کام نہیں کیا۔۔۔ہر بات کو جائز طریقے سے کرنے کا عادی ہوں۔۔۔تم تو گواہ ہو اس کی۔۔۔عزت بھرے انداز میں اپنے بڑوں کے ساتھ تمہارے بڑوں کی اجازت سے رخصت کروا کر لایا ہوا۔۔رہی بات میرے ہونے والے بچے کی تو اگر اس کے بارے میں دوبارہ ناجائز کا لفظ تم سمیت کسی کی بھی زبان پر آیا تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا۔۔۔ تمہیں مجھے برباد کرنے کے

لیے جو کرنا ہے کرو۔۔۔ مگر یہ بھی یاد رکھنا کے تمہیں اب یہیں رہنا ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔

مجھے صرف ایک نہیں کم از کم چھ سات بچے تو چاہے ہیں۔۔۔ اپنی صحت کا خیال رکھو میں ہر بار نرمی برتوں ضروری نہیں ہے۔۔۔ مجھے یہ غصہ دلانے کی تمہاری کوششیں تم پر بہت بھاری پڑ سکتی ہیں۔۔۔

میں اب بھی وہیں زہر ان نیازی ہوں جس کے شدتوں سے صرف تم واقف ہو۔۔۔ نہ کسی اور کو اب تک قریب کیا ہے۔۔۔ نہ ایسے شوق رکھتا ہوں۔۔۔"

زہران نیازی اس کے چہرے کے ایک ایک نقش کو اپنے لبوں سے دہکاتا اسے جھلسا کر رکھ گیا تھا۔۔۔

اس کی مونچھوں کی جانب سے بھی آج رحم نہیں بخشا گیا تھا۔۔۔۔

اس کی ٹھوڑی پر اپنا آخری لمس چھوڑتا وہ اس پر کمبل درست کرتا غصے سے سرخ پڑتے چہرے کے ساتھ لمبے لمبے ڈگ بھرتا کمرے سے نکل گیا تھا۔۔۔

عنادل اپنے کہے کے مطابق اس کی خوشی غارت کرنے میں کامیاب رہی تھی۔۔۔۔

مگر اس کے الفاظ عنادل کے چہرے کی سرخی کئی گنا بڑھا گئے تھے۔۔۔

سینے میں دھڑکنوں کا شور بڑھ گیا تھا۔۔۔ جن کو نظر انداز کرتی وہ بیڈ کے ایک کونے پر سمٹ کر لیٹتی آنکھیں میچ گئی تھی۔۔۔ وہ اس کے بارے میں سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی۔۔۔ مگر پچھلی کئی راتوں کی طرح آج بھی ایسا کرنا اس کے لیے ممکن نہیں رہا تھا۔۔۔ آج تو دھڑکنوں کی تال میں بہت بدلاؤ آ چکا تھا۔۔۔

"کیا مصیبت ہے۔۔۔؟؟"

وہ خفگی سے بڑبڑائی تھی۔۔۔کروٹ بدلتی وہ آنکھیں سختی سے سونے کی ناکام کوشش کرنے لگی تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"آپ کو یہاں دیکھ کر بہت زیادہ خوشی ہوئی ہے بھابھی۔۔۔۔"

وہ صبح فریش ہونے کے بعد جیسے ہی باہر نکلی سب خواتین نے بہت محبت سے اس کا استقبال کیا تھا۔۔۔زہران کو اس نے دوبارہ نہیں دیکھا تھا۔۔۔

وہ چاہتی بھی یہی تھی کہ وہ اس کے سامنے نہ آئے۔۔۔

تانیہ کے منہ سے بھابھی لفظ سنتے اس نے پہلو بدلہ تھا۔۔۔وہاں سب اسے زہران نیازی کے حوالوں سے ہی بہو اور بھابھی کہہ کر پکار رہی تھیں۔۔۔عالیہ بیگم بہت خوش تھیں کہ وہ اب بہت جلد اپنی ماں اور باقی سب سے ملنے والی تھیں۔۔۔

اپنے بھائیوں سے ملنے کی انہیں کوئی خاص ایکسائٹمنٹ نہیں تھی۔۔۔وہ تو بس اپنی ماں سے ملنے کو تڑپ رہی تھیں۔۔۔عنادل نے انہیں بتایا تھا کہ وہ بہت زیادہ یاد کرتی رہتی تھیں انہیں۔۔۔

عالیہ بیگم نجانے کتنی بار اس کا شکریہ ادا کر چکی تھیں کہ یہ سب اسی کی وجہ سے ممکن ہوا تھا۔۔۔اگر زہران نیازی کے لیے وہ اتنی اہم نہ

ہوتی تو نہ کبھی یہ دشمنی ختم ہوتی۔۔۔نہ وردہ ان کے پاس واپس آنی تھی اور ان کی اپنی ماں سے ملنے کی حسرت حسرت ہی رہ جانی تھی۔۔

عشرت بیگم نے ایک دو بار اس سے نارمل انداز میں بات کی تھی۔۔ مگر شہلا پورا وقت اسے غصے سے گھورتی رہی تھی۔۔۔جو بات عنادل نے محسوس کرنے کے باوجود بھی نظر انداز کر دی تھی۔۔۔

اس کے پاس اس کے علاوہ بھی بہت کچھ تھا ابھی سوچنے اور کرنے کے لیے۔۔۔

"وردہ تم یہاں کیسے آئی۔۔۔؟؟اس دن تو وہ بہت غصے میں تھا۔۔۔"

عنادل کے دل کو لگ رہا تھا یہ شخص ایسا کچھ نہیں کرے گا ان کے

ساتھ۔۔۔وہی ہوا تھا۔۔

مگر اسے خود پر بھی حیرت ہو رہی تھی کہ اسے اس شخص پر ایسا یقین

کیوں تھا۔۔ مگر پھر ہر بار کی طرح وہ اس بات پر بھی سر جھٹک گئی

تھی۔۔۔

اس بے رحم اور سفاک انسان کے بارے میں سوچنا بھی نہیں تھا اس

نے۔۔۔رات کو تھوڑی زندگی عذاب کرتا تھا وہ اس کی۔۔۔جب

بھی آنکھیں موندتی تھی۔۔۔تصور کے پردے پر وہ مسکراتا، کبھی

دل جلاتا سوار ہو جاتا تھا۔۔

"زہران بھائی اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھے۔۔۔جب انہیں پتا چلا تھا کہ ہم پچھلے دو دن سے وہاں تنہا ایک ساتھ رہ رہے ہیں اور ہم نے نکاح بھی نہیں کیا اب تک۔"

وردہ خود سے بات کرتے شرمندہ سی تھی۔۔

عنادل لب بھینچ گئی تھی۔۔۔

"خود تو جیسے بہت غیرت مند ہے نا۔۔"

وہ دل ہی دل میں بول گئی تھی۔۔مگر یہ بھی سچ تھا کہ اس شخص نے اسے اپنے نکاح میں لینے سے پہلے چھوا تک نہیں تھا۔۔۔نہ اس کا چہرا دیکھا تھا۔۔۔

یہ سوچ کر عنادل کے چہرے پر سرخی آن ٹھہری تھی۔۔۔وہ جب بھی اس شخص کے بارے میں کچھ غلط سوچنے لگتی اس کا دل دلیل لے کر پہنچ جاتا تھا۔۔۔جس پر وہ پھر زچ ہو اٹھتی تھی۔۔۔

"احمد کو گولی بھی اسی غصے میں ماری تھیں انہوں نے۔۔۔اور ساتھ اس وجہ بھی کہ وہ ہم سے پوچھنا چاہتے تھے ہمارا ساتھ کس نے دیا۔۔۔انہیں پہلے سے ہی آپ پر شک تھا۔۔۔مگر یقین آپ کے آنے کے بعد ہوا۔۔۔وہ اس وقت بہت زیادہ غصے میں تھے۔۔۔آپ کو دیکھ کر مزید غصہ ہو گئے۔۔۔۔ہمیں بھی یہی لگا تھا کہ وہ ہم سب کو مار دیں گے۔۔۔مگر ان کے آدمیوں نے ہمیں وہاں سے لے

جانے کے بعد الگ الگ جگہوں پر رکھا۔۔۔اور اگلے دن زہران بھائی نے آکر ہمارا نکاح کر دیا۔۔۔ میں انہیں غلط سمجھی تھی۔

غلط وہ نہیں اس سب میں غلط نیت کسی اور کی تھی۔۔اس کی بات پر عنادل نے حیرت بھری نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"کس کی۔۔۔؟؟"

وہ جاننا چاہتی تھی۔۔

"آپ کے گھر کے مردوں کی۔۔۔وہ چاہتے تھے احمد مجھے اس حویلی لے جائے۔۔۔اور وہاں وہ مجھے ٹارچر کر کے میرے گھر والوں کو

بلیک میل کریں۔۔اور اس خاندان کی مزید بدنامی کریں۔۔۔

زہران بھائی پہلے یہی سمجھے تھے کہ احمد بھی ایسا ہی ہے۔۔۔

اسی لیے انہوں نے جلدی جلدی میری شادی طے کر دی۔۔۔مگر

احمد سے ملنے کے بعد اور جس طرح اس نے اس سب میں اپنے گھر

والوں کی نہیں سنی جن کی طرف سے مسلسل پریشر تھا کہ یا تو وہ ان

کے پاس لوٹ جائے یا پھر وہ اس کی مخبری کر دیں گے۔۔احمد نے

ان کی بات نہیں مانی۔۔۔کیونکہ وہ بھی جانتا تھا اس کے گھر والوں کی

کیا نیت ہے۔۔۔"

وردہ اسے ساری تفصیل بتا رہی تھی جس پر شاک ہوتی وہ نفی میں سر ہلا گئی تھی۔۔۔

"ایسا کچھ نہیں ہے۔۔۔اس نے نکاح کر دیا ہے نا تم لوگوں کا اسی وجہ سے تمہیں وہ اچھا لگ رہا ہے۔۔اسے بھی صرف ہر وقت اپنی دشمنی ہی سوجھتی ہے۔۔۔وہ جانتا ہے اسے کب کیا کرنا ہے جس سے وہ دشمنوں کو مات دے سکے۔۔۔"

عنادل اس کی بات ماننے سے بھی انکاری تھی۔۔۔جب اسی لمحے کمرے میں داخل ہوتا زہران نیازی اس کے شاندار خیالات سن چکا تھا۔۔

"میرے بارے میں بات ہو رہی ہے کیا۔۔۔؟؟"

عنادل کی جانب دیکھتے اس نے سوالیہ نگاہوں سے پوچھا تھا۔۔۔اس کی آواز سن کر وردہ ڈر گئی تھی۔۔

اسے لگا تھا اب عنادل کی خیر نہیں تھی۔۔۔زہران کے سامنے کوئی سیدھی بات نہیں بول سکتا تھا۔۔۔

یہ تو پھر اچھی خاصی خراب باتیں تھیں۔۔۔

"بھائی وہ۔۔۔۔"

وردہ زرد چہرے کے ساتھ اپنی جگہ سے اٹھتی اسے وضاحت دینے لگی تھی۔۔۔جب زہران نے اس کے سر پر ہاتھ رکھتے اسے کمرے سے جانے کو کہا تھا۔۔۔

"اس پوری دنیا میں تم سے زیادہ کوئی برا انسان ہے ہی نہیں ظاہر سی بات ہے تمہاری بات ہی کر رہی ہوں میں۔۔۔"

وردہ نے باہر نکلتے عنادل کی بات سنی تھی۔۔۔اس کی آنکھیں باہر کو ابل پڑی تھیں۔۔زہران کو ایسے جواب دینے والا بھی کوئی انسان اس دنیا میں موجود تھا۔۔۔اسے یقین نہیں آیا تھا۔۔

زہران نے اس کے قریب بیڈ پر بیٹھتے اسے دیکھا تھا۔جواب پہلے سے بھی کہیں زیادہ نڈر ہو چکی تھی اس کے سامنے۔۔۔کیونکہ اب کسی اور بات کا ڈر خوف باقی ہی نہیں رہا تھا۔۔۔

اس کے بنا کچھ بولے گہری پر تپش نگاہوں سے دیکھنے پر عنادل پزل ہوئی تھی۔۔

"تم ان سب کے منہ سے کچھ بھی بلوا کر مجھے میرے خاندان والوں کے خلاف کرنا چاہتے ہو نا۔۔۔یہی سازش چل رہی ہے نا تمہارے دماغ میں۔۔۔ان کو زندہ رکھنے کی بھی یہی وجہ تھی۔۔ورنہ تمہیں تو سزا سنانے میں ویسے بھی بہت مزا آتا ہے۔۔یہ سب تمہارے

فریب میں آجائیں گے میں نہیں آؤں گی۔۔اس گھر میں ہمیشہ تمہاری دشمن ہی بن کر رہوں گی۔۔"

عنادل نے اسے وارن کیا تھا کہ وہ اس کو بہت اچھے سے سمجھتی تھی۔ باقیوں کی طرح نہیں تھی کہ اس کی سازش نہ سمجھ پاتی۔۔۔

زہران اس کے قریب بیڈ پر نیم دراز ہوتا وہاں سے اٹھ کر جاتی عنادل کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے اوپر گرا گیا تھا۔۔۔

عناڈل کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس کے وجود سے اٹھتی مہک عنادل کے حواسوں پر سوار ہونے لگی تھی۔۔۔وہ اس کے چہرے سے اپنا چہرا مس کرتا اس کی نرماہٹوں کو محسوس کرنے لگا تھا۔۔۔

عنادل نے اس سے دور ہونا چاہا تھا مگر اس کی گرفت بہت مضبوط تھی۔۔۔وہ ہل بھی نہیں پائی تھی۔۔۔

"دشمنی دونوں خاندانوں کے بیچ ختم ہوئی ہے۔۔۔ہمارے بیچ اب بھی قائم ہے۔۔۔اور ہمیشہ قائم رہے گی۔۔مگر یاد رہنا میری اولاد میرے سائیڈ ہو گی۔۔۔"

اس کی سانسوں کو محسوس کرتا وہ بھاری بوجھل لہجے میں بولتا عنادل کی سانسیں منتشر کر گیا تھا۔۔۔اس کے سینے میں دھڑکنیں گنگنا اٹھی تھیں۔۔۔چہرے کی رنگت بے تحاشا سرخ ہوئی تھی۔۔۔

وہ اپنی کیفیت سمجھتی مزید گھبراہٹ کا شکار ہوئی تھی۔۔۔وہ اس کے بالوں میں چہرا چھپاتا اس کی دودھیا حسین گردن پر اپنی مونچھوں کی رگڑ پیدا کرتا اس کے کپکپانے پر اسے اپنے سینے میں مزید مضبوطی سے جذب کر گیا تھا۔۔۔

"دشمنی قائم رہے گی۔۔مگر میں نہیں رہوں گی تمہارے ساتھ ہمیشہ۔۔۔انتہائی ناگوار گزرتی ہے تمہاری یہ قربت میرے دل پر۔۔۔نفرت ہے مجھے تم سے شدید نفرت۔۔۔"

عنادل کو اس انسان کی یہ جیت برداشت ہی نہیں ہو رہی تھی۔۔

اس کی بات پر زہران نے اسے احتیاط سے بیڈ پر لیٹاتے اس کا سر تکیے پر رکھا تھا۔۔۔اس کے دائیں بائیں بازو ٹکاتا وہ اس پر حاوی ہوا تھا۔۔

"تم تو یہاں بھی نہیں آنا چاہتی تھی۔۔اب دیکھو میرے بیڈ روم میں میرے بیڈ پر میری پناہوں میں مقید ہو تم۔۔۔وہ بھی اپنے گھر

والوں کی اجازت سے۔۔زہران نیازی کی صلاحیتوں سے اب تک تو تمہیں واقف ہو جانا چاہیے تھا۔۔۔"

زہران کو اس کے بالوں کی مہک بہت لطف دے رہی تھی۔۔۔وہ بار بار ان کو محسوس کرتا اپنا چہرا اس میں چھپا رہا تھا۔۔۔

اس کی بات کے جواب میں عنادل کڑوا جواب دینا چاہتی تھی۔۔۔ مگر زہران نے اس کے لبوں کو اپنی گرفت میں جکڑتے ایسا نہیں ہونے دیا تھا۔۔۔

"تمہیں خبر نہیں ہے۔۔۔جیت میری نہیں جیت تمہاری ہوئی ہے۔۔"

اس کی گردن پر اپنی شدتیں نچھاور کرتا وہ خمار آلود لہجے میں بولتا عنادل کو ساکت کر گیا تھا۔۔۔اس کی یہ بھاری بوجھل سرگوشیاں اس کے اوسان خطا کر دیتی تھیں۔۔۔

اس کے لمس پر پہلے ہی اس کی حالت غیر تھی۔۔۔دم بہت زور سے دھڑک رہا تھا۔۔۔پورے وجود میں سنسنی سے دوڑ رہی تھی۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟"

عنادل کے لب بمشکل ہولے سے ہل پائے تھے۔۔

"مطلب تک تم خود پہنچو گی اب۔۔۔مگر یہ بات یاد رکھنا پہلی جیت تمہاری ہوئی ہے۔۔۔زہران نیازی ہارا ہے تمہارے آگے۔۔۔

بہت بری شکست ملی ہے۔۔وہ گزرا ایک مہینہ بہت مشکل تھا میرے لیے۔۔۔زہران نیازی نے پہلی بار شکست پائی ہے۔۔۔

اور یقین کرو اس بار ہارنے میں تکلیف نہیں ہو رہی۔۔۔خوشی ہو رہی ہے۔۔۔"

اس کے لب گردن کی نرماہٹوں کو محسوس کرتے نیچے سرک چکے تھے۔۔۔

مگر عنادل تو ابھی تک اس کی بات میں الجھی ہوئی تھی۔۔مگر اس شخص نے اسے دماغ لگانے کا بھی موقع نہیں دیا تھا۔۔۔وہ چند لمحوں

میں اس پر پوری طرح سے حاوی ہوتا اس کو ہوش و حواس سے بیگانہ کر گیا تھا۔۔

عنادل گہرے گہرے سانس لیتی اس شخص کے سحر سے بچنے کی کوشش کرتی مزید اسی میں جکڑی جا رہی تھی۔۔۔اس کے لمس میں ہر بار پہلے سے کہیں زیادہ شدت ہوتی تھی۔۔

وہ نازک سی لڑکی اس بے رحم شخص کے بے رحم لمس پر لرزتی اس کی بانہوں میں خود کو سونپ گئی تھی۔۔۔کیونکہ وہ شخص اس کے علاوہ کوئی راہ چھوڑتا ہی نہیں تھا۔۔

زہران نیازی اس کو ہتھیار ڈالتے دیکھ خمار آلود مسکراہٹ کے ساتھ اس دلکشی کے پیکر کو اپنی وحشتوں سے آگاہ کر گیا تھا۔۔۔جو پچھلے ایک مہینے سے اس کے اندر گھر کر گئی تھیں۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ ساری تیاریاں کس کی خاطر ہو رہی ہیں۔۔؟؟کسی کی شادی ہے کیا۔۔۔؟؟"

عنادل نے پورے قصر نور کو سجے دیکھ اور گھر میں ملازمین کو ادھر سے ادھر دوڑتے بھاگتے دیکھ حیرت سے پوچھا تھا۔۔۔ایسے تیاریاں ہو رہی تھیں جیسے کسی کی شادی ہو۔۔

"وہ کل زہران کی دستار بندی ہونی ہے اور آپ دونوں کے ولیمے کی شاندار دعوت بھی ہے۔۔۔جس میں اتنے سالوں بعد گردیزی خاندان والے بھی شرکت کریں گے پوری فیملی کے ساتھ۔۔۔اسی کی تیاریاں ہو رہی ہیں۔۔"

شائستہ بیگم نے اسے اپنے پاس بیٹھاتے بتایا تھا۔۔۔

وہ اس کو سر آنکھوں پر بیٹھاتی تھیں۔۔۔اس کو جو لگا تھا کہ دشمن کی بیٹی ہونے کی وجہ سے اسے قبول نہیں کیا جائے گا۔۔ویسا کچھ نہیں ہوا تھا۔۔۔اسے تو یہاں الگ ہی پروٹوکول مل رہا تھا۔۔

کیونکہ وہ زہران نیازی کی بیوی تھی جسے عزت دلوانا بہت اچھے سے آتی تھی۔۔

آپس میں وہ دونوں جتنا بھی لڑتے ہوں۔۔ مگر سب کے سامنے زہران اسے بہت عزت کے ساتھ مخاطب کرتا تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ سب زہران کے نزدیک اس کی اہمیت سے آگاہ ہو چکے تھے۔۔

"فاہم کی بہت یاد آتی ہے مجھے۔۔میں جب ان سے ملنے گئی تھی۔۔تو ملیحہ امید سے تھی۔۔۔اب تو ان کے گھر بچوں کی پیدائش بھی ہو گئی ہو گی۔۔۔میرا بہت دل چاہتا ہے وہ بھی اس گھر میں میرے پاس آکر رہیں۔۔۔مگر۔۔"

وہ یاسیت بھرے انداز میں بولتیں بات ادھوری چھوڑ گئی تھیں۔۔۔

جبکہ عنادل اس نے تو اپنی بہن سے ملنے کی خاطر بہت بڑی قیمت چکائی تھی۔۔

مگر اس کے باوجود مل نہیں پائی تھی۔۔۔

" اب سب دشمنی ختم ہو چکی ہے تو آپ بولیں نا کہ انہیں بھی واپس لے کر آئیں اس گھر میں۔۔۔"

اپنی بہن کی اولاد کا سن کر اس کی آنکھوں کے کنارے نم ہوئے تھے۔۔وہ بھی ملنا چاہتی تھی اپنی بہن سے۔۔۔بے قرار تھی بہت۔۔

"میں نے بات کی تھی عالم صاحب سے۔۔۔ان کا کہنا ہے اس معاملے کو زہران دیکھ رہا ہے وہی فیصلہ کرے گا۔۔"

ان کے بچارگی سے کہنے پر عنادل نے حیرت سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"تو آپ اسے کہیں دیں۔۔۔اس میں بڑی بات ک کیا ہے۔۔۔"

اس نے اچھنبے سے کہا تھا۔۔۔یہ سب لوگ زہران سے بات کرنے سے اتنا خوف کھاتے تھے۔۔۔یہ بات وہ نوٹ کر چکی تھی۔۔۔اسے

دیکھ کر سب ایسے اٹینٹو ہو جاتے تھے جیسے سانسیں تک لینے پر پابندی ہو۔۔۔

"زہران سے بات کرنا ہی تو مشکل ہے۔۔۔مجھے نہیں لگتا وہ مانے۔۔۔بیٹا اگر آپ ان کو اس پر راضی کرو تو وہ ضرور مان جائے گا۔۔۔۔"

شائستہ بیگم کی بات پر عنادل کے ہونقوں کی طرح ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اور پھر استہزایہ انداز میں ہنس دی تھی۔۔۔

"آپ کو غلط فہمی ہوئی ہے۔۔۔ہمارے درمیان میں اتنے خوشگوار تعلقات نہیں ہیں کہ وہ میری بات مانے۔۔۔"

عنادل نے انہیں سمجھانا چاہا تھا۔۔۔

مگر وہ فوراً نفی میں سر ہلا گئی تھیں۔۔۔

"آپ کی خاطر وہ برسوں میں دشمنی ختم کرنے خود چل کر دشمنوں کی دہلیز پر گئے ہیں۔۔۔مجھے حیرت ہو رہی ہے کہ آپ کو ابھی تک اندازہ ہی نہیں ہے کہ زہران نیازی کے دل میں آپ کی کیا اہمیت ہے۔۔۔زہران نیازی کو محبت ہو چکی ہے آپ سے۔۔۔"

شائستہ بیگم کو اس سر پھری لڑکی کی یہ بے خبری بہت عجیب لگی تھی۔۔۔سب جانتے تھے مگر اسے ہی خبر نہیں تھی۔۔

وہ عالم صاحب کے بلاوے پر اپنی جگہ سے اٹھ کر جا چکی تھیں۔ جبکہ عنادل اپنی جگہ گم صُم سی بیٹھی تھی۔۔۔یہ انکشاف بہت بڑا تھا۔۔

اس کے دل کی دھڑکن بہت تیزی سے چلنے لگی تھیں۔۔۔اس کے دل میں کیا تھا۔۔۔اس بات کو اس نے ہمیشہ نظر انداز کیا تھا۔۔۔

جب وہ شخص پاس نہیں ہوتا تھا اس کی راتیں تڑپتے گزرتی تھیں۔۔۔

مگر اس کی موجودگی میں ایک سکون بھری نیند میسر آتی تھی۔۔۔

عنادل کے چہرے کی رنگت بے پناہ سرخ ہو چکی تھی۔۔

اس کے بے خودی کے لمحوں میں کی گئی بوجھل سرگوشیاں بھی کانوں میں گونجتیں اس کی دھڑکنوں کا ساز بڑھا گئی تھیں۔۔۔وہ اپنی جگہ سے اٹھتی گالوں پر لڑھک آئے آنسوؤں کو رگڑتی اپنے روم کی جانب بڑھنے لگی تھی۔جب اچانک اس کی نظر سامنے سے آتی کنیز پر پڑی تھی۔۔۔

"کنیز تم یہاں۔۔۔؟؟"

عنادل بے یقینی سے بولتی اپنی جگہ ساکت ہوئی تھی۔۔۔

"اسلام و علیکم بی بی جی کیسی ہیں آپ۔۔۔؟؟بہت یاد آتی تھی آپ کی۔۔"

کنیز اس کے ہاتھ تھام کر عقیدت بھرے انداز میں لب رکھتے بولی تھی۔۔۔

"تم یہاں کیسے۔۔؟؟اتنا عرصہ کہاں تھی تم۔۔۔؟؟"

عنادل فضل بخش کو زہر ان کے ساتھ دیکھ کر حیران تھی۔۔اس رات تو اس شخص نے ان دونوں کو بہت ٹارچر کروایا تھانا۔۔۔پھر اسے اپنی وفاداری پر کیسے رکھ لیا تھا۔۔۔

"بی بی جی میں تو اس دن کے بعد سے یہاں پر ہی ہوں جی۔۔۔"

کنیز اب پہلے سے بھی کافی صحت مند لگ رہی تھی۔۔۔اس کا خوشی سے جگمگاتا چہرا اور آسودگی عنادل کو مزید الجھا گئی تھی۔۔۔۔

"مجھے ساری بات بتاؤ کنیز۔۔۔۔ جس رات اس شخص نے مجھ سے زبردستی نکاح کیا تھا۔۔۔ اس رات کیا ہوا تھا تم دونوں کے ساتھ۔۔۔ تم دونوں کی چیخوں کی آوازیں سنائی دی تھیں مجھے۔۔ بہت زیادہ ٹارچر کیا تھا کیا تم لوگوں پر۔۔۔؟؟"

عنادل اسے روم میں لاتی پوچھنے لگی تھی۔۔

جبکہ کنیز کو اب اپنی بی بی سے خوف محسوس ہو رہا تھا۔۔۔ جو یقیناً اس کی بات سن کر بھڑکنے والی تھی۔۔

"بی بی جی زہران سائیں نے ہمیں کچھ بھی نہیں کہا۔۔۔ کوئی ٹارچر اور تشدد نہیں کیا۔۔۔ فضل بخش کی وجہ سے مجھے معاف کر دیا۔۔۔

وہ ان کا وفادار ہے۔۔۔اس نے انہیں بتا دیا تھا کہ آپ زہر ان سائیں کے آنے جانے پر نظر رکھوانے کا کہہ رہی ہیں۔۔۔جس کی وجہ سے سائیں کو یہی لگا کہ آپ واقعی ان کو نقصان پہنچانا چاہتی ہیں۔۔۔میں اس وقت بہت ڈر گئی تھی۔۔۔وضاحت نہیں دے پائی۔۔۔"

کنیز ڈرتے ڈرتے اسے بتا رہی تھی۔۔

"تم لوگوں کا وہ چیخنا۔۔۔"

عنادل نے بہت ضبط سے پوچھا تھا۔۔۔

"وہ تو اس لیے تھا کہ آپ نکاح کے لیے مان جائیں۔۔۔ورنہ ہم پر کوئی تشدد نہیں ہوا بی بی جی۔۔۔زہران سائیں بہت اچھے ہیں۔۔۔ میں نے ملیحہ بی بی جی کا جو ساتھ دیا اس کی وجہ سے نوریز سائیں کو مجھ پر شک ہو گیا تھا۔۔۔وہ مجھے مار دیتے اسی خاطر انہوں نے میرا نکاح فضل بخش سے کروا کر مجھے ادھر ہی رکھوا لیا۔۔۔مجھے معاف کر دیں بی بی جی۔۔

میں اس وقت بہت ڈر گئی تھی۔۔۔پھر بعد میں میں نے سائیں کو بتا دیا تھا کہ آپ ان کو مارنے کی نیت سے نہیں آئی تھیں۔۔آپ بہت

اچھی ہیں۔۔۔ مگر تب پھر احمد سائیں کا معاملہ شروع ہو گیا۔۔ تو وہ اور غصہ ہو گئے۔۔۔"

کنیز اس کی غصے سے سرخ پڑتی رنگت دیکھ سہم گئی تھی۔۔۔ وہ جانتی تھی عنادل یہ سب جان کر بہت غصہ کرے گی۔۔۔

"اٹھو اور دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔"

عنادل غصے سے غرائی تھی۔۔۔ اس کی اپنی وفادار ملازمہ کو بھی وہ شخص اپنی سائیڈ کر چکا تھا۔۔

"بی بی جی مجھے معاف کر دیں۔۔۔"

کنیز اس سے معافی مانگنے لگی تھی۔۔۔

"سنائی نہیں دے رہی میری بات۔۔۔دفع ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔

دوبارہ شکل مت دکھانا مجھے اپنی۔۔۔"

عنادل نے اسے کمرے سے نکال دیا تھا۔۔۔

اسے اب سمجھ آ رہی تھی وہ جب بھی زہران سے کنیز کے بارے میں

پوچھتی تھی وہ یہ کیوں کہتا تھا کہ وہ اپنے گھر میں ہے۔۔۔

وہ فضل بخش سے اس کی شادی کر کے اسے اس کے گھر کا کر چکا

تھا۔۔۔

زہران نے اندر داخل ہوتے یہ منظر دیکھا تھا۔۔یہ لڑکی جاہ و جلال

میں اس سے دو ہاتھ آگے تھی۔۔۔

"کیا ہو گیا ہے۔۔۔بچاری کو معاف کر دیتی۔۔۔۔"

زہران نے اس کے سرخ پڑتے چہرے کو پر تپش نگاہوں سے گھورتے کیا تھا۔۔۔

"میں تم سے بات نہیں کر رہی تم بھی خاموش رہو۔۔۔"

عنادل نے اسے انگلی اٹھا کر وارن کیا تھا۔۔۔

جس پر زہران اس کے غصے سے کپکپاتے وجود کو اپنی نگاہوں کے فوکس میں لیے صوفے پر آن بیٹھتا سیگریٹ سلگھا گیا تھا۔۔۔وہ اس وقت گرے رنگ کے شلوار سوٹ میں ملبوس مردانی وجاہت کا شاہکار بہت ہینڈسم لگ رہا تھا۔۔۔

اس کی شخصیت میں ایک چارم تھا۔۔ جسے عنادل اب تک اگنور کرنے کی کوشش ہی کر رہی تھی۔۔

وہ بیڈ پر بیٹھی تھی جبکہ زہران کافی فاصلے پر صوفے پر بیٹھا تھا۔۔۔

عنادل اس کی نگاہوں کی تپش اپنے اوپر محسوس کر رہی تھی۔۔

"تم نے بولا تھا تم کبھی مجھے اپنی خاندانی بیوی کی حیثیت میں قبول نہیں کروگے۔۔۔ پھر مجھے یہ عزت کیوں بخش رہے ہو۔۔۔ پوری برادری کو جمع کر کے۔۔۔"

عنادل نے اپنے اندر اٹھتے سوالات کا جواب پانے کی خاطر خود ہی اسے مخاطب کیا تھا۔۔اس کے سیگریٹ کی سمیل سے عنادل کو پھر سے پرابلم ہونے لگی تھی۔۔۔

اگر اسے منع بھی کرتی تو کونسا اس نے بات ماننی تھی۔۔۔اس لیے وہ فاصلے پر ہی بیٹھ گئی تھی۔۔

"یہاں آؤ پھر بات کرتے ہیں۔۔۔"

زہران نے اسے اپنے قریب صوفے پر بلایا تھا۔۔۔

"نہیں میری طبیعت خراب ہو جاتی اس سے۔۔۔"

عنادل نے روہانسے لہجے میں کہا تھا۔۔زہران نے اسی لمحے جلتا ہوا سیگریٹ ایش ٹرے میں مسل دیا تھا۔۔

"اب آؤ۔۔۔"

انکار کی وجہ ہی ختم ہو چکی تھی۔۔عنادل اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے قریب صوفے پر آن بیٹھی تھی۔۔

"اس وقت مجھے ایسا ہی لگتا تھا۔۔۔مگر اب میں تمہیں وہ حیثیت دینا چاہتا ہوں۔۔۔میرا دل راضی ہو چکا ہے اس بات کے لیے۔۔۔"

زہران نے اس کے حسین سراپے کو تکتے کہا تھا۔۔۔عنادل نے نوٹ کیا تھا وہ اسے بہت گہری نگاہوں سے تکتا تھا۔۔۔جب بھی وہ

اس کے سامنے ہوتی تھی اس کی نگاہیں عنادل کے چہرے سے ایک پل کے لیے بھی نہیں ہٹتی تھیں۔۔۔۔

یہ خیال ہی اس کی سانسوں کی رفتار بڑھا گیا تھا۔۔

"صرف اپنی ہونے والی اولاد کی خاطر۔۔۔ہے نا۔۔۔؟؟"

عنادل کو یقین ہی نہیں تھا وہ اس شخص کے لیے اہم ہو سکتی تھی۔۔

زہران کے چہرے پر مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔

"تم کیا سننا چاہتی ہو۔۔۔؟؟"

ہاتھ بڑھا کر اس نے عنادل کے پھولے گالوں کو چھوا تھا۔۔

"مجھے تم سے کچھ بھی سننے کا شوق نہیں ہے۔۔تم ہمیشہ سے میرے لیے نفرت کے قابل تھے اور رہو گے۔۔۔"

عنادل نے اس کا ہاتھ جھٹک دیا تھا۔۔زہران کے چہرے سے مسکراہٹ سمٹ گئی تھی۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ تمہاری پہچان کے ساتھ دنیا والوں کے سامنے نہیں جانا۔۔۔نہ مجھے تمہاری دستار بندی دیکھنے میں کوئی دلچسپی ہے۔۔میں نہیں آؤں گی۔۔۔بتا دینا اپنے گھر والوں کو۔۔۔"

عنادل نے اس کے پاس سے اٹھتے اپنا اگلا فیصلہ بھی سنا دیا تھا۔۔

مگر اس کی جانب سے اب بھی خاموشی تھی۔۔۔وہ بس اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔

"تم سن رہے ہو میری بات۔۔۔؟؟"

عنادل کو حیرت ہوئی تھی کہ وہ اس کی بات پر خاموش کیسے رہا تھا۔۔۔اپنی دھونس کیوں نہیں جمائی تھی۔۔

"تیار ہو جاؤ ہمیں کہیں جانا ہے ابھی۔۔۔"

زہران نے اب کی بار اسے انتہائی سنجیدگی سے کہتے اپنی نگاہوں موبائل کی جانب موڑ لی تھیں۔۔

"مجھے تمہارے ساتھ کہیں نہیں جانا۔۔۔"

عنادل نے اب بھی صاف انکار کیا تھا۔۔

"سوچ لو۔۔۔ایسے نہ ہو بعد میں پچھتانا پڑے تمہیں۔۔۔۔"

زہران نے اس کے مقابل آن کھڑے ہوتے اسے دوبارہ سے کہا تھا۔۔۔

"تمہارے ساتھ سے انکار کرنے پر میں کبھی نہیں پچھتا سکتی۔۔۔ تمہاری اصلیت جان چکی ہوں میں۔۔۔تم اپنے مفاد کی خاطر کسی کے بھی پیر پکڑ سکتے ہو۔۔۔کسی کے آگے بھی جھک سکتے ہو۔۔۔"

عنادل نے نفرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جس پر وہ گہرا سانس خارج کرتا اس کے قریب ہوا تھا۔۔۔چہرا اسکے چہرے کے قریب تر کرتا وہ اس کی نوز پن پر دھیرے سے لب رکھ گیا تھا۔۔

"میں تھک چکا ہوں تم سے لڑ لڑ کے۔۔۔تم نہیں تھکی اب تک۔۔ ہمارا جوڑ قسمت میں لکھا تھا۔۔۔کسی نہ کسی ذریعے سے ہم نے جڑنا ہی تھا۔۔۔میں غلط فہمی کا شکار ہوا تھا تمہاری جانب سے۔۔مگر یقین مانو مجھ اس غلط فہمی پر کوئی پچھتاوا نہیں ہے۔۔۔ایک بار تنہا بیٹھ سوچنا ضرور۔۔۔

تمہارے گھر والے واقعی ہر عیب سے پاک ہیں۔۔۔ دنیا کا گنہگار ترین انسان صرف میں ہوں۔۔۔؟ ہمیشہ دشمنی کی پہل ان کی جانب سے ہوئی ہے عنادل۔۔۔ جس کا ہر بار میری طرف سے بھی بہت کاری وار کیا گیا ہے ان پر۔۔

مگر اب صرف تمہاری خاطر میں وہ سب کرنا چاہتا ہوں جس سے میں تمہارا آئیڈیل بن سکوں۔۔۔ تمہارے ساتھ جو کیا تم نے اس کا بدلہ لیا ہے مجھ سے وردہ کی صورت رسوائی دے کر۔۔۔

وردہ بہن ہے میری۔۔۔ اس کی عزت اور جان دونوں خطرے میں تھیں تمہاری وجہ سے۔۔۔ تمہیں میں برا لگتا ہوں۔۔۔ میں نے

تمہیں ایسا سوچنے پر مجبور کرنے کی کوشش کسر بھی نہیں

چھوڑی۔۔۔

مگر ٹرسٹ می۔۔۔اتنا برا نہیں ہوں میں۔۔۔"

اس کے لبوں کا بوسہ لیتا وہ اس سے دور ہوتا کمرے سے نکل گیا

تھا۔۔۔

جبکہ عنادل کتنے ہی پل ساکت سی اپنی جگہ کھڑی رہی تھی۔۔

وہ کیا کیا بول گیا تھا۔۔۔

یہ شخص جو زرا سی بدلحاظی برداشت نہیں کرتا تھا۔۔۔اس کی ہر

گستاخی بہت خاموشی سے سہہ رہا تھا۔۔۔۔

عنادل اس کی چھوڑی ہوئی جگہ پر آن بیٹھی تھی۔۔۔

جہاں اب بھی اس کی مہک اور اس کا احساس موجود تھا۔۔

عنادل کے دل کو کچھ ہوا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی تیر گئی تھی۔۔۔دل کا اضطراب بڑھ گیا تھا۔۔۔

پورے وجود میں بے چینی سی سرایت کر گئی تھی۔۔

وہ شخص جب غصے سے دھاڑتا تھا تو اسے اتنا خوف محسوس نہیں ہوتا تھا۔۔۔ جو آج محسوس ہو رہا تھا۔۔۔

اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔

"مجھے نہیں چاہے تمہارا ساتھ۔۔۔ نہیں رہنا تمہارے پاس۔۔۔ واپس جانا ہے یہاں سے۔۔۔ تم اچھے ہو یا برے ہو مجھے اس سے بھی فرق نہیں پڑتا۔۔۔ مجھے تم سے نفرت ہے صرف اور صرف نفرت۔۔۔۔"

وہ اونچی آواز میں یہ بات کہتی اپنے دل کو باور کروا رہی تھی۔۔۔ جب اسی لمحے اس کا موبائل بجا تھا۔۔۔

انجم کی کال دیکھ نے اپنے آنسو صاف کرتے کال پک کر لی تھی۔۔

"عنادل کیسی ہو میری گڑیا۔۔۔ اس شخص نے تمہیں کوئی نقصان تو نہیں پہنچایا۔۔۔ مجھے بہت فکر ہو رہی ہے تمہاری۔۔۔۔"

انجم کی بات پر عنادل نے حیران ہوئی تھی۔۔۔

اس کے دماغ میں اتنی ساری باتیں چل رہی تھیں کہ وہ بھول ہی گئی تھی کہ اس کو پہلے جھوٹ بول کر پھر اس کی رپورٹس نوریز گردیزی کے سامنے لانے والی یہی عورت تو تھی۔۔

وہ اگر اس کی اتنی ہی ہمدرد تھی تو وہ پہلے اس سے بات کر سکتی تھی۔۔۔ مگر عنادل گردیزی کو اس وقت صرف ایک ہی انسان اپنا دشمن نظر آرہا تھا۔۔۔اس کے سوا کسی سے اس کو کوئی مسئلہ نہیں تھا۔۔۔

"نہیں میں بالکل ٹھیک ہوں۔۔۔ آپ پریشان نہ ہوں۔۔۔مجھے یہاں بہت اچھے سے رکھا جارہا ہے۔۔۔"

عنادل کی بات پر انجم کے چہرے کے تاثرات بگڑے تھے۔۔

"ہاں ابھی تو اچھے سے ہی رکھا جائے گا۔۔زہران نیازی کی اولاد جو پل رہی ہے تمہارے وجود میں۔۔۔وہ اسی وجہ سے تو یہ سب کرنے پر مجبور ہوا۔۔۔ورنہ وہ تمہیں اتنی عزت کبھی نہ دیتا۔۔۔۔

نہ کبھی اس حویلی میں تمہیں قبول کیا جاتا۔۔۔اور ابھی بھی اگر ایسا ہوا ہے تو صرف کچھ وقت کے لیے۔۔۔ایک ہفتہ رہ گیا ہے الیکشن میں زہران نیازی لوگوں کے سامنے بہت اچھا بننا چاہتا ہے۔۔وہ

صرف استعمال کر رہا ہے تمہیں تمہارے خاندان والوں کے

خلاف۔۔۔

تم جانتی بھی نہیں ہو گی کہ کل رات نوریز گردیزی پر قاتلانہ حملہ ہوا

ہے۔۔۔اب یہ مت پوچھنا کس نے کروایا۔۔۔

دوستی کے پیچھے چھپ کر خاتمہ کرنا چاہتا ہے وہ تمہارے پورے

خاندان کا۔۔۔تم اتنے آرام سب استعمال کیوں ہو رہی ہو۔۔۔

تم سے ایسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی مجھے۔۔۔"

انجم جتنا ہو سکتا تھا زہر اگل رہی تھی۔۔

اس کو جب سے یہ خبر ملی تھی کہ وہ دنیا والوں کے سامنے اسے اپنی بیوی اور سردارنی کی حیثیت سے قبول کر رہا تھا اس کے اندر آگ لگی ہوئی تھی۔۔

اس کو تو اس کی حرکت کی سزا وہ اسی دن دے چکا تھا۔۔۔

اس نے عنادل کی رپورٹس کو غلط انداز میں استعمال کرنے پر اس ہاسپٹل سے نکلوا دیا تھا۔۔۔وہ اب گاؤں کے ہاسپٹل میں کام نہیں کر سکتی تھی۔۔اور قصر نور میں آنے پر بھی پابندی لگا دی تھی۔۔۔

انجم کا اب بس نہیں چل رہا تھا کہ وہ عنادل کو زہران نیازی کی زندگی سے کیسے باہر نکالے۔۔اسے یہی طریقہ ٹھیک لگا تھا۔۔جتنا ہو سکتا

تھاوہ اسے زہران کے خلاف کر کے اسے زہران کے خلاف سازش کرنے پر مجبور کر رہی تھی۔۔۔تاکہ زہران اس سے متنفر ہو جائے۔۔۔

"کیاہوا تایاسائیں کو۔۔؟؟وہ ٹھیک توہیں۔۔۔؟؟مجھے کسی نے بتایا کیوں نہیں اس بارے میں۔۔۔"

عنادل بے چینی سے بولی تھی۔۔۔اسے دو ہفتے ہو چکے تھے یہاں آئے۔۔۔

وہاں سے کوئی اس سے ملنے نہیں آیا تھا۔۔

کل ہی آنا تھاسب نے۔۔۔

"انہیں ایک گولی لگی ہے۔۔۔خطرے کی بات نہیں ہے۔۔۔۔مگر انہیں جان سے مارنے کی پوری کوشش کی گئی تھی زہران نیازی کی طرف سے۔۔۔"

اس کی بات پر عنادل کی گرفت موبائل پر مضبوط ہوئی تھی۔۔

"آپ کو پورا یقین ہے یہ زہران نے ہی کیا ہے۔۔۔"

عنادل کے لبوں سے زہران کا نام اتنے استحقاق بھرے انداز میں سنتے انجم کا غصے سے برا حال ہوا تھا۔۔۔

"پورا یقین ہے۔۔۔وہ جان سے مارنا چاہتا تھا۔۔۔"

انجم نے پورے یقین سے جھوٹ بولا تھا۔۔

زہران نیازی اگر اس کا نہیں ہو سکا تھا تو وہ کسی اور کا کیسے ہونے دیتی۔۔۔۔

اس کی محبت کو ٹھکرا کر وہ اس شخص کو اس کی محبت کیوں حاصل کرنے دیتی۔

بہت پہلے سے وہ اس کی محبت میں گرفتار تھی۔۔زہران بھی اس سے اچھے سے پیش آتا تھا۔۔اس کے بابا سے اس کی پڑھائی کی اجازت دلوانے والا بھی وہی تھا۔۔۔۔

وہ دونوں ہم عمر تھے۔۔۔انجم کے بابا سے زہران کی بہت بنتی تھی۔۔انہیں سے ملنے کے لیے اکثر وہ ان کے گھر بھی آتا تھا۔۔۔ انجم شروع سے اس کی دیوانی تھی۔۔۔

اس کا اپنے فادر کے سوا کوئی نہیں تھا۔۔یہی وجہ تھی کہ زہران اس کے بابا کی طبیعت خرابی کے پیش نظر اس کا بھی خیال رکھتا تھا۔اس کے بابا کی وجہ سے وہ اسے بھی عزت دیتا تھا۔۔

جسے انجم کچھ اور ہی سمجھنے لگی تھی۔۔۔اسے لگا تھا شاید زہران بھی اسے پسند کرتا ہے۔۔۔

زہران کی جانب سے کبھی ایسی کوئی امید نہیں دلائی گئی تھی۔۔۔

انجم کا جانا اس گھر میں تھا جو زہران کو بالکل بھی پسند نہیں تھے۔۔۔ مگر زہران نے کبھی اسے منع نہیں کیا تھا۔۔۔ اسے پرواہ نہیں تھی وہ کیا کرے۔۔۔

انہیں دنوں انجم نے اس کے سامنے اپنی محبت کا اظہار کر دیا تھا۔۔۔ جو سنتے ہی زہران نیازی غصے سے بھڑک اٹھا تھا۔۔۔ اس نے اسے کافی ڈانٹتے منع کر دیا تھا۔۔۔ وہ اس کے بارے میں ایسا کچھ نہیں سوچتا تھا۔۔۔ اس کے باپ کی وجہ سے برتے نرم رویے کا وہ کوئی اور ہی مطلب نکال گئی تھی۔۔۔

جبکہ انجم کو لگا تھا وہ اس کا تعلق گردیزی خاندان سے ہونے کی وجہ سے اسے ٹھکرا رہا ہے۔۔۔اس نے بہت کوشش کی تھی زہران کو منانے کی۔۔۔اسے اپنی محبت کا یقین دلانے کی۔۔اس بات کی بھی کہ وہ گردیزی خاندان کی جانب دیکھے گی بھی نہیں کبھی۔۔۔

مگر ایسا کچھ ہوتا تھا اگر زہران نیازی کو اس سے محبت ہوتی۔۔۔اسے ایسی عورتوں سے سخت نفرت تھی جو اپنی نسوانیت اور وقار کی پرواہ نہیں کرتی تھیں۔۔۔انجم نے اسے ایک دن بہانے سے اپنے باپ کا نام لے کر اپنے گھر بلایا تھا۔۔۔خود کو سجا سنوار کر اس کے آگے

پیش کرنے کی خاطر۔۔۔اپنی خوبصورتی سے اسے گھائل کرنے کی خاطر۔۔۔

وہ کسی بھی حد پر جا کر اسے حاصل کرنا چاہتی تھی۔۔

جس کے بعد سے زہران کی نگاہوں میں اس کی بچی کچی عزت بھی ختم ہو گئی تھی۔۔۔

زہران نیازی اب اس کی صورت بھی دیکھنا پسند نہیں کرتا تھا۔۔۔

جس بات پر وہ مزید تلملا اٹھی تھی۔۔

اور اسے پانے کی خاطر اب بھی اپنے اوچھے ہتھکنڈے جاری رکھے ہوئے تھی۔۔۔

"آپ نے ایک بار کہا تھا آپ کا تعلق رہ چکا ہے زہران کے ساتھ۔۔۔کیسا تعلق تھا آپ کا۔۔؟؟"

اچانک کسی خیال کے تحت اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"ہا۔۔ہاں وہ زہران نیازی اور میرے بیچ کافی کچھ ہو چکا ہے۔۔۔ جانتی تو ہو نیازی خاندان کے مردوں کے شغل۔۔تم بھی تو اسی کا شکار ہو چکی ہو۔۔"

انجم کو انداز بہت عجیب سا تھا۔۔

"میرے محرم ہیں وہ خالہ۔۔۔ہمارا نکاح ہو چکا ہے۔۔۔ہمارا تعلق شروع سے حلال تھا۔۔۔"

عنادل کو ان کا یہ انداز بالکل بھی اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"ان مردوں کے نزدیک نکاح کی کوئی اہمیت نہیں ہے۔۔۔تم حسین ہو۔۔۔ تمہیں زیادہ وقت تک استعمال کرنے کی خواہش ہو گی اسے۔۔۔۔"

انجم اپنے اندر کی جلن اور رقابت نکال رہی تھی۔۔

عنادل نے کال کاٹ دی تھی۔۔اس کے چہرے پر آنسو آن ٹھہرے تھے۔۔

یہ بات اس کے اندر آگ لگا گئی تھی۔۔۔

اس نے آج تک کبھی کسی مرد سے تعلق نہیں رکھا تھا۔۔۔نہ کبھی کسی مرد کا خیال اس کے دل میں آیا تھا۔۔۔پھر اس کے رب نے جو شخص اس کے لیے چنا تھا۔۔۔وہ ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔

اس کے دل کی بے قراری بڑھنے لگی تھی۔۔۔اگر انجم کے اتنے ہی گہرے تعلقات رہ چکے تھے اس سے تو انجم نے اسے کیوں زہران کو اپنی محبت کے جال میں پھنسانے کو کہا تھا۔۔

جب اسے پتا تھا وہ صرف وقت گزاری کرنے والا انسان تھا۔۔

عنادل گردیزی اتنی بے وقوف نہیں تھی کہ کسی بھی سازش کا شکار کو جاتی۔۔۔

مگر زہران نیازی کے ساتھ اب تک جو وقت گزرا تھا۔۔۔اس شخص نے بھی تو کسی بات کو اعتبار نہیں سونپا تھا۔۔

اسے منظور نظر تک بول دیا تھا غصے میں۔۔۔عنادل اس رات کا حساب اب بھی چاہتی تھی۔۔۔

اس سے لڑنا چاہتی تھی۔۔۔مگر اسے اچانک سے نجانے کیا دورا پڑ گیا تھا کہ وہ اتنا صابر بنا ہوا تھا۔۔۔

عنادل نوریز گردیزی کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

اسے لگا تھا اس کی کال پک نہیں کی جائے گی۔۔مگر ایسا نہیں ہوا تھا۔۔۔

اس کی کال پک کر لی گئی تھی۔۔۔اور وہ اس سے بہت اچھے سے بات کر رہے تھے۔۔۔

عنادل کے دل میں شدت سے یہ بات آئی تھی کہ اگر اس کے بچے کا باپ زہران نیازی نہ ہوتا کیا تب بھی اسے اتنی عزت ملتی۔۔۔۔

کبھی بھی نہیں۔۔۔

اگر وہ زہران نیازی جتنا پاور فل نہ ہوتا تو انہیں زندہ در گور کر دیا جاتا۔۔۔

دھوکا تو ہوا تھا ان کے ساتھ۔۔۔

پھر وہ اتنی جلدی کیسے مان گئے تھے۔۔۔

یہ کیسی غیرت تھی۔۔۔۔جو کبھی آگ کی طرح بھڑک اٹھتی تھی۔۔۔اور کبھی بالکل ٹھنڈی پڑ جاتی تھی۔۔۔

"آپ پر حملہ کس نے کروایا تایا سائیں۔۔۔"

اس نے پوچھا تھا۔۔۔

"میرے دشمنوں نے۔۔۔جو مجھے جان سے مارنا چاہتے ہیں۔۔۔'

ان کے لہجے میں نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔

"آپ کے دشمن تو نیازی خاندان والے تھے نا۔۔۔وہ دشمنی تو اب نہیں رہی نا۔۔۔"

وہ پوچھ رہی تھی۔۔۔جب اس کی بات پر دوسری جانب وہ ہنس پڑے تھے۔۔۔

"تم بہت معصوم ہو۔۔اسی لیے تو اتنا وقت اس دشمنی میں استعمال ہوتی رہی۔۔۔ان کے دلوں میں ہمارے لیے اب بھی نفرت باقی ہے۔۔۔اگر نفرت نہ ہوتی تو وہ احمد کی بیوی کو ہمارے گھر بھیج دیتے۔۔۔سب سے بڑی بات وہ فاہم اور ملیحہ کو واپس لے آتے۔۔۔

وہ ایسا نہیں کر رہے۔۔۔کیونکہ یہ دوستی میں پہل اور تمہیں قبول کرنا صرف دنیاداری کے لیے ہے۔۔۔وہ دوستی کی آڑ میں ہم سب کو

مارنا چاہتا ہے۔۔۔ کہو اسے فاہم اور ملیحہ کو منظر عام پر لائے۔۔۔

جیسے احمد اور وردہ کو لے کر آیا ہے۔۔۔"

نوریز گردیزی جانتے تھے کہ انہیں اپنا کام کیسے کرنا تھا۔۔

عنادل ان کو اس بات کے لیے رضامندی دیتی کال کاٹ گئی

تھی۔۔۔

وہ سب جو اس کے اپنے تھے۔۔ اتنے وقت سے اس کے ساتھ

تھے۔۔۔ اس سے محبت کرتے تھے۔۔

ان کا یہی کہنا تھا کہ زہر ان نیازی اسے استعمال کر رہا تھا۔۔۔ وہ اسکے

ساتھ مخلص نہیں تھا۔۔۔

وہ کس پر یقین کرتی۔۔۔کیونکہ اس کا دل تو کچھ اور ہی کہہ رہا تھا۔۔۔

وہ اس سچویشن سے بہت زیادہ زچ ہو چکی تھی۔۔۔

عنادل نے کچھ سوچتے زہران کا نمبر ملایا تھا۔۔۔

دوسری بیل پر ہی اس کی کال پک کر لی گئی تھی۔۔

"مجھے ایک بات کرنی ہے تم سے۔۔۔"

اس کی سنجیدگی کے جواب میں وہ بھی سنجیدگی سے بولی تھی۔۔

"اگر تمہیں میری یاد آ رہی ہے تو میں ابھی بہت دور ہونے تم سے۔۔۔تمہارے پاس نہیں آسکتا۔۔۔"

اس کی گھمبیر بھاری آواز عنادل کے چہرے پر سرخی بکھیر گئی تھی۔۔۔

"تم کیسے انسان ہو۔۔۔؟؟تم میرے ساتھ جتنا برا سلوک کر چکے ہو۔۔۔ تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہاری ان پر فریب باتوں پر یقین کروں گی۔۔۔ایسا کبھی نہیں ہو گا۔۔میں تمہیں تڑپتے دیکھنا چاہتی تھی اور ایک دن ایسا آئے گا۔۔۔تم مجھے کمزور سمجھنے کی غلطی مت کرنا۔۔۔"

عنادل کی بات پر وہ کچھ نہیں بولا تھا۔۔۔۔

بوجھل سانس خارج کرتے وہ اپنے جلتی پیشانی مسل گیا تھا۔۔۔

"تڑپ ہی تو رہا ہوں تمہاری آنکھوں میں اپنے لیے نفرت دیکھ کر۔۔۔ نظر کیوں نہیں آتا تمہیں۔۔۔"

اس کی آواز بھاری ہو رہی تھی۔۔ عنادل کے دل نے ایک بیٹ مس کی تھی۔۔

وہ یہ کیا بول رہا تھا۔۔۔ وہ ہوش میں نہیں تھا کیا۔۔۔

"کک کیا مطلب۔۔۔؟؟"

عنادل کی زبان لڑکھڑائی تھی۔۔

"کچھ نہیں۔۔۔ تم نے کیا کہنے کے لیے کال کی تھی۔۔۔"

اس کی سانسیں چھینتا۔۔۔اتنا بڑا اقرار کرتا اب اتنے ہی آرام سے وہ اپنی بات کو بدل گیا تھا۔۔۔

عنادل کو اس پر بہت زیادہ غصہ آیا تھا۔۔۔دل چاہا تھا کال کاٹ دے۔۔۔

اگر وہ اس کے لیے کچھ محسوس کر رہا تھا تو بولتا کیوں نہیں تھا۔۔۔

ایسی بھی کیا اکڑ تھی۔۔

"میں کل کی محفل میں ایک ہی شرط پر شرکت کروں گی۔۔اگر تم ملیحہ اور فاہم کو یہاں واپس لے کر آؤ گے۔۔۔اور جیسے مجھے ہر بات

کی آزادی ہے۔۔ویسی ہی آزادی ملیحہ اور عالیہ پھوپھو کو بھی ہو گی۔۔۔

وہ جب چاہیں گردیزی حویلی جا سکتی ہیں۔۔۔اور اس حویلی میں بھی وہ عزت اور مقام ملے گا جس کی وہ حقدار ہیں۔۔۔"

عنادل کو اندازہ نہیں تھا وہ کیا بولے گا۔۔۔

مگر اس کے دل و دماغ میں یہ احساس ضرور سرایت کر گیا تھا کہ وہ ہمیشہ ایسا پاور فل بندہ ہو تو چاہتی تھی۔۔۔

جو حالات کو اپنی مرضی سے چلانے کی طاقت رکھتا ہو۔۔۔

"اوکے۔۔۔اور کچھ۔۔۔"

وہ اتنی آسانی سے مان گیا تھا۔۔وہ بھی اتنی بڑی بات۔۔۔

عنادل نے فون کان سے ہٹاتے سکرین کو گھورا تھا۔۔۔

"تم ہوش میں ہو۔۔؟"

عنادل نے حیرت کے مارے پوچھا تھا۔۔۔

"تم سے دور تو ہوش میں ہی ہوتا ہوں۔۔۔مدہوشی تو تمہاری قربت سے ہی چڑھتی ہے۔۔۔"

وہ شخص بے باکی بھرے لہجے میں بولتا اس کے چہرے کو سرخ کر گیا تھا۔۔۔

عنادل کی دھڑکنیں منتشر ہوئی تھیں۔۔۔

"تمہاری یہ گہری سانسیں میری کمزوری ہیں۔۔۔دور بیٹھے کیوں تڑپا رہی ہو۔۔"

وہ خمار آلود لہجے میں بولتا اس کے چہرے کو دہکا گیا تھا۔۔

عنادل نے فوراً کال کاٹ دی تھی۔۔۔اس کی دھڑکنوں کی رفتار مزید بڑھ گئی تھی۔۔۔

جب سے وہ اس گھر میں آئی تھی زہران نیازی کا رویہ اس سے بالکل بدل چکا تھا۔۔۔

نجانے کیوں مگر یہ فریب نہیں لگتا تھا۔۔۔مگر وہ اقرار بھی تو نہیں کرتا تھا۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

عنادل کمرے سے نکلی تھی جب لاؤنج سے اسے ملی جلی بہت ساری آوازیں سنائی دی تھیں۔۔

"کون آیا ہوا ہے۔۔۔؟؟"

اس نے ملازمہ کو بلا کر پوچھا تھا۔۔

"بی بی جی فاہم سائیں آئے ہیں اپنی بیوی اور بچوں کے ساتھ۔۔۔"

ملازمہ کی بات پر عنادل کے چہرے پر خوشی کے تاثرات بکھر گئے تھے۔۔۔

وہ تیزی سے اندر ہی جانب بڑھی تھی۔۔۔سامنے ہی لاؤنج کے سبھی افراد جمع تھے۔۔۔فاہم شائستہ بیگم کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔۔۔جبکہ وردہ اور تانیہ کے ہاتھ میں دونو مولود بچے تھے۔۔۔ملیحہ عالیہ بیگم کے ساتھ بیٹھی مسکرا رہی تھی۔۔۔

زہران عالم صاحب کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ان سب کے چہرے بتا رہے تھے کہ وہ اس کی بہن کو قبول کر چکے تھے۔۔

اسے یہ سب کہے ابھی زیادہ وقت نہیں گزرا تھا اور وہ اس کی بات مان بھی چکا تھا۔۔۔

"عنادل۔۔"

وہ ساکت سی دروازے میں کھڑی تھی جب سب سے پہلے ملیحہ کی نظر اس پر پڑی تھی۔۔

باقی سب نے بھی اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔ زہران نیازی کی نگاہیں تو اس پر جم سی گئی تھیں۔۔

اس کی نگاہوں کی دیوانگی وہاں سب ہی نوٹ کرتے تھے۔۔۔

ملیحہ اپنی جگہ سے اٹھتی اس کے قریب جاتی اس سے لپٹ گئی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دو۔۔۔ تمہارا بہت دل دکھایا۔۔۔۔"

ملیحہ اس کے چہرے کو چومتے ہوئے ندامت سے چور لہجے میں بولی تھی۔۔ مگر ہاں مادل نے اس سے کوئی شکوہ نہیں کیا تھا۔۔ وہ اس وقت عجیب سے احساسات کا شکار تھی۔۔۔

اس کی نگاہیں بھی زہران کی جانب اٹھی تھیں۔۔ جو اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔

وہ ایک ایک کر کے وہ ساری باتیں پوری کر چکا تھا جو اس رات اس کے سینے پر سر رکھتے اس نے اپنے آئیڈیل کے حوالے سے بتائی تھیں۔ وہ بالکل ویسا ہی نکلا تھا۔۔

فاہم اور ملیحہ کے دو جڑواں بیٹیاں تھیں۔۔۔بہت ہی زیادہ خوبصورت۔۔۔

عنادل نے باری باری دونوں کو اپنی بانہوں میں اٹھاتے پیار کیا تھا۔۔۔اس کی بہن اپنی زندگی میں بہت خوش تھی۔۔۔جو دیکھ وہ بھی اپنی جگہ مطمئن ہوئی تھی۔۔۔

"تم نے کہا تھا کہ یہ محبت فضولیات سے زیادہ کچھ نہیں ہے۔۔۔پھر خود کیسے اس کا شکار ہو گئے۔۔۔"

فاہم نے اس کے قریب ہوتے پوچھا تھا۔۔۔زہران نیازی جیسے خود مقبول تھا۔۔۔۔

دشمنوں کی بیٹی سے ہوئی اس کی محبت کے بھی ہر طرف چرچے تھے۔۔۔

"اپنی بد دعا بھول گئے ہو دی تھی۔۔۔وہی لگ گئی ہے مجھے۔۔۔دیکھ لو تڑپ رہا ہوں محبت میں۔۔۔اب خوش ہو جاؤ تم۔۔۔"

اہنی انگوٹھی گھماتا وہ اس وقت سامنے چلتا دلفریب منظر دیکھ رہا تھا۔۔جہاں عنادل ملیحہ کی بیٹی کو گود میں لیے اس سے پیار کرتی مسکرا رہی تھی۔۔۔

"کیا مطلب۔۔۔؟؟تم تو محبت کی جنگ لڑ چکے ہو اور جیت بھی چکے ہو۔۔سب کچھ اپنی مرضی کے مطابق کر چکے ہو۔۔۔پھر کیسی تڑپ۔۔۔تمہاری محبت تمہاری بیوی بن کر تمہارے پاس ہے۔۔۔"

فاہم اس کی تڑپ کی وجہ سمجھا نہیں تھا۔۔

وہ ہمیشہ اس کے سرد و خشک رویے سے زہر ان سے بد گمان رہا تھا۔۔

مگر برے وقت میں اس کا بھائی جیسے اس کی خاطر چٹان بن کر کھڑا اسے دشمنوں کی ہر سازش سے بچاتا آیا تھا اس کے بعد سے تو فاہم کے تمام گلے شکوے دھل چکے تھے۔۔۔

وہ خوش تھا کہ زہران بھی محبت جیسے جذبات سے آشنا ہو چکا ہے۔۔۔

مگر اس وقت زہران کا انداز بہت عجیب سا تھا۔۔۔

"سب کچھ حاصل کر لیا ہے۔۔۔سوائے اس کی محبت کے۔۔۔ نفرت کرتی ہے وہ مجھ سے۔۔۔اس کی نظر میں دنیا کا سب سے برا انسان ہوں میں۔۔۔اس کا بس چلے تو ابھی مجھے چھوڑ کر چلی جائے۔۔۔"

زہران نیازی کو یہی شکست مار رہی تھی۔۔۔وہ اس لڑکی کی محبت میں گرفتار ہو چکا تھا۔۔

مگر ان غلافی آنکھوں میں اسے ہر پل اپنے لیے نفرت ہی جگمگاتی نظر آتی تھی۔۔

جب کبھی کہیں سے تھوڑا بہت خوش گمان ٹھہر تا تھا۔۔۔اگلے ہی پل وہ اتنی ہی بے دردی سے اس کے دل کو کچل دیتی تھی۔۔

"ان کو گردیزی حویلی لے کر جائیں۔۔۔تایا سائیں سے ملوانے۔۔۔؟؟"

اسے وہ ننھی پریاں بہت پسند آئی تھیں۔۔۔جن میں ایک بالکل اس کے جیسی تھی۔۔۔وہ بار بار ان کے گال چومتی پر تجسس انداز میں بولی تھی۔۔

جو اس وقت پورے لاونج کو سناٹوں کی زد میں چھوڑ گیا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔ابھی نہیں کل وہ سب یہاں آئیں گے تب مل لیں گے۔۔۔"

ملیحہ نے فوراانکار کیا تھا۔۔

عنادل میں حیرت سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اسے پرواہ نہیں تھی وہاں کون بیٹھا ہے اور کون نہیں۔۔۔

"آپا آپ ان کو اپنے تایا سائیں کے پاس لے جانے سے ڈر رہی ہیں۔۔۔ آپ کی اتنی بڑی غلطی معاف کر دی انہوں نے۔۔۔۔

آپ اب بھی انہیں ہی غلط مانتی ہیں۔۔؟؟"

عنادل کو ملیحہ کا سب کے سامنے منع کرنا اچھا نہیں لگا تھا۔۔

"نہیں ایسی بات نہیں ہے عنادل۔۔"

ملیحہ اسے سب کے سامنے چپ رہنے کا اشارہ کر رہی تھی۔۔

"تو پھر چلو لے کر جاتے ہیں۔۔۔"

عنادل جانے کے لیے تیار تھی۔۔اس نے ایک بار بھی نگاہیں اٹھا کر زہران کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔

"نہیں بیٹا۔۔۔آپ کو لوگ ابھی وہاں نہیں جا سکتی۔۔۔کچھ مصلحتوں کے تحت بہت سی باریکیوں کو دیکھنا پڑتا ہے۔۔۔"

عالم صاحب کو بہو کی یہ خود سری اچھی نہیں لگی تھی۔۔۔ مگر بیٹے کی وجہ سے وہ بہت تحمل سے بولے تھے۔۔۔

"کیسی باریکیاں۔۔۔ سیدھی طرح سے بولیں نا کہ آپ لوگوں نے صرف دنیا دکھاوے کے لیے دوستی کا ہاتھ بڑھایا تھا میرے گھر والوں سے۔۔۔ درپردہ آپ کی نیت کچھ اور ہے۔۔ اس گھر کی بیٹیاں اگر یہاں ہیں تو اس گھر کی بیٹی وہاں کیوں نہیں گئی۔۔۔ آپ بہت اچھے ہیں اور وہ برے کے نقصان پہنچا دیں گے ہمیں۔۔۔

آپ کے اس بیٹے نے جو میرے منہ پر بہت اچھا بننے کی کوشش کر رہا ہے۔۔۔

اس نے میرے تایا سائیں پر قاتلانہ حملہ کروایا ہے۔۔میری خالہ جانی کو اس گھر میں آنے سے روک دیا ہے۔۔۔تاکہ وہ مجھے اس کے کرتوتوں سے آگاہ نہ کر سکیں۔۔۔"

عنادل کو اپنی بہن کا بھی انہیں لوگوں کی زبان میں بات کرنا پسند نہیں آیا تھا۔۔۔وہ بھڑک اٹھی تھی۔۔۔

"زبان سنبھال کر بات کرو۔۔۔تم میرے باپ سے بات کر رہی ہو۔۔۔"

زہران نیازی اپنی جگہ سے کھڑا ہوتا اسے وارن کر گیا تھا۔۔۔

اس کا چہرا غصے سے لال ہو چکا تھا۔۔۔یہ لڑکی اب ہر حد پار کر رہی تھی۔۔

وہ سب برداشت کر سکتا تھا۔۔۔مگر سب کے سامنے اپنے باپ کی بے عزتی اور اپنی عزت کا تماشا بنتے نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔

"تم میرے باپ جیسی شفقت دینے والے تایا پر گولیاں برساؤ گے اور تمہیں لگتا ہے میں تمہارے باپ کی عزت کروں۔۔۔یہ ڈبل سٹینڈرڈز تم لوگ میری بہن سمیت اس گھر کی باقی عورتوں پر تھوپنا۔۔۔مجھ پر نہیں۔۔"

عنادل اس سے ڈبل آواز میں چلائی تھی۔۔۔

وہ اندر سے بھری ہوئی تھی۔۔۔اس کا دماغ خراب ہو رہا تھا۔۔

اسے سمجھ نہیں آ رہا تھا کون ٹھیک تھا اور کون غلط۔۔۔

مگر وہ اس شخص کے انداز میں اپنے اور اپنے خاندان کے لیے نفرت دیکھ چکی تھی۔۔۔پھر کیسے بھروسہ کر لیتی اس پر۔۔

خود سے لڑتی مسلسل جنگ کے بعد آخر میں اس کی نظروں میں سب سے زیادہ سفاک اور قصوروار زہران نیازی ہی نکلا تھا۔۔ملیحہ اور عالیہ بیگم نے اسے روکنے کی کوشش کی تھی۔۔

مگر وہ کسی کی نہیں سن رہی تھی۔۔۔

باقی ساری خواتین دم سادھے بیٹھی شاک کی کیفیت میں یہ سب دیکھ اور سن رہی تھیں۔۔۔

انہوں نے آج تک اپنی زندگیوں میں اس حویلی میں کسی عورت کی اتنی اونچی آواز نہیں سنی تھی۔۔

"بکواس بند کرواپنی۔۔۔تم میری نرمی کاناجائز فایدہ اٹھارہی ہو۔۔۔ تمہاراوہ تایا بھی ایک نمبر کاگھٹیاانسان ہے اور تمہاری وہ خالہ بھی۔۔۔بہت شوق ہے نا تمہیں اس گھر جانے کا۔۔۔

توٹھیک ہے جاؤ چلی جاؤ۔۔جو دشمنی تمہاری وجہ سے میں نے ختم کی تھی۔۔۔اب پھر سے میں خود تنہاری وجہ سے اس کی شروعات کرتا

ہوں۔۔۔اب دیکھتا ہوں تمہارے اس سازشی خاندان میں سے کیسے کوئی بچ پاتا ہے مجھ سے۔۔۔"

زہران نیازی جو اتنے دنوں سے اس لڑکی کی ہر دھتکار برداشت کر رہا تھا کیونکہ اسے احساس تھا کہ اس کی وجہ سے عنادل کا نام خراب ہوا تھا۔۔۔اسے اذیت سہنی پڑی تھی۔۔۔وہ محبت کرنے لگا تھا اس سے۔۔۔اس کو تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا تھا۔۔۔مگر اس لڑکی نے ثابت کر دیا تھا کہ وہ نوریز گردیزی کا خون تھی۔۔۔

جس کے سامنے وہ اپنا سر کاٹ کر بھی پیش کر دیتا وہ تب بھی اسے غلط ہی کہتی۔۔

زہران نے اس کی خاطر اس کے تایا کو عزت بخشی تھی۔۔۔ مگر وہ اس کے باپ کی عزت تک نہیں کر پا رہی تھی۔۔ جو پورے دل سے اسے قبول کر چکے تھے۔۔۔

اس کے اندر صرف نفرت بھری تھی اس کے لیے۔۔۔

اس کی محبت اور عزت عنادل گردیزی کے نزدیک کسی بھی طرح اہمیت کی حامل نہیں تھی۔۔

اسے سر پر بیٹھنا منظور نہیں تھا۔۔۔ اسی خاطر ہوا اسے واپس زمین پر پٹختا اس کی اوقات بتا گیا تھا۔۔۔

سب نے ہی شاکی نگاہوں سے زہران نیازی کی جانب دیکھا تھا۔۔۔جو اسے گھر سے جانے کا کہہ چکا تھا۔۔۔

عنادل کی آنکھوں سے آنسو بہہ آئے تھے۔۔۔

"ختم ہو گیانا تمہاری وہ ڈھونگ جو اتنے دنوں سے رچایا ہوا تھا تم نے۔۔۔یہی اصلیت ہے تمہاری۔۔۔اسی وجہ سے شدید نفرت ہے مجھے تم سے۔۔۔اور آج میری نفرت میں مزید اضافہ ہو چکا ہے۔۔۔جا رہی ہوں ہمیشہ کے لیے تمہاری زندگی سے زہران نیازی۔۔۔میرے راستے میں کبھی مت آنا دوبارہ۔۔۔"

عنادل بے دردی سے اپنے آنسو صاف کرتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔

باقی سب سکتے کے عالم میں اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔سب واقف تھے زہران کتنی محبت کرتا تھا اس سے۔۔۔

مگر عنادل نے زیادتی کی انتہا کر دی تھی۔۔۔

زہران نیازی نے دشمنی ختم کر کے اس سے کی گئی زیادتی کا بدلہ چکایا تھا۔۔۔اس کی خاطر اپنے دشمنوں کے آگے جھکا تھا۔۔اسے اپنی حویلی میں بہت اونچا مقام سونپا تھا۔۔

جسے اپنے غصے اور بدگمانی میں لات مارتی وہ وہاں سے جا چکی تھی۔۔۔

"زہران بھابھی کو روکو۔۔۔وہ وہاں محفوظ نہیں ہیں۔۔۔۔"

سب سے پہلے ہوش فاہم کو ہی آیا تھا۔۔۔۔باقی سب عدل کی باتوں پر غصے کا شکار تھے۔۔۔

جبکہ ملیحہ کا دل ہول رہا تھا۔۔۔اسے اپنی بہن کی نیچر کا پتا تھا۔۔۔اسی لیے جب اسے زہران اور عنادل کی شادی کا پتا چلا تھا تو وہ بہت حیران ہوئی تھی۔۔۔وہ دونوں آگ اور پانی کے جیسے تھے۔۔

ان کا ملاپ اس کے لیے بے یقین ہی تھا۔۔۔مگر آج ہی سب دیکھ اس کی بے یقینی پریشانی میں بدل گئی تھی۔۔۔

"اسے بہت یقین ہے نا۔۔۔اس کے اپنے ہیں کچھ نہیں کہیں گے اسے۔۔"

زہران کی اشتعال انگیزی کم ہونے کا نام نہیں لے رہی تھی۔۔۔

اس کے غصے سے کہنے پر فاہم چپ ہو گیا تھا۔۔۔۔

اس کا غصہ دیکھ باقی کسی کی بولنے کی جرات ہی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

"بابا جان۔۔۔کل دستار بندی میری نہیں فاہم کی ہو گی۔۔۔جو اس کا اصل حقدار ہے۔"

زہران کی بات پر سب نے ہی بے یقینی سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"زہران۔۔۔۔"

عالم نیازی جو بیٹے کی تکلیف دیکھ اس وقت خود بھی تکلیف کا شکار تھے۔۔۔

اس فیصلے پر ان کا دل مزید بے چین ہوا تھا۔۔۔وہ کیا کرنے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

ان کی جان بستی تھی اس میں۔۔۔اور یہ بھی اچھی طرح سے جان گئے تھے کہ عنادل کتنی عزیز اور ضروری تھی ان کے بیٹے کے لیے۔۔۔وہ جس کی نفرت برداشت نہیں کر پا رہا تھا۔۔۔۔

اس کی جدائی کیسے سہہ پاتا۔۔۔وہ یہ سب نہیں چاہتے تھے۔۔۔

"میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا بابا جان۔۔۔"

وہ انہیں نرمی سے ٹوکتا وہاں سے نکل گیا تھا۔۔۔

اس کی بھینچی مٹھیاں اور کنپٹی کی ابھرتی رگیں بتا رہی تھیں کہ وہ اس وقت کس کیفیت سے گزر رہا تھا۔۔

"اس لڑکی کے چال چلن پہلے دل سے ٹھیک نہیں لگے تھے مجھے۔۔۔ میں جانتی تھی یہ زیادہ دیر یہاں ٹک نہیں پائے گی۔۔۔ بے وقوف اپنے خسارے کا اندازہ بھی نہیں ہے اسے۔۔۔"

مردوں کے جانے کے بعد شہلا نے اپنے اندر کی خوشی بیان کرتے بولی تھی۔۔

مگر اس وقت کسی نے اسے کچھ نہیں کہا تھا۔۔۔عنادل سے کسی کو بھی ایسے توقع نہیں تھی۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

"یہ کیا کیا تم نے۔۔۔؟؟واپس کیوں آگئی تم۔۔۔؟؟تم سے ایسی بے وقوفی کی توقع ہر گز نہیں تھی مجھے۔۔۔"

نوریز گردیزی عنادل کو اپنے گھر میں واپس دیکھ اسے غصے بھری نگاہوں سے دیکھتے بولے تھے۔۔۔

عنادل جو پہلے ہی اندر سے بہت توڑ پھوڑ کا شکار تھی۔۔۔اس نے شاکی نگاہوں سے ان سب کی جانب دیکھا تھا۔۔

"تایاسائیں میں آپ کی خاطر ان دشمنوں کو چھوڑ آئی ہوں۔۔ آپ نے ہی کہا تھانا کہ اس نے دنیاداری کے لیے یہ دشمنی ختم کی ہے۔۔۔ میں اسے اس کے دوغلے پن کا آئینہ دکھا آئی ہوں۔۔۔اب واپس اس کے پاس نہیں جاؤں گی۔۔۔

آپ ٹھیک کہہ رہے تھے وہ اچھا انسان نہیں ہے۔۔اس نے ایک پل نہیں لگایا مجھے اپنے گھر سے نکالنے میں۔۔۔ محبت نہیں تھی اسے مجھ سے۔۔۔"

اس نے آنسو صاف کرتے کہا تھا۔۔۔

عنادل کی بات پر نوریز گردیزی نے انتہائی ناگواریت بھری نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جبکہ احمد اپنی اس سب سب عقلمند کزن کی اس اتنی بڑی جذباتیت اور بے وقوفی پر کھول کر رہ گیا تھا۔۔۔

اسے اندازہ بھی نہیں تھا وہ اپنے آپ کو کتنے بڑے خطرے میں پہنچا چکی تھی۔۔۔

وردہ نے اسے فون کر کے سب کچھ بتا دیا تھا۔۔۔جو وہ کر کے آئی تھی زہر ان کے ساتھ۔۔۔

یہ بات تو سب ہی جانتے تھے کہ اگر ایسی گستاخی زہران نیازی کے سامنے کوئی اور کرتا تو صرف گھر سے نہیں دنیا سے بھی نکل چکا ہوتا۔۔۔

"اگر تم ہماری خیر خواہ ہوتی تو پہلے دن ہی ہمیں سب بتا دیتی جس دن اس نے تم سے زبردستی نکاح کیا تھا۔۔اس حویلی میں ہوتے ہوئے وہ تمہیں بلیک میل کرتا رہا اور تم ہوتی رہی۔۔۔

بے وقوف کسے سمجھ رکھا ہے تم نے۔۔۔ میرے اتنا کہنے پر کہ اس نے مجھ پر حملہ کیا ہے تم سب چھوڑ چھاڑ کر آ گئی۔۔۔اور اب تک جو میں بیس بار قاتلانہ حملے کروا چکا ہوں اس پر۔۔۔ تمہیں اس کے

بدلے یہ ایک حملہ زیادہ غلط لگا۔۔۔جو تھا بھی صرف ایک جھوٹ۔۔۔دیکھو بالکل ٹھیک ہوں میں۔۔

انجم نے جھوٹ بولا ہے تم سے۔۔۔اس نے ایسا کچھ نہیں کیا۔۔ تمہیں جتنا عقلمند سمجھے تھے تم اتنی بے وقوف نکلی۔۔۔اس گھر میں رہ کر تم اس سے جو نفرت نبھا سکتی وہ یہاں نہیں نبھا سکتی۔۔۔

وہ فاہم اور ملیحہ بھی گھر آ چکے ہیں۔۔۔کتنا اچھا موقع تھا ان سب کو ایک ساتھ مارنے کا کل کی دستار بندی میں۔۔۔سب خراب کر دیا تم نے۔۔۔ساری پلاننگ چوپٹ کر دی۔۔۔"

نوریز گردیزی غصے سے بھڑک رہے تھے۔۔۔جبکہ عنادل شاکی نگاہوں سے ان کے لبوں سے سچ نکلتے دیکھ رہی تھی۔۔۔

یہی سب سننے کی خاطر تو وہ اس شخص کو اتنا سب کہہ آئی تھی۔۔۔وہ اصلی چہرے دیکھنا چاہتی تھی۔۔۔۔

اس نے یہ سب جان بوجھ کر کیا تھا۔۔۔وہ دیکھنا چاہتی تھی زہران نیازی سچا تھا یا اس کے گھر والے۔۔۔

جن کو وہ کیا کچھ مانتی تھی۔۔۔

مگر ابھی یہ حقیقت جان کر اس کی آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے تھے۔۔۔دل خون کے آنسو رو رہا تھا۔۔۔

زہران نیازی سچا تو نکلا تھا۔۔۔ مگر اس کا خیال تو اس شخص نے بھی نہیں کیا تھا۔۔۔

کیسے دو منٹ میں اسے گھر سے نکلنے کا کہہ گیا تھا۔۔۔۔ اگر محبت ہوتی تو ایسے کہ کہتا۔۔۔

وہ ایک بار پھر سے اس شخص کی طرف سے بد گمان ہو چکی تھی۔۔۔

"اگر تم ہمارا ساتھ دینے کا وعدہ کرو تو ہم تمہیں سچائی سے آگاہ کر سکتے ہیں۔۔۔ تم بس زہران نیازی کو ہمارے جال میں لے آنا۔۔ تمہارا ہر گناہ معاف ہو جائے گا۔۔۔ تم میرے لیے میری پہلے والی عنادل بن جاؤ گی۔۔۔"

نوریز گردیزی کو اب بھی اچھے سے اندازہ تھا کہ زہران نیازی کو ان کے آگے دوبارہ سے جھکانے کی ہمت صرف وہی رکھتی تھی۔۔وہ محبت کرتا تھا عنادل سے۔۔۔

یہ بات سب جانتے تھے۔۔۔سوائے اس جذباتی لڑکی کے۔۔۔

جس کا فایدہ اب وہ اٹھانا چاہتے تھے۔۔۔معاف تو وہ ہں عادل کو بھی نہیں کرنے والے تھے۔۔

مگر زہران نیازی کے بعد وہ باقی سب کی لاشوں کے ڈھیر لگا سکتے تھے۔۔

ان کے پوچھنے پر عنادل نے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔۔

"آپ نے تو معاف نہیں کر دیا تھا ملیحہ کو۔۔۔۔"

عنادل نے سوالیہ نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔۔

وہ یہ سچ سب سے پہلے جاننا چاہتی تھی۔۔ جو بہت سی باتوں کی شروعات کی وجہ تھی۔۔

"معاف۔۔۔ ہونہہ۔۔۔ جب اس کے فرار کے پیچھے ہاتھ ہی ہمارا تھا تو معافی کیسی؟؟؟؟"

ان کی بات پر عنادل نے پھٹی پھٹی نگاہوں سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

"میں اس سے نہیں تم سے شادی کرنا چاہتا تھا۔۔۔ملیحہ والا تو صرف ایک ڈھونگ تھا۔۔۔مجھے پتا چل گیا تھا کہ وہ فاہم نیازی کو پسند کرتی ہے۔۔۔ہمارا ٹارگٹ ہمیشہ سے فاہم نیازی تھا کیونکہ وہ اس علاقے کا اگلا سردار تھا۔۔۔اسے مروانا چاہتے تھے۔۔ہم نے ملیحہ کو اس کے لیے اپنا مہرا بنایا۔۔۔اس کو وہ تمام مواقع فراہم کیے جس سے وہ فاہم کے ساتھ فرار ہو سکتی تھی۔۔۔اسے یہی لگا کہ ہم بے خبر ہیں۔۔۔

ہمارا پلان کامیاب رہا اور فاہم اسے لینے پہنچ گیا۔۔۔

ہمارے لوگ پہلے سے تیار بیٹھے تھے فاہم گردیزی کے ملیحہ کو حویلی سے لے کر نکلتے ہی اس پر حملہ ہو جانا تھا۔۔اور ان دونوں نے جگہ پر

ہی ختم ہو جانا تھا۔۔۔ مگر جیسے ہی ہمارے آدمیوں نے فائرنگ سٹارٹ کی عین موقع پر زہران نیازی کے آدمی وہاں پہنچے اور ان دونوں کو باحفاظت وہاں سے نکال کر لے گئے۔۔۔"

وہ ساری حقیقت بتا رہے تھے اور عنادل بے یقینی بھری نگاہوں سے ان کی جانب دیکھ رہی تھی۔۔۔

اتنے بڑے سچ سے بے خبر تھی وہ۔۔۔

اسے اب سمجھ آئی تھی اس کو اپنے کمرے میں دیکھ زہران کو کیوں لگا تھا کہ نوریز گردیزی اس سازش میں انوالو ہیں۔۔۔ کیونکہ پہلے ایسا ہو چکا تھا۔۔۔

عنادل کو اس کی کہی بات یاد آئی تھی۔۔۔ہر بار پہل ان کی جانب سے ہی ہوئی تھی۔۔۔جس کا منہ توڑ جواب دیا تھا اس نے۔۔۔وہ ایک ایک کر کے اس کے سامنے اپنے تمام سازشوں کو بے نقاب کرتے گئے تھے۔۔۔جو عنادل کو دبے لفظوں میں اس شخص نے اور باقی سب نے بتانے کی کوشش کی تھی مگر اس کا دماغ ماننے کو تیار نہیں تھا۔۔

اسی الجھن کو ختم کرنے کے لیے وہ عالم نیازی کو وہ سب بول گئی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی زہران نیازی اپنے باپ سے کی گئی گستاخی برداشت نہیں کرے گا۔۔۔وہ پہلے دن یہ بات کہہ چکا تھا کہ وہ چاہے جو مرضی کرے وہ اسے کچھ نہیں کہے گا سوائے اپنے باپ سے گستاخی کے۔۔۔

عنادل نے اس کی حقیقت جاننے کے لیے اس کی اسی دکھتی رگ پر پیر رکھا تھا۔۔

وہ اپنی محبت کا اظہار تو کر گیا تھا یہ کہہ کر کے اپنے دشمنوں کے آگے وہ اس کے لیے جھکا ہے۔۔۔مگر ساتھ ہی اسے اپنے زندگی سے بھی نکلنے کا بولتا اس کے دل کو تکلیف پہنچا گیا تھا۔۔

"آپ کیا چاہتے ہیں مجھ سے۔۔۔"

عنادل نے اپنے اندر اٹھتے غصے پر قابو پاتے پوچھا تھا۔۔۔

"ہم چاہتے ہیں تم زہران کو بہانے سے یہاں بلاؤ۔۔۔اور ہم اسے ختم کر دیں۔۔۔"

نوریز گردیزی کی آنکھوں میں اس کے لیے نفرت کے سوا کچھ نہیں تھا۔۔۔انہوں نے پہلے اس کی بہن کو اپنی دشمنی کے لیے استعمال کیا تھا اور اب اسے کر رہے تھے۔۔

نیازی خاندان ان کی ان سازشوں سے واقف تھا۔۔۔اسی خاطر

انہوں نے نہ وردہ کو یہاں بھیجا تھا نہ ملیحہ کو بھیجنا چاہتے تھے۔۔۔ مگر

اسے بھیج دیا گیا تھا۔۔۔

کیونکہ وہ اسی کی حقدار تھی۔۔

عنادل کو خود پر غصہ آرہا تھا وہ اس گھر میں رہنے کے باوجود ان

لوگوں کا اصلی چہرا کیوں نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

اور وہ شخص جو اسے اپنے مزاج کے خلاف جا کر وضاحتیں پیش کرتا

رہا تھا۔۔۔

اس کی خاطر جھکتا رہا تھا۔۔۔وہ سچ جاننے کی خاطر اسی کو اس کے پورے خاندان کے سامنے ذلیل کر آئی تھی۔۔

جس نے اسے اتنی عزت دی تھی۔۔۔

"یہ تم سب کیا بول رہے ہو نوریز۔۔۔خدا کے لیے یہ دشمنیاں ختم کر دو۔۔۔تمہیں سمجھ کیوں نہیں آتی ان میں خسارے کے سوا کچھ نہیں رکھا۔۔۔عنادل جاؤ تم یہاں سے۔۔۔جاؤ اپنے شوہر کے گھر۔۔۔خبردار جو تم نے ان کے ساتھ مل کر اپنے شوہر کو نقصان پہنچانے کی کوشش کی تو۔۔۔

تمہاری ایسی تربیت ہر گز نہیں کی ہم نے۔۔۔ جاؤ وفادار رہو اس کی بہت اچھا انسان ہے وہ۔۔۔"

مہر جان ان کی ساری باتیں سن چکی تھیں۔۔۔ صبیحہ بیگم ہی انہیں وہاں لے کر آئی تھیں۔۔۔ وہ چاہتی تھیں ان کا بیٹا اور شوہر یہ سفاکیت ختم کر دیں۔۔۔ ان کے اختیار میں نہ تو بیٹا تھا اور نہ شوہر۔۔۔

اسی خاطر وہ مہر جان کو وہاں لے کر آئی تھیں۔۔۔

وہ نہیں چاہتی تھیں عنادل اس سازش کا شکار ہو کر مزید بربادی اپنے سر لے۔۔۔

اور نہ اس خاندان کا کوئی نقصان ہو۔۔۔

"اماں اوپر جاؤ تم۔۔۔ تم انہیں کیوں لے کر آئی ہو یہاں۔۔۔ دفع ہو جاؤ اوپر۔۔۔ جاؤ لے کر انہیں بھی۔۔۔"

نوریز گر دیزی انتہائی حقارت بھرے لہجے میں اپنی ماں اور بیوی سے مخاطب ہوا تھا۔۔۔

عنادل نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔ جن کے دھکا دینے سے صبیحہ بیگم پیچھے کی جانب لڑکھڑا گئی تھیں۔۔۔ مہر جان بھی گر جاتیں جب عابس نے قریب آکر انہیں تھام لیا تھا۔۔

احمد اور داؤد صاحب بھی اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے تھے۔۔۔

اپنی ماں کی ایسے حرمتی تو وہ بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔۔۔

"بھائی صاحب اماں ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔عنادل کو جانے دیں یہاں سے۔۔زہران نیازی کو آپ کوئی نقصان نہیں پہنچا سکتے۔۔ہر طرف سے نقصان ہمارا ہی ہو گا۔۔۔میں اپنے بیٹوں کو نقصان پہنچتے نہیں دیکھ سکتا۔۔۔"

داؤد گردیزی آج پہلی بار بھائی کے سامنے بولے تھے۔۔۔جو بات نوریز گردیزی اور شاہنواز گردیزی کو مزید طیش دلا گئی تھی۔۔۔

"تو پھر چوڑیاں پہن کر اندر بیٹھ جاؤ۔۔۔اور تلوے چاٹو زہران نیازی کے اور اپنے بیٹوں سے بھی یہی کرواؤ۔۔۔جو انسان بنا

سرداری کے ہر شے اپنے ہاتھ میں لیے بیٹھا ہے۔۔۔کل جب سردار بن جائے گا تو اس کے بعد تو پتا نہیں ہمارا کیا حشر کرے گا۔۔۔کل اسے سرداری مل جائے گی اور ایک ہفتے بعد الیکشن بھی وہی جیت جائے گا۔۔۔

نہیں دیکھ سکتے ہم دشمن کی اتنی کامیابیاں۔۔۔اسے ختم کرنا ہی بہترین عمل ہے۔۔۔"

وہ بول رہے تھے۔۔۔جبکہ عنادل ان کے ارادے جان کر حیران تھی۔۔۔۔

وہ کامیابی اور عزت اس نے اپنے بل بوتے پر کمائی تھی۔۔۔ مگر یہاں تو سازشیں ہی ختم نہیں ہو رہی تھیں۔۔۔

عنادل کا دماغ ماؤف ہوا تھا۔

وہ اتنی اندھی کیسے ہو سکتی تھی۔۔

"عنادل یہ لوگ تمہارے بھی خیر خواہ نہیں ہیں۔۔۔ یہ آج اگر زہران نیازی کو ماریں گے تو کل تمہاری باری ہو گی۔۔۔ ہوش کے ناخن لو اور جاؤ واپس۔۔۔"

احمد کو عنادل سے ایسی بے وقوفی کی توقع نہیں تھی۔۔

"کیسے جائے گی یہ واپس۔۔۔؟؟کون جانے دے گا اسے واپس۔۔۔؟؟عنادل ابھی کال کر کے بلاؤ اسے یہاں۔۔۔"

شاہنواز نے عنادل کو کہا تھا۔۔۔

"نن نہیں۔۔۔میں نہیں کروں گی۔۔۔میرا شوہر ہے وہ۔۔۔میں اسے کسی بھی قیمت پر آپ کی سازش کا شکار نہیں ہونے دوں گی۔۔۔"

عنادل اپنی جگہ اسے اٹھتے مضبوط لہجے میں بولی تھی۔۔۔

جبکہ اس کی بات پر نوریز گردیزی ہنسے تھے۔۔

"ہم پہلے سے جانتے تھے تم ایسا ہی کرو گی۔۔۔تم نہیں بلاؤ گی تو وہ خود آئے گا۔۔۔اگر کل تک نہ آیا تو اپنی بیوی اور ہونے والے بچے کو مردہ پائے گا۔۔۔"

نوریز گردیزی کی بات پر عنادل نے بے یقینی سے ان کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

مہرجان نے روتے ہوئے ہاتھ جوڑتے انہیں ایسے ظلم سے روکنا چاہا تھا۔۔

"بھائی صاحب میں آپ کو ایسا کچھ نہیں کرنے دوں گا۔۔۔"

داؤد صاحب آگے آئے تھے۔۔۔

جب اسی لمحے نوریز گردیزی کے اشارے پر ان کے آدمی اندر آتے احمد اور عابس کے سروں پر بندوق تان گئے تھے۔۔۔وہاں کھڑی خواتین کے لبوں سے خوف کے مارے چیخ بر آمد ہوئی تھی۔۔

مہرجان یہ سب دیکھتی اپنے دل پر ہاتھ رکھتی صبیحہ بیگم کی بانہوں میں ڈھے گئی تھیں۔۔

"اگر تم نے اس معاملے میں دخل اندازی کی تو اپنے دونوں جوان بیٹوں کو کھو دو گے۔۔۔یہ سب میرے لوگ ہیں۔۔۔میرے حکم کے پابند۔۔"

نوریز گردیزی کی اس سفاکیت پر عنادل کو اس لمحے اپنے آپ سے شدید نفرت محسوس ہوئی تھی جو زہران نیازی سے اس بات پر لڑتی رہی تھی کہ وہ زیادہ سفاک تھا۔

اب اسے سمجھ آرہی تھی کہ ایسے سفاک لوگوں کا مقابلہ ویسے ہی کیا جاسکتا تھا جیسے زہران نے کیا تھا۔۔

اس نے داؤد چچا کو اس معاملے میں بولنے سے منع کر دیا تھا۔۔

وہ نہیں چاہتی تھی اس کی وجہ سے اب مزید کسی کا کوئی بھی نقصان ہوتا۔۔

اس کی غلطی تھی اس نے زہران نیازی کا دل توڑ کر یہاں آنے کا فیصلہ کیا تھا۔۔

اب اسے وہی بھگتنا تھا۔۔۔

اس کے انکار پر اسے زندان خانے میں ڈالنے کا حکم دے دیا گیا تھا۔۔

جب اسے اس جانب لے جایا جا رہا تھا۔۔۔ تو انجم جو ایک جانب چھپ کر کھڑی یہ سارا تماشا دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ سامنے آئی تھی۔۔۔

"کیسی ہے میری گڑیا۔۔۔؟؟ کیا ہوا تمہارے زہران نے گھر سے نکال دیا تمہیں۔۔۔"

اس کی جانب نفرت بھری نگاہوں سے دیکھتے آج پہلی بار انجم نے اسے اپنا اصلی چہرا دکھایا تھا۔۔

عنادل کا خود پر غصہ مزید بڑھ گیا تھا۔۔۔

وہ اس گھٹیا عورت کی باتوں میں آکر زہران پر ناجائز تعلقات کا الزام لگاتی آئی تھی۔۔

"آپ کو کیا ملا یہ سب کر کے۔۔۔وج شخص نہ کبھی آپ کا تھا اور نہ کبھی ملے گا آپ کو۔۔۔۔ساری زندگی اسی ناکام محبت کی آگ میں

جلتی رہیں آپ۔۔وہ میرا شوہر ہے اور صرف مجھ سے محبت کرتا ہے۔۔۔آپ جیسی عورتوں کی جانب دیکھنا بھی توہین سمجھتا ہے وہ۔۔۔"

عنادل نے اس عورت کی نفرت کا جواب نفرت سے ہی دیا تھا۔۔ اور اسے جلنے کے لیے چھوڑتی آگے بڑھ گئی تھی۔۔۔

"تمہیں اس سے جدا کر کے۔۔اسے بھی ادھوری محبت میں جلتے ہوئے دیکھنا چاہتی تھی میں۔۔۔آج اس میں کامیاب رہی۔۔وہ وہاں تڑپ رہا ہے تمہارے لیے اور تم یہاں تڑپ تڑپ کر مرو گی اس کی دشمنی میں۔۔۔"

انجم نخوت سے بولتی وہاں سے نکل گئی تھی۔۔۔وہ جو کرنا چاہتی تھی کر چکی تھی مگر زہران نیازی کو حاصل نہیں کر پائی تھی۔۔جس سے اس کی ساری زندگی ایسے ہی جلتے تڑپتے گزرنی تھی۔۔۔

جہاں اسے قید کیا گیا تھا وہ چھوٹا سا تاریک کمرہ تھا۔۔۔۔۔۔دھول مٹی کی وجہ سے اسے وہاں ٹھیک سے سانس بھی نہیں آرہا تھا۔۔۔

گھٹنوں میں چہرا چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی تھی۔۔۔

وہ جانتی تھی اس کے پاس بہت کم وقت رہ گیا تھا۔۔۔وہ اس شخص کو جس طرح سے اپنی نفرت کا کہہ کر آئی تھی۔۔۔وہ اپنی جان خطرے میں ڈال کر اس تک نہیں آنے والا تھا۔۔۔

مگر مرنے سے پہلے وہ آج اپنے سامنے اس بات کا اظہار کرنا چاہتی تھی کہ اسے زہران نیازی سے محبت تھی۔۔

بے پناہ محبت۔۔۔وہ محبت جسے چھپانے کی خاطر وہ اس کے سامنے بار بار چیخ چیخ کر نفرت کا اظہار کرتی تھی۔۔

کب اس سے لڑتے اس سے دشمنی نبھاتے یہ حسین جذبہ اس کے دل میں آن ٹھہرا تھا اسے خبر بھی نہیں ہوئی تھی۔۔۔

اس بات کا ادراک تو اسے اس وقت ہوا تھا جب اس شخص کے تصور نے اس کی راتوں کی نیندیں چھین لی تھیں۔۔جس رات اس نے احمد

اور وردہ کو گھر سے بھگا کر اس شخص کو اپنے مقصد کے لیے استعمال کیا تھا۔۔

وہ اپنے مقصد میں تو جیت گئی تھی۔۔۔ مگر اپنا دل ہار بیٹھی تھی ان طلسماتی نگاہوں کے سحر میں۔۔۔

جو ہر پل ہر لمحہ دیوانہ وار اسے تکتی رہتی تھیں۔۔۔ بنا کچھ کہے بہت کچھ کہہ جاتی تھیں۔۔۔

جن کے مفہوم سمجھنے کی کوشش میں وہ الجھی بکھری اس سے مزید خفا ہو جاتی تھی۔۔۔ اپنے اندر کا چور چھپانے کی خاطر وہ اس سے نفرت کا اظہار کرتی تھی۔۔۔ اسے برا بھلا کہتی تھی۔۔۔

اس کے سفاک ہونے پر اپنے دل کو اس سے نفرت کرنے پر مجبور کرتی تھی۔۔۔اور پھر خود سے ہی یہ جنگ ہار کر پہلے سے زیادہ غصے کو شکار ہو جاتی تھی۔۔۔

"تم نے بھی کبھی اس محبت کا اظہار میرے سامنے نہیں کیا جسے میرے علاوہ پوری دنیا جانتی ہے۔۔۔میں بھی بنا اظہار کیے چلی جاؤں گی۔۔۔"

اسے وہاں قید ہوئے کافی گھنٹے گزر چکے تھے۔۔۔وہاں تاریکی میں اسے کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔۔۔روشنی کی ایک زرا سی کرن بھی نہیں تھی۔۔۔اس کا دم گھٹ رہا تھا۔۔۔

اسے اپنے سے زیادہ اپنے وجود میں پلتینا اشخص کی اولاد کی فکر تھی۔۔۔جسے بچانے کے خاطر وہ اس دشمن جاں کی جان خطرے میں نہیں ڈال سکتی تھی۔۔۔اس کا دل رو رہا تھا۔۔

مگر وہ اپنے بچے کو نہیں بچا سکتی تھی۔۔۔

وہ اس کے باپ سے سخت ناراض تھی۔۔۔وہ جانتا تھا اس کے ساتھ کیا سلوک ہو گا۔۔۔پھر بھی اسے آنے دیا تھا یہاں۔۔۔

جس کا یہی مطلب تھا کہ وہ بھی اس سے اب جان چھڑوانا چاہتا تھا۔۔۔

عنادل کے آنسوؤں میں شدت آئی تھی۔۔۔وہ پھر سے اسے بدگمان ہوئی تھی۔۔۔۔

"کر لینا کسی ایسی لڑکی سے شادی جو تمہاری تابع رہے۔۔۔تمہاری ہر بات مانے۔۔۔"

عنادل روتے ہوئے اس سے شکوہ کر رہی تھی۔۔۔

اتنے دنوں سے وہ اسے کتنا غلط بول رہی تھی اس بات کا احساس نہیں تھا۔۔مگر اس کا ایک بار گھر سے جانے کا کہنا اسے اتنا ہرٹ کر رہا تھا۔۔

اس کمرے میں بہت عجیب سی سمیل تھی۔ جیسے کوئی زہریلی گیس چھوڑی گئی ہو۔۔۔

اس کی آنکھیں جل رہی تھیں۔۔۔وہ بری طرح سے کھانسنے لگی تھی۔۔۔

اس کا سر بھاری ہو رہا تھا۔۔۔آہستہ آہستہ اس کے حواس ساتھ چھوڑ رہے تھے۔۔۔وہ تکلیف میں تھی مگر اس کے دل و دماغ میں صرف ایک ہی انسان کا خیال تھا۔۔۔

وہ آخری سانس تک اس شخص کا چہرا اپنی نگاہوں میں رکھنا چاہتی تھی۔۔

جب اسی لمحے دروازہ کھلا تھا اور پھر اسی تیزی سے بند بھی ہوا تھا۔۔

ہاتھ میں موبائل پکڑے ایک ملازمہ اس کے پاس آئی تھی۔۔

"بی بی جی زہران سائیں سے بات کریں۔۔۔وہ آپ سے بات کرنا چاہتے ہیں۔۔"

ملازمہ اس کی حالت دیکھ پریشان ہوئی تھی۔۔۔۔۔

"مجھے بات نہیں کرنی اس سے۔۔۔جاؤ تم یہاں سے۔۔۔"

عنادل کی بہت مشکل سے آواز نکل پا رہی تھی۔۔اس نے موبائل دور دھکیل دیا تھا۔۔۔

"عنادل۔۔۔"

دوسری جانب سے اس کی غضبناک دھاڑ سنائی دی تھی۔۔۔

"چلاؤ مت۔۔۔کیا ہے اب تمہیں۔۔۔مر رہی ہوں میں۔۔۔یہی چاہتے تھے ناتم۔۔۔اسی خاطر اپنے گھر سے نکالا تھا تم نے مجھے۔۔۔تمہاری خواہش پوری ہونے جا رہی ہے اب۔۔۔"

عنادل نے فون کان سے لگاتے کہا تھا۔۔۔اس سے ٹھیک سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔۔

مگر وہ اسے جواب دینے سے اب بھی باز نہیں آئی تھی۔۔

"ملازمہ کے ساتھ فوراً باہر آو۔۔۔میں باہر کھڑا ہوں۔۔"

اس نے حکم جاری کیا تھا۔۔۔اس کی اس بات پر بند ہوتی آنکھوں کے ساتھ اس کے لبوں پر گزرے لمحوں کو یاد کرتے ایک بہت دلفریبی مسکراہٹ بکھری تھی۔۔۔جب وہ ایسے ہی اسے دھمکا کر اپنے پاس بلاتا تھا۔۔۔

"نہیں آوں گی اب تمہارے پاس۔۔۔بتا کر آئی تھی نفرت کرتی ہوں تم سے۔۔۔پھر کیا مسئلہ ہے تمہیں۔۔۔۔اب سکون سے مرنے بھی نہیں دو گے مجھے۔۔۔"

عنادل نے خفگی سے کہا تھا۔۔۔اس کی آواز میں نمی گھلی ہوئی تھی۔۔

"میں اندر نہیں آنا چاہتا تھا۔۔۔کیونکہ اگر میں اندر آؤں گا تو تمہارے اس تایا کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔اور میں نہیں چاہتا اس کے بعد تم مجھے مزید برا انسان سمجھو۔۔۔مگر لگتا ہے اب تم تایا بھتیجی دونوں کی عقل ٹھکانے لگانی پڑے گی۔۔۔

مجھے ابھی خبر ملی ہے کہ اس نے تمہیں کہاں رکھا ہوا ہے۔۔۔اب وہ میرے ہاتھوں بچ نہیں پائے گا۔۔۔دشمنی ختم نہیں کرنی تھی نا اس نے۔۔اب یہی دشمنی اسے قبر تک پہنچائے گی۔۔۔پانچ منٹ انتظار کرو میرا۔۔۔میں آرہا ہوں۔۔۔"

فون کاٹتے ہوئے اسے گولی کی آواز سنائی دی تھی۔۔

اس کا دل دہل اٹھا تھا۔۔۔کال کٹ چکی تھی مگر اسے باہر سے یکے بعد دیگرے کئی فائر سنائی دیئے تھے۔۔

اس کا دل ہول اٹھا تھا۔۔۔نوریز گردیزی نے زہران کو مارنے کی بھرپور تیاری کر رکھی تھی۔۔

"نن نہیں۔۔۔ایسا نہیں ہونا چاہیئے۔۔۔"

عنادل نے اپنی جگہ سے اٹھنا چاہا تھا مگر چکراتے سر کے ساتھ وہ اٹھ نہیں پائی تھی۔

باہر بہت خوفناک فائرنگ ہو رہی تھی۔۔۔

عنادل کو اپنا دل ساکت محسوس ہوا تھا۔۔۔

جب ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ اسے اندر داخل ہوا تھا۔۔۔اس کی سفید قمیض خون آلود تھی۔۔

"زہرا۔۔۔۔"

عنادل کو لگا تھا اسے گولی لگی ہے۔۔۔

اس نے بے قراری اسے اسے پکارا تھا۔۔۔

اور پھر اس کی بانہوں میں ہی لہرا گئی تھی۔۔۔

ذہران نیازی اسے اپنی بانہوں میں سمیٹتا تیزی سے باہر کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

ΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔΔ

اس نے آنکھیں کھلیں تو اس نے اپنے آپ کو زہران نیازی کے بیڈ روم میں پایا تھا۔۔اس کے پاس ملیحہ اور عالیہ بیگم بیٹھی تھیں۔۔۔ عنادل کی آنکھوں سے آنسو لڑھک گئے تھے۔۔۔

"آپا۔۔۔زہران۔۔۔۔وہ ٹھیک ہیں۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے اٹھ کر بیٹھتے پوچھا تھا۔۔۔جب ملیحہ نے آگے بڑھ کر اسے اپنے ساتھ لگا لیا تھا۔۔۔

"وہ بالکل ٹھیک ہیں۔۔۔اور شکر ہے تم اور تمہارا بے بی بھی بالکل ٹھیک ہے۔۔۔"

ملیحہ نے اس کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھتے کہا تھا۔۔۔ مگر وہ شرمندگی کے عالم میں اپنی نگاہیں جھکا گئی تھی۔۔۔

"میں بہت بری ہوں نا۔۔۔ جذباتی اور بے وقوف۔۔۔ اس گھر کے لوگ نفرت کرتے ہونگے نا مجھ سے۔۔۔۔ زہران کے بابا بھی۔۔۔ کتنی بکواس کر کے گئی تھی میں۔۔۔"

وہ بہت زیادہ شرمندہ تھی۔۔۔

"کوئی بھی ناراض نہیں ہے آپ سے اور نہ نفرت کرتا ہے۔۔ ہماری کیا مجال جو آپ کو کچھ کہیں۔۔۔ آپ کے وہ جو ہٹلر ہز بینڈ ہیں نا انہوں نے سختی سے بولا ہے سب کو کہ جو کچھ بھی ہوا ہے وہ میرا اور

میری بیوی کا معاملہ ہے۔۔ خبر دار جو کسی نے اسے کچھ بھی کہا۔۔۔یا اسے پریشان کرنے کی کوشش کی۔۔

وہ ایسی ہی ہے اور مجھے ایسے ہی پسند ہے۔۔۔"

اندر داخل ہوتی وردہ نے مسکراتے لہجے میں کہا تھا۔۔۔اس کے ساتھ شائستہ بیگم، تانیہ اور عشرت بیگم بھی تھیں۔۔

آج سب کو ہی زہران نیازی کے کمرے میں انٹری مل چکی تھی اس کی لاڈلی بھی کی وجہ سے۔۔۔

شہلا بھی ان کے ساتھ آن کھڑی ہوئی تھی۔۔۔اس کی بات عالم نیازی نے ولید کے ساتھ طے کر دی تھی۔۔ جسے ماں اور تائی کے سمجھانے پر وہ اپنی قسمت سمجھ کر قبول کر گئی تھی۔۔۔

زہران نیازی کے ٹکڑ کی لڑکی عنادل ہی تھی۔ یہ بات تو وہ کل دیکھ اور قبول بھی کر چکی تھی۔۔۔

ذہران نے تو سرداری فاہم کو دینے کا فیصلہ کر دیا تھا۔۔۔ مگر اس کی ہر بات ماننے والے اس کے گھر والے اس معاملے میں اس کے بالکل مخالف تھے۔۔۔علاقے کے لوگ بھی سردار کے روپ میں اسے ہی دیکھنا چاہتے تھے۔۔۔۔

جس طرح وہ معاملات کو سنبھالتا تھا اور اپنے لوگوں کی حفاظت کرتا تھا۔۔۔

ویسے کوئی نہیں کر سکتا تھا۔۔۔وہی وجہ تھی کہ اس کے اس فیصلے کو ماننے سے تو خود فاہم بھی انکاری تھا۔۔اسے اپنی اس بے وقوفی پر ابھی تک تاؤ آتا تھا جب وہ دشمنوں کی سازش میں ملوث ہو کر اپنے ساتھ ساتھ ملیحہ کی جان بھی خطرے میں ڈال گیا تھا۔۔

اگر زہران کے بھیجے گئے لوگ بروقت نہ پہنچتے جنہیں اپنا دشمن سمجھ کر اس کے گولیاں بھی چلائی تھیں۔۔۔مگر زہران کے حکم پر وہ پھر بھی اس کی مخالفت کرتے رہے تھے۔۔۔

ورنہ اس نے ملیحہ نے مارا جانا تھا۔۔۔ اتنے عرصے اس نے جس طرح ان کی حفاظت کی تھی۔۔۔ فاہم سمیت سب گھر والے اس سے بہت متاثر تھے۔۔۔۔

زہران نیازی باپ کے کہنے پر مان گیا تھا۔۔۔ مگر اس کے بیوی نے اس کا جو دماغ خراب کیا تھا وہ ابھی تک ٹھیک نہیں ہو پایا تھا۔۔۔

وہ سب ہاتھوں میں زیورات، قیمتی عروسی لباس اور اسی طرح کی بناؤ سنگھار کی چیزیں اٹھائے قریب آئی تھیں۔۔۔

ان کی بات سنتے ہی مادل کا دل بے اختیار دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

ندامت کا احساس بڑھ گیا تھا۔۔۔

اس نے اپنی کہی ہر بات پوری کی تھی۔۔۔اسے اپنے لیے تڑپایا بھی بہت تھااور اس کو اس کے گھر والوں کے سامنے ذلیل بھی کیا تھا۔۔۔عنادل کی ندامت ہر لمحے کے ساتھ بڑھ رہی تھی۔۔

اس کی آنکھوں میں نمی آن ٹھہری تھی۔۔۔جسے عالیہ بیگم نے اسے اپنے ساتھ لگاتے محبت سے اس کی پیشانی چومی تھی۔۔

"بہت پیارا نصیب لکھوا کر لائی ہے میری بچی۔۔۔زہران نیازی جتنا سخت اور غصیل باہر سے ہے دل سے اتنا ہی خیال کرنے والا اور مہربان شخص ہے۔۔۔وہ اس علاقے کا پہلا مرد ہے جس نے روایت

ہی بدل دی۔۔۔جہاں صرف عورت اپنے مرد کی خاطر جھکتی تھی۔۔۔

وہاں وہ پہلا مرد ہے جو طاقت اور قوت رکھنے کے باوجود اپنی عورت کی خوشی کی خاطر جھکا۔۔۔مگر نوریز گردیزی جیسے مرد ساری زندگی دشمنیوں کی آگ میں خود بھی جلتے ہیں اور آنے والی نسلوں کو بھی جلاتے ہیں۔۔۔وہ ویسے نہیں تھے ءں ادل جیسا تم انہیں سمجھی۔۔۔بہت کم ظرف انسان تھے وہ۔۔

سالوں پہلے انہیں کی کم ظرفی اور دشمنی ختم نہ کرنے کی وجہ سے میں اپنے ماں باپ سے جدا ہوئی۔۔۔انہوں نے کبھی اپنے دل سے

نفرت ختم نہیں کی۔۔ مگر تمہارے شوہر نے تمہاری خواہش پوری کرنے کی خاطر اس شخص کی جانب بھی دوستی کا ہاتھ بڑھایا۔۔۔"

عالیہ پھوپھو بہت محبت سے اسے ساری حقیقت سے آگاہ کر رہی تھیں۔۔۔

زہران نیازی یہ جان کر کے عنادل کو قید کر کے اسے جان سے مارنے کے لیے زہریلی گیس چھوڑی گئی ہے۔۔۔غصے سے پاگل ہو گیا تھا۔۔وہ تو وہاں اسے ویسے لینے آیا تھا۔۔۔

جب غصہ ٹھنڈا ہوا تھا تو خیال آیا تھا کہ وہ اس جذباتی لڑکی کو ہمیشہ کے لیے کھو بھی سکتا تھا۔۔۔جو اس کے لیے بہت قیمتی ہو چکی تھی۔۔۔

مگر حویلی کے باہر پہنچنے پر اسے جو خبر ملی تھی وہ برداشت نہیں کر پایا تھا۔۔۔وہ اندر داخل ہوا تھا۔۔

جہاں ایک دم سے اس پر فائرنگ شروع ہو چکی تھی۔۔

جس کا اس نے اور اس کے آدمیوں نے بھرپور مقابلہ کیا تھا۔۔۔

اس کے آگے وہ بڑی تعداد میں کھڑے لوگ بھی زیادہ دیر ٹک نہیں پائے تھے۔۔۔اس کے نشانے بہت پختہ ہوتے تھے۔۔۔

وہ اندر پہنچ کر نوریز اور شاہنواز کو جان سے مار دینا چاہتا تھا جب مہر جان نے اس کے آگے ہاتھ جوڑ دیئے تھے۔۔

جن کی خاطر اس نے انہیں جان سے نہیں مارا تھا۔۔۔ مگر آزاد بھی نہیں چھوڑا تھا۔۔۔

انہیں قصر نور کے ویسے ہی تاریک تہہ خانے میں ڈال دیا تھا۔۔۔ جس میں انہوں نے بنا کسی قصور کے اس کی بیوی کو رکھا تھا۔۔۔

اس کے کپڑوں پر خون کسی اور کا لگا تھا۔۔ جو دیکھ عنادل کی نگاہوں میں اس نے جو بے قراری اور تڑپ دیکھی تھی۔۔۔ وہ اس کے جلتے دل پر ٹھنڈی پھوار برسا گئی تھی۔۔

عنادل اپنے تایا کی سفاکیت کے بعد بھی نہیں چاہتی تھی کہ انہیں جان سے مار دیا جائے۔۔۔جو بھی تھا مگر اس نے انہیں ہمیشہ اپنے باپ کا درجہ دیا تھا۔۔

اگر انہیں آزاد چھوڑا جاتا تو وہ نقصان کرتے۔۔۔ان کے لیے ابھی یہ سزا بالکل ٹھیک تھی۔۔وقت کی ساتھ اس قید تنہائی کی اذیت نے ان کی فرعونیت بھی ختم کر دینی تھی۔۔۔

اس شخص کی اس اعلیٰ ظرفی پر عنادل کے دل میں اس کا مقام مزید بڑھ گیا تھا۔۔

دل چاہا تھا ابھی وہ ستمگر اس کے سامنے ہو اور وہ اس کے کسرتی سینے میں سما جائے۔۔۔

لیکن اس کا اس وقت یہاں نہ ہونا یقیناً اس کی ناراضگی ہی ظاہر کر رہا تھا۔۔۔

عنادل کو یقین تھا وہ اسے جب منائے گی اور بتائے گی کہ وہ اس سے نفرت نہیں کرتی بلکہ بے انتہا محبت کرتی ہے تو وہ ضرور مان جائے گا۔۔۔

"چلیں بھابھی جان اب جلدی سے تیار ہو جائیں۔۔۔ابھی تھوڑی دیر میں آپ کے میاں جی نے سرداری کا حلف اٹھانا ہے۔۔۔اور ساتھ ہی آپ کے ولیمے کی شاندار تقریب بھی ہے۔۔"

تانیہ کی بات پر اس نے دھیان دیا تھا وہ سب روٹین سے ہٹ کر بہت زیادہ تیار تھیں۔۔

بھاری لباس اور ہار سنگھار کے ساتھ۔۔۔۔

تمام شادی شدہ خواتین نے وہاں کی رسم کے مطابق بہت خوبصورت زیورات پہنے ہوئے تھے۔۔

جبکہ غیر شادی شدہ لڑکیوں نے پھولوں کے زیورات سے اپنا سنگھار کر رکھا تھا۔۔۔

آج پہلی بار وہ بھی سہاگنوں کی طرح سنگھار کرنے والی تھی۔۔۔اپنا لباس اور زیورات دیکھتے اس کا دل زور سے دھڑک اٹھا تھا۔۔۔

اس نے غور کیا تھا وردہ بالکل سادہ سے حلیے میں کھڑی تھی۔۔۔

وہ تیار نہیں ہوئی تھی۔۔

"یہ کیوں نہیں تیار ہوئی۔۔۔؟؟زہران نے۔۔۔"

اس نے تشویش زدہ لہجے میں پوچھا تھا۔۔ مگر تانیہ اس کی بات وہیں ٹوک گئی تھی۔۔۔

"بھابھی جان پلیز میرے اداسائیں پر پھر سے کوئی الزام نہ لگایئے گا۔۔۔ آج اس کی بھی رخصتی ہے دلہن بننا ہے اس نے۔۔اس لیے تیار نہیں ہوئی۔۔۔ابھی آپ سے مل کر تیار ہونے لگی ہے۔۔۔"

تانیہ نے جلدی سے اسے وضاحت پیش کی تھی۔۔۔جبکہ اس کی بات پر عنادل نے اسے گھورا تھا۔۔

"یہ تمہارا اداسائیں اب اتنا بھی معصوم نہیں ہے۔۔۔جتنا تم لوگ سمجھ رہی ہو۔۔میں جانتی ہوں وہ کتنا۔۔۔۔"

وہ سب کے لبوں پر دبی دبی مسکراہٹ دیکھ بات ادھوری چھوڑ گئی تھی۔

ان کے انداز پر اس کی رنگت شرم سے سرخ ہوئی تھی۔۔

"میرا وہ مطلب نہیں تھا۔۔۔"

عنادل نے ان سب کو گھورا تھا۔۔۔جب شائستہ بیگم بھی مسکراتی ہوئی اس کے پاس آن بیٹھی تھیں۔۔۔

"آپ کا جو بھی مطلب ہو گا اچھا ہی ہو گا۔۔۔۔ایک بار پہلے بھی آپ سے بات ہو چکی ہے۔۔۔زہران محبت کرتے ہیں آپ سے۔۔ مجھ سمیت اس گھر کے سبھی افراد گواہ ہیں کہ زہران کا آج تک کبھی کسی عورت سے کوئی رابطہ نہیں رہا۔۔۔اور اپنی سرداری سے پہلے انہوں نے یہ بھی اعلان کر دیا ہے۔۔

کہ اس گھر کے کسی بھی مرد کو گھر سے باہر تعلقات رکھنے کی اجازت نہیں ہے۔۔اگر وہ چاہے تو اپنی پہلی بیوی کی اجازت سے دوسری شادی کر سکتے ہیں۔۔۔مگر اپنی بیوی سے ناانصافی کرنے کی اجازت نہیں ملے گی۔"

شائستہ بیگم کی بات پر عنادل کے اندر بہاریں آن ٹھہری تھیں۔۔۔۔

اسے دیئے اپنے طعنے بھی اچھی طرح سے یاد تھے۔۔۔دل بوجھل ہوا تھا۔۔۔

"تم جیسا انسان اپنے جیون ساتھی کے روپ میں چاہتی تھی وہ بالکل ویسے ہی ہیں عنادل۔۔۔میں بہت خوش ہوں تمہارے لیے۔۔۔ اب پلیز مزید کوئی نادانی مت کرنا۔۔"

ملیحہ نے اسے محبت سے اپنے ساتھ لپٹایا تھا۔۔۔

وہ ان سب کے منہ سے انکشافات سنتی اس شخص کی شدتوں کے تصور سے شرمائی گھبرائی بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

ملیحہ اور تانیہ نے مل کر اسے تیار کیا تھا۔۔

سرخ رنگ کے عروسی لباس میں زیورات سے سجی وہ سولہ سنگھار کیے اپنے دوآتشی حسن کے ساتھ بے پناہ حسین لگ رہی تھی۔۔

اسے دیکھ کر سب نے ہی اس کی باری باری نظر اتاری تھی۔۔۔

وہ پہلی بار اس طرح سے تیار ہوئی تھی۔۔۔اس پر ٹوٹ کر روپ آیا تھا۔۔

کچھ دیر بعد اسے نیچے لے جایا گیا تھا۔۔مہمان خواتین بڑی تعداد میں زہران نیازی کی دستار بندی کے لیے آئی ہوئی تھیں۔۔۔

یہ منظر دیکھنے کا سب کو ہی بہت اشتیاق رہتا تھا۔۔۔

عنادل کی نظر سب سے پہلے وہاں ایک جانب تخت پر بیٹھی اپنی مہر جان کی جانب اٹھی تھی۔۔۔وہ لبوں پر مسکراہٹ اور آنکھوں میں نمی لیے ان کی جانب بڑھی تھی۔۔۔جو اتنے سالوں بعد عالیہ بیگم سے ملنے کے بعد بہت خوش نظر آرہی تھیں۔۔۔

گردیزی خاندان کی سب خواتین وہاں آئی ہوئی تھیں۔۔سوائے صبیحہ بیگم کے۔۔۔

ان کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی۔۔۔مگر اصل وجہ عنادل جانتی تھی۔۔۔وہ لوگوں کا سامنا نہیں کر سکتی تھیں۔۔۔عنادل ان سے کل خود ملنے جانے کا ارادہ رکھتی تھی۔۔۔

آیت نے روتے ہوئے اس سے اپنے باپ اور بھائی کے کیے کی معافی مانگی تھی۔۔ مگر عنادل اسے محبت سے اپنے ساتھ لگا گئی تھی۔۔۔

"وہ میرے بھی تایا سائیں ہیں آیت۔۔۔ میں ان کو نقصان نہیں پہنچنے دوں گی کبھی بھی۔۔ ان کا خیال رکھا جائے گا۔۔۔ بس وہ اس وقت تک قید رہیں گے جب تک ان کی اصلاح نہیں ہو جاتی۔۔۔ یہ ضروری ہے۔۔۔ ورنہ ان کی دشمنی کی آگ سب جلا کر خاک کر دیتی۔۔"

عنادل کی بات پر آیت نے بھی اس کے ہاتھ محبت سے تھامتے اثبات میں سر ہلا دیا تھا۔۔

"انشاءاللہ بہت جلد ایسا ہو گا۔۔۔"

اس کی بات پر عنادل مسکرا دی تھی۔۔۔

"انشاءاللہ۔۔۔۔"

عنادل باری باری سب سے ملی تھی۔۔۔ آج زارا بھی اسے بہت محبت سے مل رہی تھی۔۔۔ اسے عابس کے ساتھ خوش دیکھ کر عنادل بھی خوش تھی۔۔۔ عابس بھی یہ بات سمجھ گیا تھا کہ عنادل جو جیسے مضبوط انسان کی اپنے شریک حیات کی صورت تمنا تھی وہ کبھی بھی نہیں بن سکتا تھا۔۔۔

زہران نیازی کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔۔اس کے زارا کو اپنی قسمت مان لیا تھا۔۔۔

عنادل ان سب کو دیکھ کر خوش تھی۔۔۔مہر جان کو بھی اس نے آیت کی طرح تسلی دی تھی۔۔۔جو سنتے انہوں نے اسے ڈھیر ساری دعاؤں سے نواز دیا تھا۔۔۔ان کے دل کو سکون ملا تھا۔۔

وہ ماں تھیں۔۔۔اولاد جتنا بھی غلط کرتی ماں اس سے نفرت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

"بھابھی ادھر آئیں۔۔۔اداسائیں کی دستار بندی ہونے لگی ہے۔۔۔"

سب عورتیں اسی جانب آگئی تھیں جہاں سے یہ منظر صاف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

عنادل کی متلاشی نگاہوں نے بے قراری سے ان سب مردوں کے بیچ زہران نیازی کو ڈھونڈا تھا۔۔۔

جب وہ اسے عالم نیازی کے ساتھ چل کر وہاں سٹیج کی جانب جاتا دکھائی دیا تھا۔۔ سفید رنگ کے کلف لگے سوٹ میں وہ وجیہہ اور سحر انگیز شخصیت کے ساتھ پوری محفل پر چھایا ہوا لگ رہا تھا۔۔

اس کی جانب تکتے عنادل کے دل نے بیٹ مس کی تھی۔۔

یقیناً وہ اس سے بہت زیادہ ناراض تھا۔۔۔اس کے چہرے پر مخصوص مغروریت بڑھے سنجیدہ تاثرات چھائے ہوئے تھے۔۔ سب مسکرا رہے تھے۔۔۔ مگر عنادل کی نگاہیں اس کے چہرے پر وہ ساحرانہ مسکراہٹ دیکھنے کو ترس گئی تھیں۔۔

اس کے دل کی بے چینی بڑھنے لگی تھی۔۔۔عنادل نے اپنا موبائل نکالتے اسے کال ملائی تھی۔۔۔

بیل جا رہی تھی مگر وہ کال پک نہیں کر رہا تھا۔۔۔عنادل کال کرتی رہی تھی۔۔جب اس نے دیکھا تھا وہ موبائل پاکٹ سے نکالتا اس کی کال کاٹ گیا تھا۔۔۔

"یہ کال کاٹنا آپ کو بہت مہنگا پڑے گا سردار صاحب۔۔۔"

عنادل نے اسے میسیج کیا تھا۔۔

"آپ سے محبت کرنا زیادہ مہنگا پڑا ہے سردارنی صاحبہ۔۔۔"

فوری جواب آیا تھا۔۔

یہ طرزِ تخاطب اس کے لبوں پر بہت دلفریب دلفریب مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔ جبکہ محبت کے اسے کھلے اظہار پر اس کے چہرے پر سرخی پھیل گئی تھی۔۔

اس نے نگاہیں اٹھا کر اس کی جانب محبت پاش نگاہوں سے دیکھا تھا۔۔۔

جو وہاں کھڑے تمام مردوں میں بہت منفرد اور نمایاں لگ رہا تھا۔۔۔

وہ بہت خوش تھی۔۔زہران نیازی اس کے نصیب میں لکھا گیا تھا۔۔یہ بات اس کی زندگی کی سب سے بڑی خوشی بن گئی تھی۔۔۔۔کل تک وہ جس اذیت اور کشمکش کا شکار تھی۔۔۔

وہ بھی اسی شخص نے ختم کر دی تھی۔۔۔

عالم نیازی نے اپنے سر سے دستار اتار کر اس کے سر پر رکھتے فخریہ انداز میں بیٹے کی پیشانی چوم لی تھی۔۔۔

وہاں سب کے چہروں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔۔داؤد گردیزی اور ان کی برادری کے باقی سب لوگ بھی وہاں موجود تھے۔۔۔ایک شخص کے ہٹنے سے بہت سی نفرتیں اور دشمنیاں دم توڑ گئی تھیں۔۔۔

ہر طرف خوشیاں کا سماں تھا۔۔

عنادل کو شدت سے انتظار تھا اس شخص سے ملنے کا۔۔۔

اسے سب خواتین مبارک باد دے رہی تھیں۔۔۔وہ اب قصر نور کی بی بی سائیں بن چکی تھی۔۔۔سب خواتین اس کے قریب آتے اس کے ہاتھ چوم کر اسے مبارک باد دے رہی تھیں۔۔۔

کچھ دیر بعد زہران نیازی بھی عالم صاحب اور شہباز نیازی کے ساتھ وہاں آیا تھا۔۔۔

چلتا ہوا وہ عنادل کے پاس آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔مہر جان نے ان دونوں کے پاس آتے انہیں دعاؤں سے نوازا تھا۔۔۔

عنادل نے کن اکھیوں سے اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔اب اس کے لبوں پر مسکراہٹ بکھری ہوئی تھی۔۔

وہ سب سے بہت اچھے سے مل رہا تھا۔۔۔بڑی عمر کی خواتین اس کے کندھے پر ہاتھ پھیرتی اسے دعا دے رہی تھیں۔۔۔جبکہ باقی سب کے سروں پر وہ ہاتھ رکھتا ان کی مبارکباد وصول کر رہا تھا۔۔

سب کے چہرے کھکھلا رہے تھے۔۔۔اس امید کے ساتھ کے ان کا یہ روشن خیال سردار ان کے حالات بدلنے والا تھا اب۔۔

نہ اس نے عنادل کو مخاطب کیا تھا نہ عنادل نے ایسی کوشش کی تھی۔۔۔

اس کے لیے یہی کافی تھا وہ اس کے پہلو میں کھڑا اسے سب کے سامنے عزت بخش گیا تھا۔۔۔جو وہ اپنے پیروں تلے روند کر گئی تھی۔۔۔

مگر عالم نیازی نے ان سب باتوں کو بھلا کر اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔عنادل کا چہرا آنسوؤں میں بھیگ گیا تھا۔۔۔وہ چاہ کر بھی کچھ بول نہیں پائی تھی۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ وہاں سے پلٹ گئے تھے۔۔

"بابا سائیں۔۔۔"

دروازے سے نکلتے ان کا رخ مردان خانے کی جانب تھا جب عنادل نے انہیں پکارا تھا۔۔۔

ان دونوں کے قدم رک گئے تھے۔۔۔عالم صاحب نے مڑ کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔۔

جب وہ ان کے مقابل آتے ان کے آگے ہاتھ جوڑ گئی تھی۔۔۔

"مجھے معاف کر دیں۔۔۔میرے گھر والوں کی نیت جاننے کے باوجود آپ نے مجھے قبول کیا مگر میں نے آپ سے گستاخی کی۔۔۔ مجھے معاف کر دیں۔۔میں بہت شرمندہ ہوں۔۔۔"

وہ عالم صاحب کے سامنے ہاتھ جوڑے کھڑی تھی۔۔۔۔جبکہ زہران اسے اس طرح روتے سر جھکائے ہاتھ جوڑے کھڑے دیکھ بے چین ہوا تھا۔۔عالم نیازی اپنے بیٹے کی اس بے چینی سے اچھی طرح واقف تھے۔۔

انہوں نے آگے بڑھ کر اس کے ہاتھ تھام کر اس کے سر پر شفقت بھرا ہاتھ رکھا تھا۔۔۔

"غلطیاں سب سے ہوتی ہیں۔۔ ہم سے بھی بہت ہوئی ہیں۔۔۔ بھول جائیں پرانی باتوں کو۔۔ ہم بھی بھول چکے ہیں سب۔۔ آپ بیٹی ہو میری۔۔۔ مجھ سے اور میرے بیٹے سے اگر کوئی بھول چوک ہوئی ہو تو معاف کر دیجیے گا۔۔۔"

انہوں نے مسکراتے لہجے میں کہتے زہران کی جانب دیکھتے ہلکے پھلکے انداز میں کہا تھا۔۔

جب ان کی بات پر آنسو صاف کرتی وہ مسکرائی تھی۔۔۔

"آپ کی جانب سے کوئی غلطی نہیں ہوئی بابا سائیں۔۔ مگر آپ کے بیٹے کو میں بالکل معاف نہیں کروں گی۔۔۔"

زہران کی نگاہوں کی تپش محسوس کرنے کے باوجود اس نے اس کی جانب نہیں دیکھا تھا۔۔ دل زور زور سے دھڑک رہا تھا۔۔ جبکہ زہران نیازی خفا ہونے کے باوجود اس لڑکی کے اس قیامت خیز رعنائیاں بکھیرتے سراپے سے نگاہیں نہیں ہٹا پا رہا تھا۔۔ وہ بہت پیاری لگ رہی تھی۔۔۔

وہ دل ہی دل میں اس کی نظر اتار چکا تھا۔۔۔

گزرے کئی دنوں سے اس لڑکی نے اپنی محبت کو نفرت کے لبادے میں اوڑھ کر اسے بہت تڑپایا تھا۔۔۔ آج وہ اس ایک ایک تڑپ کا بدلہ لینے کا ارادہ رکھتا تھا۔۔

"بالکل بھی معاف مت کیجئے گا بھابھی جان۔۔۔ یہ شخص صرف آپ کے معاملے میں کی نرم دل اور اتنا بے بس ہے۔۔۔ ورنہ ہم سب کو تو اس نے آگے لگا رکھا ہے۔۔۔ آپ ہم سب کے بدلے لیجیے گا اس سے۔۔۔"

فاہم نے زہران کے ساتھ آن کھڑے ہوتے اس کی کیفیت سے حظ اٹھاتے کہا تھا۔۔۔

آج تک زہران کے ہاتھوں ہمیشہ اس کی درگت بنی تھی۔۔۔

آج پہلی بار تو وہ ہاتھ آیا تھا۔۔

"تم بابا کے ساتھ اندر جا کر مہمانوں کو دیکھو۔۔۔سب کو اچھے سے رخصت کرو۔۔جاؤ شاباش۔۔۔"

زہران نے عالم صاحب کو مسکراتے ہوئے اندر جاتے دیکھ اسے بھی ساتھ دھکیل دیا تھا۔۔۔

اب وہاں وہ دونوں اکیلے تھے۔۔۔عنادل نے گھبرا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

جو سرخ آنکھوں سے اس کی طرف دیکھتا اس کی جانب بڑھا تھا۔۔

"کیا کہہ رہی تھی تم ابھی۔۔۔؟؟"

اسے فرار ہوتے دیکھ زہران نے اس کا بازو اپنی گرفت میں لیتے اسے اپنی جانب کھینچ لیا تھا۔۔۔

"حویلی مہمانوں سے بھری ہوئی ہے۔۔۔مجھے جانا ہے۔۔۔"

اس کے خطرناک تیور دیکھ عنادل کے اوسان خطا ہوئے تھے۔۔۔

"بہت لوگ ہیں مہمانوں کو دیکھنے کے لیے۔۔۔تم فلحال اسے دیکھو جس کے لیے یہ تیاری کی ہے۔۔۔"

زہران اسے بانہوں میں اٹھائے کمرے کی جانب بڑھ گیا تھا۔۔۔

عنادل اسے روکتے رہ گئی تھی۔۔۔ مگر روم تک لاتے وہ اسے اپنے طریقے سے چپ کروا گیا تھا۔۔۔

خوشبوؤں سے مہکتا کمرا اس وقت ان دونوں کی گہری سانسوں سے مہک رہا تھا۔۔۔

وہ اسے اپنی بانہوں میں اٹھائے بے قراری اور دیوانگی کے عالم میں اپنی سانسیں اس کی سانسوں میں انڈیلتا اسے اپنے جذبات سے آگاہی بخشتا اپنی تڑپ کا حساب لے رہا تھا۔۔۔

زہر ان نے ہاتھ بڑھا کر اس کی نتھ کو اتار دیا تھا۔۔۔ جو بار بار اس کی راہ میں حائل ہو رہی تھی۔۔

کافی دیر تک وہ اپنی تشنگی مٹاتا اس کے کپکپاتے نازک وجود پر رحم کھاتا اس کے گلابی لبوں کو آزادی بخش گیا تھا۔۔۔

جبکہ عنادل یہ آزادی ملتے ہی اس کے سینے پے دونوں ہتھیلیاں جماتے اسے خود سے دور دھکیل گئی تھی۔۔۔

"بات مت کرو تم مجھ سے زہر ان نیازی۔۔۔۔ تم نے مجھے گھر سے نکالا تھا۔۔۔ بھولو مت وہ بات۔۔ میں نے معاف نہیں کیا تمہیں۔۔۔"

عنادل نے اسے خفگی سے گھورا تھا۔۔دل ہولے ہولے لرز رہا تھا۔۔

اس شخص کے زرا سے لمس نے اس کی تڑپ کا بہت اچھے سے اندازہ کروادیا تھا۔۔۔

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھنے کی ہمت نہیں کر پا رہی تھی۔۔

دل آج اختیار میں نہیں تھا۔۔۔دھڑکنوں کی حالت غیر تھی آج۔۔۔

"مجھے اب تک تم کتنا تڑپا چکی ہو اندازہ ہے تمہیں۔۔۔کل تمہارے جانے کے بعد کتنے اذیت سے تڑپتے ہوئے وہ کچھ گھنٹے گزارے ہیں

تم نے۔۔۔زہران نیازی کو کیا سے کیا بنا دیا ہے تم نے ظالم لڑکی۔۔۔اب بھی تمہیں مجھ سے شکوہ ہے۔۔۔"

زہران اس کے حسین سراپے کو گہری وارفتگی بھری نگاہوں سے دیکھتا اس کی جانب پیش قدمی کر چکا تھا۔۔۔آج اتنی دیر سے عنادل نے اس کے ہاتھ میں سیگریٹ نہیں دیکھا تھا۔۔۔

اس کے دلکش لبوں پر بہت کی دلفریب مسکراہٹ بکھر گئی تھی۔۔۔

"میں نے کب تڑپایا ہے۔۔۔زہران نیازی کو بھی بھلا کوئی تڑپا سکتا ہے۔۔۔"

عنادل الٹے قدموں پیچھے جا رہی تھی۔۔۔ جبکہ زہران کی نگاہیں تو اس پری پیکر سے ہٹنے کو تیار نہیں تھیں۔۔۔

وہ چلتا ہوا اس کے بے پناہ قریب آن کھڑا ہوا تھا۔۔۔۔

اب کی بار عنادل نے بھی قدم پیچھے نہیں بڑھائے تھے۔۔۔

وہ دونوں ایک دوسرے کے بے پناہ قریب کھڑے تھے۔۔۔

زہران اس کی سانسوں کی مہک اپنی سانسوں سے محسوس کرتا اس کی کمر میں بازو حمائل کرتا اسے اپنے قریب تر کا گیا تھا۔۔۔

"عنادل زہران نیازی تڑپا سکتی ہے۔۔۔ میری تڑپ کو ختم کر دوں دل۔۔۔ ایک بار کہہ دو تم مجھ سے نفرت نہیں کرتی۔۔۔۔"

اس کے چہرے کی نرماہٹوں کو اپنے چہرے سے محسوس کرتا۔۔۔وہ بے قرار لہجے میں بولا تھا۔۔۔

اس کی یہ بے قراری اور اپنے نام کی یہ خوبصورت پکار عنادل کے دل کو مہکا گئی تھی۔۔۔

اس نے اپنی گھنیری پلکیں اٹھا کر اس کی جانب دیکھا تھا۔۔

اپنی کھنکتی گداز کلائیوں کو اس کی گردن میں حمائل کرتے وہ اس کی جانب محبت پاش نگاہوں سے تکتی اس کی آنکھوں پر اپنے گداز لب رکھ گئی تھی۔۔۔

"عنادل زہران نیازی کے دل کی دہلیز پر قدم رکھنے والے پہلے اور آخری انسان ہیں آپ۔۔میرے آئیڈیل ہیں آپ۔۔۔میرے دل کی ہر وہ مراد پوری کرنے والے جو مجھے لگتا تھا کبھی پوری نہیں ہو پائے گی۔۔مگر آپ نے سب ٹھیک کر دیا۔۔۔مجھے نہیں پتا دشمنی اور نفرت کی جنگ میں کب اور کیسے میں اپنا دل آپ کے آگے ہار بیٹھی۔۔۔مجھے پتا ہی نہیں چلا۔۔۔

ہمارے رشتے کی شروعات جن حالات میں بھی ہوئی۔۔۔مگر آپ نے کسی مقام پر بھی میرا ساتھ نہیں چھوڑا۔۔۔میرے اور اپنے

خاندان والوں کے سامنے مجھے عزت بخشی۔۔۔اور میں نے آپ کو ہمیشہ غلط بولا۔۔۔آئم سوری۔۔۔"

عنادل نے اس کے بے پناہ قریب کھڑی اپنے دل کا اقرار اسے سونپ گئی تھی۔۔۔

یہ الفاظ زہران نیازی کے بے قرار دل کو سکون بخش گئے تھے۔۔۔ اس دلفریب اقرار پر فرط جذبات سے چور ہوتے اس نے عنادل کی پیشانی پر اپنے لب رکھ دیئے تھے۔۔

"تم سے اس رشتے کی شروعات اس وقت میں نے غصے میں آکر ہی کی تھی۔۔۔مجھے لگا تھا تم نوریز گردیزی کے کہنے میں آکر وہ سب

کر رہی ہو۔۔ مگر مجھے اس بات کی خبر ہی نہیں تھی کہ میرا یہ ایک فیصلہ میری زندگی بالکل بدل دے گا۔۔ نفرت اور دشمنی کے تحت زندگی میں شامل کی گئی لڑکی میرے لیے اتنی اہم ہو جائے گی۔۔

تُمہارے ساتھ گزرا ایک ایک لمحہ میرے لیے بہت قیمتی ہوتا تھا۔۔۔ دل چاہتا تھا تم ہر پل میرے پاس رہو۔۔

میں پوری طرح سے تمہارے آگے اپنا دل ہار بیٹھا تھا۔۔۔ تمہاری خوشی کی خاطر اپنی دشمنی بھی قربان کر سکتا تھا۔۔ مگر وردہ کے معاملے میں جب مجھے تم پر شک ہوا تو میں نے شدت سے چاہا تھا تم وہ نہ ہو۔۔ تم مجھ سے اتنی نفرت کرتی ہو گی۔۔ کہ مجھے رسوا کرنے کی

خاطر میری بہن کی زندگی اور عزت خطرے میں ڈال گئی۔۔ مجھ یہ احساس پاگل کر گیا تھا۔۔ جب اسی رات تمہیں غصے میں آکر وہ الفاظ کہہ دیئے جن کے لیے میں اب تک خود کو معاف نہیں کر پایا۔۔

مجھے معاف کر دو عنادل۔۔۔ تم سے پہلی ملاقات میں ہی یہ دل تمہارا ہو چکا تھا۔۔ بس بہت سی غلط فہمیاں بیچ میں آتی رہیں اور پھر حالات خراب ہوتے گئے۔۔"

زہران نے بہت محبت پاش لہجے میں کہتے اسے اس رات غصے میں جو الفاظ ادا کیے تھے اس کی معافی مانگ گیا تھا۔۔۔

اسے دی ہر تکلیف کا ازالہ وہ اپنے عمل سے کر چکا تھا۔۔۔ مگر ان دونوں کو اپنے اس عمل پر کوئی پچھتاوا تھا۔۔۔ جس نے ان دونوں کو ایک دوسرے کا ساتھ بخشا تھا۔۔۔

عنادل کو تو اس کے ان بہترین کرموں کے پیچھے وہ تلخ باتیں تو یاد بھی نہیں رہی تھیں۔۔۔ وہ اس کی معذرت فراخ دلی سے قبول کر گئی تھی۔۔۔

"ہم اب بھی دشمن ہیں۔۔ آپ یہ مت سمجھئے گا کہ ہماری دوستی ہو گئی۔۔۔"

عنادل نے طرزِ تخاطب میں آتا بدلاؤ زہران کے لبوں پر بہت دلفریب مسکراہٹ بکھیر گیا تھا۔۔

"اپنے دشمن کو یہ عزت سردار بننے کی خوشی میں بخشی جارہی ہے یا پوری دنیا کے سامنے میری بیوی اور سردارنی کے رتبے پر فائز ہونے پر۔۔۔"

زہران نے اس کے گالوں کو چومتے مخمور لہجے میں کہا تھا۔۔

"نہیں میں نے اب اپنے شوہر سے دشمنی نبھانے کے اصول سیکھ لیے ہیں۔۔"

عنادل نے اس کے ہاتھوں کی گستاخیوں کو روکنا چاہا تھا۔۔جو اس کے دوپٹے کی پنز کھول چکے تھے۔۔۔

"ہمیں ابھی نیچے جانا ہے۔۔۔سب کیا کہیں گے۔۔ان کا سردار کہاں غائب ہو گیا۔۔۔؟؟"

عنادل اس کی آنکھوں میں دیوانگی دیکھ اپنی دھڑکنوں کا شور سنتی جی جان سے لرز اٹھی تھی۔۔

"وہ سب جانتے ہیں ان کے سردار کو اپنی سردارنی سے کتنی محبت ہے اور یہ بھی کہ ان کی سردارنی کتنی جذباتی ہے۔۔۔اسے محبت کے کچھ

اصول سیکھانے ہیں۔۔ آج رات وہی سیکھاوں گا۔۔۔بہت ہو گئی دشمنی اور نفرت۔۔

اب تھوڑی محبت اور عاشقی ہو جائے۔۔ان دو دشمنوں کے درمیان۔۔۔"

اس کو اپنی بانہوں میں بھر تا وہ اس کے احتجاج کو اپنی پناہوں میں سمیٹ گیا تھا۔۔

ان دونوں کے چہروں پر خوشی سے بھرپور آسودگی بھری مسکراہٹ آن ٹھہری تھی۔۔۔عنادل اس کی بے باکیوں پر شرم سے سرخ

ہوتی فرار پانے کے بجائے اس کی مضبوط پناہوں میں اپنے آپ کو سونپتی آنکھیں موند گئی تھی۔۔

اسے ہمیشہ لگتا تھا ان کے علاقے میں کوئی ایسا انسان تھا ہی نہیں جیسی اس کی خواہش تھی۔

مگر زہران نیازی نے اس کے دل کی ہر خواہش پوری کر کے اسے اپنا اسیر بنالیا تھا۔۔۔۔

وہ اس شخص کی سنگت میں اب اپنی زندگی کے سب سے حسین پل جی رہی تھی۔۔۔۔اپنے سردار کی سردارنی بن کر۔۔۔۔

ختم شد۔۔۔۔۔

Farwa Khalid Novels